# Brown Book

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224073

UNIVERSAL
LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# التماس

بدقسمتی سے ہندوستان کی اُس پبلک کو جو تفریح طبع یا وقت گذارنے کے لئے کتابون کا مطالعہ پسند کرتی ہے۔ سوائے عشقیہ مضامین کے ناولون کے جن کا اکثر و بیشتر اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے۔ دوسری اور قسم کی ناولین ہین سے مفید معلومات مین اضافہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ دل بھی بہلے اور وقت بھی گزرے بہت کم پائی جاتی ہین۔ ہمین اس دعوے کے ثبوت مین صرف یہ بتلا دینا غالباً کافی ہوگا کہ اس ملک مین بمقابلہ انگریزی زبان کے ایک مشہور مصنف جارج ولیم رینالڈس کے عشقیہ مضامین کی طبیعت کو مشتعل اور نوجوانون کے مارل کیرکٹر کو تباہ و برباد کرنیوالی ناولون کے یا اس قسم کی اور ناولون کے دوسرے ایسے کتابون کے ترجمے جن سے مفید معلومات مین اضافہ ہو۔ اصول اخلاق کی تعلیم ہو یا دریافت و تجسس کا شوق بڑھے بہت ہی کم طبع ہوئی ہین ہم اس کمی کو پورا کرنے مین اس کتاب کو پیش کر کے ایک حقیر حصہ لیتے ہین۔ چنانچہ اس کتاب کا مبحث جرایم کی دریافت اور مجرمین کو سپرد عدالت کروانیکی وہ شریفانہ دان تھک کوشش ہے جو محض سوسائٹی کے نفع کو مدنظر رکھکر انتہائی ایثار کے ساتھ عزیز وقت اور اس سے بھی بہتر چیز یعنی عزیز جان کو خطرے مین ڈالکر کیگئی ہے۔ پس اس کتاب کے مطالعہ سے ایثار کا رتبہ، دریافت جرایم کے طریقے سیکھے جا سکتی ہین اور ان دو باتون کی وجہ سے یہ کتاب سرشتہ [illegible] و طلباء

کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتی ہے۔

جب ہم نے پہلی دفعہ اس کتاب کے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا تو حقیقت
اس کام کو اتنا مشکل نہیں سمجھا تھا جتنا کہ یہ دوران کار میں ثابت ہوا۔ سائنس جہان
چند نیک نہاد لوگوں کے ہاتھ میں رہکر عام بنی نوع انسان کے لئے
وہ بہبود کا ذریعہ ثابت ہوا وہاں چند بد طینت لوگوں کے ہاتھ
ایذا دہی و نقصان رسانی کا بھی بہترین وسیلہ بنا۔ اس
اس علم کا یہی آخر الذکر تاریک پہلو ہے۔ ایسے کام کے انجام
جو ہمیں پیش آئی وہ زبان اردو میں سائنس کے اصطلاحات
کے لئے الفاظ مناسب و مرادف نہ ہونے کے متعلق تھی۔
میں ان کے لئے الفاظ ہوں یا بنائے جا سکتے ہوں۔ لیکن
غالباً یہ کتاب گذرے گی ایسے عربی الفاظ کو جو عام فہم
قاصر رہے گی اور ان کے حق میں ان کا لکھنا تقریباً
کے ہی برابر ہوگا۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک مرتبہ کسی صاحب
ہمیں مشنریز کا ترجمہ مرسلین کیا تھا۔ لیکن
صحیح ہی ہو تو کوئی شخص مرسلین کے
شفاخانے سے مشنریز کا مدرسہ
ترجمہ کے آگے۔ توس
کیا جائیگا تو ممکن ہے
لفظ بنا لیا جائے
کیا

## بہت شہرت حاصل کر چکے
## ف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ ترجمہ
## ہ مدرسے یا مرسلین کے بنائے ہوئے
## یکا شفاخانہ نہیں سمجھ سکے گا تاوقتیکہ اس
## ظ مشنریز نہ لکھا جائے۔ اگر ایسا طریقہ اختیار
## پسند آجانے کی صورت میں بجائے مشنریز کے مرسلین کا
## یہ کام ہماری رائے میں اخبار نویسوں اور رسالہ نویسوں
## کیونکہ یہ اپنی بار بار کی اشاعت میں پبلک کو ایسا لفظ بخوبی

ی دولت اور خطاب کا مالک بنگیا تھا۔ یہ میری پیش کی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئین۔

انھون نے کہا۔ "نارمن یہ کتنی بُری بات ہے تم کو میرے پاس نہ آئے ہوئے مہینون گذر گئے۔ کیا تمھارا ارادہ ہے کہ اپنے قدیم دوستون کو بھولجائین؟"

مین نے جواب دیا۔ "مین معافی کا متوقع ہون۔ حنابہ جانتی ہین کہ ہفتہ مین کسقدر مصروف کار رہتا ہون"

انہون نے کہا۔ "تم بہت سخت محنت کرتے ہو۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ تم جیسا فہیم اور زندگی کے نکات سے محظوظ ہونے کا موقع رکھنے والا کیونکر اپنے آپ کو اس طرح بندکئے ہوئے بھی رہسکتا ہے جس طرح کہ تم رہتے ہو"

مین نے کہا۔ "مسز گنیبان۔ جب مین اسطرح رہنے مین بہت خوش ہون تو پھر کیون تغیر کو پسند کرون"

ہان خیر۔ کیا سیسل خیریت سے ہے؟"

انہون نے کہا۔ "مین اُسی کے متعلق کہنے آئی ہون۔ تم تو اس کے بخت و دولت کے حیرت افزا تغیر سے غالبًا بخوبی واقف ہین۔

مین نے جواب دیا۔ "ہان"

پھر انھون نے کہا کہ "وہ کیرن کے مال و دولت کا وارث ہوا ہے۔ اور لارڈ کیرن کا خطاب بھی پایا ہے نیز اسکی کرایہ کی آمدنی زیادہ۔ اور جائداد دو فرہے۔ اور نارمن تم یہ بھی جانتے ہو کہ سیسل ہفتہ سے ایک سخت الجھن لڑ کا رہا ہے۔"

مین نے جواب دیا۔ "مین تو یہ خیال کیا ہوا تھا کہ آپ اُس کے نواسا ہونے کی نسبت کہنے والی ہین"

اُنھون نے کہا۔ "ہے تو ضرور۔ لیکن مین ایک لحظہ کے اندر اس کی مزید تشریح کرون گی۔ اسکی زندگی بہت اہم ہے اور بحیثیت لارڈ کیرن۔ اس سے بہت کچھ توقع ہے۔ خدائے تعالی کی نگہبانی مین نہ صرف اُسے جیتا ہی ہے بلکہ اپنی چھوٹی سی جان کی سلامتی سے ایک نہایت بدخصال شخص کو حصول دولت سے باز بھی رکھتا ہے۔ میرا اشارہ ہیوڈن کاسٹر کی جانب ہے۔ اگر سیسل مرجائے تو ہیو لارڈ کیرن ہوگا۔ تم نے اس شخص کے خصائل کی نسبت سنا ہوگا؟"

مین نے کہا۔ "اس شخص کے نام کی شہرت تو مین نے سنی ہے۔"

انھوں نے جواب دیا " مین بھی یہی خیال کی ہوئی تھی۔ سسیل کو خطاب کا ں کا غصّہ حد سے
باہر ہوگیا ہے۔ اور اس بچے کی نسبت اُس کے بڑے خیالات کی افواہ مجھ تک پہنچ بھی چکی ہے یا ہے کہ وہ اسوقت
لندن ہی مین ہے۔ لیکن اس کی زندگی بھی تمہاری جیسی پُراسرار ہے۔ مین نے نادمن۔ ایک قدیم دوست
ہونے کی حیثیت سے اوس کے بھگانے وغیرہ کی نسبت کچھ کیفیت مجھکو بہم پہنچائی سا
مین نے پوچھا " آپ کیون دریافت کرنا چاہتی ہین "؟

کہا " مجھے ایک عجیب بےچینی اوس کی نسبت ہوگئی ہے۔ کچھ ایسی جس کا ں نہین بتلا سکتی۔ اسمین
شک نہین کہ وہ آج کل کے سے روشن زمانے مین اُس کی جان لینے کی کوشش لیکن اگر مجھے اس کا
یقین ہوجائے کہ وہ سسیل کے قریب مین کہین نہین ہے تو مجھے تسکین ہوجا
مین نے کہا " لیکن وہ شخص آپ کے لڑکے کو کچھ نہین کرسکتا۔ ہے ہوسکے مین دریافت کرنیکی
کوشش کرون گا۔۔۔ لیکن "

سسز کنیان نے میرا قطع کلام کیا اور کہا۔

" مین فکر یہ ادا کرتی ہون۔ یہ سن کر مجھے تسکین ہوئی کہ " ۔۔ اس مین شک نہین کہ کوئی حقیقی
خطرہ نہین ہے۔ لیکن مین بیوہ ہون اور سسیل محض لڑکا ہے ہے اس حالت کی نسبت کہنا چاہیے۔ وہ
تقریباً بالکل صحتور ہے۔ اور اس کی مزاج مین گویا ایک ا ہوگیا ہے۔ گذشتہ دو ماہ سے وہ اسا
نادر الوجود عورت یعنی میڈم گولپی کے زیر علا داس کے معاملے مین ایک گرانمایہ دلچسپی ہے
اور اب اس کو تکمیل صحت کی غرض سے پہنچتی ہے۔ چنانچہ وہ کل زیر نگرانی ڈاکٹر فیلیا عازم سیسنہ
ہوگا۔ مین اس کی جدائی برداشت ہن اوسی کی بھلائی کے لئے ہے۔ اور سسیل کو یہی اصرار کے ساتھ کہتی ہے
کہ سیر دریا لابدی ہے "

مین نے " اس کے ہمراہ نہین جانیوالی ہین۔ "؟"

کہا " ون کے ساتھ کہتی ہون کہ دینا ممکن ہے۔ میری بڑی لڑکی ایتھل کی شادی ہونیوالی ہے اور
مین اس کو ب نہین چھوڑ سکتی۔ لیکن سسیل اچھے ہاتھون مین ہے۔ اور ڈاکٹر فیلیا موزون شخص ہے۔

مجھے اس پر کامل اعتماد ہے۔"

مین نے کہا "وہ کہان جانیوالے ہین۔"

اونھون نے جواب دیا "قاہرہ کو۔ اور روانگی کل شب مین جہاز ہائے دُسپیر کے ذریعہ ہوگی۔"

مین نے کہا "قاہرہ اس موسم مین نہایت گرم مقام رہتا ہے۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ سسیل جیسے نازک لڑکے کو اگست کے مہینہ مین وہان بھیجنا عقلمندی مین داخل ہے۔"

اونھون نے کہا "اونہہ۔ وہ وہان نہین ٹھیرے گا۔ وہ سیر دریا کے خیال سے صرف سفر کر رہا ہے۔ اور واپسی کی کشتی مین لوٹ آنے والا ہے۔ یہ سفر میڈم کولچی کے حسب رائے تکمیل صحت کی غرض سے ہے اور اس عجیب عورت نے وہان کامیابی حاصل کی ہے۔ جہان کہ ڈاکٹرون نے ناامیدی ظاہر کی تھی۔ مگر تم تو اوس کی نسبت سن چکے ہونگے۔"

مین نے جواب دیا۔ دومین اس کے نام سے بیزار ہون۔ ہر جائے وہی نام سننے مین آتا ہے۔ اس نے تمام انگلینڈ کو اپنی جھوٹی طبابت و پر فریب عیاری سے مسحور کر رکھا ہے۔

اونھون نے کہا۔ درنارمن۔ اس کی طبابت جھوٹی اور شیخی پر مبنی نہین ہے۔ مین اس کو انگلینڈ بھر مین سب سے ہوشیار عورت سمجھتی ہون۔ اس کے عجیب و غریب علاجات کے مستند و ناقابل رد روایات موجود ہین۔ بلکہ اگر وہ یہان تک ہے کہ وہ اپنے علوم کے ذریعہ نوجوانی اور خوبصورتی بھی پھر سے عطا کر سکتی ہے۔ تمام سوسائٹی اس کے قدمون پر فتادہ ہے اور یہ بھی سنا جا رہا ہے کہ خاندان شاہی مین سے بھی اس کے زیر علاج چند مریض ہین۔ اسمین شک نہین اس کی فیس بہت بڑی ہے۔ لیکن اس کے نتائج بھی تو غور طلب ہین۔ کیا تم اس سے کبھی ملے ہو؟"

مین نے جواب دیا۔ "کبھی نہین۔ وہ کہان سے آئی ہوئی ہے اور کون ہے؟"

انھون نے کہا "وہ ایک اطالوی ہے۔ لیکن انگریزی پوری طور سے کہہ سکتی ہے۔ اوس نے ولبک سٹریٹ مین ایک مکان لے رکھا ہے جو ایک خانہ محل ہے۔"

پھر مین نے کہا "ڈاکٹر فنیا کون ہے؟" اس نے جواب دیا۔

"وہ ایک طبیب ہے جو میڈم کو اس کے علاجات مین مدد دیتا ہے۔ مین نے بھی اُسے دیکھا ہے۔ وہ بھی

ایک دلفریب شخص ہے اور سوسیل پر دلدادہ ہے۔ اوہو پانچ بج چکے! مجھے توقع نہ تھی کہ اتنی دیر ہو گئی ہوگی۔ مجھے اب جانا چاہیے۔ تم مسٹر ڈنکاسٹر کی اگر کوئی خبر سنو تو مجھے معلوم کراؤ۔"

میں دروازے تک میرے ملاقاتی کے ساتھ گیا۔ اور پھر اپنے درس گاہ میں واپس آکر اس کام میں مشغول ہو گیا جس میں کہ مذکورہ بالا ملاقات، مزاحم ہوئی تھی۔

لیکن مسٹر کنیان کی ملاقات نے مجھے بے چین کر دیا تھا۔ میں ہیوڈنکاسٹر کے خصائل سے بخوبی واقف تھا۔ اس کے جاں نثاری کی اطلاعوں نے متعدد وقعات سوسائٹی کو درہم برہم کر دیا تھا۔ لیکن یہ شخص اسوقت تک عدالت کی کڑی چنگل سے بچتا رہا تھا۔ اس میں شک نہیں مسٹر کنیان کا خوف بے بنیاد تھا۔ مگر میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ اس کی ہمدردی کروں۔ بچہ کمسن اور نحیف تھا اور میں سوچا اگر ڈنکاسٹر کے امکان میں افشاء کئے بغیر مغربت کا پتہ لگانا ممکن ہوگا تو وہ ایسا کر بھی دیگا۔ جوں ہی میں نے ان باتوں پر غور کیا۔ میرے دل میں آنے والے مصائب کا موہوم سا احساس پیدا ہوا۔ میں نے جلدی سے شام کا لباس پہنا اور اپنے کلب میں کھانا کھا کر ساڑھے دس بجے گویا میں وینیرا سکوئر کے ایک دیوانخانہ میں اپنے تئیں پہنچایا۔ جب میں اپنی میزبان سے چند باتیں کر کے ملاقات کے کمرے سے گذرا تو ایک میرے خاص دوست مسمی ڈفریو کیل سے دوچار ہوا۔ ہم باتیں کرنے لگے اثنائے گفتگو میں میری آنکھیں بلا کسی مقصد کے عمدہ پوشاک پہنے ہوئے لوگوں کے جمگھٹوں پر پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کمرے کے حصۂ آخرین پر ایک آدمیوں کا مجمع دیکھا۔ جو ایک شاندار عورت کے اطراف جمع ہو رہا تھا اور اس کو آداب بجا لا رہا تھا۔ اس عورت کے بھورے بالوں میں ہیرون کا مرصع کار جگمگ چمک رہا تھا۔ اور اس کی گردن اور بازوؤں پر بھی ہیرے جگمگا رہے تھے۔ اس کا لباس شاہانہ تھا۔ اور اس کے گلابی ہونٹ مصروف تبسم تھے۔ چہرہ پر خردمندی اور رعب کی علامتیں ایک سرسری طور پر دیکھنے والے کی بھی آنکھ سے چھپ نہیں سکتی تھیں۔ ایک نظر میں میں نے یہ محسوس کیا کہ اس کو اس سے قبل کہیں دیکھا ہوں۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ کب اور کہاں۔"

میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔ "وہ عورت کون ہے؟"

اس نے جواب دیا۔ "میرے پیارے دوست کیا تم نہیں جانتے۔ یہ وہی عظیم الشان میڈم کلوچی ہے۔ جس کی آجکل بہت شہرت ہے۔ اور جو ایک یکتا حکیم اور بہت بڑی صلاح کار معالج ہے۔ لندن اس کے پیچھے دیوانہ ہو گیا ہے۔

اس لوہیان آئے ہوئے صرف دس منٹ ہوئے ہین۔ اور دیکھو وہ ابھی سے واپس چلی بھی جارہی ہے۔ لوگ کہتے ہین اس کو ایک رات مین دس جگہہ دعوتین رہتی ہین۔

میڈم کوپلی۔ دروازے کی طرف جانے لگی اور مین اس کا چہرہ نزدیک سے دیکھنے کے اشتیاق مین پیچھے پیچھا ہوا چلا۔ قبل اس کے کہ وہ سیڑھیون کے سرے پر پہنچے مین وہان پہنچگیا۔ اور جب وہ بازو سے گذری تو مین نے پوری طرح اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اسکی آنکھین میری آنکھون سے دوچار ہوئین۔ اور مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ میرے ذہنی خیالون کو تاڑ رہی ہین۔ وہ کچھ مسکرائی اور تھوڑی دیر ٹھہری اس طرح سے کہ گویا کچھ کہنا چاہتی ہے۔ بعد مین اپنے متکبرانہ شاندار طریقہ سے۔ سر کو خم کرکے سیڑھیون سے آہستہ آہستہ اترنے لگی۔ ایک لحظہ کے لئے مین ساکت کھڑا رہگیا۔ میری کانون مین گونج سی ہونے لگی۔ اور میرا دل اس قدر تیز حرکت کرنے لگا کہ اس سے میرا دم گھٹنے لگا۔ بعد ازان مین جلدی سے اس کے پیچھے ہولیا۔ جب نیچے کے فرش پر پہنچا تو میڈم کوپلی کی گاڑی نے راستہ روک رکھا تھا۔ اس نے تو مجھے نہین دیکھا لیکن مین دیکھ سکتا تھا۔ وہ باہر کو جھکی ہوئی کسی کے ساتھ نہایت اشتیاق سے باتین کررہی تھی۔ اس کے مندرجۂ ذیل الفاظ بھی مجھے سنائی دئے۔

"سب درست ہے۔ وہ کل شام کو جہاز پر سوار ہونگے" اس شخص نے جس سے کہ یہ باتین کررہی تھی کچھ جواب دیا جو مین سن نہ سکا۔ لیکن اس کا چہرہ مین نے دیکھ لیا۔ وہ ہیوڈ نگاسٹر تھا۔

میڈم کوپلی کی گاڑی چلی گئی اور مین نے ایک گاڑی کو پکارا۔ مشکل موقعون پر آدمی بہت جلد سوچ لیا کرتا ہے چنانچہ مین نے بھی بہت جلد سوچ لیا۔

"کہان پر"۔ گاڑی بان نے دریافت کیا۔ مین نے جواب دیا "نمبر (۱۴) ارلس ٹریس کینگٹن" اور بیٹھ گیا۔ اگرچہ ایام گذشتہ کی یاد نے تقریباً مجھے ناقابل حس و حرکت بنا دیا تھا۔ لیکن مین نے اپنے حواس بجا رکھے۔ مجھے معلوم تھا کہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور جلدی سے کرنا چاہیئے۔ مین نے ابھی مجلس ہفت ملوک کے سردار کو دیکھا تھا۔ میڈم کوپلی جس کی حالت مین میری گذشتہ ملاقات کے بعد سے بہت کچھ تبدیلی ہوچکی تھی وہی عورت تھی جس نے کہ دس سال قبل نیلپس مین میری زندگی تباہ اور میرا دل ویران کردیا تھا۔

میری گذشتہ معلومات کی بدولت مجھے بخوبی معلوم تھا کہ جہان یہ عورت نمودار ہوتی ہے وہان چند لاش کے

بسمل ضرور ہوتے ہیں۔ اس دفعہ اگر بسمل ایک لڑکا تھا۔ اور میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ مجھے اس لڑکے کی جان ضرور بچا لینی چاہیئے اگرچہ اس کا معاوضہ خود میری جان ہی کیوں نہ ہو۔ اس عورت نے لڑکے کو باہر بھجوایا تھا۔ اور یہ لڑکا اس کے گماشتہ کے ہمراہ کل سمیر دریا کو جانے والا تھا۔ ڈون کا سسر کے ساتھ یہ سازش میں شریک تھی۔ اور اگر یہ کسی طرح بچے سے پیچھا چھڑا لیتی تو ڈون کا سسر اس کو ایسی رقم دیتا جس کا اندازہ حاشیہ خیال سے باہر ہوتا۔ اس کو اپنے منصوبے کے پورا کرنے کے لئے جو چیز سب سے ضروری تھی وہ پیسہ تھا المختصر اب لڑکے کی جان بتلائے مصیبت ہونے میں شبہ نہ تھا۔ اور میرا ایک منٹ بھی بیکار نہ تھا۔ اب سب سے پہلا کام میرے لئے یہ تھا کہ ان کو اطلاع کروں اور عزم سفر کو بشرط امکان ملتوی کراؤں۔

میں اس غرض سے اس کے مکان پر پہونچا۔ گاڑی کا دروازہ جلدی کھولا۔ اور سیڑھیوں پر سے اوپر دوڑتا گیا۔ یہاں مجھے توقع کے خلاف اطلاع ملی۔ ملازم جس نے کہ میری طلبی کا جواب دیا تھا کہنے لگا۔ کہ مسٹر ساڑھے رات کی میل سے روانہ ہو چکی ہیں۔ کیونکہ انھیں ایک تار ملا ہے جس میں مضمون پہنچا کہ ان کی بڑی لڑکی سخت بیمار ہے۔ "تار کے ملتے ہی وہ جانب شمال روانہ ہو چکی ہیں لیکن کل شام تک منزل مقصود پر نہیں پہنچینگی"

میں نے دریافت کیا۔ "کیا لارڈ کیرن نہیں ہیں"

جواب ملا "نہیں صاحب۔ میری مالکہ نے پسند نہیں کیا کہ انھیں تنہا یہاں چھوڑیں۔ اس لئے انھیں سیڈم کو لچی کے پاس (۱۰۰) ولبک آسٹریٹ کو بھیجدیا ہے۔ اور شاید جناب کو معلوم ہوگا کہ حضور والا یعنی لارڈ کیرن) کل شب میں راہی فاہرہ ہونگے"

میں نے جواب دیا "ہاں۔ میں اس امر کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں۔ سردست اگر تم مجھے اپنی مالکہ کا پتہ دوگے تو میں تمہارا بہت ممنون ہونگا۔

نوکر نے پتہ دیا۔ اور میں گاڑی میں پھر داخل ہوا۔ ایک لحظہ کے لئے مجھے یہ خیال ہوا کہ بذریعہ تار مسٹر کلیان کی جانب شمال روانگی کو روکوں۔ لیکن آخر میں میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ ایسا نہ کروں کیونکہ لڑکا دشمنوں کے ہاتھوں پھنس چکا تھا۔ اور اب یہ یقین ہو گیا تھا کہ اس کو کسی فریب ہی سے چھڑایا جا سکتا ہے۔ میں گھر واپس ہوا۔ اور اس کا پورا تصفیہ کر لیا کہ آئندہ کیا کروں۔ میں نے سوچ لیا کہ مجھے سیسل اور ڈاکٹر فیٹا کیساتھ

قاہرہ جانا چاہیئے۔ چنانچہ دوسرے دن گیارہ بجے جہاز بائے ڈسپیئر کا ایک کمرہ ٹھہرا۔ اور شب کے ۹ بجے سوار ہوگیا۔ میں نے کمسن لارڈ کیرن اور اس کے ساتھی کی ایک لحظہ جھلک بھی دیکھ لی۔ لیکن بات چیت سے بچنے کی غرض سے ان کا راستہ کترا گیا۔ جب صبح ہوگئی اور جہاز دوتک آبنائے میں چلا گیا تو میں گنجہ جہاز پر آیا اور اس کے پچھلی طرف لڑکے کو کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس کے بازو ایک پتلا اور فیر فکر کا آدمی بیٹھا ہوا چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ وہ اپنی نوکدار داڑھی۔ بڑی بڑی مونچھوں اور دھنسی ہوئی آنکھوں سے ایک غیر ملکی معلوم ہوتا تھا جب میں تختہ جہاز پر چہل قدمی کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھا تو لارڈ کیرن نے اوپر دیکھا اور مجھکو نوٹ کرلیا۔ اس نے اپنی کرسی سے کود کر کہا "مسٹر سعید۔ تم یہاں ہو۔ میں تمہیں دیکھنے سے بہت خوش ہوا"

میں نے گرمجوشی سے ہاتھ ملا کر کہا "میں کسی کام قاہرہ جا رہا ہوں"

اُس نے کہا "قاہرہ کو؟ عجیب! وہیں تو ہم بھی جا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے اپنے آنے کا ذکر ہرگز اپنے جان سے نہیں کیا۔ اگرچہ کہ وہ آپ سے پرسوں ملی تھیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ امان جان کو سکاٹلینڈ یکایک دوڑے جانا پڑا۔ لیکن گذشتہ شب ہمارے [illegible] یہ معلوم ہوا کہ آپ یہیں مصر میں آگئے ہیں کہ آب و ہوا کا مزاج بہتر ہے۔ چونکہ امان جان کا جانا ضروری تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ سیدم کو بھی پاس چلا گیا تھا۔ میں وہاں بہت شوق سے جایا کرتا ہوں کیونکہ مکان بہت خوب ہے اور وہ خود بھی بہت خوش طبع ہیں۔ آپ ڈاکٹر فنیا ہیں جو میرے ہمراہ آئے ہیں"

جون ہی لڑکے نے یہ الفاظ کہے "ڈاکٹر فنیا" آگے آیا اور اپنے چشمہ میں میری طرف دیکھنے لگا۔ چنانچہ میں نے سلام کیا اور اُس نے اُس کا جواب دیا۔

میں نے کہا "ڈاکٹر فنیا۔ یہ ایک غیر معمولی اتفاق ہے کہ سلیس کنیان سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ میرے ایک بہت بڑے دوست کے لڑکے ہیں۔ میں ان کو صحتمند دیکھکر بہت خوش ہوں۔ بالاصل کچھ بھی سیدم کو بچی کا علاج کیوں نہ رہا ہو۔ لیکن اس کا اثر تو نہایت حیرت انگیز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کو بھی ان کے علاجوں اور بھیدوں میں شریک اور ہمراز رہنے کی خوش نصیبی حاصل ہے"

غیر ملکیوں کے لہجہ میں اس نے جواب دیا "ہاں مجھے سیدم کو بچی کو کاروبار میں مدد دینے کا شرف

حاصل ہے ۔ لیکن کیا مین یہ دریافت کرنے کی آزادی حاصل کر سکتا ہون کہ کس نے میرے متعلق جناب کو آگاہ کیا ہے ۔ ؟"

مین نے جواب دیا "مسز کنیان نے آپ کی نسبت پرسون کی ملاقات مین ذکر کیا تھا ۔

اس نے کہا "تو پھر وہ جانتی تھین کہ آپ اُن کے فرزند کے ہمسفر ہونے والے ہین ۔ ؟"

مین نے کہا "نہین ۔ کیونکہ مین اسوقت خود بھی نہین جانتا تھا ۔ مجھے اُسی شب ایک ضروری تار ملا ۔ جس کے ذریعہ میری طلبی مقرر کی ہوئی ۔ مین نے اپنی روانگی کل ہی درج رجسٹر کرائی ۔ اور اب آپ جیسے مشہور عالم کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے مین مین اپنے کو خوش قسمت سمجھتا ہون ۔ مین نے مسٹر کلوچی کے عجیب و غریب پوشیدہ طاقتون کی نسبت بہت کچھ سنا ہے ۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ انکی کامیابیون کے راز کو بہت احتیاط سے مخفی رکھا جاتا ہے ۔ اگرچہ کہ اہل فن اُس پر تُف تُف ہی کرتے ہین ۔ لیکن جنابعالی مین آیا ہے اگر اس پر بھروسہ کیا جاسکے تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ایسے علاجات کی مالک ہے ۔ جن کا فلسفہ خواب مین بھی تمھارے ذہن مین نہین دیتا ۔" اُس نے جواب دیا "مسٹر ہیڈ ۔ مین بحیثیت ماہر فن طبابت اسکی قابلیتون کو تسلیم کرتا ہون اور انگریزی ڈاکٹرون کی حاسدانہ جکڑبندی سے آزاد رہنے کے باعث اس کی قدر بھی کرتا ہون ۔ مسٹر کلوچی کو اور مجھے ہمارے یہ کمسن دوست پر فخر ہے ۔ اور ہم امید کرتے ہین کہ اس سفر سے ان کی صحت یابی تکمیل کو پہنچیگی ۔ اور اس عہدۂ جلیلہ پر فایز ہونے کے قابل ہون گے جسپر متمکن ہونا ان کی قسمت مین ہے ۔"

سفر تیزی سے ہوتا چلا جارہا تھا ۔ فیٹا ۔ ہشیار شخص تھا اور سامنس مین عالم متبحر تھا ۔ پس اب اگر خوفناک زمانہ ماضی کے معلومات میری مدد پر نہوتے تو میرے شکوک کب کے رفع ہوجاتے ۔ بحالت موجودہ یہ ہر وقت میرے دلمین یہان موجود تھے ۔ اور جب وہم کے تعلیقون کے ساتھ مبدل ہونے کا وقت آیا تو یہ فوراً ہی میری مدد کو آن پہنچے ۔

ہمارے مالٹا پہنچنے کے ایک روز قبل ہوا چلنی شروع ہوئی ۔ اور ہم متلاطم حصۂ سمندر مین داخل ہوئے اسی روز مین اپنا ناشتہ ختم کرکے سیسیں کے کمرے مین اس کی مزاج پرسی کو گیا ۔ وہ اُٹھ ہی رہا تھا اور کچھ زرد

دیوار سا بھی نظر آتا تھا۔

اُس سے مین نے کہا "آگے سمندر کا حصّہ خراب ہے۔ کیکن کپتان کہتا ہے کہ ہم ایک گھنٹہ کے اندر اس کے پار ہو جائینگے"

اُس نے جواب دیا "مین آرزومند ہون کہ ہم جلد اُس کے پار ہو جائین۔ کیونکہ حالت سفر نے مجھے تنگ مزاج بنا دیا ہے۔ لیکن مین بلاخوف کہہ سکتا ہون کہ جب مین تختۂ جہاز پر آجاؤن گا تو درست ہو جاؤن گا۔ ڈاکٹر فنیا نے۔ چکر نہ آنے کے لئے مجھے کچھ دیا ہے مگر اُس کا کچھ ایسا زیادہ اثر مجھ پر نہین ہوا ہے"

مین نے جواب دیا "مین تو ایسی کوئی چیز نہین جانتا جو کہ حقیقت مین گھومیری کو جو جہاز مین مہینے ہوتی ہے روکدے۔ لیکن اُس نے کیا کیا ہے۔؟"

"مسٹر ہیڈ۔ اس نے عجیب کام کیا۔ میرے بازو مین ایک پچکاری کو لگی ہوئی سوئی چبھوئی اور کچھ دوا اندر داخل کر دی۔ وہ کہتا ہے کہ یہ گھومیری کا مجرب علاج ہے" بچے نے بازو کھولکر دکھایا اور کہا "دیکھئے یہان اس نے چبھویا ہے۔"

مین نے علامت کا نزدیک سے معائنہ کیا وہ درحقیقت پچکاری زیر جلد کے سوزن عرق رسانی کی علامت تھی۔

مین نے پوچھا۔ کیا ڈاکٹر فنیا نے تم سے کہا ہے کہ تمہارے بازو مین کوئی اُسنے کونسی چیز داخل کی ہے"

اُس نے جواب دیا "ہان" اس نے کہا تھا کہ افیون کا سست داخل کیا ہے"

مین نے پوچھا۔ وہ اپنی سوئی کہان رکھتا ہے؟"

اُس نے جواب دیا "خواب گاہ کے نیچے کے صندوق مین۔ اور کہا مین اب لباس تبدیل کرکے سیدھا تختۂ جہاز پر آجاتا ہون"

یہ سُنکر مین کمرہ سے نکل آیا اور اُس کے ساتھی کے پاس گیا۔ وہ تختۂ جہاز پر ٹہل رہا تھا

مین نے کہا "آپ کے تعریف کردہ لڑکے کا مزاج اچھا نہین ہے۔ مین ہی بیکنا ہون

اُس نے مجھ سے کہا ہے کہ مارفیا کی پچکاری آپ نے اُس کو دی ہے۔؟"

وہ میری طرف پلٹا اور خوف زدہ ہو کر مجھ کو گھورنے لگا۔ بالآخر مجھ سے پوچھا۔

کیا لارڈ گیرن نے آپ سے یہ کہا ہے؟۔ مین نے کہا۔

"ہاں" اُس نے کہا۔

"تو مسٹر ہیڈ۔ وہ گھومیری کہ بہت عمدہ علاج ہے۔ مین نے اس کو پر اثر پایا ہے۔"

میں نے پوچھا "کیا آپ کے خیال مین بچے کو مارفیا دینا مقلمندی مین داخل ہے؟"

اس نے اجنبین سے جواب دیا" مین فن نہ جاننے والون سے اپنے علاجات کے متعلق مباحثہ نہین کیا کرتا۔ یہ کہکر وہ لیٹ گیا۔ اور مین اس کو دیکھتا رہا۔ جب وہ عرشہ جہاز سے نیچے اُترا تو میرے شبہات مبدل بہ یقین ہو گئے۔ مین نے یہ دریافت کرنے کا عزم بالجزم کر لیا کہ اس نے لڑکے کو کیا دیا ہے۔ کیونکہ مین پچکاری زرجلد جیبی چھوٹے مگر خطرناک آلے کی معرفت رسانی کے بے حد امکانات سے بخوبی واقف تھا۔

الغرض جوں جوں دن بڑھتا گیا۔ سمندر حالت اعتدال پر آتا گیا۔ چنانچہ اس تغیر کو مسافرون نے غنیمت جانا۔ اور کپتان سے اجازت لے کر شب مین عرشہ جہاز پر جلسہ رقص ٹھہرایا۔ مجھے بھی یہ موقع اچھا ملا کہ گوناگون سے وقت پیشہ ورانہ شبہات عموماً دل سے دور ہو جاتے ہین۔ لیکن اب اگر مین اپنے مقصد کے حصول مین بہادری۔ ظرافت کا دیالی کرتا تو اُس جاسوس کے دل مین گویا شوق تجسس خود پیدا کرتا۔ پس مین نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اس رقص مین ڈاکٹر شرکت کرے۔ ڈاکٹر رقص کا شوقین تھا۔ چنانچہ جب یہ دونون ڈاکٹر رقص مین مصروف ہو گئے تو مین ان کا ساتھ چھوڑا۔ اور ان کے کمرے کی طرف گیا۔ وہان مین نے بڑی دستی کی گھنٹی بجائی۔ اور صندوق کو خوابگاہ کے نیچے سے گھسیٹکر نکالا اور جلدی سے کھولا جب اس کے اندر چاروں طرف ہاتھ دوڑایا تو اس مین زیادہ تر کپڑے ہی معلوم ہوئے۔ لیکن اس کے ایک گوشہ مین مجھے ایک ڈبیا ملی۔ اس کو کھینچکر نکالنے اور کھولنے کے بعد اس کے اندر سے وہی چھوٹی پچکاری نکلی جس کی تلاش مین مین آیا تھا۔

اس کو لیکر میں روشنی کی طرف دوڑتا گیا۔ اور اسے کا بغور معائنہ کیا۔ اس کے بیچ کے اندرونی حصہ میں اور اندر ڈوبنے والی ڈنڈی کے نچلے حصہ میں کوئی سفید چربی کا سا مادہ لپٹا ہوا تھا۔ یہ کوئی معمولی کھال کے نیچے پہنچانے کی دوا نہ تھی۔ بلکہ آدھی پگھلی ہوئی چربی تھی جس کی نسبت مجھے بخوبی معلوم تھا کہ بارکیہ جراثیم کے نشوونما کا عمدہ ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ دیکھکر لحظہ بھر تو میں کچھ بدحواس سا ہو گیا۔ اور خیال کیا کہ خدا جانے اس میں کس جنمی چیز کا نشوونما مضمر ہے۔

اس مختصر میں وقت بسرعت گزرتا جا رہا تھا۔ اور ہر لحظہ مجھے کسی کے دیکھ لینے کا خوف لگا ہوا تھا۔ آخر کار جلدی سے پچکاری جیب میں رکھکر اور صندوق کو بند کر کے جس کی جائے پر رکھا تھا اور بجلی کی روشنی خاموش کر کے میں تختہ جہاز پر واپس آ گیا۔ اس وقت میری کنپٹیاں پھڑک رہی تھیں۔ اور میں بمشکل اپنے آپ کو قابو میں رکھا ہوا تھا۔ بھر کیف طبیعت کو سنبھال میں مندرجہ ذیل خیالات میں مصروف ہوا۔

"فیٹا" پچکاری کا گم ہونا معلوم کر گیا۔ لیکن وجہات سے ظاہر ہے کہ اسے رات بھر تک تو کم از کم معلوم نہ ہو سکیگا۔ بہر حال اس وقت تک تو لڑکے کی مزاج میں کوئی بات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ لیکن کیا اس کے رگوں میں مرض کے زہریلے کیڑے نہ دوڑتے ہونگے۔ جنھیں پوری طرح نشوونما پانے کے قبل انڈے بچے دینے کے لیے عرصہ درکار ہوتا ہے۔ خیر صبح کو کشتی ماشا بھیجے گی۔ میں فوراً ساحل پر اتروں گا اور کسی ڈاکٹر سے ملکر اس کو اپنا ہم راز بنا کر یہ واقعات اسے بتاؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ مجھے اس کے پاس سے ایسی چیزیں دیں جن کی بدولت پچکاری کے اندر لگے ہوئے مادہ کا میں کیمیائی امتحان کر سکوں۔ اگر جراثیم پاؤں گا تو یورپ سے دوا منگوا کر لڑکے کو فوراً دوسری کشتی میں بھلا کر انگلینڈ واپس لے جاؤنگا۔

ان خیالات کے باعث اس رات مجھے نیند نہ آئی۔ میں اپنے بستر سے پردہ کی روشنی کے انتظار میں کروٹیں بدلتا رہا۔ اتنے میں صبح کے چھ بجے انجن کی گھنٹی سنائی دی اور یکایک اسکرو کی حرکت سست ہو کر نصف رفتار رہ گئی۔ فوراً میں اچھل پڑا اور تختہ جہاز پر گیا۔ یہاں سے مجھے چٹانوں میں گھرا ہوا قلعہ اور سیفٹ الموکا روشنی کا مینار دونوں لحظہ بہ لحظہ زیادہ صاف نظر آنے لگے۔ آخر کار جب ہمارا جہاز لنگر انداز ہوا تو میں نے ہماری کشتیوں میں سے ایک کشتی کو بلایا اور کشتی والے سے مجھے کنارے لیجانے کہا۔ جب کنارے پہنچا تو فی الفور

گرینڈ ہوٹل واقع سٹرانڈ ایلی کو سوار ہو کر گیا۔ اور میرے اطالوی رہنما سے ڈاکٹر کا پتہ دریافت کیا۔ اس نے مجھے ایک انگریزی ڈاکٹر کا پتہ بتلایا جو کہ قریب ہی مین رہتا تھا۔ مین فوراً اس سے ملنے گیا۔ اب چونکہ سات بج چکے تھے اس کو اٹھا ہوا ہی پایا۔ حاصل کلام اس سے اپنے سویرے ملاقات کو آنے کی نسبت مین نے عذر خواہی کی اور تمام واقعات سنا کر بیچکاری دکھلائی۔ مگر لحظہ بھر تو اس کو میری بات پر یقین نہ آیا۔ لیکن رفتہ رفتہ اسکو بھی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے مجھے بالآخر ناشتہ کی دعوت دی۔ جب ناشتہ ختم ہوا تو وہ اور مین دونون مشورے کے کمرے مین گئے تاکہ مادّے کا کیمیائی امتحان کرین۔ اُس نے ایک خورد بین باہر نکالی۔ جس کو بالکل حال کے نمونے کی دیکھکر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ مین فوراً کام مین معروف ہو گیا اور وہ ایک نمایان دلچسپی کے ساتھ مجھکو دیکھتا رہا۔ بالآخر معرکہ کا وقت آگیا۔ چنانچہ مین آلے کے اوپر جھکا اور اپنے تیار کردہ مرکب پر مرکز شعاع کو جمایا۔ اب جو کچھ کہ مین نے دیکھا اس سے میرے شبہات پایہ ثبوت کو پہنچگئے۔ وہ مادہ جو کہ مین نے بچکاری سے نکالا تھا ایک بہت باریک جراثیم کا بنا ہوا گولا تھا۔ لیکن اس کی خاصیت کیا تھی مین نہ جانتا تھا۔ کیونکہ ایسے جراثیم مین نے کبھی اس سے پہلے نہ دیکھے تھے۔ مین پیچھے ہٹ گیا، اور ڈاکٹر سے کہا

"میری آرزو ہے کہ آپ بھی اس کو دیکھین آپ کہتے ہین کہ آپ نے علم جراثیم کی طرف بہت توجہ مبذول کی ہے۔ پس مجھے کہیئے کہ آپ یہ کیا دیکھتے ہین؟"

ڈاکٹر بیٹسن نے تھوڑی دیر تک مرکز شعاع پر برابر کرتا رہا۔ اور پھر آلہ کو خاموشی کے ساتھ آنکھون سے لگائے رکھا۔ بالآخر اس نے اپنا سر اُٹھایا اور میری طرف عجیب وضع سے دیکھا۔

چنانچہ اس نے پوچھا "یہ نتیجہ زور طبع کہان سے آرہا ہے؟"

مین نے جواب دیا "میرے خیال مین لندن سے"

اُس نے کہا "یہ ایک عجیب بات ہے مگر اس مین کچھ شک نہین ہے کہ یہ جراثیم خاص اُسی مرض کے ہین جس کے حالات مین نے یہان بغور مطالعہ کئے ہین۔ یہ بحیرۂ روم مین پیدا ہونے والے بخار کے وہ مدوّر جراثیم ہین کہ بیضوی یا کروی شکل کے نہایت باریک سے ہوتے ہین۔ یہ بالکل اُسی مرض کے لئے مخصوص ہین"

مین فوراً کھڑا ہو گیا۔ اور چلاکر کہا "کیا درحقیقت یہ بات ہے؟"

اب مجھپر اس سازش کی قابل نفرت نوعیت صاف طور پر واضح ہوگئی۔ یعنی یہ کہ کسی مریض کے جسم میں ان کیڑوں کو وزیہ بچکاری داخل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کو بخار اسی قسم کا آئیگا۔ جو کہ بحیرۂ روم کے سفر میں مخصوص طور پر پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور لڑکے کا بحیرۂ روم میں تھوڑے عرصے کے لئے بھی سفر کرنا عام لوگوں کے نزدیک ان کیڑوں کے جسم تک رسائی کر جانے کی کافی وجہ متصور ہوگی۔ کیونکہ ہر شخص یہی خیال کریگا کہ مرض فطرتی وجوہات سے پیدا ہوا ہے۔

مین نے پوچھا "بہن کے انڈے بچے دینے کا عرصہ کس قدر طویل ہوتا ہے؟"

ڈاکٹر بسن نے جواب دیا "تقریباً دس روز"

مین نے اپنا ہاتھ بغرض مصافحہ بڑھایا اور کہا "آپ نے لاقیمت خدمات انجام دیے"

اس نے جواب دیا "ممکن ہے کہ مین آپ کی ایک مزید خدمت اور بھی بجالا سکون۔ مین نے بحیرۂ روم مین پیدا ہونے والے بخار کے مطالعہ مین اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ اور میرے نزدیک مین نے اس کا اثر زایل کرنے والا تریاق بھی پالیا ہے۔ نیز اس بیری دریافت کا تجربہ مین نے بحری شفاخانہ کے مریضون پر بھی کیا ہے۔ اور اس کے نتایج عمدہ رہے ہین۔ اس علاج کے بعد تھوڑی سی صرف مقامی تکلیف باقی رہتی ہے۔ اور دوسرے اہم شکایات تو مین نے کبھی نہین پائے۔ اگر آپ لڑکے کو میرے پاس لائین تو مین بلا دنگ اسے یہ تریاق پلا دون گا۔

مین نے تھوڑی دیر سوچکر کہا "مجھے کہ مین مشکل مین پھنسا ہوا ہون۔ اور آپ کی تجویز ماننے پر رضامند ہون۔ کیونکہ بحالت موجودہ صرف یہی ایک چارہ کار حاصل ہے"

ڈاکٹر بسن نے جواب دیا "بیشک۔ جب کبھی آپ کو ضرورت ہو مین خدمت گذاری کے لئے حاضر ہون۔

مین نے خدا حافظ کہا۔ اور جلدی سے اس کے مکان سے باہر نکل آیا۔ اب دس بج چکے تھے میرا پہلا کام یہ تھا کہ ڈاکٹر دیٹلے سے ملون۔ اور اس سے صاف صاف کہون اور اگر ضرورت پڑے تو بجبر لڑکے کو اس سے چھین لون۔ مین گرانڈ ہوٹل کو واپس دوڑا گیا۔ جہان مجھے معلوم ہوا کہ ایک آدمی اور

ایکیڈکا جن کی تفصیلی حالت سننے سے ڈاکٹر فٹیا اور سسیل ہونا ثابت تھا۔ وہان ناشتہ کئے تھے۔ لیکن اس کے بعد فوراً باہر چلے گئے۔ مین جانتا تھا کہ ہائی ڈسس پیئر جہاز کو مُلہ لینے والا ہے بدین وجہ ایک بجے سے قبل مالٹا سے روانہ نہ ہوگا۔ پس اب میرے لئے صرف یہی ایک چارہ کار باقی تھا کہ جب وہ جہاز پر سوار ہون تو مین انہین پکڑ لون۔ اسوقت تک مین کچھ نہین کر سکتا تھا۔ چنانچہ بارہ بجے مین گھاٹ کو گیا۔ اور وہان مین نے ایک کشتی ہائی ڈسس پیئر تک ٹھرائی۔ مگر فٹیا اور لڑکے کی کوئی نشانی مگر شہ جہاز پر نہ پائی تب مین لارڈ کیرن کے کمرے مین گیا۔ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور سامان ہمراہی کی ذرا سی نشانی تک بھی معدوم تھی۔ اس غیر متوقع بات کے وجوہات دریافت کرنے مین قاصر رہکر مین نے بالآخر بتی گھنٹی کا بٹن دبایا۔ ایک لحظہ مین خانسامان نکل آیا۔

اسوقت اگرچہ کہ میرا دل دھڑک رہا تھا۔ مگر اسی حالت مین مین نے اُس سے یہ سوال کیا۔ کیا لارڈ کیرن نے جہاز چھوڑ دیا ہے؟

اُس آدمی نے جواب دیا "صاحب میرا یہی خیال ہے۔ مجھے سامان ہمراہی اکٹھا کر کے ساحل پہ بھیجدینے کا حکم دیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ ایک ساعت قبل روانہ بھی ہو چکا۔"

مین مزید باتین سننے کے لئے نہ ٹھہرا۔ بلکہ اپنے کمرے کو دوڑ کر اپنی چیزین کپڑون کے سفری صندوق مین تتر بتر پھینکنا شروع کیا۔ اس کے بعد ایک خانسامان کو جو سامنے سے گزر رہا تھا پکارا اور اسکی مدد سے اپنا سامان تختہ جہاز پر نکلوایا۔ وہان سے پھر مین کشتی پہ سامان ڈلوا کر عجلت کے ساتھ ساحل کی طرف روانہ ہوا۔ اور سوار ہو کر گیرینڈ ہوٹل واقع سٹرار ڈاریلی کو دوبارہ واپس گیا۔

یہان مین نے مالک سے جو کہ سیڑھیون کے اوپر والے بڑے کمرے مین رہتا تھا۔ دریافت کیا کہ کیا وہ صاحب نے جو کہ جہاز ہائے ڈسس پیئر سے ایک لڑکے کے ساتھ یہان آئے ہوئے ہین کچھ کمرے شب باشی کے لئے لے رکھے ہین؟"

اُس آدمی نے جواب دیا "نہین صاحب۔ انہون نے یہان ناشتہ کیا۔ لیکن پھر لوٹ کر نہین آئے۔"

یہ سن کر میں ناقابل ضبط پریشانی کے ساتھ ایک دو منٹ تک اس ہال میں ٹہلتا رہا مجھے بالکل سجھائی نہیں دیا کہ آئندہ کیا کیا جائے۔ آخر کار ایک خیال کے یکایک دل میں آتے ہی فوراً میں سیڑھیوں سے نیچے اترا اور کوکس آفس کا راستہ لیا۔ وہاں میری ورپافت کے جواب میں ایک منشی نے کہا کہ "دو گھنٹے کے قبل ایسے ایک شخص نے نیپلس کو جانے کے لئے ایک روسٹینو کی کشتی سپارٹی دمنوامی کے دو ٹکٹ لئے ہیں"۔ تھوڑی دیر بعد گھڑی کو دیکھکر پھر اس نے کہا۔ "وہ کشتی اس وقت تک روانہ ہو چکی ہے"۔

میں نے چلا کر پوچھا "کیا نیپلس کو؟" اس مکروہ مقام کے فقط نام سننے کا اثر اس قدر مجھ پر ہوا جیسا کہ کسی زہریلے ہتیار سے زخم کھانے کا ہوتا ہے۔

پلس میں نے چلا کر کہا "اب کیا اسقدر عرصہ ہو چکا ہے کہ اس کا گا نہنا ناممکن ہے؟"

اس نے جواب دیا "بیشک جناب۔ اس کشتی کو روانہ ہوکر عرصہ ہوا ہے"۔

میں نے کہا "تو پھر نیپلس کو جلد پہنچنے کے لئے کونسا راستہ ہے؟"

اس نے جواب دیا "آپ خنجرانامی۔ پی اینڈاو کی کشتی میں سوار ہوں تو آج شب کو برانڈزی پہونچ جائیں گے۔ اور وہاں سے براہ خشکی روانہ ہونا پڑے گا کیونکہ اب یہی ایک نزدیک کا راستہ ہے"۔

میں فوراً ٹکٹ لے کر آفس سے روانہ ہو گیا۔ اب اصل واقعات کا سمجھنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ ڈاکٹر فئیا نے غالباً پکچاری نہ پانے کی وجہ سے اپنی سابقہ تجویز بدل دی۔ اور اب وہ لڑکے کو اس محلس کے خاص گھوارے کی طرف لیجا رہا تھا۔ جہاں اس کی زندگی کا خاتمہ کرنے بشرط ضرورت دیگر تجاویز بھی عمل میں لائے جاسکیں گے۔

تین دن گذرنے کے بعد نو بجے شب کے میں نے ریل گاڑی کی کھڑکی میں سے ویسوویش[1] کی

---

[1] ویسوویش ملک یورپ کے چند خوفناک مہیب۔ اور بڑے پہاڑوں میں سے ہے۔ جو ملک اٹلی میں شہر نیپلس کے قریب واقع ہے۔ مترجم۔

چوٹی کی پہلے پہل جھلک دیکھی۔ اور چونکہ میں دوران سفر میں اپنے نزدیک طریقہ کاروائی کا فیصلہ کر رکھا تھا۔ پس اس کے مطابق اپنا سامان ہمراہی لبادے رکھنے کے کمرے میں چھوڑ کر ایک گاڑی میں داخل ہوا۔ اور ایک ایک ہوٹل دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک عرصہ دراز تک تو مجھے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ جب رات کے گیارہ بج چکے تو میں خستہ و کبیدہ خاطر ہوٹل لینڈریس کو پہنچا۔ وہاں بھی ہمیشہ کے سے جواب کی توقع رکھکر دربان سے اپنا مقررہ سوال کیا۔ لیکن جب آدمی حسب ذیل جواب دیا تو میرے تمام جسم میں تشکین کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"جناب عالی ڈاکٹر فیٹیا ہر گئے ہوئے ہیں۔ لیکن مسز لارڈ اپنے بستر پر سو رہے ہیں۔ کیا آپ کل تشریف لائیں گے؟ میں کیا نام کہوں؟"

میں نے جواب دیا "میں یہاں ہی ٹھہروں گا۔ میرے لئے ایک کمرہ تیار کرو اور میرا بیگ اسمیں لا رکھو۔ ہاں۔ لارڈ کیرن کے کمرے کا کیا نمبر ہے؟"

اس نے کہا "جناب وہ سوتے ہونگے اور آپ انھیں اب دیکھ نہ سکیں گے۔"

میں کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن جلدی سے سیڑھیوں پر سے ہو کر اوپر گیا اور لڑکے کا کمرہ پا لیا وہاں کھٹکھٹایا۔ مگر جب کچھ جواب نہ ملا تو دروازے کا دستہ پھرا کر اندر داخل ہوا۔ کمرہ چونکہ تاریک تھا لہذا میں نے دیا سلائی کھینچی اور ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔ لڑکا کمرے کے اخیر حصہ میں ایک سفید بستر پر پڑا ہوا نظر پڑا میں آہستگی سے اس کے پاس جا کر اس کو جھک کر دیکھا اس کا ایک ہاتھ رخسار کے نیچے تھا۔ اور وہ خستہ و مضمحل دکھائی دیتا تھا۔ نیز کبھی کبھی اس طرح کراہتا تھا گویا کسی تکلیف میں مبتلا ہے۔ جب میں اس کو آہستگی سے چھوا تو اس نے چونک کر اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں ہوئے اور بالآخر اس نے فرط انبساط سے چلا کر اپنے دونوں پھیلائے ہوئے ہاتھوں سے میرے ایک ہاتھ کو مضبوط پکڑ لیا۔

اس نے کہا "میں آپ کو دیکھکر بے حد خوش ہوا ہوں۔ ڈاکٹر فیٹیا نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے اپنے کو کسی طرح رنجیدہ کیا ہے اور اس وجہ سے آپ مجھ پر غصہ ہیں۔ چنانچہ جب میں نے

آپ کو اس صبح الٹا میں نہ پایا تو تقریباً رو دیا۔ نیز ڈاکٹر فیا نے مجھ سے کہا کہ آپ سے ملوں مگر ہسٹیڈ میں اس شخص کو نہیں چاہتا بلکہ اس سے خوف کرتا ہوں۔ اب کیا آپ مجھے بتانے کے لئے آئے ہیں؟" یہ کہکر اس نے خوف کے ساتھ دروازے کی جانب دیکھا اور میرا ہاتھ اور بھی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ میں نے کہا:

"ہاں تمہیں گھر لے جاؤنگا۔ چنانچہ میں اسی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ لیکن کیا تم بالکل اچھے ہو؟" اس نے جواب دیا۔

"نہیں تو ہے۔ میں اچھا نہیں ہوں۔ مجھے رات میں نہایت خوفناک خواب دکھائی دیتے ہیں۔ آہ میں کس قدر خوش ہوں کہ آپ واپس آئے۔ اور پھر غصہ نہیں ہیں کیا آپ درحقیقت مجھے مکان لیجانے والے ہیں؟" میں نے کہا۔

"کل ہی اگر تم چاہو۔"

اس نے کہا "مہربانی فرما کر ضرور لیچلئے اور ذرا جھکئے تو میں کچھ آپ سے آہستہ کہنا چاہتا ہوں میں ڈاکٹر فیا سے بہت ڈرتا ہوں۔"

میں نے پوچھا "اس کا کیا سبب ہے؟"

لڑکے نے جواب دیا "کوئی سبب تو نہیں ہے۔ لیکن بہرصورت میں ان سے ڈرتا ہوں۔ اور یہ خوف اس وقت سے مجھ پر طاری ہے جب سے کہ آپ نے ہمیں الٹا میں چھوڑا۔ نیز ایک دفعہ جب میں درمیان شب میں جاگا تو اس کو میرے اوپر جھکا ہوا دیکھا۔ مجھے اسکا چہرہ کچھ عجیب طرح کا معلوم ہوا۔ اس نے پھر دوبارہ مجھ پر وہی پچکاری استعمال کی۔ وہ کہتا تھا کہ میں کچھ تمہارے بازو میں داخل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا نام اس نے مارفیا بتایا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ مجھے پچکاری دے۔ کیونکہ آپ نے اوس کا یہ کام ناپسند کیا تھا۔ کاش والدہ مجھے آپ کے ساتھ بھیجتیں۔ میں تو اب اس سے بہت ڈرتا ہوں۔ واقعی بہت ڈرتا ہوں۔"

میں نے کہا "میں اب آگیا ہوں اب سب باتیں ٹھیک ہو رہینگی۔"

اس نے پوچھا "کیا آپ مجھے کل گھر لے چلیں گے؟"

میں نے جواب دیا "بیشک" اس نے کہا۔

"لیکن روانگی سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ویشو ویش دیکھ لوں۔ یہ بہت افسوس کی بات ہوگی کہ یہاں رہنے پر بھی اسکو نہ دیکھیں کیا آپ کل صبح ڈاکٹر فنیا کو سمجھا دیکر مجھے ویشو ویش لے چلیں گے اور پھر شب میں راہی مکان ہو سکیں گے؟"

میں نے کہا "میں سب کچھ سمجھا لوں گا۔ اب تم سو جاؤ۔ اور چونکہ میں اسی مکان میں ہوں اس لئے کسی بات کا خوف نہ کرو"

اس نے تھکاوٹ کے لہجہ میں کہا "میں آپ کے آنے سے بہت خوش ہوں" اور یہ کہکر اپنے تکیہ پر جا پڑا۔ اس کے متغلانہ چہرے پر خستگی کے آثار واضح تھے۔ میں تھوڑی دیر بعد آہستگی سے دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر نکل آیا۔

اب یہ کہنا کہ ان واقعات کو دیکھکر میرا خون جوش کھا رہا تھا گویا ان جذبات کو بالکل نامکمل طور پر بیان کرنا ہے۔ جنھوں نے کہ میرے تمام جسم میں خلجان پیدا کر رکھا تھا۔ بچہ ایک دیو صفت کے ہاتھوں میں تھا بلکہ یوں کہیئے کہ ایک ایسی برادری کے پنجوں میں پھنسا ہوا تھا جس کا منشا اس کی جان لینا تھا۔ اب ایک لمحہ بھر تو میں سوچتا رہا۔ اور پھر اس فیصلہ کو پہونچا کہ اب کچھ نہیں کیا جا سکتا مجھے چاہیئے کہ فنیا سے ملوں اور اس سے صاف کہدوں کہ میں نے تیری کارستانیاں معلوم کر لی ہیں۔ پھر لڑکے کا مطالبہ کر کے اس کو بچا اس سے حاصل کر لوں مجھے یہ معلوم تھا کہ میں ایک خطرناک کام میں حصہ لے رہا ہوں، اور میرے اس منشا برادری کے خلاف میں بغاوت کرنیکی پاداش خود میری جان ہوگی اہم میں نے خیال کیا کہ اگر اس لڑکے کی جان بچا لوں تو پھر مجھے کسی دوسری بات کی پروانہ ہوگی۔ یہ خیال کرتے ہی میں سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بیچ کے وسیع ہال میں آیا اور دربان سے ملا جس نے مجھ سے کہا کہ فنیا واپس آچکا ہے۔ میں نے اس کے نشست کے خانگی کمرے کا نمبر دریافت کیا اور وہاں پہنچکر بلا کھٹکھٹائے اس کا دروازہ کھول دیا۔ کمرے کے اخیر سرے پر ڈاکٹر لکھنے کی میز کے سامنے بیٹھا ہوا تھا

میرے داخل ہوتے ہی وہ پلٹا اور مجھ کو پہچان کر چونک اٹھا۔ اس کی زبان سے ایک کلمہ استعجاب نکلا اور اس کے منہ کا رنگ بدل گیا۔ نیز اس کی باریک آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آپ کو سنبھال کر میری طرف آہستگی سے بڑھا اور ادب کے ساتھ اس طرح مخاطب ہوا۔

"مسٹر ہیڈ یہ آپکی دوسری اچانک ملاقات ہے۔ تو کیا پھر آپ قاہرہ نہیں گئے؟ آپ اپنے تجاویز میں بہت جلد جلد تبدیلیاں کیا کرتے ہیں"۔

میں اس کو بغور دیکھتا ہوا یوں جواب دیا "مسٹر فیشا" آپ سے کچھ زیادہ جلد جلد تو تبدیلیاں نہیں کرتا"۔

اس سے پھر جواب دیا "مجھے اپنا ارادہ تبدیل کرنے میں مجبوری تھی۔ کیونکہ میں نے مالٹا میں سنا کہ قاہرہ میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ ایسی حالت میں میں اپنے زیر علاج لڑکے کو وہاں لیجانا نہ سکتا تھا اب کیا میں یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ میری اس ملاقات سے کیوں عزت افزائی کیگئی؟ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس کہنے کو معاف فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ کا یہ کام مجھے اس بات کے گمان کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں"۔ پھر اس نے پوچھا۔

"کیا آپ کے پاس ایسا کرنے کی کوئی وجہ ہے؟"

وہ اپنے ہاتھ پیچھے کئے ہوئے کھڑا تھا اور اس کی باریک آنکھوں سے اسوقت نہایت باخبری و چالاکی ٹپک رہی تھی۔

میں نے پچکاری کو جیب سے نکالکر اس کو بتلاتے ہوئے کہا کہ "یہ وجہ ہے"۔

اس پر وہ ایک بعید الفہم تیزی کے ساتھ میرے پاس سے گزرا اور دروازے کو قفل لگا دیکر کنجی اپنے جیب میں رکھ لیا۔ بعد میں جب وہ میری طرف پلٹا تو میں نے ایک چمکیلے خنجر کی جھلک دیکھی جس کو اس نے کھینچکر پیٹھ کے پیچھے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا تھا۔

میں نے آہستگی سے کہا "میں دیکھ لیا ہوں کہ آپ مسلح ہیں لیکن اس قدر عجلت نفرمائیے مجھے آپ سے چند الفاظ کہنے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے میں نے پوری طرح اس کے چہرے پر نظر ڈالی پھر

آہستہ سے کہا "میں مجلس ہفت ملوک کا ایک ممبر ہوں" جب میں نے یہ سحر آمیز الفاظ کہے تو وہ چونک کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور میری طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ بعد میں بھاری آواز سے اس نے چلا کر کہا "آپ کا ثبوت پیش کیجیے یا اپنے کو مردہ تصور کر لیجیے" اس وقت اس کی پیشانی پر پسینے کے بوند چمک رہے تھے۔

میں نے جواب دیا "آپ اپنا ہتیار میز پر رکھ دیجیے اور اپنا سیدھا ہاتھ مجھکو دیجیے۔ تاکہ آپ کے مطلوبہ ثبوت آپ کو دے سکوں"

اس نے پہلے تو پس و پیش کیا اور پھر خنجر کو بائیں ہاتھ میں بدل کر مجھکو دایاں ہاتھ دیا میں نے اسکو ایک خاص اور عجیب طریقہ سے پکڑا جو طریقہ کہ میں نے کبھی نہیں بھولا تھا۔ اور پھر اپنے سر کو اسکے سر سے نزدیک لاکر دوسرے لحظہ میں اس مجلس کا پہچان کا لفظ **لا ریجینا** کہا۔

اس نے خنجر شطرنجی پر پھینک کر جواب دیا ـــــ **ایلا ریجینا**۔ اور پھر اپنی پیشانی سے عرق پونچھتا ہوا۔ ایک بڑے فرض سے سبکدوش حاصل ہونے کے طور پر کہا "یہ ایک عجیب واقعہ ہے میرے دوست کہیے کہ آپکا سپرد کردہ کام کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے میری پچکاری چرائی ہے۔ لیکن یہ بتائیے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا اور پہلے ہی مجھپر تمام باتوں کا انکشاف کیوں نہیں کیا۔ اس میں تو شک نہیں کہ آپ ملکہ کے احکام کی تعمیل میں آئے ہوئے ہیں"

میں نے جواب دیا۔ "میں اسی حیثیت سے آیا ہوں اور اب ملکہ کے مجھپر نافذ احکام یہ ہیں کہ لارڈ کیرن کو براہ خشکی ان کے مکان واقع انگلینڈ کو لیجاؤں"

اس نے کہا۔ "بہت اچھا۔ تمام باتیں تکمیل پا چکی ہیں۔ اور اب وہ ایک ماہ کے اندر مر جائیگا"

میں نے جواب دیا "کیا بچہ کو روم میں پیدا ہونے والے بخار کے باعث وہ تو ہمیشہ مہلک ثابت نہیں ہوتا؟"

اس نے کہا "یہ سچ ہے فطرتی طور پر پیدا ہونے والا ہمیشہ مہلک نہیں ہوا کرتا۔ لیکن ہمارے طریقوں کے مطابق پیدا کرایا ہوا ہمیشہ مہلک ہی ہوتا ہے"

"تو پھر مالٹا سے روانہ ہونے کے بعد شاید آپ نے اور جرائم داخل کئے ہیں؟" اس نے جواب دیا "ہاں۔ میرے کیس میں دوسری پیچکاری تھی۔ لیکن اب کوئی چیز اس کی جان نہیں بچا سکتی بخار آج سے چھ روز کے بعد شروع ہو جائیگا۔"

اس کے بعد وہ ایک دو منٹ ٹھہر گیا اور پھر کہنے لگا۔

"یہ عجیب بات ہے کہ میرے پاس کوئی اطلاع نہیں آئی۔ میں نہیں سمجھ سکتا یہ کیا ماجرا ہے۔"

یکایک اس کے سیاہی مائل چہرے پر شبہ کے علامات ظاہر ہوئے۔ اور ان کو دیکھ کر میرا دل بیٹھ گیا۔ لیکن دوسرے ہی لحظہ میں یہ غایب ہو گئے۔ اور جب اس نے حسب ذیل گفتگو کی تو اوس کے الفاظ اخلاق اور تحمل سے مملو تھے اس نے کہا۔

"میں درحقیقت آپکی تجویز کو قبول کرتا ہوں۔ کیونکہ اب کسی چیز کا خدشہ نہیں رہا ہے اور یہ کام جو کہ میں نے کیا ہے اس کا کسی طرح ظاہر ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ میڈم ہر طرح زیر مطلوب ہے کیا آپ نے لارڈ کیرن سے ملاقات کی ہے؟" میں نے جواب دیا۔ "ہاں"۔ اور یہ بھی میں نے ان سے کہدیا کہ کل میرے ساتھ گھر چلنے تیار رہیں۔"

اس نے کہا "بہت اچھا"

ڈاکٹر فنیا نے اس کے بعد دروازے کا نصف کھولکر پٹ کھولدئے۔ اور کہا۔

"آپ کے تجاویز عجیب وغریب طرح سے میرے لئے مناسب حال ثابت ہونگے میں یہاں چندے اور ٹھہرا رہوں گا۔ کیونکہ مجھے چند خانگی کاروبار انجام دینے میں اور آج کی رات امن اور بے فکری کی نیند سوؤں گا۔ گذشتہ تین روز سے تو میرے دل میں آپ کا ہی سایہ بس رہا تھا۔"

ڈاکٹر فنیا کے کمرے سے نکلکر میں لڑکے کے کمرے میں گیا۔ وہ جاگ رہا تھا مجھ کو دیکھکر چونک اٹھا۔

میں نے کہا "وسیل میں سب بندوبست کر چکا ہوں تم اب میرے سپرد ہو۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنے کمرے میں سونے کے لئے لیجاؤں۔"

اُس نے جواب دیا۔ "میں بہت خوش ہوں۔ اب شاید میں آپ کے کمرے میں اچھی نیند سو سکوں گا کیونکہ میں آپ سے خائف نہیں ہوں بلکہ آپ سے محبت کرتا ہوں۔" اس وقت اُس کی شعلہ محبت سے منور آنکھیں میری آنکھوں کو تاک رہی تھیں۔ اس کے بعد میں نے اس کو اُٹھا کر بغل میں لے لیا اور اس کا ڈریسنگ گون اُس کے کندھوں پر لپیٹ کر دُوا دیا۔ اور پھر تہ ہو جانے والے دروازوں سے نکلکر ایک طویل چھت کے نیچے سے گذرنے والے راستہ سے ہوتا ہوا اپنے لئے لے رکھے ہوئے کمرے میں اسے لایا۔ اور چونکہ یہاں دو بستر سے تھے لہذا ایک پر اس کو لٹا دیا۔

اس نے کہا "میں بہت خوش ہوں۔ اور میں آپ سے بیحد محبت کرتا ہوں۔ کیا آپ مجھے صبح میں دیفو دیش لیجا کر شب میں راہی مکان ہونگے؟"

میں نے جواب دیا۔ "میں اس کے متعلق پھر غور کروں گا۔ سر دست تم سو جاؤ۔"

اُس نے اطمینان دلی ظاہر کرنے والی ایک سانس کھینچکر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور دس منٹ کے اندر گہری نیند سو گیا۔ میں اسکے پاس کھڑا ہی ہوا تھا کہ دروازے پر کھٹکھٹانے کی آواز آئی چنانچہ میں اسکو کھولنے گیا۔ باہر ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کشتی تھی اور اوس میں ایک خط ایک کاغذ کا ٹکڑا اور ایک ہوٹل کا نام ثبت شدہ لفافہ تھا۔

نوکر نے نہایت مختصر طور سے کہا "ڈاکٹر صاحب کی جانب سے جناب عالی کی خدمت میں فوراً پیش کرنے کے۔"

دروازے ہی میں کھڑے ہوئے میں نے کشتی میں سے خط اٹھایا۔ اور اس کو کھولا اور حسب ذیل عبارت پڑھی۔

"آپ نے لڑکے کو ہٹا لیا۔ اور اس حرکت نے میرے دل میں بے اعتمادی پیدا کر دی۔ اب مجھے اس میں بھی شک ہے کہ آیا آپ کو میڈم کے پاس سے کوئی حکم بھی ملا ہے۔ اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو مجلس کا ایک وفادار رکن سمجھوں تو آپ لڑکے کو فوراً میری خواگاہ پر واپس کر دیں۔"

میں نے اپنے جیب سے پنسل نکالی اور جلدی سے حسب ذیل چند الفاظ اس کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر جو اس کشتی میں

غرض سے بھیجا گیا۔

"میں لڑکے کو رکھ لیتا ہوں۔ اور آپ کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ آپ اس سے جو نتائج چاہیں اخذ کر لیں۔"

کاغذ کو تہ کر کے میں نے لفافہ میں ڈالا۔ اور گوند کو اپنی جیب سے نم کر کے اس کو چپکایا۔ اور خدمت گار کو دیا وہ لے کر چلا گیا۔ اس کے بعد میں کمرے میں دوبارہ داخل ہوا اور دروازہ کو بند کر دیا۔ لڑکے کا رکھ لینا تو ضروری تھا۔ لیکن اب اس میں شک نہ تھا کہ فیٹا میڈم کیپی کو تار دیگا، اور یہ چال کو دریافت کرے گا۔ جو میں نے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے یہ بھی سوچا کہ کیا مجھے لڑکے کو تو فوراً وہاں سے دوسرے ہوٹل کو نہیں لیجانا چاہیئے؟ لیکن اس فیصلہ کو پھر سوچا کہ یہ تجویز سود مند نہ ہوگی کیونکہ اگر ایک دفعہ اس مجلس کے گماشتے میری کھوج میں پڑ جائینگے تو لڑکے کی اور میری حالت مایوس کن ہو جائے گی۔

اس رات میرے لئے نیند بہت کم میسر ہوتی نظر آتی تھی۔ میں اپنے عالیشان کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتا تھا۔ اور میرے دل میں مختلف خیالات موج زن تھے۔ ایک عرصہ کے بعد پھر کچھ عجیب پریشانی مجھ پر طاری ہوئی۔ کبھی میں لڑکے کی نسبت سوچتا تھا کبھی میڈم کیپی کا خیال کرتا تھا۔ اور کبھی اُن چند دقیق اور نسبتاً غیر اہم مسائل علم حکمت کو سوچتا جانتا تھا۔ جن کو میں مکان پر ثابت اور مکمل کر رہا تھا۔ لیکن میں نے بسعی تمام خیالات اپنے ذہن سے خارج کئے اور پھر ٹہلنا شروع کیا۔ اس کے بعد بچے کے بستر کے پاس ٹھہرا اور اس کے دھیمے تنفس کو متوجہ ہو کر سنا۔

اس وقت اس کے بھولے سے چہرے پر کامل آسودگی مسلط تھی۔ اس نے اپنے آپ کو بالکل میرے سپرد کر رکھا تھا۔ اس کے خوف قصہ ماضی ہو چکے تھے۔ اور اب وہ بالکل خوش تھا

لیکن اس کے بعد پھر ایک دفعہ وہی عجیب و غریب دماغی پریشانی طاری ہوئی اور اب میں خود متحیر تھا کہ کیا کر رہا ہوں اور کیوں لڑکے کیلئے اس قدر متفکر ہوں بالآخر میں کمرے کے آخر حصے میں

بستر پر بیٹھ گیا۔ کیونکہ میرے دست و پا کثرت مشاغل سے تھک کر شل ہو گئے تھے۔ اور میں خوشی سے چاہتا تھا کہ ایک لحظہ آرام لوں۔ لیکن کوئی چیز مجھے اپنی آنکھیں بند کرنے پر آمادہ نہیں کرتی تھی۔ بس انہیں خیالات میں میں تکیہ پر جاگرا لیکن دوسرے ہی لمحے میں تمام موجودہ چیزیں ایک بلا خواب اور گہری نیند کے آجانے سے فراموش ہو گئیں۔

بعد میں میں کئی گھنٹوں کے بعد جاگا۔ دیکھا کہ دھوپ تمام کمرے میں آگئی ہے۔ دریچہ جو برآمدے کی جانب تھا بالکل کھلا ہوا ہے اور سیسل کا بستر خالی پڑا ہوا ہے میں ایک چیخ مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ پہلے واقعات کی یاد بجلی کی طرح میرے دل میں آگئی۔ اور دل سے سوال کرنے لگا کہ یہ کیا واقعات پیش آئے؟ کیا فنیا دریچہ کے ذریعہ سے اندر آگیا؟ میں نے اس دریچہ کے سامنے کا برآمدہ گذشتہ شب کو دیکھا تھا اور بازو کے کمرے کا برآمدہ میرے کمرے کے برآمدہ سے چند قدموں کے فاصلہ پر ہی تھا۔ ایسی حالت میں کسی شخص کے لئے یہ بالکل آسان تھا کہ بازو کے کمرے سے داخل ہو کر اس برآمدے سے اس برآمدے پر کود جائے۔ اور اسطرح میرے کمرے میں داخل ہو۔ اور اس میں شک نہ تھا کہ یہی طریقہ اختیار بھی کیا گیا۔ اب میں نے یہ سوچا کہ میں کیوں سو گیا۔ میں نے تو مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ تمام رات بھر جاگتا رہوں گا۔ لیکن ایک لمحے کے اندر میں نے اس معمہ کو حل کر لیا۔ یعنے یہ کہ فنیا کا خط دھوکے کی ٹٹی تھی۔ اوس کے بھیجے ہوئے لفافہ پر زہر ملایا ہوا گوند لگا تھا۔ اور جب میں نے اس کو چاٹا گویا ایک برباد کن خواب آور دوا کھائی۔ یہ معلوم کرتے ہی میرا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ اب میرے لئے ایک لحظہ بھی بیکار نہ تھا۔ پس جلد جلد قدم اوٹھاتا ہوا میں فنیا کے بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہو لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔ پھر خوابگاہ کو دیکھا کیونکہ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن وہ بھی بالکل خالی تھی۔ وہاں سے پھر بڑے ہال میں دوڑتا گیا۔ اور دربان سے دریافت کرنے پر یہ جواب پایا کہ جنٹلمن اور وہ چھوٹا لڑکا ہر دو آدھا گھنٹہ قبل باہر جا چکے ہیں۔ اوس نے ہنکر یہ بھی کہا کہ چونکہ آج کا دن مطلع صاف رہنے کی وجہ سے سیر کیلئے موزوں ہے اسلئے وہ ویسٹویش کو گئے ہیں۔

یہ سن کر تقریباً میرے دل کی حرکت بند سی ہوگئی۔ اور میں نے پوچھا "وہ کس طرح گئے۔؟"
اس نے جواب دیا "دو گھوڑوں اور ایک گاڑی کے ذریعہ بس یہی ایک بہتر طریقہ ہے"
ایک لمحہ میں میں بھی پیازاڈل نیونی سی پی یو کی سڑک پر آیا اور وہاں منت کرنے والے گاڑیبانوں کے جمگھٹے میں سے ایک دو گھوڑوں کی عمدہ سی بگی کا انتخاب کر کے اندر جا بیٹھا۔ اور چلا کر کہا "ویشوئیس چلو۔ اور اسقدر تیزی کے ساتھ چلو جس قدر تم سے ممکن ہو سکے" لیکن گاڑیبان مجھسے سودا کرنا شروع کیا۔ میں نے زر کاغذی کا ایک پلندا اس کے ہاتھ میں رکھدیا۔ اسکو حاصل کرنے کے بعد پھر وہ نہ ٹھہرا۔ اور ہم فوراً ہی ایک خوفناک تیز رفتاری سے لوگوں کا مجمع چیرتے ہوئے سڑک کے خراب شدہ فرشی پر سے گذرنے لگے۔ اس طرح دنیا روما کو طے کر کے ٹیٹالوسیا کو دیے اور دیگر تنگ و پرشور بھول بھلیاں کے سے گلیوں میں سے گذرتے ہوئے بالآخر ایک نسبتاً کھلے ہوئے ملک کے حصے میں نکل آئے۔ جو کوہ آتش فشاں کا دامن تھا۔ اب میں یہ سوچنے لگا کیا میرا پہنچنا اب وقت پر ہو سکے گا کہ اوس آفت کو ٹال سکوں جسکا مجھے خوف لگا ہوا ہے۔ اس خوف کی وجہ یہ تھی کہ میں اس پہاڑ پر پہلے چڑھ چکا تھا اور اس کے دہانے کے خطروں سے بخوبی واقف تھا۔ یہاں ذرا سی لغزش یا دھکا اس بات کیلئے بس تھے کہ کوئی پھر سے تا قیامت نظر نہ آئے۔

اب چڑھاؤ شروع ہوا۔ اور تھکے ہوئے گھوڑے رہ رہ جانے لگے۔ میں بھی کود پڑا اور کوچبان کو بغیر گنے ہی اجرت دے کر کولے اور جھانوے کے تہہ سے بنی ہوئی پیچ در پیچ سڑک پر سے دوڑنے لگا۔ جو کہ رسد گاہ کہ نیچے سے ختم کہاتی ہوئی جاتی تھی میری سانس پھول چلی تھی اور میرا دل اندر دھڑک رہا تھا کہ جب میں اسٹیشن پر پہنچا جہاں کہ لوگ ناہموار اور ٹیلہ دار سے گذرنے کیلئے

---

لہ لاوا۔ وہ پگھلا ہوا رقیق مادہ جو ایک پہاڑی ندی کے مانند کوہ آتش فشاں کے آتش فشانی کے زمانے میں دہانے سے نیچے کی جانب تیز رفتار سے نکلا کرتا ہے اور جسکو بعد کو مادہ لاوا احرف میں پھیل جاتا ہے۔ یہ پگھلی ہوئی [illegible] اور لاکھوں ملکر گرمیوں آگ کے مانند دکھتی ہوئے سرخ پتھروں کا گویا ایک دریا ہوتا ہے

ٹھولیا کرتے ہیں۔ تو میں بمشکل بات چیت کر سکا۔ کوک کے ایجنٹ نے میرے سوالات کے جواب میں کہا کہ "فیا اور سیل بمشکل آپ سے پانچ گھنٹہ قبل جا چکے ہونگے۔"

یہ سنتے ہی میں نے ضروری احکام دئے۔ اور پیسہ بلا لحاظ خرچ کر کے ایک نہایت سریع الرفتار ٹٹو حاصل کر لیا اور بہت بے پرواہی کے ساتھ اس کو ڈنڈے ہوئے لاوے پر سے دوڑانے لگا تھوڑی ہی دیر کے بعد میں نے فوراً گھوڑے کی گردن پر باگ ڈالدی اور نیچے کود پڑا۔ بعد ازاں ایک تنگ راستے سے دوڑتا ہوا تاروں پر چلنے والی معلق ریلوے کے پاس گیا جو کہ رہروؤں کو موزوں مشکل کے نہایت ٹیلوں وہاں لے پر لیجاتی ہے۔ یہاں میرے سوال کے جواب میں کوک کے ایجنٹ نے کہا کہ "صاحب لوگ ابھی آگے گئے ہیں۔"

لیکن میں نے پھر پریشانی کے لہجہ میں سائیاں کی طرف دوڑتے ہوئے کہا کہ "مجھے فوراً دن کے پیچھے چلے جانا ہے۔"

اس آدمی نے مجھے روک دیا اور جواباً کہا کہ "ہم ایک ایک مسافر کو نہیں لیجایا کرتے۔"

میں نے کہا "میں ضرور جاؤں گا اکیلے ہی جاؤنگا۔ اور اگر ضرورت ہوگی تو ڈبہ۔ ریلوی تمام اور پہاڑ سب کو خرید لونگا۔ مگر جاؤں گا تو ضرور۔ اب یہ کہو کہ تم مجھے تنہا لیجانے کے لئے کیا لوگے؟"

اس نے یہ خیال کر کے کہ میں اس سودے پر راضی نہ ہونگا۔ کسی قدر گستاخانہ لہجے میں جواب دیا کہ "ایک سو فرانک[1] لئے جائینگے۔"

میں نے جواب دیا "منظور۔"

اس نے حیرت زدہ ہو کر وہ نوٹس گن لیں۔ جو کہ میں نے اس کے ہاتھ میں ڈالدی تھیں اور پھر فوراً سائیاں کی طرف دوڑا۔ اور یہاں آکر اس غرض سے پرتی گھنٹی بجائی کہ گاڑی کو چوٹی سے نیچے چھوڑنے کے لئے اطلاع کرے۔ میں اس خالی گاڑی میں بیٹھکر اوپر ہی اوپر پڑھتا

[1] یک سکہ ہے۔ جو تقریباً دس آنے کلدار کے برابر ہے۔ اور سونا ٹس پر منقسم ہے۔

چلا گیا۔ راستہ میں واپس ہونے والی خالی گاڑی بھی ملی۔ جاری رفتار سست تھی۔ اور میرا منہ پریشانی کے باعث پیدا ہونے والے بخار سے سوکھ گیا تھا۔ اب دہانے میں سے نکلنے والے دھوئیں کے حلقے اوپر کی جانب بالکل مجھ سے قریب رہ گئے تھے۔ آخرش ہم چوٹی پر پہنچ گئے۔ میں کود پڑا اور بغیر کسی رہنما کا انتظار کئے کے اس آتش فشاں چوٹی پر سے اپنا راستہ لیا جب بالکل سرے پر پہنچا تو زور کی ہوا چل رہی تھی اور نیچے کی جانب خلیج شہر نیپلس اور شہر طارنٹو۔ دنیا کا ایک نہایت شاندار منظر پیش کر رہے تھے۔ لیکن مجھے اس کے دیکھنے کے لئے وقت نہ تھا۔ اس لئے میں جلدی جلدی ان گرم چٹانوں سے آگے نکلا چلا گیا انہیں سے دھواں اور گندھک ہر دو خارج ہوتے جاتے تھے۔ ہوا دھوئیں کے ان بڑے بڑے تاریک بادلوں کو اس حصہ پر بہا لیجا رہی تھی جو مجھ سے دور تھا۔ اور جوں ہی ایک منٹ کے لئے یہ دھواں ہٹ گیا تو میں دو آدمی کی شکلیں دیکھ سکا۔ یہ شکلیں فنیٹا اور لڑکے کی تھیں اور یہ دہان درحقیقت دہانے کی سیر کر رہے تھے اور ابھی ابھی دھوئیں کے حصہ میں داخل ہوئے تھے میں نے ایک رہنما کا آواز بھی سنا جو کہ زبان اطالوی میں کچھ مجھ سے چلا کر کہہ رہا تھا۔ لیکن میں نے اس پر توجہ نہ کی اور فوراً دم گھوٹنے اور اندھا بنا دینے والے دھوئیں میں داخل ہوا جو دہانے میں سے ابلتا ہوا نکل رہا تھا۔

اب میں فنیٹا اور لڑکے کے بالکل پیچھے تھا۔ وہ منہ کو دستی رومال سے ڈھانکے ہوئے تھے۔ تاکہ دم گھونٹنے والے گندھک کے دھوئیں کو روک رکھیں اور یقیناً مجھکو نہ دیکھے نہ تھے۔ انکا رہنما ان سے آگے تھا فنیٹا دہانے سے دور آہستہ آہستہ چل رہا تھا اور لڑکے کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس طرح لڑکا اس عمیق کھاڑی کے کھلے ہوئے منہ سے قریب تر تھا اسوقت ایک گرم اور دم گھٹا دینے والے دھوئیں نے ایک لحہ کیلئے مجھے اندھا بنا دیا اور اسطرح ان دونوں کو میری نظر سے اوجھل کر دیا۔ دوسرے لحظہ میں دھواں ہٹ گیا۔ اس وقت میں نے فنیٹا کو یکایک مڑتے ہوئے اور لڑکے کو پکڑ کر غار کی طرف ڈھکیلتے ہوئے دیکھا۔ اور مجھے اندر سے نکلنے والی رعد کی سی گڑگڑاہٹ میں ایک پر خوف چیخ سنائی دی میں نے آگے بڑھ لڑکے کو ٹھیک اسوقت پکڑ لیا جبکہ وہ ڈگمگا رہا تھا۔ اور اسکا محفوظ حصہ کی طرف ڈھکیل دیا۔

اس ناکامی کے باعث غصہ سے ایک چیخ مار کر فنیا دھوئیں میں سے دوڑتا ہوا مچھیر آ گرا میں چالاکی کے ساتھ باز دہٹ گیا۔ ڈاکٹر کا جھونک سنبھل نہ سکا۔ اس کا پاؤں پھسلی راکھ میں پھسل گیا اور وہ دھوئیں اور بخارات میں سے ہوتا ہوا اوس دہکتی ہوئی کڑاہی کے بے پایاں تہ میں سر کے بل جا گرا۔

اس کے بعد جو کچھ واقعہ ہوا وہ چند ہی الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اسی شب کو میں جہاز میں سوار ہو کر معہ بچے کے مالٹا روانہ ہوا۔ ڈاکٹر بنسن نے زہر کا اثر زایل کرنے والا تریاق وقت پر دیا۔ اور بچے کی جان بچ گئی۔ اس طرح پندرہ روز کے عرصہ میں میں نے اس کو اسکی ماں کے پاس واپس لے آیا۔

ڈاکٹر فنیا کی نسبت یہ رپورٹ ہے کہ وہ دہانہ کوہ آتش فشاں کے کنارے پر یکایک دیوانہ ہو گیا تھا۔ اور شدید دیوانگی کی لہر میں پہلے بچے کی جان لینے کی کوشش کی اور پھر خود کو اندر گرا دیا۔ اس عرصہ میں میں نے اپنا راز پوشیدہ رکھا۔

( ۲ )

# پردار قاتل

اب مجھے علم حکمت کے مشاغل میں زیادہ دلچسپی نہ رہی۔ میں اپنے مکان واقع یجنٹس پارک میں لوٹ آیا لیکن واقعات موقوعہ حال پر ہی غور کرتا رہا۔ میں نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ اس بدنام برادری سے جس میں کہ میں اپنی مجنونانہ حماقت سے شریک ہوا تھا پوری طرح باغی ہو جاؤں۔ اور میڈم کوپلی کے حالات کا انکشاف آیندہ اپنے پر فرض سمجھوں۔ اس کام کے کرنے میں میری جان خطرے میں تو تھی۔ لیکن میرا پکا ارادہ یہ تھا کہ اس عورت اور اس کے شریکوں کو کسی نگریزی عدالت فوجداری کے ملزموں کے کٹہرے میں پہنچاؤں۔ اس مقصد کی تکمیل میں ایک چیز کی ضرورت بالکل واضح تھی۔ یعنی تنہا میں یہ کام نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں قانون سے ناواقف تھا۔ اور میڈم کوپلی کی سوسائٹی جیسی خفیہ سوسائٹی کے راز افشا کرنے کے لئے بے نہایت قابل مشیر ان قانونی کی امداد حاصل کرنی ضرور تھی۔

کالن ڈفیر۔ یعنی وہ شخص جس سے کہ میں میری نیپلس کی عاجلانہ روانگی سے کچھ ہی قبل ملا تھا یقیناً ایک ایسا آدمی تھا۔ اور دوسروں کا لحاظ کرتے میرے مقصد کے لئے زیادہ تر موزوں تھا وہ لندن کے ایک نہایت ہوشیار وکیلوں میں سے تھا۔ میں ایک روز اس کے آفس کو گیا۔ اور خوش قسمتی سے ایک اسکو موجود پایا۔ اس نے میری سرگذشت نہایت توجہ اور دل سے سنی اور میں نے بھی سب کچھ اسے راز میں سنا دیا۔

اس نے کہا "ہیڈ اگر یہ صحیح ہے تو تم خود بڑے خطرے میں ہو"

میں نے جواب دیا "ہاں" اور کہا "تاہم میں نے دل میں ارادہ کر لیا ہے کہ میڈم کوچلی کے مقابلے میں اکھاڑے میں داخل ہوں"

یہ سن کر اس کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔ اور اس کی بلند پیشانی پر شکنیں پڑ کر اس کی تاکنے والی بھوری آنکھوں پر اکٹھا ہو گئیں۔ اس نے بالآخر کہا "ہیڈ۔ اگر تمہارے سوائے کوئی اور یہ خلاف قیاس سرگذشت مجھے سناتا تو میں اوسکو ضرور دیوانہ خیال کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ گاہ گاہ کوئی ایک انسان افعال مجرمانہ میں بہت بڑا مشاق نکل آتا ہے۔ اور حکومت قانونی کا مقابلہ کرنے لگتا ہے لیکن اس عورت کا قوانین انگلینڈ کے خلاف غور و تامل کے ساتھ مرتب کی ہوئی مہم کا سرغنہ ہونا ایک ایسی بات ہے جو میرے حاشیہ خیال سے باہر ہے۔ اور میں نے یہ مانا بھی تو کہو تم مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہو؟"

میں نے جواب دیا کہ "مجھے امداد دو۔ اور اپنی فہم و ذکا کو کام میں لاؤ نیز تمہارے چالاک گماشتے اور قانوندان افسروں کو مقرر کرو تاکہ وہ اس عورت کی کھوج میں رات دن رہیں اور اسکو اور اس کے ساتھیوں کو عدالت کے دروازے پہنچائیں۔ میں متمول آدمی ہوں اور اس بات پر آمادہ ہوں کہ اپنی زندگی اور پیشہ ہر دو اس مقصد کی تکمیل میں وقف کر دوں" نیز میں نے کہا "اگر ہم کو کافی شہادت بہم پہنچے گی تو ہم ہمارے معلومات حاکمان مجاز کے روبرو پیش کر دیں گے"

وہ میری طرف بغور دیکھتا رہا اور ایک لحظہ کے بعد کہنے لگا کہ "جو واقعات تم پیش میں وقوع پذیر ہوئے وہ بلاشبہ برادری کو بے طرح چونکا دئے ہیں۔ اور اگر جیسا کہ تم خیال کرتے ہو ایسی ہی میڈم کوچلی ہشیار ہے تو وہ فی الحال بالکل ساکت رہے گی۔ پس تمہارے لئے سب سے بہتر تجویز یہ ہو گی کہ کچھ نہ کریں اور مجھے اس کی کھوج میں لگے رہنے دیں کیونکہ وہ تم سے بدگمان ہے اور میرے سے نہیں ہے"

میں نے جواب دیا "حقیقت حال یہی ہے"

اسنے کہا "ہیڈ تم بہت پریشان سے معلوم ہوتے ہو پس تم اپنی مزاج درست کرنیکے لئے دریائی سفر اختیار کر دیا اور کوئی

مین نے کہا" اگر تم اس عورت سے واقفیت حاصل کرلوگے تو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ اور تم بھی ان مصیبتون کو برداشت کرنے لگوگے جو کہ مین نے کی ہین"

اُس نے کہا" مین نے مانا۔ لیکن اس کا اثر تو سے پرہ ہونے دو۔ تم مطمئن رہو۔ مین اس عورت کو مجرم ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھونگا۔ اور جب مناسب موقع آئیگا تو تم سے مدد کے لئے درخواست کرونگا۔"

اس تقریر کو سن کر مجھے مطمئن ہونا پڑا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد مین ڈفریر کے پاس سے رخصت ہوا۔ موسم مرما نہایت پریشانی مین بسر ہوا۔ اور اس عرصہ مین مین نے سیڈم کولمبا کی نسبت کوئی بات نہین سنی اب جبکہ میرے شبہات پھر خوابیدہ ہو چلے تھے۔ اور میری توجہ اس سائکس کی طرف جو کہ میری زندگی کے لئے باعث تسکین و فرحت تھی پھر مبذول ہو چلی تھی۔ کہ مجھے یکایک ڈفریر کی چٹھی پہنچی۔ یہ حسب ذیل تھی۔

میرے پیارے ہیڈ۔ سرجان ونٹن کے ان مقام ایسم مجھے اور تمہین جمعہ کے دن کھانے اور سونے کی دعوت آئی ہے۔ تم کو یقینًا یہ معلوم ہوگا کہ ان کا گھوڑا۔ ایکلپس۔ ڈربی (یعنی ایک شرط کے لئے نہایت پسندیدہ ہے۔ کسی وجہ سے اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار نہ کرو۔ اس کے واسطے دوسرے تمام کام موقوف رکھو۔ اس معاملہ مین بظاہر جو کچھ نظر آتا ہے اس سے بہت کچھ زیادہ معمہ ہے"

آپکا صادق

کالن ڈفریر

مین نے ڈفریر کو دعوت قبول کرنے کی اطلاع بذریعہ تار دی اور جمعہ آیندہ کو کھانے وقت ایسم پہونچا۔ ڈفریر دن رہتے ہی پہنچگیا تھا اور مجھے اسوقت تک اس سے تنہا ملنے کا موقع نہ ملا تھا۔ جب مین کھانے سے قبل دیوان خانے مین داخل ہوا تو خود کو ایک بڑی جماعت کا ایک فرد پایا۔ میرا میزبان مجھے لینے کے لئے آگے آیا۔ اس سے قبل مجھے سرجان سے اُن کے کلب موقوعہ مشہر مین متعدد دفعات ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس دفعہ انہون نے مجھے اپنے مکان مین دیکھکر نہایت درجہ خوشی کا اظہار کیا

ایک لحظہ بعد انہون نے میرا تعارف ایک چمکیلی آنکھون والی ۱۹ سالہ لڑکی سے کرایا۔ اس کا نام آلین کار تھا اس کی آنکھین اور بال نہایت سیاہ تھے۔ اس کی رنگت نہایت صاف و شفاف تھی۔ اور اس کی وضع و قطع سے چالاکی اور فراست ٹپکتی تھی۔ تاہم مین نے اس کے ہونٹون پر کچھ پریشانی کے سے آثار دیکھے۔ اور یہ بھی دیکھا کہ جب وہ پرجوش مباحثہ مین مصروف ہوا کرتی تھی تو بار بار گہرے و پُردرد غور و خوض مین مستغرق ہو جاتی تھی۔ اور ان بے توجہی کی غشیون سے علانیہ طور پر چونک کر اور نہایت سرخ منہ بنا کر بیدار ہو جاتی تھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ ڈنر کے وقت پر یہی میری ساتھی ہونے والی ہے اور اس کی شخصیت نہایت دلفریب و دلچسپ ہے۔ یہ لڑکی دنیا سے واقف تھی اور بخوبی بات چیت کر سکتی تھی۔ چنانچہ ہماری گفتگو رفتہ رفتہ مضمون وقت یعنی سرجان ونٹن کے بھتیجے ایجیکس کے بارے مین ہونے لگی۔

لڑکی نے کہا "وہ جانور خوبصورتی مجسم ہے۔ مین اس کو اُس کی ذات کے لئے محبت کرتی ہون اور میرے قطع نظر کون اس کو ایک بار دیکھ لینے کے بعد محبت نکرے گا۔ لیکن اگر وہ ڈربی جیت لے تو پھر میری شکرگزاری سے" اتنا کہکر نہر گئی۔ اپنے ہاتھ آپس مین باندھ لی۔ اور پھر اپنے جسم کو تانی۔ اس وقت اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

اس موقع پر مین یہ سوال کئے بغیر رہ نہ سکا "کیا آپ اس شرط کے نتیجہ مین بہت دلچسپی لیتی ہین؟" اس نے اپنا آواز کم کر کے آہستگی سے کہا "میرا تمام مستقبل اُسی پر موقوف ہے" اور سلسلۂ کلام جاری رکھکر وہ کہنے لگی "مین خیال کرتی ہون کہ مسٹر ڈفریر آپ کو اپنا ہمراز بنانا چاہتے ہین۔ اور مین خود بھی مسٹر ہیڈ آپ کی نسبت کچھ کچھ جانتی ہون۔ کیونکہ مسٹر ڈفریر نے مجھ سے آپ کے متعلق کہا ہے۔ آپ کی ملاقات سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ مین سردست کچھ زیادہ نہین کہہ سکتی۔ لیکن میری حالت نہایت پریشان ہے۔"

اُس کی ان باتون نے مجھے متحیر کر دیا۔ لیکن مین اس موقع پر مزید سوالات نکر سکا۔ تاہم بعد مین جب ہم دیوانخانے مین لوٹ آئے تو مین اس کے بازو آیا۔ اور وہ مجھے دیکھکر نہایت

اشتیاق سے گھورنے لگی۔

اس نے کہا "مین گذشتہ موسم گرما مین۔ تمام یورپ پھرآئی ہون۔ کیا آپ میرے تصاویر مین سے چند تصاویر دیکھنا نہین چاہتے ؟" یہ کہکر اس نے مجھے اپنے بازو والی نشست پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا۔ اور ایک کتاب اٹھاکر اس کو کھولا۔ ہم دیکھنے کی غرض سے ان تصاویر پر جھکے۔ اور وہ شوق سے باتین کرتی ہوئی صفحات الٹاتی گئی۔ یکایک اس نے اپنا ہاتھ لبون پر رکھا۔ اور اس کا چہرہ نہایت زرد ہوگیا۔

مین نے پوچھا "کیا بات ہے ؟" لیکن وہ لحظہ بھر بات نہ کی اور مین نے اس کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا بھی دیکھا۔ لیکن فوراً ہی اس نے ایک مخلصانہ آہ بھری۔ اور کہا ۔

"اب ختم ہوا۔ بات یہ ہے کہ میرے سر مین ایک ناقابل بیان درد ہوتا ہے لیکن اب وہ ایک یا دو لمحون سے بڑھکر نہین رہتا۔ کسی وقت یہ درد کم وبیش ایک گھنٹے تک رہا کرتا تھا۔ اور مین اسکے خاتمے پر تقریباً دیوانی ہوجایا کرتی تھی۔ یہ سخت اعصابی درد مجھے بچپن سے ہوا کرتا تھا۔ لیکن جب سے کہ مین میڈم کولچی کے پاس علاج کے لئے رجوع ہوئی ——"

یہ سُن کر مین چونک گیا۔ وہ میری طرف دیکھی اور اپنی گردن ہلائی۔ پھر کہنے لگی۔

"آپ نے تو بلاشبہ اسکی نسبت سنا ہوگا۔ اور کون شخص ایسا ہے جو نہین سنا ہے ؟ وہ موجودہ خواتین مین سے ایک نہایت عجیب اور خوش مزاج خاتون ہے۔ اور فی الحقیقت فن ڈاکٹری کے واقفکارون مین وہی ایک ایسی ہے جس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ مین جانتی ہون کہ پیشہ ور اصحاب رشک کے مارے دیوانے ہوگئے ہین اور اس کے نادر علاجات پر نسبتاً کم حیرت کرتے ہین۔ ہان مسٹر ہیڈ۔ مین کم وبیش ہمارے بڑے بڑے ڈاکٹرون مین سے نصف درجن ڈاکٹرون کے پاس تو علاج کروا چکی ہون۔ یہ سب میرے لئے کچھ نکر سکے۔ لیکن جب سے کہ مین میڈم کولچی کے پاس رجوع ہوئی ہون درد گاہے ماہے ہی ہوتا ہے۔ اور جب کسی سبب سے ہونے بھی لگتا ہے تو فوراً کم ہوجاتا ہے۔ الغرض میرے پر اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بہت سے احسانات ہین۔

کیا آپ نے بھی کبھی اسے دیکھا ہے۔؟"

مین نے جواب دیا "ہان"

لڑکی نے پھر کہا "کیا آپ اس کو پسند کرتے ہین؟ کیا وہ حسین بلکہ دنیا کی حسینون مین سب سے زیادہ حسین نہین ہے؟ شاید آپ نے بھی اپنی صحت کے لئے کبھی اس سے مشورہ کیا ہوگا۔ کیونکہ جنس ذکور مین بھی اس کے پاس بہت سے زیر علاج ہین"

مین نے جواب ندیا اور مس کار شگفتگی کے ساتھ کہتی رہی:-

" نہ صرف اس کا حسن ہی کسی کو متاثر کرتا ہے۔ بلکہ اس کی قوت اخلاقی بھی۔ وہ آپ کے دلکی باتین آپ سے پوری پوری معلوم کر لیتی ہے۔ اور مجھے یہ بھی تسلیم کرنا چاہیے کہ جب مین اس سے دور رہتی ہون تو بے قرار و بے چین رہتی ہون۔ بظاہر معلوم ہوگا کہ اس نے مجھپر جادو کر دیا ہے۔ لیکن دراصل ایسی کوئی بات نہین ہے۔ مین اس کے پاس ایسے وقت مین بھی جانے کی خواہشمند رہتی ہون جبکہ ——" وہ اس قدر کھلکر رک گئی اور کانپنے لگی۔ اتنے مین کوئی شخص آگیا اور عام مضامین پر بحث ہونی شروع ہوئی۔

اس شب مین مین بہت دیر کے بعد ڈریر سے تمباکو نوشی کے کمرے مین ملا۔ ہم اپنے کو تنہا پاکر بات چیت کرنی شروع کی۔

چنانچہ مین نے کہا "تم نے مجھے یہان کسی خاص غرض پر بلوایا تھا۔ مزید براں مس کار جیسے اس لڑکی نے بھی جس کو مین بغرض شرکت ڈنر اندر لے گیا تھا۔ مجھ سے یہ کہا کہ تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہین آخر بات کیا ہے؟"

اس نے جواب دیا "ہیڈ۔ بیٹھ جاؤ۔ واقعی مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے"

لیکن مین اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھکر اور مہذب کی نشست پر بیٹھکر پھر کہنے لگا "ہان مجھے بسبیل تذکرہ یاد آیا کہ تم کو یہ معلوم ہے کہ مس کار میڈم کوچی کے زیر اثر ہے؟"

اس نے جواب دیا "ہان مین جانتا ہون۔ اور قبل اس کے کہ مین کچھ آگے کہون تم مجھ سے

کہو کہ تمہارا اوس کی نسبت کیا خیال ہے ؟"

مین نے جواب دیا" وہ ایک خوبصورت لڑکی ہے بلکہ مجھے نیک سیرت بھی کہنا چاہیئے ۔ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی مصیبت مین مبتلا ہے ۔ اُس نے اپنے بیان سے بھی اشارتاً یہی ظاہر کیا ۔ اور مین نے بھی بہرصورت اس کے چہرے و دیگر حرکات سے یہی پایا ۔"

اس نے کہا" تمہارا بیان درست ہے وہ حد درجہ پریشانی مین مبتلا ہے ۔ مین تمہین ابھی ان سب باتون کی تشریح کئے دیتا ہون ۔ اب ذرا مہربانی کرکے تمہاری خاص توجہ مندرجۂ ذیل تفصیل کی طرف مبذول کرو ۔ تقریباً ایک ماہ قبل سر جان ونٹن کا جنیجا فرینک کیلتھوپ جو گیارک کارڈنر کے شوک ہولڈ پارکرنے والے بروس ۔ نکلسن اور کیلتھوپ کی دوکان کا حصہ دار تھا وہی مجھ سے پہلی مرتبہ ملاقی ہوا ۔ اس کے چند سال قبل مین نے اس کی دو لاکھ کے متعلق ایک قانونی کام انجام دیا تھا لیکن جس غرض سے کہ کیلتھوپ مجھ سے ملنے آیا تھا یہ غرض اس کے کاروبار سے متعلق نہ تھی ۔ بلکہ خالص خانگی نوعیت کی تھی ۔"

مین نے کہا" کیا مین سُن سکتا ہون کہ وہ کیا تھی ؟"

اس نے جواب دیا" ہان تم سُن سکتے ہو ۔ چنانچہ ان واقعات کا پہلا خبر جس سے کہ مین تمہین آگاہ کرنا چاہتا ہون یہ ہے ۔ فرینک کیلتھوپ سے مس کارمتوحہ ہے ۔" مین نے کہا ۔

" واقعی ؟"

اُس نے جواب دیا" ہان واقعی ہین ۔ اور یہ نسبت تین مہینہ قبل کی ہے ۔"

مین نے پوچھا" ان کی شادی کب ہونے والی ہے ؟"

اس نے کہا" یہ بات پوری طرح سر جان ونٹن کے لاڈلے گھوڑے ایکلپس کے دربی شرط جیتنے یا نہ جیتنے پر موقوف ہے ۔"

مین نے دریافت کیا" اس بیان سے تمہارا کیا مطلب ہے ؟"

اُس نے کہا" اس کے سمجھانے کے لئے مجھے مس کارکی کچھ ابتدائی تاریخ لکھنی پڑے گی ۔"

مین سننے کے لئے آمادہ ہوکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور ڈفریز نے آہستگی سے کہنا شروع کیا۔

اس نے یون آغاز کیا کہ "ایک سال قبل جب الیسن کا کے باپ کا انتقال ہوا تو الیسن اسوقت اٹھارہ سال کی تھی۔ اور مدرسہ مین تعلیم پاتی تھی۔ اسکی ماں اسکی پانچ سال کی عمر ہی مین فوت ہوچکی تھی۔ باپ ایک غرب الہند کا سوداگر تھا۔ جس نے کفایت کے ساتھ بتدریج پیسہ کمایا تھا۔ جب وہ مرا تو ایک لاکھ پونڈ اور ایک عجیب وصیت نامہ چھوڑ گیا یہ لڑکی جس سے تم آج شب مین ملے اُس کی اکلوتی لڑکی تھی۔ الیسن کے باپ ہنری کار کا ایک بھائی فلکس کار نامی پادری بھی تھا ہنری نے اپنے وصیت نامہ مین اپنے بھائی کو الیسن کا ولی واحد اور اپنے باقی ماندہ ترکہ کا مستحق قرار دیا تھا۔ اور یہ بھی قرار دیا تھا کہ ایک لاکھ پونڈ کا منافع لڑکی کے ضروریات پر خرچ ہو اور اصل کو بھی لڑکی کے قبضے مین چند شرایط کے پورا کئے جانے پر دیا جائے۔ لڑکی اپنے چچا کے پاس جبتک ان بیاہی رہے اس وقت تک اس کثیر منافع ملتا رہے۔ اور بشرطیکہ لڑکی چچا کے انتقال کے بعد بھی اس کی یعنی لڑکی کی زندگی تک اس کو ہی ملے۔ اور خود اُس کے یعنی لڑکی کے وفات پانے پر تمام ملکیت فلکس کار کے بڑے بیٹے کو جائے۔ اور اس کے بھی مرنے کی صورت مین اس کے بچون کو۔ لیکن اگر الیسن شرایط مندرجۂ وصیت نامے کے مطابق بیاہ کرلے تو اصل ایک لاکھ پونڈ خود اُس کو اور اُس کے بچون کو ملین۔ شرایط مندرجۂ وصیت نامہ حسب ذیل تھے۔

"جو شخص الیسن سے شادی کرے وہ اسی قدر رقم یعنی ایک لاکھ پونڈ اس کے اور اُسکے بچون کے نام لکھدے۔ اور اپنے نام کے ساتھ کار کا نام ایزاد کرے۔ اور اگر ان شرایط کی بجائی نہ کرکے الیسن شادی کرلے تو وہ اپنے باپ کی دولت کے اصل اور منافع دونون سے دست بردار ہوجائے اور اس صورت مین تمام (یعنی اصل مع منافع) فلکس کار کو تاحدت العمر ملے اور من بعد اسکے سب سے بڑے لڑکے کو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا لڑکی کے باپ کو ایک ضبط تھا۔ اور اس کو متعدد اوقات یہ کہتے ہوئے سنا بھی گیا تھا کہ اس کا منشا زر و مال جمع کرنے سے نہین تھا۔ کہ ایک اجنبی کے لئے سامان عیش و عشرت مہیا کر جائے۔

"وہ کہا کرتا تھا کہ جو شخص الیسن سے شادی کرے اس کو ایک ایک پونڈ کے مقابل مین ایک ایک پونڈ لانا چاہیئے۔ بس یہی طریقہ انصاف ہے۔ ورنہ تمام پیسہ میرے بھائی کو ملے گا۔"

"اپنے باپ کے انتقال کے بعد سے الیسن کو ایک دو پیغام ادھیڑ عمر کے دو تمندون کے پاس سے آئے تھے۔ لیکن اُس نے خطرتاً انکا لحاظ نہ کیا۔ اور جب وہ کیتھوریپ سے منسوب ہوئی تو اس کو ہر طرح توقع تھی کہ وہ وصیت نامہ کے عجیب و غریب شرایط کی تکمیل کرسکیگا۔ و نیز خود اس کی یعنی الیسن کی دولت کا مقابلہ بھی اُسی کے برابر اپنی ذاتی رقم دے کر کرسکے گا۔ یہ نسبت اب سے سہ ماہ قبل ہوئی تھی۔ لیکن اس قصہ کا عجیب و غریب حصہ یہان سے شروع ہوتا ہے۔ کیتھوریپ اپنے ہم پیشہ لوگون کی طرح منفعت کی امید پر پیسہ لگانے والا شخص ہے۔ اور اس کے بہت سارے کاروبار حصص و گھوڑدوڑ کی شرطون وغیرہ سے متعلق ہین۔ سوائے اس کے وہ ایک نہایت چالاک کھلاڑی بھی ہے۔

یہان سے براہ کرم آپ ذرا بغور سنیئے۔ اسوقت تک تو یہ شخص اپنی خوش قسمتی مین نہایت مشہور رہا ہے۔ اور یہ اس کی عقل سلیم پر اس قدر مبنی رہی ہے جس قدر کہ کسی اور چیز پر۔ لیکن جب سے کہ اس کی نسبت مس کارے ہوئی ہے۔ اس کے مالیتی توقعات اس قدر مسلسل ناکامیاب رہے ہین۔ اور اس کے نقصانات ایسے عظیم ہوئے ہین کہ وہ اب عملاً مفلسی کے کنارے آلگا ہے۔ چنانچہ حال ہی مین چند نہایت عجیب و غریب اور ناقابل تشریح واقعات ظہور مین آئے۔ اور اب یہ بات تقریباً یقین کو پہنچ چکی ہے کہ کوئی وسیع ذرایع رکھنے والا اس کے خلاف مین اپنے اثرات سے کام لے رہا ہے۔ اس پر فطرتاً آپ یہ کہین گے کہ وہ شخص جس کا مقصد یہ ہو الیسن کا چاہی ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ موہوم ترین شبہ سے بھی بری ہے۔ اور اس کے خلاف ذرا سی شہادت بھی موجود نہین ہے۔ بلکہ وہ پہلے ہی سے اس نسبت مین دلچسپی لیتا رہا ہے۔ اور بیاہ کے متعلق اہتمامات بھی عمل مین آچکے ہین۔ یہ سچ ہے کہ کہ الیسن اس کو نہین چاہتی اور فقرۂ مندرجۂ وصیت نامہ سے جس کے مطابق اس کا چچا کے پاس رہنا لازمی ہے۔ بہت ناراض رہتی ہے۔ لیکن جہان تک ہم کہہ سکتے ہین وہ اُس پر برابر مہربان رہا ہے

اور کیلیتوپ کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتا ہے - یہ ہیں ہم دن بدن یہ معاملات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں -

چنانچہ تقریباً پندرہ روز پیشتر کیلیتوپ نے بیّن طور پر معلوم کیا کہ کئی حصص جنپر وہ زیادہ منافع دیا تھا - اس کے خلاف رہن رکھے گئے تھے - اور بالآخر اسے کثیر نقصان کے ساتھ ان کو واپس خرید لینا پڑا تھا - یہ کام ایک دلال کے توسط سے کیا گیا تھا جس کی وجہ اصل مالک کی شناخت ممکن نہیں تھی - اب ہم اس کی موجودہ حالت بیان کرتے ہیں جو بہت نازک ہے - آئندہ چارشنبہ کو ڈربی کا دن ہے اور کیلیتوپ کو امید ہے کہ اپنے نقصانات کی پابجائی یکمشت کرلے گا - کیونکہ اس نے ہیجلین کے حساب پانچ تا دو یا اوسط شرط لگائی ہے تاکہ صرف گھوڑے ہی کے ذریعہ ایک لاکھ روپیہ جیتے - گذشتہ دو ماہ میں وہ آہستہ آہستہ بہت سے کمیشن ایجنٹوں کے ذریعہ پیسہ جمع کرتا رہا ہے - پس اگر وہ اس بڑی آمدنی کو حاصل کرلے تو پھر وہ المیس سے شادی کرنے کے قابل ہوجائیگا - اور اس طرح اس کے مشکلات کا خاتمہ ہوجائے گا - اور اگر اس کے برخلاف اس کا گھوڑا ہار جائے گا تو یہ کیلیتوپ برباد ہوجائے گا "

میں نے دریافت کیا " کہ گھوڑے کی تائید میں کون کون باتیں ہیں ؟"

اس نے جواب دیا " جہاں تک میں کہہ سکتا ہوں اس کی نسبت نہایت اعلیٰ توقعات ہیں وہ بہت شاندار جانور ہے - اس کا رنگ کمیت ہے اور نسل اعلیٰ ہے - اس کا دادا کرنل گلنگھیام کا گھوڑا ترمباز تھا - جو اپنے وقت کا غازی تھا - اور جس نے ڈربی اور ہزارگنی اور سینٹ لیجر جیتے تھے - انگلیس کے جیسا اعلیٰ اسلاف والا سارا گھوڑا کوئی نہیں ہے - اور سرجان ونٹن کو اعتماد ہے کہ یہ گھوڑا اپنے اسلاف کی اعلیٰ شہرت کو برقرار رکھیگا "

میں نے پوچھا " کیا تمہیں یہ شک ہے کہ میڈم کو بھی کا اس معاملہ میں کوئی دخل ہوگا ؟"

اس نے جواب دیا " کوئی نہیں - اور کہا اس میں تو شک نہیں کہ کیا تھورپ کا کوئی دشمن ضرور ہے لیکن یہ دریافت طلب ہے کہ وہ کون ہے - اس کا فطری دشمن فلکس کا رہ سکتا ہے لیکن بظاہر تو

اس شخص نے اس کے خلاف انگلی تک بھی نہیں اُٹھائی ہے۔ ماسوا اس کے فلکس بجائے خود ایک آسودہ شخص ہے۔ اور یہ ناز یبا ہے کہ اس پردیدہ و دانستہ اس خواہش کو رکھنے کا شبہ کیا جائے کہ وہ اپنی بھتیجی کی آسائش و تو قعات کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے دوسری جانب یہ بھی ہے کہ ایسے مسلسل نقصانات بغیر کسی وجہ کے کیا تھوپے کو برداشت نہیں آسکتے۔ اور ہم کو اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ میڈم کو لچی بیشک اس کام کو کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں معلوم کر سکتے کہ فلکس کا اس کو جانتا بھی ہے۔"

یہ کہہ کر اٹھا کہ "اس کی بھتیجی جانتی ہے۔ اور اس سے مشاورت کرتی ہے۔ یعنی وہ اس کے نیز طلاق" ڈفریے نے کہا "میں یہ جانتا ہوں اور بہت ہوشیاری کے ساتھ سراغ کا بھیجا بھی کیا ہوں۔ جانسن الیسن کا ہفتہ میں اُس سے دو تین دفعہ ملاکرنا اور اس پر پورا بھروسہ رکھنا۔ اُس کے بنورد یکھتے رہنے کی ضرورت کو اور زیادہ اہم کر دیتا ہے نیز یہ بات آپکی اظہار کردہ۔ میڈم کو لچی کی گذشتہ تاریخ ہے ملکر یہ لازم کر دیتی ہے کہ ہم اسی کو پیش نظر رکھیں۔ لیکن تاحال اس کے خلاف میں وہ سا بھی شبہ نہیں ہے تمام ڈربی پر موقوف ہے۔ اگر ایجیکس جیت لے تو جو کوئی شخص کہ بظاہر دشمن ہوگا اپنے ناپاک مقصدمیں پسپا ہو جائے گا۔"

دوسرے دن صبح کو جان ونٹن گئے اور ڈفریے کو اپنے تربیت دینے کے اصطبل میں لیگئے۔ مس کار بھی ہمراہ چلی۔ پھر اصائنہ کی طرف سے باہر نکلے۔ میں شاید ہی جنگل اس سے زیادہ کوئی شاندار جانور دیکھا ہوگا۔ وہ جیسا کہ ڈفریے نے بیان کیا تھا کہ چمکیلی ننگ تھا کمیت گھوڑا تھا۔ اس کی چوڑی پیشانی۔ چمکیلی آنکھیں۔ کالی تھوتھنی اور پھولی ہوئی نکسوڑیاں جیسے عرب کا خون ہونے کی شہادت دیتی تھیں۔ اور اس کا درازو پلا جسم اور لانبی ٹانگیں۔ خاص طور پر انتہائی تیزی کے مقابلے کے لئے موزوں تھیں۔ جیسا جیسا یہ جوشیلا جانور حد کرتا اور بڑھتا تھا۔ ہماری فریفتگی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ خصوصاً مس کار تو فوراً جوش سے گرفتار ہو گئی تھی۔ چنانچہ وہ اسوقت گھوڑے کے پاس گئی اور اس کی پیشانی پر تھپکنے لگی۔ میں نے اس کو کچھ اس کے کان میں کہتے ہوئے بھی سنا تھا

بھی اپنی بڑی بڑی اور خوبصورت آنکھیں اس کی طرف پھیرلیں گویا کہ وہ اس کی بات کو سمجھا۔ مزید برآں اس نے لڑکی کے پیار کا جواب اپنی تھوتنی اس کی طرف تھپکنے کے لئے بڑھا کر دیا۔

سرجان ڈشن نے جانور کے گرد اگرد گھومتے ہوئے اس کے علامات کا امتحان کرتے ہوئے اور اس کی فضیلتوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "مجھے نتیجے پر کچھ بھی شبہ نہیں ہے۔ اور اگر ایجیکس قدرتی نہ جیتے تو میں کبھی کسی گھوڑے پر پھر بھروسہ نہ کرونگا"۔ اس نے تربیت دہندہ سے اس کے بعد کچھ آہستہ آواز میں کہا۔ چنانچہ اس نے گردن ہلائی اور گھوڑا اصطبل میں واپس لیجایا گیا۔ ہم کلاک ٹوٹ آئے "جب ہم میدانوں کے پار ہوئے تو میں نے اپنے کوس کار کے بازو پایا۔

اس نے میری طرف اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے دیکھکر کہا "ایجیکس یقیناً جیتے گا"۔ مجھ سے پوچھا "مسٹر ہیڈ۔ کیا آپ کو سٹرڈوڈ نے اپنا رازدان بنایا ہے"؟

میں نے جواب دیا۔ "ہاں"

اس نے کہا "تو کیا یہ آپ میری پریشانی کی وجہ سمجھ گئے ہیں"؟

میں نے جواب دیا "میں سمجھ تو گیا ہوں۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ آپ مطمئن رہ سکتی ہیں اور اگر مجھے گھوڑوں کی نسبت کچھ بھی معلومات ہو سکتے ہیں تو میں اس پیارے گھوڑے کی نسبت یقین ظاہر کرتا ہوں کہ وہ شرط جیتے گا"

اس نے کہا "میری خواہش تھی کہ تم تک آپ کو کہتے ہوئے سنتا۔ وہ اس طرح پریشان ہے کیونکہ اس کو عجیب مسلسل ناکامیاں بیان ہو رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اگر واقعات برائی کی انتہائی نوبت تک پہنچ جائیں تو میں اس سے خوشی شادی کر لونگی۔ اور بلا لحاظ دولت کر لونگی۔ لیکن" اس نے خوش ہو کر کہا "ایجیکس ہم دونوں کو سچا لیگیا" یہاں پر وہ ٹھہر گرا اپنی گھڑی کھینچی اور چلا کر کہا "مجھے معلوم نہ تھا کہ اس قدر دیر ہو گئی۔ میں نے میڈم کو پچھلی سے آج صبح ملنے کا اقرار کیا تھا۔ اب مجھے چاہئے کہ سرجان سے فوراً اسٹیشن پہنچا دینے کہوں"

وہ اس پیر مرد سے کہنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھی اور ڈفریز میں پیچھے رہ گئے۔

لیڈیا ان فوراً ہی ہم سب لندن لوٹ آئے۔ اس کے بعد دوسفتہ آیندہ کو مجھے ڈفریر کے پاس سے ایک تار پہنچا۔

اس کا مختصر پیام یہ تھا "ڈنر کے لئے آؤ۔ سات بجے۔ اہم بات ہے"

مین نے اثبات مین جواب دیا۔ اور ٹھیک ساعت مقررہ پر ڈفریر کے قطعہ مکان واقع شافٹسبری اونیو پر پہنچا۔ مجھکو دیکھتے ہی وہ آگے بڑھکر آیا اور کہا "مین تم سے ملنے کے لئے کیاتھ ڈپ کو کہا ہون۔ اس کی مجری تقدیر ہنوز اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اگر گھوڑا ہار جائے تو وہ شخص مفلس رہجاتا ہے۔ اور اس کا پوشیدہ دشمن نازک موقع کے قریب آتے ہی بہت چالاک ہوجایا کرتا ہے۔ اے لو وہ خود ہی اپنی نسبت کہنے کے لئے آرہا ہے"

اتنے مین دروازہ کھولدیا گیا۔ اور کیاتھورپ کے آنے کی اطلاع دیگئی۔ ڈفریر نے اسکا تعارف مجھ سے کرایا۔ اور دوسرے ہی لحہ مین ہم کھانے کے کمرے مین گئے۔ مین اس کو دلچسپی کے ساتھ گھورتا رہا وہ خوبصورت اور بوبلا پتلا شخص تھا۔ اس کا چہرا دراز دلاغر تھا۔ اور مونچھین بڑی بڑی تھین۔ نیز اس کے چہرے پر پریشانی اور تفکر کے آثار نمایان تھے۔ جن کے دیکھنے سے طبیعت کو رنج ہوتا تھا اوس کی عمر تقریباً ۴۰ برس کی ہوگی۔ دوران طعام مین اس نے میری طرف دو تین دفعہ نہایت حیرت سے دیکھا۔ اور کھانے کے ختم ہوتے ہی اُس مضمون کی نسبت گفتگو کا سلسلہ چھیڑ دیا۔ جو ہم سب کے دلون مین سب سے بالاتر تھا۔

"مسٹر ہیڈ۔ آپ کی نسبت ڈفریر نے مجھ سے سب کچھ کہا ہے۔ اور چونکہ آپ اُن کے رازدان ہین۔ اس لئے میرے بھی ہین"

مین نے جواب دیا کہ "آپ میری گہری دلچسپی کے نسبت اطمینان رکھیے۔ بشرطیکہ آپ نے اپنے پیارے گھوڑے پر لگائی ہے۔ اس سے مین بخوبی واقف ہون۔ نیز مین نے بچھیرے کو ہفتہ کے روز دیکھا ہے۔ وہ ایک شاندار جانور ہے اور یہ بھی مین کہہ سکتا کہ اس جیتنے کے نسبت ہم اطمینان کرسکتے ہین۔ یعنی" مین ٹھیر گیا اور اس نوجوان شخص کے چہرے پر پوری نظر

ڈاکٹر نے تجویز کیا ہے کہ آپ کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ زیادہ پُرمنفعت شرائط پر جن کے ہر دو پہلوؤں میں کوئی نہ کوئی کانٹا ہوگا اندیشہ اتارائیں۔ میں آج شب کو اندازاً تا پانچ قسمت پاتا ہوں۔"

اس نے جواب دیا "ہاں اگر میں اس معاملہ میں اس طرح بات چیت کروں تو ہر دو پہلوؤں کے تیس ہزار پونڈ جیت سکتا ہوں۔ لیکن اس سے میرے مقصد کی تکمیل نہ ہو سکیگی۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے ڈوزے سے میری نسبت کے متعلق اور بوڑھے کارکے وصیت نامے کے عجیب و غریب شرائط کے متعلق سخن سنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میرا ایک پوشیدہ دشمن ضرور ہے۔ جس کا مقصد میرا برباد کرنا ہے۔ لیکن اگر اسکیکس جیت لے تو مجھے کافی رقم اپنے سنبھالنے کے لئے اور کارکے وصیت نامے کے عجیب شرائط پورے کرنے کے لئے مل جائے گی۔ ہاں میں ضرور اسکی ایک ایک پائی کی پائی ادا کرونگا۔ گھوڑا جیت سکتا ہے۔ اور خدا کی قسم ہے کہ وہ ضرور جیتے گا۔"

جب کپتان ورپ نے یہ کہا تو اپنی مٹھی سے ایک ضرب میز پر لگائی جس کے باعث گلاس ہلگئے ایک نظر یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی تھی۔ کہ اس کی تمام رگیں انتہائی درجہ تک پھول گئیں تھیں۔ اور یہ کہ کچھ ہی مزید جوش آئندہ اس کے افعال کے لئے بمشکل اس کو ذمہ دار گردانیگا۔

ڈوزے نے اپنے سفید بھنویں اٹھائے اور نوجوان آدمی کی طرف رخ کرکے کہا "میں نے اس معاملہ میں اپنی رائے پہلے ہی ظاہر کر دی ہے۔ میں تو اس بات پر زور دے کر کہونگا کہ تیس ہزار ہی پونڈ کو تو اس سے بچ نکلو۔ تم اس معاملہ میں بہت مستغرق ہو گئے ہو۔ میں تمہاری موجودہ کامیابیاں تو تم اس پر بھروسہ رکھو کہ یہ پلٹا کھائیگی۔ اس کے لئے عرصہ ہی درکار ہے۔ اگر تم اپنی فرصت میں سے چھ ہفتے تو تمہیں صرف اپنی شادی کو کچھ دنوں ملتوی ہی رکھنا ہوگا۔ اور بس رفتہ رفتہ ایک عرصہ میں تم وہ عجیب شرائط پورے کر سکو گے جو کارکے نے اپنی وختر کے آئندہ ہونے والے شوہر کے لئے لگائی ہیں۔ اور اگر آپسن کی نسبت میرا خیال درست ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ تمہارے لئے ٹھہرے رہنے میں رضامند ہوگی۔ برخلاف اس کے موجودہ صورت میں یہ خرابی ہے کہ اگر تم ہار جاؤ تو سب کھو بیٹھو گے۔ یہ ایک قدیم مقولہ ہے کہ دل کی مرضی ہے۔"

وہ جوش سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "یہ تو ایک مردار کتا ہوگا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ سونے کا عقاب ہاتھ لگے۔ اُس وقت اُس کے رخسار دونوں پر دو مقامات شعلہ زن تھے۔ اور اس کے آنکھوں کی چمک یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس کا جوش نہایت تیز تھا۔

اُس نے کہا "میں چچا سے آج صبح ملا ہوں۔ مہربان ملاشہ میری حالت سے بخوبی واقف ہیں۔ نیز گھوڑے کی حفاظت و نگہبانی میں خرچ و احتیاط کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جارہا ہے۔ قدیم اور روایات وارسائیں رات اور دن میں کسی وقت بھی اُسکو اُس کے تربیت دینے کے مقابل میں تنہا نہیں چھوڑتے۔ اب میرا کوئی دشمن ہو تو میں اس سے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرے گھوڑے کے ساتھ مداخلت نہ کرے بسبیل تذکرہ۔ ڈفریہ تمہیں شرط دیکھنے کے لئے ضرور آنا چاہیے۔ میں اسبات پر اصرار کرتا ہوں۔ اور مسٹر ہیڈ آپ بھی۔ ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ میری عظیم الشان کامیابی کے وقت آپ دونوں برسر موقع رہیں۔ میں گھوڑوں کے تربیت دینے والے رقش سے آج ملا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ دیگر شرائط تمام ختم ہوگئی ہیں"

آج شب دوشنبہ تھی اور آیندہ چہارشنبہ کو ڈربی کا دن تھا۔ دوسرے دوشنبہ کو میں نے کیلتھورپ سے ملنے کے ناقابل ضبط خواہش سے مجبور ہوکر ایک گاڑی طلب کی جو ہانکنے والے کو اس کے کلب کا پتہ دیا۔ مجھے یقینی طور پر معلوم تھا کہ میں اس کو وہاں پائونگا چنانچہ جب میں پہنچا تو دربان نے مجھ سے کہا کہ وہ مکان میں ہے۔ میں اپنا کارڈ بھیجکر ٹیبل کے پاس گیا۔ جو کہ ایک کانچ کے ڈھکنے کے اندر ہال میں دھری ہوئی تھی۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے بازو دو یا تین آدمی کھڑے ہوئے غپ شپ کر رہے تھے۔ ڈربی کی قیمتیں ابھی نکل آئی تھیں۔ ایک ملازم لڑکا لفافے کے لانبے ٹکڑے کرکے انکو سبز رنگ کا کیڑا لگے ہوئے تختہ پر چپکا رہا تھا۔ میں نے جلدی سے اُن پر نظر ڈالی اور حسب ذیل تحریر دیکھی۔

"یون ایجیس نے چار سے ایک تک براٹ اسٹار نے گیارہ سے دو تک ۔ نو ۔

آنکھ سے ایک ٹک ڈے ڈان کو دیکھ رہا تھا۔ اُس وقت مین نے ایک ہاتھ کندھے پر پڑتے ہوئے محسوس کیا۔ دیکھا تو کیلتھوپ میرے بازو کھڑا ہے۔ مین اسکی شکل دیکھکر چونک گیا۔ کیونکہ اسکی آنکھوں سے وحشت اور اضمحلال نمایان تھے۔

مین نے شادمانہ لہجہ مین کہا۔ "اب سب کچھ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ مین ایجیکس کو زہ با دُ بلا پاتا ہون۔ لیکن میرے خیال مین یہ کوئی اہم بات نہین۔"

اُس نے جواب دیا۔ "وُہ کچھ نہین۔ بہرائٹ اسٹار پر دن بھر بہت سا پیسہ لگایا گیا۔ لیکن اپنا منظور نظر ابتدا سے انتہا تک میدان جیت لے سکتا ہے۔ مین اس کو صبح مین دیکھا ہون وہ اس قدر شرط کے قابل ہے جس قدر کہ کوئی ہوسکتا ہے۔ تربیت دینے والا رشٹن یہ کہتا ہے کہ وہ ہرگز ہار نہین سکتا۔"

اس موقعہ پر ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا آدمی تمام کا لباس پہنے ہوئے ہمارے نزدیک آیا۔ اور کیلتھوپ کا آخری جملہ سنکر گنگناتے ہوئے کہا۔ "اگر تم چاہو تو مسٹر کیلتھوپ مین اس بارے مین لیول[1] لگاتا ہون۔"

کیلتھوپ نے کہا۔ "یہ ایک شرط ہے۔" اور یہ کہکر اپنی نقرئی گنارون کی پاکٹ بک نکالی اور اس مین اس کو لکھ لیا۔ پھر اس نے اوپر دیکھکر کہا۔ "اگر تم چاہو تو مین اس کو ایک ہزار کی دیتا ہون۔"

اس چھوٹے سے آدمی نے جواباً کہا۔ "بخوشی کیا آپ کے دوست کا اس کے متعلق کچھ خیال ہے۔؟"

مین نے جواب دیا۔ "نہین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون۔"

وہ شخص لوٹا۔ اور اپنے ساتھیون کی طرف چلا گیا۔

مین نے کیلتھوپ سے پوچھا۔ "یہ کون شخص ہے؟" اس نے کہا۔ "اخ وہ ایک چھوٹا سا

---

[1] - لیول یعنی پانچ سو پونڈ کی شرط۔ مترجم۔

اچھا آدمی ہے۔ بیشتر اوقات اسٹاک کے بازار پر متعین ہے۔ اور اپنی ذات پر بہت کچھ منفعت مخصوص سودا کر لیتا ہے۔"

مین نے جواب دیا "مین بھی یہی خیال کرتا ہون۔ لیکن وہ ایجیکس کے خلاف مین کیون شرط باندھتا ہے؟ تمہارا کیا خیال ہے؟"

کیلیتھورپ نے بے پرواہی سے جواب دیا "میری دانست مین ہر دو پہلوؤن پر شرط باندھنے کے خیال سے۔" اور کہا "ایک ہزار اکاادھر یا ادھر ہونا۔ کوئی فرق نہین پیدا کرتا۔"

اس نے بمشکل یہ الفاظ کہنے پائے تھے کہ ڈفریر کمرے مین داخل ہوا۔ اور کیلیتھورپ کے روبرو بطور تعظیم ذرا سی گردن جھکا کر میرے بازو آیا اور کہا "ہیڈ۔ مین تمہین کو ڈھونڈ رہا ہون۔ تمہارے گھر کو گیا تھا اور سنا کہ تم یہان ہو۔ پھر ارادہ کیا کہ اگر تم زمین مین بھی ہون تو تم تک پہنچون۔ خیر مین تم سے کچھ کہنا چاہتا ہون کیا تم میرے ساتھ آسکتے ہو؟"

کیلیتھورپ نے بیچین ہو کر پوچھا "کیا کوئی بری بات ہے؟"

ڈفریر نے جواب دیا "مین خیال کرتا ہون کہ ایسی کوئی بات نہین۔ اور کیلیتھورپ مین تم سے ابھی ملتا ہون۔" یہ کہکر اس نے میرے بازو مین اپنا ہاتھ بطور حلقہ ڈالا اور ہم کلب چھوڑے۔

گلی مین آتے ہی مین نے پوچھا "کیا ماجرا ہے؟"

اُس نے کہا "مین چاہتا ہون تم میرے بنگلے پر چلین۔ مس کار وہان ہے۔ اور تم سے ملنا چاہتی ہے۔"

مین نے کہا "مس کار تمہارے بنگلے پر! اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہے؟"

اُس نے جواب دیا "ہان۔ وہ تم سے ملنا چاہتی ہے۔" اور کہا "ہیڈ۔ تمہین اس کے بارے مین سب کچھ جلد ہی معلوم ہو رہے گا۔ لو اب ہم کو چاہیئے کہ اُس گاڑی مین بیٹھ جائین۔"

اس نے ایک راستہ سے گذرنے والی گاڑی کے طرف اشارہ کیا۔ ہم اس مین بیٹھ گئے اور شیافٹس بری اوھنو کی طرف سوار ہو کر چلے۔ ڈفریر نے دروازے کی چٹخنی پھرائی اور اپنے کمرون مین داخل ہوا۔ اور دوسرے لمحہ مین خود مین بھی الیسن کے روبرو پہنچا۔ وہ مجھے اور وکیل کو

دیکھکر چونک گئی۔

ڈفریز نے دروازہ کو بند کرکے کہا "اب مس کار ہارے پاس ایک لمحہ بھی بے کار نہیں ہے، کیا آپ اس قصہ کو جو کہ آپ نے مجھ سے ابھی کہا ہے۔ براہ کرم میڈم کے سامنے دہرائینگی؟"

اُس نے پوچھا "لیکن کیا واقعی اس میں کوئی ایسی بات ہے۔ جس کا خوف ہو؟"

اس نے جواب میں کہا "میں کسی ایسے دوسرے شخص سے واقف نہیں ہوں اس معاملہ کو مسٹر ہیڈ سے بہتر سمجھا سکتا ہو۔ مہربانی کرکے آپ ان سے سب کچھ بیان کر دیجئے۔ اور جلدی کیجئے۔"

اس طرح سے اطمینان دلائے جانے کے بعد لڑکی نے بولنا شروع کیا۔

اس نے یوں آغاز کیا۔

"میں دستور کے مطابق آج دوپہر میں میڈم کولچی کے پاس گئی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ اس کا علاج میرے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ وہ معمول سے زیادہ حیران رہی۔ اور چونکہ میرا یہ اعتقاد ہے کہ وہ پیشین گوئی کا بھی کمال رکھتی ہے۔ پس جب اس نے مجھے یہ یقین دلایا کہ ایکیس ڈوبی چلے گا۔ تو میں اس قدر خوش ہوئی کہ فرط انبساط سے ہنس پڑی۔ نیز میرے حق میں اس خبر کی اہمیت شاید کوئی اس سے بہتر نہیں جانتا ہے۔ غرض میں اس سے رخصت ہونے ہی کو تھی کہ کمرہ مشاورت کھلا، اور جو کھٹ پر کھڑا ہوا کون دکھلائی دیا میرا چچا ریورنڈ فلس کار۔ اب اگر چہ میری اور چچا کی باہمی محبت میں کچھ کمی واقع نہ ہوا تھا تاہم میرے منہ سے اس وقت ایک استعجاب و خوف سے بھری ہوئی چیخ بیساختہ نکل پڑی۔ اور میں نے دیکھا کہ خود وہ بھی میرے دیکھنے سے ضرور چوکنا ہو گیا تھا۔

یا الاٰلہ۔ اُس نے کہا۔ کس دولت کی ہوس نے تم کو میڈم کولچی کے پاس لایا ہے؟"

میڈم عادت کے مطابق شاندار طریقہ سے اُٹھی اور اُس سے ملنے کے لئے آگے بڑھی۔

پھر اس نے کہا۔

"آپکی بھتیجی عرصہ سے میرے زیر علاج ہیں - خیر کیا آپ کو میرا تار نہیں پہونچا ؟"

اس نے جواب دیا "نہیں - میں اس کے پہنچنے کے قبل مکان چھوڑا - اور چونکہ درد زیادہ شدید ہو گئے تھے - میں نے خیال کیا کہ مجھے آپ سے مل لینا چاہیئے - اس سفر میں مجھے سخت سردی ہو گئی ہے" جب اس نے یہ کہا تو اپنی دستی جیب سے نکالی اور چند بار چھینکا - اور کمرہ کی دہلیز پر ہی کھڑا رہا -

میڈم کولچی نے کہا "اچھا ایسن تم ہمت سے کام لیتی رہو - پھر اس نے میری پیشانی پر بوسہ دیا - اور میں رخصت ہوئی - چچا فلکس نے میری طرف مزید توجہ نہ کی - جونہی میں باہر آئی کمرہ مشاورت کا دروازہ بند ہوا - اور پہلی چیز جو کہ مجھے مقابل سے گذرنے والے دہانہ راستہ میں نظر آئی وہ ایک خط کا پھٹا ہوا ٹکڑا تھا - یہ فرش راہ پر پڑا ہوا تھا - اور چچا فلکس کے جیب سے ضرور گرا ہوا تھا - میں نے اسکی تحریر پہچانی وہ میڈم کولچی کی تھی - جب میں نے اس کو اٹھایا تو یہ الفاظ میرے نظر پڑے "انسان کے لئے بے ضرر مگر گھوڑے کے لیے مہلک" اس سے زیادہ تو میں پڑھ نہ سکتی تھی کیونکہ خط بیچ سے پھٹا ہوا تھا - اور اس کا دیگر نصف حصہ میرے قبضہ میں نہ تھا - لیکن ان الفاظ نے مجھے ڈرا دیا اگرچہ میں ان کو پورا پورا نہ سمجھ سکتی تھی - مگر اب تو خوفناک پستی کی حالت مجھ پر طاری ہو گئی - میں گھر سے باہر بعجلت نکل آئی - اس وقت میں میڈم کولچی سے اس قدر بے تکلف ہو گئی تھی کہ جتنی دفعہ چاہتی تھی اندر سے باہر اور باہر سے اندر آ جا سکتی تھی - بس وہاں سے مسٹر ڈفریں آپ کے پاس سوار ہو کر آئی - مجھے توقع تھی کہ آپ میرے خطرات کے متعلق مجھے تسکین دینگے - کیونکہ جس گھوڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یقیناً ایکلپس نہیں ہو سکتا - وہ الفاظ میرے دماغ میں بس رہے ہیں - لیکن یقیناً ان کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا - کیا کچھ ہے مسٹر ہیڈ - مہربانی کر کے مجھ سے کہئے - مسٹر ہیڈ مجھے خطرات سے تسکین دیجئے"

میں نے سنجیدگی سے کہا "کیا میں کاغذ کا پھٹا ہوا ٹکڑا دیکھ سکتا ہوں" لڑکی نے اس کو اپنے جیب سے باہر نکالا - اور ہاتھ بڑھا کر مجھے دیا -

مین نے کہا " اگر مین اس کو رکھ لون تو کچھ مضائقہ تو نہو گا "

اُس نے جواب دیا " یقیناً نہین " اور پوچھا " کیا اس مین خطرہ کی کوئی وجہ ہے ؟ "

مین نے جواباً کہا " مین امید کرتا ہون کہ کوئی نہین ہے - لیکن آپ نے یہ اچھا کیا کہ ڈفریز سے مشورت کی - اب مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے "

اس نے دریافت کیا " وہ کیا ہے ؟ "

مین نے کہا " جس بات کو آپ نے مہربانی کرکے ڈفریز سے اور مجھ سے کہا ہے - اس کو کسیکے روبرو سے نہ دہرانا "

اس نے پوچھا کہ " یہ کیون ہے ؟ "

مین نے کہا " یہ بات اُس کو بلاضرورت پریشانی مین ڈالدے گی - مین اس معاملہ کو ہاتھ مین لیتا ہون - اور پھر دیکھ کر تا ہون کہ سب کچھ اچھی طرح ہو رہیگا - اب آپ اپنا راز اپنے ہی سینہ مین رکھیئے - اور جو کچھ کہ آپ نے ہم سے کہا ہے اس کو پھر کسی ذی روح سے نہ کہیئے - اب مجھے مرخص چاہیئے کہ آپ سے رخصت ہونے کی اجازت دیجائے "

اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ سفید ہو گیا - اور اس کی پریشان آنکھین میرے چہرے سے ڈفریز کے چہرے پر پڑین -

مین نے کہا " مین آپ کو ایک گاڑی تک پہنچا آتا ہون " چنانچہ مین اس کو سیڑھیون سے نیچے لے گیا - اور ایک گاڑی مین بٹھلا کر وکیل کے پاس مین واپس آگیا -

مین نے کہا " ڈفریز - مین خوش ہونگا تم نے مجھے بلا بھیجا - کیا تم نہین دیکھتے کہ یہ معاملہ کس قدر اہم ہے - اگر ایجکیس ڈربی جیتے گا تو ریورنڈ فلکس کا رد (یہ یاد رکھیئے مین اس کی چال چلن سے تو واقف نہین) ایک لاکھ پونڈ کا منافع کھو بیٹھے گا - نیز اصلی رقم کے اپنے فرزند کو ملنے کے موقع کو بھی کھو دے گا - پس تم دیکھتے ہو کہ ایجکیس کا ڈربی ہارنا ریورنڈ فلکس کار کے حق مین کس قدر سود مند ہو گا - اب رہا یہ کہ وہ میڈم کولچی سے کیون مشورت کرتا ہے ؟ تو صحت کا سوال ایک پردہ ہے

مین ضرور کہون گا کہ معاملات کی صورت حال مجھے بالکل ناپسند ہے۔ وہ عورت تو سائنس اپنے انگلیون مین رکھتی ہے۔ مین اب فوراً ایسیم جاؤن گا۔ اور سرجان ونٹن کو اس پر مجبور کرون گا کہ وہ مجھے ساری رات تربیت کے اصطبل مین گزارنے کی اجازت دین۔"

ڈفریر نے جواب دیا "میرے خیال مین تم بہت ٹھیک کام کر رہے ہو۔ تم جو کہ میڈم کو بچی کو بخوبی جانتے ہو گویا ہزار مقامات پر مسلح ہو۔"

مین نے کہا "مین فوراً روانہ ہوتا ہون۔"

پس ڈفریر کو مین نے خدا حافظ کہا۔ اور ایک گاڑی کو بلا کر آدمی سے کہا کہ مجھے وکٹوریا اسٹیشن لیچلے۔ وہان سے دوسری ریل گاڑی پر بیٹھکر مین ایسیم روانہ ہوا۔

الغرض دس بجے کے قریب مین سرجان ونٹن کے مکان پر پہونچا۔ وہ مجھے دیکھکر متحیر ہو گیا۔ اور جب مین نے اس رات کے لئے اصطبل پر سائیس کی صحبت مین شرکت حاصل کرنے کی درخواست کی تو وہ میری مداخلت سے ناراض بھی ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ لیکن چونکہ مین اسیسن کا راز افشا کرنا نہین چاہتا تھا۔ اس لئے مین نے اصرار کے ساتھ اپنی درخواست کا اعادہ کیا۔

مین نے کہا کہ "میرے پاس اس درخواست کی وجہ ہے۔ جس کا اس موقع پر اظہار نہ کرنا میرے لئے بہت بہتر ہے۔ اس شرط پر بہت سارا منحصر ہے۔ اور ان واقعات کا لحاظ کرتے جو کہ حال مین وقوع پذیر ہوئے اس امر کی نسبت کہ کیلتھورپ کا کوئی پوشیدہ دشمن ضرور ہے۔ بشکل خفیف سا بھی شک رہ گیا ہے۔"

اس نے جواب دیا "بے شک اگرچہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تمہارے پاس اس خطرے کی کوئی وجہ ہوگی۔ لیکن بلحاظ حالات موجودہ اور بلحاظ اوس مجنونانہ طریقہ کے جس پر کہ میرا بھتیجا کاربند ہے میرے پاس سوائے آپکی درخواست قبول کرنے کے کوئی چارہ نہین ہے۔ پس آپ ہم دونون اصطبل جائینگے۔"

ہم میدانون مین سے چلنے کے لئے نکلے۔ اور جب چلنے لگے تو سرجان نے زیادہ باتین

شروع کین۔

اُس نے کہا "مین خیال کیا تھا کہ آلیسن تمہاری گاڑی سے آئیگی۔ لیکن ابھی ایک تار پہونچا ہے جس مین اُس نے اپنے آنیکی توقع نہ رکھنے مجھے اطلاع دی ہے۔ وہ غالباً آج کی شب میڈم کولچی کے پاس بسر کرے گی۔ بسبیل تذکرہ۔ ہیڈ۔ میڈم کیا ہی دلفریب عورت ہے"

مین نے پوچھا "کیا آپ اُس کو جانتے ہین؟"

اس نے کہا "وہ اتوار کے روز یہان آئی تھی۔ کیونکہ آلیسن نے مجھ سے اُس کی دعوت کرنیکی خواہش کی تھی۔ اس روز ہم سب نے اس کی صحبت سے بہت حظ اوٹھایا۔ گھوڑون کے متعلق تو وہ عجیب معلومات رکھتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر چیز کے متعلق وہ سب کچھ جانتی ہوئی معلوم دیتی ہے"

مین نے پوچھا "کیا اس نے ایجیکس کو دیکھا ہے؟" اس وقت میرا دل بیٹھ سا گیا۔ اگرچہ مین نہین کہہ سکتا تھا کہ کیون چالت ہوئی۔

اس نے جواب مین کہا "ہان۔ مین اسکو اصطبل لیگیا تھا۔ اُس نے تمام گھوڑون مین بہت دلچسپی لی۔ اور سب سے زیادہ ایجیکس مین وہ یقین رکھتی ہے کہ ایجیکس ڈربی جیتے گا"

اس کے بعد مین نے اور کچھ نہ کہا۔ چنانچہ بحالت سکوت ہم اصطبل کو پہنچے۔ وہان سرجان اور مین دونون بیدار رہکر شب گذارے۔ صبح سویرے ہی مین نے بچھیرے کے معائنہ کی اجازت چاہی۔ وہ عمدہ حالت مین دکھلائی دیا۔ سائیس لیجاتے ہوئے آنکھون سے اُس کا حُسن دیکھہ رہا تھا۔ اور اس کے سمون کی تعریف اور اس دن کے شرط کے چند نتائج کا ذکر کرتا ہوا اس کے بازو کھڑا تھا۔

اُس نے ایجیکس کو اُس کے چمکیلی جانب تھپکتے ہوئے کہا "یہ ڈربی جیتنے والا ہے۔ اور وہ بھی اپنے لانبان کے سہ گنے فاصلے کے برابر آگے بڑھکر نیز مجھے امید ہے کہ آج صبح کی خوراک

"وہ نہیں چھوڑے گا۔"

سرجان نے کہا "خوراک نہیں چھوڑے گا؟ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

اُس نے کہا "صاحب مین جو کہتا ہون وہ یہ ہے کہ گذشتہ شب کو باوجود ہمارے جمیع اقسام کی چیزون سے تحریص دلانے کے ہم نے بچھیرے کو اپنی غذا چھوتا ہوا بھی نہ پایا۔ لیکن مین جانتا ہون کہ اس مین کوئی مضائقہ کی بات نہین ہے۔ وہ اسوقت بالکل تندرست دکھائی دیرہا ہے۔ کیون کیا نہین دکھائی دیرہا ہے؟"

سرجان نے کہا "اس کو گاجر دے کر آزماؤ۔"

اُس آدمی نے ایک گاجر لائی۔ اور گھوڑے کی طرف بڑھائی۔ لیکن گھوڑے نے منہ موڑ لیا اور اپنی بڑی چمکیلی آنکھین سرجان کے چہرے پر جمائین۔ مین نے اس کی نظر مین آزار کے علامات محسوس کئے۔ سرجان بھی میرے خطرات کا شریک بنا وہ گھوڑے کے قریب گیا۔ اور اس کی ناک اور کان کو ہاتھ لگاکر بغور معائنہ کیا۔ پھر اس نے سائیس کی طرف مڑکر کہا:-

"سانڈرس سے کہو کہ ذرا یہان تک آئے۔" اس نے ایک معالج مویشی کا نام لیا جو کہ قریب ہی مین رہتا تھا۔

پھر کہا "دیکھو ڈان۔ اپنا راز اپنے ہی سینہ مین رکھو اور اگر اس کے متعلق ایک لفظ بھی افشا ہوجائے گا تو تم غالبًا ناقابل بیان نقصان کے باعث ہونگے۔"

اس آدمی نے کہا "جناب میری طرف سے خوف نہ فرمائے۔ اور وہ سانڈرس کو لانے کے لئے دوڑا۔ جو جلدی نمودار ہوا۔ یہ ڈاکٹر مویشی ایک گٹھیلا اور چالاک صورت آدمی تھا۔ اس نے گھوڑے کو غور سے معائنہ کیا۔ اس کی حرارت جسمانی دریافت کی۔ اور اس کے تمام بدن کو محسوس کیا۔ بالآخر بعد اطمینان تبسم کنان پیچھے ہٹا اور کہا"

"سرجان۔ اس مین کوئی ایسی بات نہین ہے جس کا خوف کیا جائے۔ بچھیرا

بالکل محفوظ ہے۔ سر دست اس کو بعوسہ پانی میں بھگو کے اور اس میں کچھ کوٹا ہوا غلہ شامل کر کے دیدیجئے
میں چند ہی گھنٹوں کے بعد پھر دیکھوں گا۔ لیکن اس کو کوئی عارضہ نہیں ہے۔ وہ اس قدر دوڑ سکتا ہے
جس قدر کہ ہو سکتا ہے۔"

جونہی شخص مذکور اصطبل سے باہر ہوا۔ سرجان نے ایک بہت بڑی جمائی لی۔ اور کہا۔
"میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے ایک لحظہ بھر کے لئے تو خوف طاری ہو گیا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ
سٹر ہیڈ اس خوف کا باعث بہ نسبت کسی اور بات کے زیادہ تر آپکا موجودہ طریقہ تھا۔ خیر میں خواب الود
ہو چکا ہوں۔ کیا آپ مکان کو واپس نہیں آئینگے۔ اور مجھے ایک عارضی بستر آپکے لئے مہیا کرنے
نہ دینگے؟"

میں نے جواب دیا۔ "نہیں" اور کہا۔ "میں شہر کو واپس جانا چاہتا ہوں۔ اگر میں فوراً نکل
پڑوں تو مجھے اول وقت کی گاڑی مل سکتی ہے۔"

اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ اور میں اس سے رخصت ہو کر ریلوے اسٹیشن کو گیا۔ میرا خوف
و کرب لحظہ بلحظہ زیادہ شدید ہوتا جا رہا تھا۔ کیونکہ مجھے یہ خیال آتا تھا کہ میڈم گولچی کا اصطبل کو
آنے سے کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اور میری جیب میں پڑی ہوئی پراسرار تحریر "آدمی کے لئے
بے ضرر مگر گھوڑے کے لئے مہلک" کے کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ اور وہ عورت اپنی خبیثانہ چالاکی سے
کیا کرنا چاہتی ہے؟ غرض کچھ نہ کچھ خرابی ضرور تھی۔ اور مجھے اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہ رہا تھا۔

میں ڈفریز کے مکان پر گیا۔ اور رات کی سرگذشت اس سے بیان کیا۔

میں نے کہا کہ "واقعات کی موجودہ صورت مجھے بالکل ناپسند ہے۔ لیکن خدا کرے کہ
میرے خوف بے بنیاد ثابت ہوں۔ گھوڑا دانہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن سرجان اور ڈاکٹر مویشی
دونوں یقین کرتے ہیں کہ اس میں کوئی بات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ میڈم گولچی اتوار کے روز اصطبل
میں تھی۔ لیکن بایں ہمہ وہ کیا کر سکتی تھی؟ خیر میں اب جاتا ہوں کہ معاملات کو کیلتھورپ سے
پوشیدہ رکھکر صرف بہتری کی توقع رکھیں۔

اس دن سوا بارہ بجے مین وکٹوریہ پر موجود رہا۔ جب پلیٹ فارم پر پہنچا تو کیلتھورپ اور مس کار کو مجھ سے ملنے کے لئے آتے ہوئے دیکھا۔ ایک لحظ بعد ڈفریہ بھی نمودار ہوا۔ مس کار کی آنکھین سوالات سے پر تھین۔ اور مین جس قدر ممکن تھا اس قدر اس سے کترا رہا تھا۔ برخلاف اس کے کیلتھورپ کو کچھ بہت بندہ گئی تھی۔ اور وہ پُر امید دکھائی دیرہا تھا۔ ہم اپنی نشستون پر بیٹھ گئے۔ اور ریل گاڑی ایسم کو چلی۔ جب ہم ڈونس کے اسٹیشن پر اترے تو ایک آدمی نوکرون کی پوشاک پہنا ہوا۔ کیلتھورپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔

اس نے بطور تعظیم ٹوپی کو ہاتھ لگاکر کہا "جناب سرجان ٹن چراگاہ مین ہین۔ انہون نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مین آپ سے فوراً ملنا چاہتا ہون۔ اور مسٹر ہیڈ سے بھی"

اس آدمی نے بغیر ایک سانس لئے یہ سب کہا۔ اور وہ بہت پریشان دکھائی دیتا تھا۔

کیلتھورپ نے جواب دیا "بہت اچھا۔ ان سے کہو ہم دو ان آئینگے۔ اُس نے پھر ڈفریہ کی طرف مڑکر کہا۔ کیا آپ آلیسن کو دیکھتے رہین گے؟"

اس نوجوان آدمی نے کہا "کیا بات ہوسکتی ہے؟" یہ کہکر مین اور وہ روانہ ہوئے۔ دوسرے ہی لحہ مین پھر اس نے کہا "یہ کیا ہے؟"

اس وقت ایک مجمع کثیر لحظہ بہ لحظہ زیادہ آگے بڑھتا جارہا تھا۔ اور شور وغل ان کے اس اوّل حصّہ کی کارروائی کے لحاظ کرتے غیر معمولی طور پر مجھے زیادہ معلوم دے رہا تھا۔ کیلتھورپ نے جب آخر الفاظ کہے تو وہ چونک گیا اور اس کا چہرہ سفید ہوگیا۔

وہ بھیڑ چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اور چلاکر کہا "یا اللہ۔ کیا آپ یہ سن رہے ہین؟" مین جلدی سے اس کے پیچھے بڑھا۔ آدمیون کا حلقہ مثل ایک خشم آلود شہد کی مکھیون کے چھتے کے بھنبھنا رہا تھا۔ اور اس مین چند آدمی ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے۔ گویا کہ وہ مارے جوش کے دیوانے ہوگئے ہین۔ الغرض وہ ایک مجمع شیاطین تھا۔ اتنے مین ایک تیز اور کرخت آواز والے شخص کی صدا بالکل قریب سے میرے کان مین پڑی۔

"تو مین ایکیس پر بحساب پانچ تا ایک شرط لگاتا ہون - ایکیس پہ پانچ تا ایک "

یہ آواز مجمع کے بھرا بناد ینے والے غوغے مین غائب ہوگئی - اور ہوا شور سے گونجتی ہوئی معلوم دی مجھے ڈر ہوا کہ میرے بدترین خوف ثبوت کو پہونچگئے - چنانچہ مجھے چکر آنے لگے - اور مین بیمار سا ہوگیا - جب مین پلٹا تو کیپٹن ورپ غائب تھا - اس جگہ پر چند خوشنما بازو کی نشست والی بڑی بڑی گاڑیان کشکر کے بازو لگی ہوئی تھین - چنانچہ ایک گاڑی کے بیٹھنے والون پر مین نے نظر ڈالی - ایک نشست پر میڈم کوپچی دل ہلانے والے تماش بین کے مانند متبسم کرتی ہوئی اور نیچے میری طرف دیکھتی ہوئی بیٹھی تھی - جونہی اُس کی آنکھین مجھ سے دو چار ہوئین مین نے اس مین کامیابی کی جھلک پائی - لیکن دوسرے لحظہ مین وہ مسکرائی اور نزاکت سے کہی

"مسٹر ہینڈ - تم بچے انگریز ہو - تمہاری سائنس کے مشاغل مین دیوانہ وار غرقیفگی بھی تمہین اپنے قومی حلیہ کی شرکت سے باز نہ رکھ سکی - کیا آپ مجھ سے کہہ سکتے ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدمی دیوانے ہوگئے ہین - کیا یہ پروگرام کا کوئی جزہے ؟ "

میرا غریب و غریب جواب یہ تھا " آدمیون کے لئے بے ضرر گھوڑے کے لئے مہلک " مین نے آنکھین پھاڑ کر اس کے چہرے کو دیکھا - اُس کی لانبی پلکون نے اس کی چمکدار آنکھون کو ایک پل کی پل چھپا دیا - بعد مین جب وہ مجھکو دیکھی تو وہ ہنسنے سے بھی زیادہ صفائی کے ساتھ مسکرائی -

اس نے کہا " مین آپ کے سمہ کو ڈربی جیتے جانے کے بعد پھیچا ونگی "

مین ٹوپی بطور سلام اُٹھایا - اور جلدی سے نکل گیا - اور چونکہ مین کافی طور پر دیکھ چکا تھا - لہذا میرا شبہ اب یقین کے ساتھ بدل گیا - دوسرے لحظہ مین مین چراگاہ کے پاس پہونچا - اور دیکھا کہ کیپٹن ورپ اپنے چچا کے ساتھ سنجیدگی سے مباحثہ مین مشغول ہے -

جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا " ہینڈ - سب باتون کا خاتمہ ہوچکا "

سر جان ونٹن نے غصہ سے کہا " فرانک - تم بے وقوف مت بنو - مین تم سے کہتا ہون کہ یہ بات ناممکن ہے - مین نہین خیال کرتا کہ گھوڑے کو کچھ ہوا ہے - اُن آدمیون کو اپنا کھیل کھیلنے دو اس سے مین

سروکار نہیں۔ مارکٹ پر لعنت بھیجو۔ جب تم اس معاملہ میں کود پڑے ہو تو شرط کے جیتنے [illegible] تم برابر اس میں شریک رہو۔ لیکن گھوڑا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اپنی سگن لاطمان سے شرط جیتیگا۔ یعنی تم کو [illegible] کوئی گھوڑا اس کا ثانی نہیں ہے۔"

کیلیتھورپ نے آہستہ ہی منہ کے منہ میں کچھ جواب دیا اور لوٹ گیا۔ میں اُس کے ہی ساتھ رہا۔

جب ہم چراگاہ چھوڑ کے تو میں نے پوچھا "کیا معاملہ ہے؟"

اُس نے کہا "ساؤتھ ڈس گھوڑے پر اطمینان نہیں ظاہر کرتا ہے۔ اس کی حرارت نہ نکلی ہے۔ لیکن میں نے [illegible] اب بھی اس میں کوئی خرابی نہیں پاتا۔ خیر۔ یہ سب کچھ جلد ہی ختم ہو رہے گا۔ لیکن خدا کے لیے لیسس سے کوئی ذکر اس کے متعلق نہ کرنا۔"

میں نے جواب دیا "ایک لفظ نہیں کہونگا۔"

جب ہم گرانڈ اسٹانڈ پر پہونچے تو لیسس کی مشتاق اور خائف آنکھیں اپنے عاشق کے چہرے پر سے ہوتی ہوئیں مجھ پر پڑیں۔ چنانچہ کیلیتھورپ اس کے پاس گیا اور شاعرانہ لہجہ سے بات چیت کرنیکی کوشش کیا۔ اس نے کہا "میں توقع کرتا ہوں کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو رہیگا۔ سرجان بھی کہتے ہیں اور انہیں ہی سب سے زیادہ معلومات ہونی چاہئیں۔ بہرحال اب جلدی ہی سے اس کا فیصلہ ادھر یا ادھر ہو جائے گا۔ دیکھو پہلی شرط شروع ہو رہی ہے۔"

ہم اس کو اور اس کے بعد جو شرط ہوئی ہو اس کو بھی دیکھتے رہے۔ اور اس کی پروا تک نہ کی کہ جیتنے والے کا نام معلوم کریں۔ ڈربی کا وقت تین بجے مقرر کیا گیا تھا۔ اب اس کو صرف تین منٹ باقی تھے جو بہت جلد گذر گئے اور ڈربی کی شرطیں میں ایجیکس شریک تھا شروع ہو گئی۔ اس وقت ہمارے پیچھے کی جانب کا حلقہ مارے جوش کے گول رہا تھا۔ اور کیلیتھورپ ایک خاموش خالی الذہن آدمی کے مانند جو دن کے وقت معروف خواب ہو اس شرط کو دیکھ رہا تھا۔

اب ایکسان اور مسسل طور پر "ایجیکس کے خلاف میں پانچ تا ایک" کی آواز گونجنے لگی۔ اور کچھ ہی عرصہ کے بعد لوگوں میں یکایک خاموشی پھیلگئی۔ کیونکہ جھنڈا گر چکا تھا۔ اب اس کے بعد جو لمحے گزرے وہ ہم کو

سائیس کے ساتھی تھے اور اس عرصہ میں جو گھوڑے آگے گئے اور شاندار کا اظہار کیا گیا وہ کچھ بالکل بے معنی سا معلوم دیا۔ آخر کار جھنڈی کی ایک جھلک دکھائی دی اور شرط ختم ہو گئی۔ ایجیکس نے برآمد اسٹار کے مقابلہ میں شرط ہار دی۔ اول الذکر ٹیاٹس سیام کا زرد کے پاس روکدیا گیا۔ اور اس کا سوار اس کو کھینچتے ہوئے لیجا نیلگا۔

اس واقعہ جانکاہ کے بیس منٹ بعد ڈاکٹر ریڈ اور میں گھوڑوں کے اصطبل میں پہونچے۔

میں نے ڈاکٹر سے کہا "کیا آپ ایک لمحہ بھر کے لئے مجھے گھوڑے کا معائنہ کرنے کی اجازت دیں گے؟"

سائیس نے جواب دیا "میرے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس گھوڑے کو کیا ہو گیا ہے۔"

بریہم میں گھوڑے کے اصطبل میں داخل ہوا اور گھوڑے کو بغور دیکھنے لگا۔ جونہی میں نے یہ کام شروع کیا میڈم کولمی کے الفاظ کے معنی مجھ پر فوراً منکشف ہو گئے۔ اب کچھ کرنا تو لاحاصل وقت تھا۔ کیونکہ شرط کھوئی جا چکی تھی اور گھوڑے کی تقدیر کا بھی فیصلہ ہو چکا تھا۔ پس میں نے اپنے اطراف نگاہ میں دیکھا اور سوال کیا۔

"کیا اس اصطبل میں کسی کو کوئی چیز کاٹی ہے؟"

سائیسوں میں سے ایک نے کہا۔ "کاٹا! بے شک میں تو شب گذشتہ سیام سے کہا تھا کہ گھوڑے بیمار ہو گئے ہیں۔ میرے بازو کو دیکھو کام ہو چکا ہے۔"

میں نے جلدی سے کہا۔ "دیکھو۔ وہ تمہاری آستین پر کیا ہے؟"

اس نے جواب دیا "میرے خیال میں یہ تو ایک کھٹ ملو مکھی ہے۔"

میں نے کہا "ٹھیرو۔" اور اپنا ہاتھ بڑھا کر مکھی کو گرفتار کیا۔ پھر میں نے کہا "ایک خوردبین لاؤ مجھے اس کا امتحان کرنا ضرور ہے۔"

چنانچہ ایک خوردبین لائی گئی۔ اور مکھی کو اس کے نیچے بغرض امتحان رکھا گیا۔ جب میں نے بغور اس کو دیکھا تو وہ معمولی گھریلو مکھی کے بالکل مشابہ تھی۔ سوائے اس کے کہ اس کے پر کچھ زیادہ لانبے تھے۔ اور اس کا رنگ معمولی بھنبھنانے والی شہد کی مکھی کے مانند تھا۔

اصطبل کے خادم سیام نے اپنا سر آگے بڑھا کر کہا "میں نے بھی کے مانند ایک مکھی آج ہی صبح میں اڑتی

مین سائیس کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا "تم پہلے کب کاٹے گئے تھے؟"

اس نے کہا "ایک یا دو روز قبل۔ مجھے وقت تو ٹھیک یاد نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے تم بھی تو کاٹے گئے تھے۔ بہرحال حضور ہمنے حیرت کی کہ گھوڑے اس سال اس قدر جلد کیسے کاٹے۔ مگر ان کیڑوں سے تو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ کیا صاحب کو کوئی اس کا تعلق ہے؟"

مین نے ڈاکٹر سوئینی کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ آگے بڑھا اور مین دونوں کے زخم جو اب مندمل ہو چکے تھے۔ معائنہ کئے۔ ہمین مرض کے اب ملائم اور مدھم سے علامات ظاہر ہو چکے تھے۔

سانڈرس نے پوچھا "کیا آپ کوئی سبب پاتے ہین؟"

مین نے جواب دیا "اس مکھی کے سوا جو ہمارے موجود ہوتے اب اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ گھوڑا وبا کے زمانہ کے بعد رہ جاتا ہے۔ اس کو جنوبی افریقہ کی تسٹ سی نامی مکھی نے کاٹا ہے۔ مین اسکو بخوبی جانتا ہون۔"

میری اس گفتگو کا اثر پاس کھڑے ہوئے والون پر بھی کچھ کم نہ ہوا۔

اسوقت یہ کلمات بے ساختہ منہ سے نکل رہے تھے "آدمی کے لئے بے ضرر گھوڑے کے لئے مہلک"

یہ بات صاف ظاہر تھا کہ اس مکھی کی خاصیت اور اس کی واقفیت سے فائدہ اٹھایا گیا۔ اور اب اس سازش کی خفیہ چالاکی کا معلوم کرنا کچھ مشکل نہ تھا۔ بہر وجوہ میڈم کوپلی ہی نے غالباً خود ہی ان پردون والے پر فریب قافلون کو اتوار کے روز اصطبل مین داخل ہوتے وقت چھوڑا تھا۔ یہ سازش عرصہ سے کئے ہوئے کا نتیجہ تھی۔

مین نے پھر سائیسون کی طرف مڑکر کہا "تمہین اب بہتر ہوگا کہ دوسرے گھوڑون کی طرف توجہ کرین۔ اگر وہ قبل ازین کاٹے نہین گئے ہین تو مناسب ہوگا کہ انھین فوراً اصطبل سے خارج کر دین۔ رہا ہیکیٹ کے نسبت تو اس کے قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔"

اس شب کے آخرین ڈفریز ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ ہمارے دلون مین کیلتھورپ کی ہمدردی پر اسوقت صرف ایک چیز سبقت لیجا رہی تھی۔ یعنی میڈم کوپلی کے مقابلہ مین ہماری ندامت۔

ڈفریز نے پوچھا "اب کیا ہوگا؟"

مین نے کہا "کیلتھورپ بہت والا آدمی ہے۔ سنبھل جائیگا۔ وہ مس کارکو اب بھی جیت سکیگا۔ مین

معقول آدمی ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ اس کی مدد کروں اگر کسی اور وجہ سے نہیں تو کم از کم اس عورت کو شکست دینے کے خیال سے تو ضرور۔"

"ہاں" ڈوفریسنے کہا۔ "وہ کاغذ کا ٹکڑا جو تمہارے قبضہ میں ہے اس واقعہ کی تائید سے کہ مسٹر کار سٹیرم کو پولیس سے ملا تھا۔ غالباً ایک مجسٹریٹ کو سازش کے جرم میں دونوں کو مجرم گردانتے کی ترغیب دے گا۔"

میں نے جواب دیا۔ "مجھے اس میں شبہ ہے۔ یہ خطرناک طریقہ قابل عمل نہیں۔ اگر ہم اس میں ناکامیاب ہو گئے تو ہمارے ہاتھ سے وقت چھوٹ جائیگا اور پھر زیادہ خوفناک تعمیں میں دوسری دفعہ واپس آئیگی۔ نہیں ڈوفریسنے جو تجویز ہم نے اختیار کی ہے اس کے خلاف میں کوئی تجویز نہیں کر سکتا جس کے ہوتے ہم کو بہت قلیل شبہ کے ساتھ اس کے جرم کرنے کا یقین اور اطمینان ہو۔ اس وقت تک ہم کو چاہیئے کہ کوئی کام ملتوی رکھیں۔"

ڈوفریسنے کہا۔ "جو واقعہ آج پیش آیا ہے۔ اس نے تمہارے بیان کی سچائی تو کم از کم بظاہر بہت کمزور کر دی ہے۔ میں اس سے مجھے ایک بات کے فیصلہ پر بھی پہنچنا پڑا ہے۔ وہ یہ کہ آئندہ میں تمہارے ساتھ بحیثیت ایک ملازم کے کام نہ کروں گا۔ بلکہ تمہیں اس صورت کے خوفناک طاقتوں اور سازشوں کے خلاف برابری سے مدد دونگا۔ ہم عقلمندی کا جواب عقلمندی سے دینگے۔ حتیٰ کہ ہم اس کو اس نتیجے پر پہونچا چکے جس کی کہ وہ مستحق ہے۔"

# (۳)

# گھڑیال کے لاٹھ کا جھونکا

اب ہمیں اس امر کے متعلق بہت کم شبہ رہگیا تھا کہ سیڈم کو لچی کو اپنے وجود کے خطرے میں ہونے کا علم بخوبی ہوگیا ہے۔ ڈربی کے روز چونکہ میں نے اس سے متعلقہ معاملہ کیا تھا۔ پس اب اس امر میں بھی شبہ نہ تھا کہ آیندہ اس کے پیش نظر مجھے اپنے راستے سے نکال باہر کرنے کا کام رہیگا۔ اسوقت میں گویا کوہ کے مانند غیر محسوس کرہ اسرار میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ اور یہ امر جو بہت سا ر بھی زیادہ تاریک اور خوفناک تھا کہ اس کا اثر تو محسوس ہوتا تھا مگر وہ خود دکھلائی نہ دیتا تھا۔

اب تو ڈفریک کے کہنے پر میں نے اس عورت کو عدالت کے دروازے تک پہنچانے کا کام اس کے ہی ہاتھوں میں رکھ چھوڑا تھا۔ چنانچہ اس نے نہایت چالاک اور ہوشیار جاسوس اس کے پوشیدہ طور پر دیکھتے رہنے کے لئے مقرر کئے تھے۔ یہ جاسوس وقتاً فوقتاً اپنی رپورٹیں ہمارے پاس لایا کرتے تھے۔ اور اس طرح سراغ کے بعد سراغ لگتے چلے جاتے تھے۔ ہم ہر ایک سراغ کا کھوج غور کے ساتھ لگایا کرتے تھے۔ لیکن عموماً ہر ایک کا مایوس کن نتیجہ ہی نکلا کرتا تھا۔ سیڈم ہر ایسی کوشش سے جو اس کے خلاف پورا الزام عاید کرنے کی غرض سے کیجاتی تھی حکمت کے ساتھ بچ نکلتی تھی۔ تاہم بیہودہ جو ہم نے خرچ کیا بالکل رائیگاں نہ گیا۔ ہم نے یہ معلوم کر لیا کہ اس کا اثر اور اس کی پہنچ کا حلقہ اس سے کہیں وسیع ہے جو کہ ہم نے اوّل سمجھ رکھا تھا۔ اس کی شہرت بحیثیت بخشندہ صحت۔ اس کے عیسب و پوشیدہ علاجات اس کی بے شمار دولت اور اس کا چند ہمیاوہ دینے والا حلقہ ان سب کے آغاز روزانہ بڑھتے جا رہے تھے۔ اب ہمارا

یقین تھا کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل ہی مجھے اس کے مقابلہ کا کھاڑے مین آنا پڑیگا۔ لیکن درحقیقت اس مقابلہ کے پیش آنے کا وقت قضا و قدر نے میرے قیاس کے [redacted] وقت سے بھی پہلے مقرر کر رکھا تھا۔ اور وہ بھی نہایت غیر متوقع طریقہ کے ساتھ۔

واقعہ یہ ہوا کہ نومبر آیندہ کے آغاز مین مجھے اپنے ایک قدیم دوست [redacted] کی برتھ کے پاس سے کھانا کھانیکی دعوت آئی۔ وہ مجھ سے چند سال کا بڑا تھا۔ اور حال ہی مین اپنے باپ کی جواہرات کی دکان موقعہ شہر کو ورثہ مین پایا تھا۔ یہ بنک والون کی ایک قدیم تجارتی کوٹھی تھی اور اس کا مکان گریس چرچ اسٹریٹ مین ریسٹ مارک کے احاطہ مین تھا۔ اس کے صرف چند ہی روز پیشتر مین نے سوسائٹی کے اخبارون مین یہ مختصر سا پڑھا تھا کہ ڈی برٹ کی اکلوتی لڑکی جیرالڈاین اور ایک غیر ملکی شریف شخص ڈیوک آف فریڈرک۔ جس کے نام کو مین نے گذشتہ موسم مین بہت سے کامون کی انجام دہی مین نمایان حصہ لیتے ہوئے سنا تھا۔ دونون کی شادی باہم قرار پائی ہے۔ مین جیرالڈاین کو اس کے طفولیت کے زمانہ سے جانتا تھا۔ چنانچہ اب اس کو مبارکباد ادا کرنے کے موقع کو پاکر خوش ہوا۔

ساعت مقررہ پر مین بیس وائر مین ڈی برٹ کے خوبصورت مکان پر پہونچا۔ جیرالڈاین جو کہ اپنے باپ کے نزدیک کھڑی تھی۔ میرا خیر مقدم کرنے کے لئے شوق سے آگے آئی۔ وہ ایک خوبصورت اور بالکل نوجوان سی لڑکی تھی۔ اس کا رنگ شفاف و زیتونی تھا۔ اس کی آنکھین سیاہ و نازک تھین۔ اور اوس کے اطوار ایک مدرسہ مین پڑھنے والی لڑکی کے مانند بے ریا و معصومانہ تھے۔ وہ مجھکو دیکھکر خوش ہوگئی۔ اور شوق سے باتین کرنے لگی۔

اس نے کہا "مسٹر ہیڈ۔ آئے۔ اس دریچہ کے پاس آئے۔ مین بہت خوش ہون کہ آپ آسکے مین چاہتی ہون کہ کارل ڈیوک آف فریڈرک سے آپکا تعارف کراؤن۔ میرے خیال مین وہ ایک یا دو ہی منٹ مین یہان آجائینگے" اُس نے یہ کہکر اپنی آواز کو پست کیا اور آہستہ سے لیکن سنجھالنے کے قابل آواز مین مجھ سے یون کہا۔

"آپ تو بیشک یہ جانتے ہونگے کہ ہماری جلدی ہی سے شادی ہونے والی ہے"

مین نے جواب دیا "نسبت کے متعلق مین سنا ہون اور انھین تول سے مبارکباد دیتا ہون - نیز مین ڈیوک سے ضرور ملون گا - اُن کے نام سے ہر ایسا شخص جو سوسائٹی کے اخبار سے پڑھتا ہے واقف ہے"

اس نے پھر جواباً کہا "وہ بھی آپ سے دوستانہ ہونے کے مشتاق ہین - مین نے ان سے کہا تھا کہ آپ آنے والے ہین - اور انھون نے کہا" وہ یہان ٹھہر گئی -

مین نے کچھ متحیر سا ہو کر کہا "یقیناً ڈیوک آف فریڈرک نے تو میری نسبت اس کے قبل کبھی نہین سنا ہے"

اُس نے جواب دیا "مین خیال کرتی ہون کہ انھون نے ضرور سنا ہے کیونکہ جب مین نے آپ کے نسبت اُن سے کہا تھا تو وہ بالکل برجاستہ خاطر ہو گئے تھے - اور جب مین نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ اُن سے ملے ہین - تو انھون نے کہا نہین - بلکہ عام طور پر آپ کا نام سائنس دانون کے حلقے مین بطور ایک نہایت لایق آدمی کے مشہور ہے - اور مسٹر ہیڈ - ڈیوک خود بھی ایک بڑے سائنس دان آدمی ہین - مین خیال کرتی ہونگہ وہ آپ کے ساتھ ضرور ادھر ادھر کی باتین کرنی چاہین گے - بلکہ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ باہم دوست بنجائین گے"

ٹھیک اسیوقت ڈیوک کے آنے کی اطلاع کیگئی - یہ ایک اونچا خوش وضع ۳۵ سالہ آدمی تھا - جس کا چہرہ تھوڑا سا سرخ آنکھین نیلی اور بال گھنگر والے تیوٹن کے سے تھے - اپنے عمدہ لباس زیب تن کیا تھا - اور اس کی وضع ایک نہایت اعلیٰ خاندان والے شخص کی سی تھی جس سے اس کا ایک شریف شخص ہونا ظاہر ہوتا تھا - مین اس کی طرف بہت حیرت کیساتھ دیکھنے لگا - کیونکہ مجھے اس کی صورت کے کبھی دیکھے ہوئے رہنے کے خیال وہم نے پریشان کر رکھا تھا - لیکن مین یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ اس کو مین نے کہان اور کب دیکھا -

جیرالڈائن اُس تک قدم بڑھا کر گئی اور اُسے میرے بازو لے آئی -

اُس نے کہا "کارل آپ میرے دوست مسٹر ہیڈ ہین - کیا تم کو یاد نہین ہے کہ ہم نے آج صبح کو ان کی نسبت بات چیت کی تھی ؟"

فریڈرک نے سلام کیا۔ اور کہا۔

"میں آپ سے شناسائی پیدا کرتے ہوئے بہت خوش ہوں آپ کا نام سائنس کی دنیا میں مشہور ہے"

میں نے جواب دیا کہ "یہ بات بمشکل ہو سکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ میں استیار کے اصول کو دریافت کرنے کا شوقین ہوں۔ لیکن اس وقت تک تو میں نے صرف اپنے دل بھلائی کے لئے سب کام کیا ہے۔"

اُس نے کہا "بیشک ہم دنیا آپ کی نسبت ضرور کہتی ہے۔ میں خود بھی سائنس کا شوقین ہوں اور اس کے پیچیدہ راہوں میں ایک سے زیادہ اوقات گمراہ رہا ہوں۔ حال ہی میں میں نے ایک اسپاذاتی دار التجارب بھی کھولا ہے۔ خیر اب اس وقت دوسری باتیں ——" یکایک وہ یہاں ٹھیر گیا۔ اور جیرالڈین کی طرف دیکھا جو کہ آئی اور شرمندہ ہو گئی۔

اب طعام چنے جانے کی اطلاع دیگئی۔ میں بحسن اتفاق اس مہمان شب سے زیادہ دور نہ بیٹھا اور اُسکی بول چال اچھی پایا۔ بمشکل کوئی ایسا مضمون چھڑتا تھا۔ جس کی نسبت اس کے پاس کچھ کہنے نہ ہوتا۔ چنانچہ ایک دفعہ سے زیادہ اس کی ظرافت و لفریب اور اس کے بیانات پر مذاق پائے گئے۔ جیرالڈین سفید لباس میں اپنی صاف و غلیں سی آنکھوں کے ساتھ اپنے چھل بھرے و لفریب و ڈرپوک اطوار سے اس دنیا دیکھے ہوئے چالاک آدمی کے بالکل برخلاف دکھائی دیرہی تھی۔

میں نے اس کو (یعنی جیرالڈین کو) چھوڑ کر دوسرے پر (یعنی ڈیوک پر) نظر ڈالی اور میرے دل میں ایک ایسی بیچینی پیدا ہو گئی۔ جن کی وجہ میں خود بمشکل دریافت کر سکا۔ باوجود اس شخص کی خوبصورت شکل اور بے تکلف و پر اخلاق اطوار کے مجھے یہ حیرت ہوئی کہ کیا یہ اس کی دُگنی عمر والا شخص اس خوبصورت انگریز لڑکی کو خوش رکھ سکیگا۔

جون جون دوران طعام گزرتا تھا میں دیکھتا جارہا تھا کہ ڈیوک اکثر میری طرف دیکھنے کی تکلیف گوارا کیا کرتا تھا۔ میں یہ بھی بغور دیکھا کہ جب ہماری آنکھیں دوچار ہوتیں تو وہ پلٹ جایا کرتا تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ اس نے کیونکر میرے متعلق اس کے قبل سنا ہوگا۔ اگرچہ کہ میں علم حکمت سے

واقف تھا۔ لیکن میری دریافتیں ذہنیا پر ظاہر نہ تھیں۔ پس میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ جوں ہی سب سے پہلا موقع ملے اس راز کو حل کر لوں۔

وقت گذرتا گیا۔ چنانچہ گیارہ بجنے کے تھوڑے ہی دیر بعد مہمان رخصت ہوئے۔ میں بھی انکے قایم کردہ نظیر کی پیروی کرنے ہی کو تھا کہ ڈی برٹ نے مجھ سے تمباکو نوشی کے کمرے میں پائپ پینے کی درخواست کی۔ جوں ہی ہم آگ کے پاس بیٹھے اس نے اپنے آیندہ ہونے والے داماد کے متعلق فوراً بات چیت کرنی شروع کر دی۔

میرے میزبان نے کہا "وہ نہایت ہی موزون شخص ہے۔ کیوں ہے نہیں؟ ہیڈ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم نے بھی اس کی نسبت اچھی ہی رائے قایم کی ہوگی؟"

میں نے احتیاط کے ساتھ جواب دیا "میں جلد بازی کے ساتھ رائے قایم نہیں کیا کرتا۔ ڈیوک آف فریڈرک۔ صورت شکل میں تو فی الحقیقت متمیز ہے۔ اور ——"

ڈی برٹ۔ کچھ برافروختہ سا ہو کر کہہ اٹھا "آہ تم ضرورت سے زیادہ محتاط ہو۔ مجھ سے تم اس کے اچھے ہونے کی نسبت عہد لے سکتے ہو۔ میری چھوٹی سی لڑکی کے لئے یہ نہایت عمدہ موقع ملا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اپنی ذات پر اگرچہ کہ بہت کچھ پیسہ پائے گی۔ لیکن ڈیوک بھی نہ صرف اعلیٰ خاندان کا شخص ہے بلکہ متمول بھی ہے۔ وہ بیاویریا کا ستوطن ہے۔ اور اس کا خطاب بالکل سچا ہے۔ آسٹریا کی گورنمنٹ نے ڈیوک اعظم مارلبرو کی لڑائیوں کے بعد اور جنگ بلنہیم کے بالکل متعاقب۔ فریڈرک کی ڈیوکڈم (یعنی ریاست ڈیوک) پر قبضہ کر لیا۔ اور حال تک خاندان مذکور جلاوطن رہا۔ صرف ایک سال گذرا کہ موجودہ ڈیوک نے اپنی حقوق کو اپنی عظیم الشان اسٹیٹس پائے۔ اس کا تعارف ہم سے میڈم کوپچی سے کوئی کم شاندار شخص نے نہیں کرایا ہے۔ آہ میں تم کو ہوکنا ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ ہاں بیشک۔ تم نے اس کی نسبت ضرور سنا ہوگا۔"

میں نے جواب دیا "یہ کون شخص ایسا ہے جو اس کی نسبت نہیں سنا ہے۔؟"

اس نے کہا "کیا تم اوس کو جانتے ہو؟"

مین نے کہا "ہان مین اس سے ملا ہون" اس وقت مین بہت کوشش کے ساتھ اس ناقابل ضبط گھبراہٹ کو روک سکا جو کہ اس کے نام کے بیان کئے جانے پر میرے دل مین پیدا ہو گئی تھی۔

ڈی برٹ نے کہا "وہ ہفتہ آیندہ کو ہمارے ساتھ شریک طعام خوری ہونے والی ہے۔ اور ہیڈ۔ وہ ایک عجیب عورت ہے۔ درحقیقت عجیب عورت ہے۔ اس کے علاجات نادر الوجود ہین لیکن یہ صفت بھی اس کی مجموعہ خوبیون کا بہت قلیل حصہ ہے۔ وہ اس قدر دلفریب عقلمند اور خوشخو ہے کہ کیا مرد و کیا عورتین ہر دو اوس کے قدمون پر پڑے رہتے ہین۔ خود جیرالڈاین اس کی بے طرح گرویدہ ہے۔"

مین نے پوچھا "آپ پہلی دفعہ اس سے کہان ملے ہو؟"

اس نے جواب دیا "گذشتہ موسم گرما مین۔ بمقام سکاٹلنڈ۔ وہ میرے قدیم دوست کیبل کے پاس چند راتون ٹھہری ہوئی تھی۔ اور مہمانون مین فریڈرک بھی شامل تھا۔ اور ہیڈ اگر وہ تمہاری دوست ہے۔ جیسا کہ تمہاری گفتگو سے پایا جا رہا ہے تو کیا تم ہمارے ساتھ آیندہ پنجشنبہ کو بھی کھانا کھاؤ گے تاکہ اُس سے ملسکین؟ ہم ہمارے دوسرے مقام فارسٹ سیاز کو بمقام ایسکس جا رہے ہین اور میڈم بھی چند راتون کے لئے ہمارے پاس ٹھیرنے والی ہے۔ ہم بہت بڑی پارٹی کی توقع رکھتے ہین۔ اور تمہارے لئے بھی ایک بستر دیسکتے ہین۔ کیا تم آؤ گے؟"

مین نے جواب دیا "کاش مین آسکتا۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ یہ مجھ سے ممکن نہ ہوگا۔ سچ ہے کہ مین میڈم کوپلی کو جانتا ہون لیکن ——" مین یہان رک گیا اور کہا۔ ڈی برٹ اس گفتگو نے مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی دی ہوئی خبر نے مجھکو پریشان کر دیا ہے۔ لیکن آپ ضرور کہو گے کہ یہ بات بے وجہ پیدا ہو گئی ہے۔"

ڈی برٹ نے میری طرف غور سے دیکھا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا۔

"تم لندن کی حسین ترین عورت کے جادو سے متاثر ہو گئے ہو۔ کیون ہیڈ کیا یہی بات ہے؟"

مین نے کہا۔ "اگر آپ چاہین تو یون کہہ سکتے ہین۔ مگر مین آج کی رات تو اس کی تشریح نہین کر سکتا تاہم آپ اس معاملہ مین میری گہری دلچسپی کا اطمینان رکھئے اور براہ کرم جو کچھ معلومات آپ کو ڈیوک آف فریڈرک کے متعلق ہو گئے ہون مجھ سے فرمائیے۔"

میرے میزبان نے کہا "تم واقعی ایک عجیب شخص ہو۔ اور فی الوقت نہایت تکلیف دہ داروغہ کی وضع اختیار کئے ہوئے ہو۔ تاہم اے لو مین کہتا ہون۔ تم ڈیوک ہی کی نسبت سُننا چاہتے ہو نا۔ میرے پاس سوائے اچھائی کے اس کی نسبت کچھ اور کہنے نہین ہے۔ وہ ایک متمول شخص ہے۔ اور گاہ بگاہ سرکاری نوٹون کا لین دین بھی کر لیا کرتا ہے۔ لیکن بہت زیادہ حد تک نہین۔ ایک ہفتہ پیشتر اس نے میرے بنک سے کچھ قرض حاصل کیا ہے۔ اور کفالت مین چند ایسے ہیرے رکھے ہین جو مین نے شاید ہی کبھی دیکھے ہون۔ وہ ایک بادشاہ کے فدیہ کے قابل ہین۔ اور ان مین کا ہر ایک پتھر نایاب ہے۔ یہ ہیرے اس نے بیاویریا کی اسٹیٹون سے لے آئے ہین۔ اور یہ دوبارہ جڑوا کر شادی کے قبل جیرالڈاین کو دئے جانے والے ہین۔"

مین نے پوچھا "قرضے کی رقم کس قدر ہے؟"

ڈی برٹ نے اس پر اپنی بھوین چڑھائے اور بلاشبہ یہ خیال کیا کہ مین ایک قدیم دوست کے حقوق سے بھی تجاوز کر رہا ہون۔

پھر تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد اس نے کہا "کفالت کی نسبت کرتے قرض بہت کم ہے یہ دو لاکھ پونڈ سے زاید کا نہین ہے۔ اور اے فریڈرک مجھے آیندہ ہفتہ کو دیدے گا۔ کیونکہ وہ ان ہیرون کو چھڑانا چاہتا ہے۔ تاکہ شادی کے دن جیرالڈاین کو دینے انھین تیار رکھے۔"

مین نے کہا۔ "آپ نے شادی کا انعقاد کب ٹھہرایا ہے؟"

اُس نے جواب دیا "ہیڈ۔ تم نے یہ تو نازک سوال کیا۔ یہ البتہ دردناک قصہ ہے۔ خیر تم جاننا چاہتے ہو کہ میری بن ماں کی لڑکی میرے حقین کیا ہے۔ ہان تو ڈیوک اس کو اب سے کرسمس تک کے عرصہ مین کسی وقت لے کر چلا جانا چاہتا ہے۔ وہ فیوڈل طریقہ کے مطابق۔ بیاویریا کے قدیم قلعے مین کرسمس کے

دالے ہین۔ اس خورد سال کی جدائی بڑی شاق ہے لیکن وہ ضرور آسودہ وخرم رہے گی۔ اور مین کارل ڈیوک آف فریڈرک کے سوائے کبھی کسی ایسے شخص سے نہین ملا ہون جو اس سے زیادہ مجھے پسند خاطر ہوا ہو۔ تم خود دیکھ سکتے ہو کہ بچی کس قدر اُس پر فریفتہ ہے۔"

مین نے کہا "ہان۔ مین یہ بات پاتا ہون۔ اور اب مین ڈی برٹ۔ سلام بجالاتا ہون۔ آپ ضرور آپ کے اور جیرالڈائین کے متعلق تمام امور مین میری گہری دلچسپی کا اطمینان رکھیے۔"

مین اپنے میزبان سے مصافحہ کیا اور دوسرے لحظہ مین گلی مین آگیا۔ پھر مین نے ایک گاڑی کو بلا کے اوس کے آدمی سے ڈفریر کے بنگلے واقع شانفس بری آونیو کو سیدہا ہانک لیجانے کی خواہش کی۔ وہ بھی ابھی لوٹ آیا تھا۔ چنانچہ اُس نے گرمجوشی کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا۔ اور کہہ اُٹھا۔ "ہیڈ۔ خوش قسمتی کی قسم ہے کہ مین تم سے ملنے کے لئے جانے ہی کو تھا۔"

مین نے جواب دیا۔ "تو لو پھر ہم بہت اچھے ملگئے۔" اور کہا۔ "ڈفریر مین یہان ایک بہت ضروری کام پر آیا ہون۔ لیکن سب سے پہلے مجھ سے یہ کہو کہ کیا کبھی تم نے ڈیوک آف فریڈرک کے نسبت بھی سنا ہے۔"

ڈفریر کہہ اُٹھا۔ "وہ ڈیوک آف فریڈرک! مین تو اسی کی نسبت تم سے ملنے والا تھا تمنے تو بلاشبہ اس کی عنقریب مین ہونے والی شادی کا ذکر سوسائٹی کے اخبارون مین دیکھا ہوگا۔"

مین نے جواب دیا۔ ہان مین سنا ہون۔ وہ جیرالڈائین ڈی برٹ کے ساتھ منسوب ہے۔ مین رات کا کھانا ڈی برٹ کے ہان ہی کھایا ہون۔ اور ڈیوک سے بھی تناول طعام کے وقت ملا ہون۔ ڈی برٹ نے مجھے سب کچھ اس کی نسبت کہدیا ہے۔ اور ڈفریر مجھے یہ معلوم کرکے بہت خوف ہوا ہے کہ اس شخص سے ڈی برٹ کو میڈم کو لچی نے ہی ملایا ہے۔ بس اتنی بات ہی میری شبہات کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ڈفریر مین بتاتا ہون کہ تم بطور خود بھی مجھے کچھ کہنے والے ہین وہ کیا ہے؟

اُس نے کہا "ہیڈ بیٹھ جاؤ۔ تم تو بے شک یہ جانتے ہو کہ میڈم پرنگرافی۔ کھولا ہون۔ یہ ڈیوک آف فریڈرک۔ بلاشبہ میڈم کے گرد وپیش گھومنے والے سیارون مین کا ایک سیارہ ہے۔"

اور میرا ذاتی اندازہ تو یہ بتلاتا ہے کہ ایک نئی سازش زیر تجویز ہے۔"

مین نے جواب دیا "یہ تو گویا میری ہی رائے ہے۔ لیکن مجھ سے یہ کہیئے کہ آپ اس کی نسبت کیا معلومات رکھتے ہین۔"

اس نے کہا "مین تو تم سے اس کے متعلق ہی ملنے آیا تھا۔ کیونکہ مجھے توقع تھی کہ تمہارے برادری کے ساتھ قدیم تعلقات ہونے کی وجہ سے تم کو شاید ڈیوک کا نام یاد ہوگا۔"

مین نے جواب دیا "مجھے تو یاد نہین پڑتا۔ لیکن نام معلوم کرنا ایک بیکار سی بات ہے یہ شخص خوبصورت ہے اور اس کے اطوار شریفانہ ہین۔ اور جب وہ ڈی برٹ کے دیوانخانے مین داخل ہوا ہے تو مجھے ایک لحہ کے لیے یہ بھی خیال ہوا کہ اس شخص کو مین اس سے قبل ضرور دیکھا ہون۔ لیکن یہ خیال فوراً دل سے دور ہوگیا۔ برین ہم اس نے ایک سے زاید دفعہ اپنی چھپی ہوئی نظرون سے مجھکو دیکھنے کا افتخار بخش کر میڈم کولچی سے اپنے تعلق کا اظہار کرنے کے قبل ہی میرے شبہات کو بیدار کر دیا تھا۔ اب مین اس کو بالکل مشتبہ شخص خیال کرتا ہون۔ اور مجھے پورا اعتماد ہے کہ یہ شخص جو محض سیدھی سادی باتین کرتے ہوئے ہمکو بظاہر دکھائی دیرہا ہے اس سے زیادہ گہری چال چل رہا ہے۔"

ڈفرین نے کہا "ہس مین شک نہین کہ اس شخص کے پاس بہت سا پیسہ ہے۔ اور یہ اعلیٰ طبقے کے لوگون مین آمد و رفت رکھتا ہے۔ اُس کے نسبت مشہور ہے کہ وہ خاصی عیاشانہ و مصرفانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ ہر لنگہام مین شکار کھیلتا ہے۔ اپنی ذاتی گاڑی پر سواری کرتا ہے۔ اسکاٹلنڈ کے جنگل کا ایک قطعہ کرایہ پر لے رکھا ہے۔ اور ہوٹل سیسل کے چند تکلف کمرے اپنے قبضے مین رکھتا ہے لیکن اس کے خلاف مین تو کوئی بات اب تک دریافت نہین ہوسکی۔ سوائے اس کے کہ وہ میڈم کے ساتھ ہمیشہ نظر آتا ہے۔"

مین نے جواب دیا "بس اس قدر ہی کافی ہے۔ فریڈرک۔ میڈم کے حلقہ بگوشون مین سے ایک ہے۔ اور اس مین شبہ نہین ہے کہ کوئی نہ کوئی شرارت ضرور دریپش ہے۔"

ڈفریہ نے جواب دیا۔ "میں تم سے متفق الرائے ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں کہ یہ بنیادی ڈیوک اس زمانہ حال کی ٹیڈیوسا[1] کے رہنے ہوا ہوا صرف ایک دوسرا سانپ ہے۔ پس ایسی صورت میں ہمیں ڈی برٹ کو متنبہ کر دینا چاہیے"

میں بیحد اضطراب اٹھا۔ اور جواب دیا۔ "میں ان کو آج رات ہی کو متنبہ کر دیتا۔ لیکن مجھے مزید شہادت مطلوب ہے۔ اور یہ ہم کس طرح بہم پہنچا سکتے ہیں۔؟"

اس نے جواب دیا۔ "ٹامکر کمپنی کے کارپردازان حتی الامکان اس کوشش میں مصروف ہیں۔ اور میڈم کے حرکات و سکنات بغور دیکھے جا رہے ہیں"

میں نے سنجیدگی سے کہا۔ "ہے تو صحیح لیکن یہ عورت خود شیطان کو بھی دھوکا دے سکتی ہے"

ڈفریہ نے جواب دیا۔ "یہ بات تو صحیح ہے لیکن ابھی سے اس معاملہ میں اپنی مداخلت کا اظہار کرنا ہمارے لئے برباد کن ثابت ہوگا۔ ہم جب تک مزید واقعاتی ثبوت بہم پہنچا کر اس معاملہ میں جنبش تک نہیں کر سکتے۔ ہمیں کس طرح آغاز کار کرنا چاہیے یہ بھی ایک مسئلہ ہے"

میں نے کہا۔ "خیر میں تو اس معاملہ میں آسمان و زمین کو تہ و بالا کر دونگا۔ میں جیرالڈائن کو بچپن سے جانتا ہوں۔ وہ ایک حسین معصوم۔ اور بن ماں کی لڑکی ہے۔ اس کی آسودگی کو برباد کرنے کی دھمکی دینے والا یہ ممکن الوقوع خطرہ ایسا بھاری ہے کہ اس پر خاموشی کے ساتھ غور کرتے ہوئے رہا نہیں جا سکتا۔ اگر میرے پاس اس قدر وقت ہوتا تو میں بیاویریا کو خود یہ دریافت کرنے کی غرض سے جاتا کہ آیا یہ ڈیوک کا قصہ صحیح ہے یا کیا۔ لیکن یہ نوع ٹامکر کے کسی کارپرداز کو ان مفروضہ اسٹیٹوں کے معائنہ کی

---

[1] ٹیڈیوسا یونانی افسانوں کا تین رکنیوں میں کی ایک رکنی تھی۔ جس کے بالوں کو انہی عقل کی دیوی نے سانپوں کی شکل میں تبدیل کر دیا تھا۔ یہ تین رکنیاں نہایت مہیب شکل کی تھیں۔ ان کا نام ٹیڈیوسا۔ اسٹینیو۔ اور یوریل تھا۔ ان کا مسکن مغربی سمندر پر بتایا جاتا ہے۔ روحانی شخص انکو دیکھ پاتا ہے وہ پتھر کا بنا جاتا ہے۔ ان میں سے ٹیڈیوسا فانی تھی۔ باقی خیر فانی چنانچہ اس کو پرسیس اور دیوی مینرو کے بیٹے پرسیس نے قتل کیا۔ اور شقدروی ذاکو بچا لیا جس سے اس نے بعد میں شادی کر لی۔ یہاں میڈیوسا سے میڈم کو بھی مراد ہے۔ مترجم

غرض سے بھیجنا مناسب ہوگا۔"

ڈفریز نے کہا۔ "میں ایسا ہی کروں گا۔"

اور میں نے کہا کہ۔ "میں اس عرصہ میں واقعات کو بغور دیکھتا رہوں گا۔ اور اگر موقع ملے تو تم یقین رکھو کہ میں ڈی برٹ کو بھی آگاہ کر دوں گا۔"

میں یہ کہکر اپنے دوست سے رخصت ہوا۔ اور گھر کو واپس آیا۔

اس کے بعد چند روز غور و فکر میں صرف ہوگئے لیکن کوئی فوری طریقہ کار ممکن معلوم نہ ہوا۔ سراغ کے بعد سراغ لگتے چلے گئے۔ لیکن سب بے نتیجہ ثابت ہوتے رہے۔ اور اب تو سوسائٹی میں شاذ ہی اوقات میرا ایسا جانا ہونے لگا۔ کہ میڈم کوچی کا نام سننے میں نہ آتا ہو۔ یہ تمام قصے اسکے تائید یا ستائش میں ہوا کرتے تھے۔ وہ ایک ایسی عورت تھی جو آنکھوں کو فریب اور تخیل کو قوت بخشتی تھی اور اس کی شخصی دلفریبیاں بھی اس کے چند اعلیٰ قابلیتوں میں داخل تھیں۔

شنبہ آئندہ کو جب میں آکسفورڈ اسٹریٹ سے گزر رہا تھا تو ایک ہرو ہیام۔ دفعتہً پیچھے کی طرف سے میرے پاس آئی۔ اس کا رویہ کھلا ہوا تھا اور ایک طفلانہ چہرہ اشتیاق کے ساتھ باہر کی طرف دیکھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہ جیرالڈائن ڈی برٹ تھی۔ اس نے اشتیاق کے ساتھ چلا کر کہا۔ "مسٹر ہیڈ۔ آپ سے ہی میں ملنا چاہتی تھی۔ آپ یہاں آئیے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔" میں فوراً اوس کے نزدیک پہنچا۔ اس نے کہا۔ "آپ نے جو پنجشنبہ کے روز ہمارے پاس آنے سے انکار کیا اس سے ہم بے حد مایوس ہوگئے ہیں۔ ہم ایک نہایت خوشگوار پارٹی جمع کرنے والے ہیں۔ میرے والد اور میں پندرہ روز کے لئے فارسٹ میاز کو جا رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے دوستوں کی مہمانداری کے لئے وہاں ہمیں بہت سی جا ملیگی۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ اور میں آپ سے خاص طور پر مجبور عنایت کرکے ہمارے پاس آنے کی درخواست کرتی ہوں۔ کیا آپ اس سے انکار کر دینگے۔؟"

میں نے اس نوجوان لڑکی کی چمکدار اور [illegible] آنکھوں کو نظر بھر کر دیکھا۔ اس کے

رخسارون پر رنگ آتا اور جاتا تھا۔ اس نے اپنے چھوٹے ہاتھون مین سے ایک ہاتھ کو میرے ہاتھ پر لحظہ بھر رکھا اور کہا۔

"مجھے آپ سے سب کچھ کہدینا چاہیئے۔ اس مین شک نہین مین یہ ضرور چاہتی ہون کہ آپ آئین۔ لیکن یہ صرف میری ہی خواہش نہین بلکہ میڈم کو بھی۔ ہان شاید آپ نے اس کی نسبت سنا ہے"

مین نے احتیاط کے ساتھ جواب دیا "کس نے اس کی نسبت نہین سنا ہے۔"

اس نے کہا "ہان لیکن مسٹر ہیڈ۔ آپ کچھ بات چھپا رہے ہین۔ میڈم آپ کے بہت بڑے دوستون مین سے ایک ہین۔ چنانچہ اس نے خود مجھے یہ کہا ہے۔ اور مجھے اس کو چھوڑ کر صرف ایک ہی گھنٹہ ہوا ہے۔ وہ پنجشنبہ کے روز آپ سے ہمارے مکان پر ملنے کی بہت مشتاق ہے۔ مین نے اس سے آپ کو ضرور موجود رکھنے کا وعدہ بھی کر لیا ہے۔ لیکن کیا یہ میرا فعل خلاف عقل نہ تھا۔ مگر مین نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ مین آپ کو آنے پر مجبور کرون گی۔ اب آپ مجھے غالباً قول شکنی نہ کرنے دینگے۔ کیون یہ آپ قول شکنی کرنے دین گے۔؟"

مین نے پوچھا "کیا فی الحقیقت میڈم کوپی نے مجھکو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی؟" اور جون ہی مین نے یہ سوال کیا۔ مجھے خود میرا چہرہ زرد ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ مین نے پھر نظر بھر کے مس ڈی برٹ کی طرف دیکھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اس نے میرے جذبات کی غلط تعبیر لگائی۔ خیر اس کا تو کوئی زیادہ خیال نہ تھا۔ کیونکہ مین نے اپنے دل مین فیصلہ کر لیا تھا۔

مین نے کہا "پنجشنبہ کے روز میرا کسی سے وعدہ تھا۔ لیکن تمہاری بات میرے لئے بمنزلہ قانون کے ہے مین اس کو ٹال نہین سکتا" چرالڈ این ہنسنے لگی اور کہی۔

"میڈم کو آپ کے لا سکنے کی نسبت میری قابلیت مین شبہ تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ آپ ضرور آئینگے بشرطیکہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے"

مین نے کہا۔ بالفرض اگر ہم اتفاقیہ طور پر نہ ملتے تو؟"

اس نے جواب دیا "مین آپ کے گھر ہی کو جانے والی تھی۔ میرا ارادہ اس معاملے مین کوئی دقیقہ

اٹھا نہ رکھنے کا تھا۔ آپ کے بغیر میری پارٹی مکمل نہ ہوتی ۔ اب چونکہ آپ آتے ہیں سب کچھ ٹھیک ہو رہیگا کل والد آپ کو اس کے متعلق لکھیں گے ۔ وہ اکثر بنک سے سوار ہو کر فارسٹ میانر کو جایا کرتے ہیں ۔ شاید آپ اُن کے ساتھ آنے کا انتظام کر سکیں گے ۔ لیکن آپ کو سب تفصیل اُنھی سے معلوم ہوگی ۔ میں آپ کا ہزار بار شکریہ ادا کرتی ہوں ۔ آپ نے مجھے ایک شادان و فرحان لڑکی بنا دیا ہے ۔"

اسوقت خون میری رگوں میں تیزی سے دوڑ رہا تھا ۔ اور میرا قصد مصمم ہو چکا تھا ۔ میڈم کامیرے ساتھ اپنی ملاقات کی خواہش ڈی برٹ کے مکان پر رکھنا بلا کسی قوی وجہ کے نہ تھا ۔ وہ اپنی عادتی چالاکی کے ساتھ جیرالڈائین ڈی برٹ کو ایک سے زاید معاملات میں اپنی مقصد براری کا ذریعہ بنا رہی تھی ۔ مجھے اب صاحب بنک کو متنبہ کر دینے میں ایک لمحہ بھر بھی تاخیر کرنیکا موقع نہ تھا ۔

پس ایک گاڑی کو بلا میں نے گاڑی بان سے سیدھا ڈی برٹ کے بنک موقوعہ شہر کو ہانک لے چلنے کہا ۔ اور بارہ بجتے ہی فوراً گریس چرچ اسٹریٹ کو پہنچا ۔ یہاں سے چند ہی لمحوں میں گاڑی ایک تنگ گلی کے طرف مڑی جو کہ سینٹ مارک کے احاطہ کو جاتی تھی ۔ یہاں میں نے گاڑی بان کی ادائی کی اور ایک لحظہ کے بعد ہی بنک کے مقابل کے کھلے احاطہ میں پہنچگیا ۔ یہ احاطہ بند مقام تھا ۔ لیکن گریس چرچ اسٹریٹ سے اور ایک گلی آکر اس میں نکلتی تھی ۔ جو کہ اس گلی کے بالکل متوازی تھی جس سے کہ میں خود آیا تھا ۔ ایک پتلی عمارتوں کی قطار ان دونوں گلیوں کو آپس سے جدا کرتی تھی ۔ یہ قطار اُن مکانات سے جو کہ احاطہ کی راس بازو کے اگلے حصے کو بناتے تھے ۔ کوئی پچاس فیٹ کے فاصلے پر ایک لمحت رک گئی تھی ۔

میں اگرچہ کہ ڈی برٹ کو اچھی طرح جانتا تھا ۔ لیکن کئی سال ہوئے تھے کہ اس قدیم بنک کو نگیا تھا ۔ پس میں نے اپنے چاروں طرف غور سے دیکھا تھی کہ میری نظر ایک پیتل کی تختی پر پڑی جس پر کہ بنکا مشہور نام لکھا ہوا تھا ۔ میں اس کے آفس میں داخل ہوا ۔ اور روپیہ گننے کی میز کے پاس جا کر پوچھا کہ کیا ڈی برٹ اندر ہیں ۔ منشی نے اثبات میں جواب دیا اور اس کو یعنی ڈی برٹ کو میرا کارڈ دے کر دوسرے دروازے سے ہوتے ہوئے ایک اندر کے کمرے میں داخل ہوا ۔ اور ایک دوسرے ہی منٹ پھر نمودار ہو کر مجھ سے اندر آنے کی درخواست کیا ۔ میں نے ڈی برٹ کو ایک لکھنے کی میز پر بیٹھا ہوا

پایا۔ جس پر اُجالے کا حلقہ ایک پردہ پوش روشنی سے پڑ رہا تھا۔

اس نے اُٹھ کر اور اپنی عادتی گرمجوشی کے ساتھ آگے آکر کہا۔ "آؤ ہیڈ۔ تمہارا خیر مقدم کیا جاتا ہے کیوں کیا وجہ ہے کہ مجھے اس ملاقات کے ذریعہ مرہون منت ہونے کا موقع دیا گیا ہے۔ بیٹھو۔ میں تمہیں دیکھکر خوش ہوا ہوں۔ اور ہاں بسبیل تذکرہ۔ جیرالڈائن مجھ سے کہتی تھی نے "

میں نے قطع کلام کیا اور کہا۔ "میں ابھی آپکی دختر سے ملا ہوں اور اور اسی پارٹی کے متعلق ہی کوئی غرض ہے جس کے لئے میں خاص طور پر آپ کو آپ کے کاروبار کے گھنٹوں میں تکلیف دینے آیا ہوں"

اُس نے جواب دیا۔ "میں آپ کے لئے دس منٹ نکال سکتا ہوں۔ اور یہ کہکر اس نے اپنے اطراف میں نظر دوڑائی اور پھر کہا۔ ہیڈ۔ حقیقت یہ ہے۔ جیرالڈائن اس فکر میں ہے کہ تم ہماری فارسٹ میاتر کی پارٹی میں شریک ہو اور میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ تم اپنے ارادہ پر غور مکرر کرو۔ ڈیوک تم کو چاہنے لگ گیا ہے۔ اور چونکہ تم اتفاقاً میڈم کولچی کو بھی جانتے ہو۔ پس اگر تم ہم کو ایک یا دو رات اپنی سوسائٹی سے لطف بخشو گے تو ہم سب کو خوشی ہوگی "

میں سنجیدگی سے جواب دیا "میں جیرالڈائن سے آنے کا وعدہ کر لیا ہوں۔ لیکن ڈیوک برٹ آپ کو چاہیئے کہ مجھے معاف کریں۔ میں آپ کے کاروبار کے اوقات میں ایک نازک خانگی معاملے کے متعلق مخل ہونے آیا ہوں۔ مجھے جو کہنا ہے اس کے متعلق آپ کچھ بھی خیال کریں۔ لیکن آپ سے مجھے فرداً فرداً درخواست کرنی چاہیئے کہ اس کو بطور راز ان عمدہ خیالات کے ساتھ سنیں۔ جن خیالات نے کہ مجھے آپ تک آنے آمادہ کیا ہے۔ "

اس نے جواب دیا "میرے پیارے ہیڈ۔ تمہارا کیا مطلب ہے۔ براہ کرم تمہارے بیانات کی مزید تشریح کرو۔ "

میں نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میں غیر مطمئن ہوں۔ بالکل غیر مطمئن ہوں۔ نیز میں ایک عجیب مشکل کی حالت میں ہوں۔ اور میرے خوف کے اسباب ظاہر نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ تو اس بیاہ سے خوش ہیں جو جیرالڈائن کرنے والی ہے۔ اور میرے پاس ڈیوک آف فریڈرک پر شبہ رکھنے کے

وجوہات موجود ہیں۔ اور یہ وجوہات ایسے ہیں کہ سردست میں اُن کو افشا نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے لازم ہے ہاں ڈی برٹ آپ کی لڑکی کے سہیو دیوں کے خیال سے مجھے لازم ہے کہ تمہیں اس شخص کے ساتھ ہشیاری سے کاروبار کرنے کے متعلق آگاہ کر دوں۔"

ڈی برٹ نے اپنی طلائی فریم کی عینک میں سے مجھے ایک حیرت کی وضع سے دیکھا۔ اور بالآخر کہا "اگر کوئی دوسرا شخص مجھ سے اس طرح رکاوٹ کے ساتھ کہتا تو یقین ہے کہ میں اس کو دروازے کا راستہ دکھاتا۔ کیا ہیڈ۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ ایک نہایت اہم بیان بلکہ تہمت ہے اور تمہیں شرافت کے خیال سے یہ لازم ہے کہ اس کی تشریح کریں۔"

میں نے جواب دیا "میں اسوقت تو کر نہیں سکتا۔ البتہ یہ میں دوبارہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے خیالات آہم ہیں۔ اور جو کچھ کہ میں آپ سے چاہتا ہوں وہ صرف یہی ہے کہ آپ دُگنے احتیاط سے کام لے کر جہاں تک ہو سکے اس شخص کے اسلاف کو دریافت کریں۔" ڈی برٹ عجلت کے ساتھ اپنی جائے سے اُٹھتے ہوئے میرا قطع کلام کیا اور کہا۔

"تمہارے اور ہمارے باہمی کاروبار میں یہ پہلا موقع ہے کہ تم نے بدمذاقی دکھلائی۔ میں ڈیوک سے آج سہ پہر میں ملوں گا۔ اور مجھے لازم ہوگا کہ میری اور اسکی اُس منفعت کی خاطر تمہارے بیان سے آگاہ کر دوں۔"

میں نے جواب دیا "میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں گے۔ اور آپ یاد رکھیے کہ میرا انتظام اس طور پر آپ کو دیا گیا ہے۔"

صاحب بنک نے جواب دیا "یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک شخص کو اس قسم سے متنبہ کیا جائے اور پھر اس کو کوئی اس کی وجہ نہ بتلائی جائے۔"

میں نے کہا "میں آپ کو میرے وجوہات بتلاؤں گا۔"

اس نے پوچھا۔ "کب؟"

میں نے جواب دیا "پنجشنبہ کی شب کو۔" اور پوچھا "کیا آپ اسوقت تک میرے راز کو مقدس سمجھیں گے (یعنے افشا نہ کریں گے) اس نے کہا "تم نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے۔ لیکن میں

تمہارے کہنے کے مطابق کروں گا۔ مجھے جیرالڈین کو بلاضرورت پریشان کرنے کا بہت افسوس ہوگا۔ مگر مجھے کامل یقین ہے کہ تم غلطی پر ہیں۔ اور تم نے ڈیوک کو میرے گھر پر ملاقات کرنے سے قبل کبھی نہیں دیکھا ہے"

مین نے جواب دیا "مین جانتا ہون یہ سچ ہے لیکن مین اسوقت کچھ بھی زیادہ بیان نہیں کرسکتا مین اپنے وجوہات کی پوری پوری تشریح پنجشنبہ کی شب کو کرون گا"

ڈی برٹ اپنی جائے سے اٹھا اور مجھ کو سلام کیا۔ لیکن یہ سلام اس کے عاوتی دوستانہ طریقہ کے مطابق نہ تھا۔ مین بھی چل کھڑا ہوا۔ اور میرا وقت پنجشنبہ تک نہایت پریشانی مین کٹا۔

بعد ازان مزید غور و خوض کے بعد مین نے یہ مصمم ارادہ کرلیا کہ اگر مجھے کوئی نئی بات فریڈرک کے متعلق نہ دریافت ہوگی تو مین ڈی برٹ کو میڈم کوچی کی نسبت اپنے معلومات سے آگاہ کردون گا۔ اور اس طرح اگر جیرالڈین ڈیوک سے بیاہ کرے گی تو کم سے کم اپنے باپ کی کھلی آنکھون کے سامنے کرے گی۔ لیکن مین نے جب یہ ارادے کئے تو اس کا بہت کم خیال کیا کہ اتفاقات کی بدولت آیندہ کیا پیش آنے والا ہے۔

مین پنجشنبہ کا دن نکلتے ہی خواب پریشان سے صبح کو اٹھا۔ اور شہر لندن کو ایسی تاریک گہرین گرا ہوا پایا جو گذشتہ چند سالون سے کبھی دیکھنے مین نہین آئی تھی۔ میری نظر کی حد بمشکل صحن کے اُن لنگرون کے اوپر سے جاسکتی تھی جن کے اطراف دھوین سے لدی ہوئی گہر نہایت درجہ سکون کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔

دوران صبح مین۔ مجھے ڈی برٹ کا ایک تار ملا۔

اس کے مندرجہ الفاظ یہ تھے "سوا چار بجے نبک مین مجھ سے ملو"

چنانچہ مین تین بجنے کے تھوڑی ہی دیر بعد دھوئین سے بچتا ہوا۔ اور راستہ کا زیادہ حصہ پیادہ قطع کرتا ہوا منزل مقصود کی طرف چلا۔ اور وقت مقررہ پر سینٹ مارک کے احاطہ کو پہنچا۔ اب مین نبک کے نزدیک پہنچ رہا تھا کہ گہری گہر مین دو آدمیون کی مجھ سے سخت ٹکر ہوئی۔ ان مین سے ایک نے معذرت چاہی لیکن قبل اس کے کہ مین کچھ جواب دیسکتا وہ مخاطر کی ہوئی گہر مین غایب ہوگیا۔ تاہم مین نے اس کے چہرہ کی جھلک

دیکھ لی۔ وہ ڈیوک آف فریڈرک تھا۔ اس تنگ احاطہ کے پار بنک کے مقابل کی جانب مین نے ایک کھلے دروازے سے روشنی کی کرنین نکلتی ہوئین دیکھین۔ یہ اطراف کی تاریکی مین دھندلی سی روشنی پیدا کر رہی تھین۔ مین اس احاطہ کو قطع کر کے اُس طرف گیا۔ تاکہ یہ دریافت کرون کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ مین نے تب معلوم کیا کہ یہ روشنی ایک پرانی وضع کے کھانا کھانے کے گھر سے نکل رہی ہے جس کی وضع قطع ہارٹفورڈ شہر کے مشہور و معروف "کاک" (نامی کھانا کھانے کے گھر) سے ملتی ہوئی ہے۔ اس طرح مین اندھیرے مین کھڑا تھا۔ کہ وہ دو آدمی جن کی مجھ سے مڈبھیڑ ہوئی تھی۔ اس کھانا کھانے کے گھر مین داخل ہوئے۔

اب مین بنک کو واپس ہوا۔ اور میرے پہنچتے ہی منشی میرے پاس آیا۔ اس نے کہا "مسٹر ڈی برٹ کسی کی طلبی پر نصف گھنٹہ قبل باہر گئے ہوئے ہین۔ لیکن انہون نے۔ مسٹر سیڈ آپ سے کہا ہے کہ ان کے لئے ٹھہرے رہین۔ انھون نے سارے بار کے اندر واپس ہونے کی توقع ظاہر کی ہے۔" مین ڈی برٹ کی خواہش کے بموجب بیٹھ گیا۔ ایک منشی نے میرے لئے تمباکو لا دیا۔ اور مین نے اپنی کرسی دہکتی ہوئی آگ کے مقابل مین کھینچ لی۔ اس عرصہ مین رہ رہ کر کوئی نہ کوئی سرسری طور سے کہر کے نسبت جو کہ لحظہ بلحظہ شدت مین بڑھتی جاتی تھی۔ کچھ نہ کچھ کہتا جاتا تھا۔

اس طرح وقت گذرتا گیا۔ بنک تو درحقیقت چار بجے ہی بند ہو چکا تھا۔ لیکن اہلکار تکمیل حسابات مین اور رات کے واسطے جائے کو درست کرنے مین معروف تھے۔ نیز تخلف خانہ جات زر سے روپیہ خالی کیا جا رہا تھا۔ اور یہ روپیہ بڑی گاڑیون مین لیجایا جا رہا تھا۔ جہان کہ متعدد تجوریان رکھی ہوئی تھین۔ اس وقت آتش دان کے چوکھٹے پر رکھی ہوئی گھڑی کے سوئیان سوا پانچ پر تھین کہ چابکون کی آواز صاف طور پر باہر کی طرف سنائی دی۔ اور دوسرے لحظہ مین مین نے ایک شاندار طور پر آراستہ کی ہوئی بروغم اور گھوڑون کی جوڑی بنک کے باہر کی طرف آتی ہوئی دیکھی۔ اس پر سے ایک پیادہ اُترا اور شاگرد پیشہ کو ایک چٹھی دیا۔ یہ چٹھی آفس مین لائی گئی اور چونکہ وہ میرے لئے تھی لہذا مجھکو دی گئی۔ مین نے تحریر پر نظر ڈالی اور دریافت کیا۔ کہ یہ خط ڈی برٹ کے پاس سے آیا ہے یا کیا پھر مین نے لفافہ چاک کیا اور حسب ذیل تحریر پڑھی۔

"پیارے ہیڈے۔" مین چونکہ غیر متوقع طور پر لنس بنک واقع بارڈ اسٹریٹ مین روک لیا گیا ہون اس لئے تمہارے واسطے بروہام بھیجا ہون۔ کیا تم فوراً آؤ گے اور مجھکو لنس بنک سے سوار کر لوگے ؟ مہربانی کرکے میرے منشم ڈربی شایر سے چھوٹی تجوری کی کونجیان مانگ لو۔ وہ مستحکم کمرہ کو مقفل کرکے تمہین دیدے گا۔

مین ہون تمہارا

ہیاری ڈی برٹ

مین منشم کی طرف مخاطب ہوا۔ وہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔ اوس کے بال کچھ سیاہ اور کچھ سفید تھے۔ اور اس کے چہرے کی وضع متفکرانہ تھی۔

مین نے اُس سے کہا۔ "مسٹر ڈی برٹ چاہتے ہین کہ مین چھوٹی تجوری کی کونجیان انھین لیجاکر دون۔" مین نے اس شخص کو میرے کہنے پر حیرت سے بھوین چڑہاتے دیکھا۔

اُس نے جواب دیا۔ "ایک خلاف معمول طلبی ہے۔ لیکن مسٹر ڈی برٹ کی تعمیل لازم ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ کونجیان عموماً مسٹر فرام کے پاس یا میرے پاس رہا کرتی ہین۔ کیونکہ مسٹر ڈی برٹ ان کی نسبت پریشان ہونا پسند نہین کرتے۔"

مین نے منشم کو چٹھی پڑہا کر دیتے ہوئے جواب دیا۔ "یہ اُن کا خط ہے۔" اُس نے ہاتھ مین لیکر اُس کو پڑہا اور پھر کہا:۔

"کیا اگر مین یہ خط رکھ لون تو آپ کو اعتراض تو نہ ہوگا۔ یہ طلبی اس قدر خلاف عادت ہے کہ مین اس چٹھی کو وثیقتہً رکھنا چاہتا ہون۔"

مین نے کہا۔ "آپ بے شک رکھ لے سکتے ہین۔"

---

لہ یعنی وہ کمرہ جس مین آتش زدگی اور نقب زنی کا اثر نہ ہو۔ ایسے کمرے عموماً بنک کی عمارتون مین قیمتی اشیاء کے رکھنے کے لئے بنائے جاتے ہین۔ مترجم۔

اس نے جواب دیا "بہت اچھا صاحب مجھے چند لمحوں کے لئے آپ کو روک رکھنا ہوگا۔ کیونکہ ہم نے ابھی روپیوں کے ڈبے پورے خالی نہیں کئے ہیں۔ اور چونکہ تمام دیگر تجوریوں کی کنجیاں اس چھوٹی تجوری میں رکھی جاتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو چھوٹی تجوری کی کنجیاں ایک یاد دلانے میں ہی لادوں گا۔"

منشیوں نے پھرتی کی اور رات کا کام جلدی سے ختم کیا۔ پانچ بجنے کے کچھ ہی دیر بعد میں ڈی بریسی کی پُرتکلف و آرام دہ بردہام میں چھوٹی تجوری کی کنجیاں جیب میں رکھکر بیٹھ گیا۔

راستہ سے ہم گھر کے ہر لحظہ زیادہ گہرے ہوتے جانے کے باعث بہت آہستہ آہستہ جانے لگے رفتہ رفتہ جب براؤ اسٹریٹ آپہنچی تو کوچبان نے گاڑی موڑی اسوقت یکایک مجھپر عجیب حالت طاری ہوئی۔ میرا سر چکرانے لگا اور میرے رگ و ریشہ میں غیر معمولی کمزوری سرایت ہونے لگی۔ پہلی دفعہ مجھپر ظاہر ہوا کہ بردہام ایک ہلکی خوشبو سے مہک رہی ہے۔ اس میں شک نہ تھا کہ کلوروفارم کی بو کے پہلے ہی معلوم کر لینے میں۔ مانع ہوئی تھی۔ لیکن اب چونکہ بیہوشی کا احساس مجھپر زیادہ ہوتا تھا۔ لہذا میں نے کوشش کی کہ کوچبان کو اپنی طرف متوجہ کروں۔ اس میں میں مطلق کامیاب نہ ہوا۔ اب تو ابھی طرح خطرے سے چوکنا ہو کر میں نے دروازہ کھولنے کی سعی کی لیکن یہاں بھی میری تمام کوششوں کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور یہی حال دریچوں کے ساتھ بھی ہوا۔ کیونکہ یہ بھی نہایت مضبوطی کے ساتھ بند کر لئے گئے تھے۔

اب تو میرے دل میں یہ خطرہ کہ میں کسی زبردلانہ سازش کا شکار ہوں۔ اچھی طرح جاگزین ہوگیا۔ میں نے لوگوں کو متوجہ کرنے کے خیال سے چلانا اور گڑبڑ کرنا شروع کیا۔ اور بالآخر دریچے توڑنے کی کوشش بھی کی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ سر کے گھومنے میں زیادتی ہونے لگی۔ اور میری نظروں کے سامنے ہر چیز چکر کھاتی ہوئی نظر آنے لگی۔ بنک ڈی برٹ اس کی تجوری کی کنجیاں جو کہ میرے جیب میں تھیں اور اس کی لڑکی جیرالڈین کا خیال اور اس کے متعلق خطرہ یہ سب میری نظروں میں ایک مبہم سا تصویروں کا مجموعہ بن گئے۔ اور دوسرے ہی لمحہ میں میرے ہوش و حواس جاتے رہے۔

بالآخر جب میں ہوش میں آیا تو اپنے کو ٹینی کے قریب و جوار میں ایک اجاڑ زمین پر پڑا ہوا پایا۔

اب ایک یا دو لحظون تک تو مجھے بالکل یاد نہ آیا کہ کیا واقعات پیش آئے۔ مگر بعد مین بجلی کی چمک کی طرح تیزی سے یہ سب باتین یاد آگئین۔ چنانچہ مین نے اپنے دل مین "ڈیوک آف فرینڈرک۔ بیانک اور جیلڈاُن" کے الفاظ کہے، اور کہتے ہی اچھل کر پاؤن کے بل کھڑا ہوگیا۔ اس کے بعد جب مین نے اپنے جیبون کا جلدی سے امتحان کیا تو میرے بُرے خیالات کی تصدیق ہوگئی۔ کیونکہ چھوٹی تجوری کی کونجیان میرے جیب سے غائب تھین۔ گھڑیال اور پیسے تو جون کے تون رکھے ہوئے تھے مگر کونجیان ہی چرالی گئی تھین۔

اب ایک دو لمحہ تک تو مین اُن بخارات کے باعث جو کسی ذریعہ سے بر وہام مین پیدا کئے گئے تھے غنودگی کے عالم مین پڑا رہا۔ اس کے بعد مین نے فوری کارروائی کی ضرورت محسوس کی۔ اور قریب کے ریلوے اسٹیشن کا راستہ لیا۔ یہان یہ دیکھکر مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ گیارہ بجکر تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے۔ اس مین شک نہ تھا کہ مین ان بدمعاش سازشیون کے اندازہ کئے ہوئے وقت سے قبل ہی ہوش مین آگیا تھا۔ الغرض مین شہر کو جانیوالی پہلی گاڑی پر سوار ہوگیا۔ اور طریقہ کار کا تصفیہ اپنے دل مین کرلیا۔ ڈی برٹ کو اس وقت آگاہ کرنا تو محض اس چھوٹی سی بات کی وجہ سے ناممکن تھا کہ وہ شہر سے کہین باہر چلا گیا تھا۔ اور اس امر کا خیال کہ ڈفر سے ملاقات کیجائے۔ یہ بھی وقت کی اہمیت کے نظر کرتے درست نہ تھا۔ نیز بنک کی پرخطر حالت مین بھی ذرہ بھر شبہ نہ تھا۔ پس مجھپر لازم تھا کہ سینٹ مارک کے احاطے پہنچنے مین تھوڑی سی دیر بھی بلا شدید ضرورت روا نہ رکھون۔

جون جون مین واقعات پر غور کرتا رہا مجھے زیادہ اس بات کا یقین ہونے لگا۔ کہ بنک کے مقابل کا ہوٹل میڈم کے ایجنٹون کے اکٹھا ہونے کا مقام ہے۔ پس مین جلدی سے یہ ارادہ کرلیا کہ کسی بھیس مین وہان پہنچون۔ اور چونکہ میرا ایک زمانے مین اس بدنام شدہ مجلس سے تعلق تھا۔ اس لئے مجھے ان کا پاس ورڈ یعنی پہچان کا لفظ معلوم تھا۔ چنانچہ مین خیال کیا کہ اس ذریعہ سے مین بلا شبہ مکان مین داخل ہوسکتا ہون۔ باقی باتون کو تو مجھے اتفاق پر چھوڑ دینا ضرور تھا۔

الغرض شہر کو پہنچتے ہی مین ایک نائک ایجنٹ کے پاس پہنچا جس کو مین پہلے سے جانتا تھا۔ اُس نے مجھے پہچانا۔ اور مین نے بھی اس کو اصل حالات اس قدر کافی طور پر بیان کئے جسقدر کہ اس کو میری امداد

آمادہ کرنے کے لئے ضرورہوا۔ یہاں ایک بالکل تھوڑے سے عرصہ میں میری شکل بدل گئی۔ چند دانشمندانہ علامات سے میری عمر میں گویا اور بیس سال شامل کر دئے گئے۔ اور ایک سیاہ بالوں والی ٹوپی نے میرے بالوں کو پوری طرح چھپا دیا۔ میرے جسم کو گہرا زیتونی رنگ دیا گیا۔ ایک موٹے سفری بلند اونی کارڈ والے لبادے میں میں خود اپنے کو بمشکل پہچان سکا۔ یہ آخری کام یہ تھا کہ میں نے ایک بھرا ہوا ٹمنچر اپنے جیب میں ڈال دیا۔ اور پھر بدترین سے بدترین بات کے مقابلے پر آمادہ ہو کر جلدی سے باہر نکل آیا۔

اب صبح[1] کے بارہ اور ایک کے درمیان کا وقت تھا۔ اور گھر ہمیشہ سے زیادہ گہری تھی۔ اگرچہ کہ انسان کو جبت ہی کم آنکھ سے بہتر جانتے ہونگے۔ لیکن اس پر خطر سفر میں ایک بادبود تقریباً ساتھ تھک گیا مگر بالآخر جب سنت مارک کے احاطہ پہنچا تو بس دقت میں بمشکل سانس لے سکتا تھا۔ گھر میرے پھیپھڑوں میں چبھ رہی تھی۔ اور میرے گلے کو اذیت پہنچا رہی تھی۔ نیز میرے آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔ یہاں میں نے اس پولیس والے کے قدموں کی متوازن آواز بھی سنی۔ جو کہ رات کو پہرہ دیا کرتا تھا۔ مگر میں نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اور احاطہ میں سے ہو کر کھانچے۔ مکان کی طرف چلا گیا۔ وہاں قندیل برستور جل رہی تھی۔ لیکن کچھ دھندلی ہو گئی تھی۔ اور صرف اسکی کچھ چمک دکھائی دیتی تھی۔ اس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ یہ چمک ایک دریچہ سے نظر آتی تھی۔ کیونکہ اصل دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ القصہ میں اس بند دروازے پر کھٹکھٹایا۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً آیا اور اس کو کھولا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا کام ہے۔ میں نے سبائی کے پہچان کا لفظ کہا۔ اس کے کہتے ہی اس کے چہرے پر کچھ تغیر سا واقع ہوا۔ اس نے میری شباہت کو غور سے دیکھا۔ اور اس کے بعد مجھے فوراً اندر داخل کر لیا۔

اس آدمی نے کہا "کیا آپ یہاں آج کی رات کسی دوست کے آنے کے متوقع ہیں۔ اب تو بہت دیر ہو گئی ہے اور ہم بند کر رہے ہیں"

---

[1] رات کے ۱۲ بجنے کے بعد جو گھنٹے شروع ہوتے ہیں وہ صبح کے گھنٹے کہلاتے ہیں۔ مترجم

جون ہی اس نے یہ الفاظ کہے مجھے ایک پچھلی بات شررِ برق کی طرح فوراً یاد آگئی۔ مین اوپر کھ آیا ہون کہ جب مین ڈیوک کو ڈی برٹ کے مکان پر دیکھا تھا تو ایک فراموش شدہ شباہت کے خیال مین پریشان رہا تھا لیکن اب مین پہچان گیا۔ کہ یہ آدمی فی الحقیقت کون ہے۔ زمانۂ گذشتہ مین بمقام نیپلس ایک انگریز لڑکا ڈیک نامی میڈم کے ویوانخانے مین اکثر دیکھائی دیا کرتا تھا۔ پس یہ ڈیک اور ڈیوک آف فرمڈیرک ایک ہی تھے۔

مین نے استقلال کے ساتھ کہا "مین مسٹر ڈیک کو یہان دیکھنے آیا ہون"

اُس آدمی نے گردن ہلائی یعنی میری اتفاقیہ گولی نشانہ پر لگی۔

اس نے کہا "مسٹر ڈیک بالاخانہ پر ہین۔ کیا آپ بطور خود اوپر جائینگے یا مین آپ کے آنیکی اطلاع کردون۔"

مین نے کہا "مین خود اوپر چلا جاؤنگا۔ وہ ——" آدمی نے قطع کلام کرکے کہا۔

"تیسری منزل پر سامنے کے کمرے مین ہین"

اس کے بعد وہ شخص کھانے کے کمرے مین واپس چلا گیا۔ چنانچہ مین نے اس کے اندر داخل ہونے پر کمانی دار دروازے کے بند ہونے کی آواز بھی سُنی۔ اب ایک لحظ بھر بھی مین نے پس وپیش نہ کیا۔ اور سیڑھیون پر چڑھنے لگا۔ ان سیڑھیون پر وینیز راستہ پر پوری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ مگر مین چلتا چلا گیا۔ پہلی اور دوسری منزل سے گذر گیا۔ اب تیسری منزل پر پہونچا۔ جب اس تیسری منزل کی سیڑھیون کے چبوترے پر آیا تو ایک کھلا دروازہ دیکھا۔ اور چھوٹے کمرے مین جس کا رخ احاطہ کی طرف تھا۔ ایک روشنی کی چمک بھی دیکھا۔ یہ روشنی ایک لیمپ کی تھی جو کہ صنوبر کے میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس کی بتی بہت کم کردیگئی تھی کمرے مین اس میز اور لیمپ کے سوا اور کوئی فرنیچر نہ تھا۔ مین اندر داخل ہوکر چارون طرف نظر ڈالا۔ ڈیوک موجود نہ تھا۔ اب مین یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آگے کیا کرون۔ اتنے مین چند آدمیون کی آوازین آنے لگین۔ اور سیڑھیون پر چڑھتے ہوئے قدمون کی آہٹ سنائی دی۔ ساتھ ہی میری نظر ایک خالی برتنون کی الماری پر پڑی۔ جس کے پٹ کھلے پڑے تھے۔ چنانچہ مین اس کی طرف بڑھا۔ اور اندر داخل ہوکر

آہستگی سے دروازہ بند کر لیا۔ جون ہی وہ آدمی نزدیک آئے مین نے اپنا پنجہ جیب سے نکال کر ہاتھ مین لے لیا۔ اب یہ خیال ہوا کہ فریڈرک کو میرے آمد کی خبر دیگئی ہوگی۔ اور وہ ایسی صورت مین مجھے تلاش کرے گا اور غالباً ضرور الماری مین دیکھے گا۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ تین یا چار آدمی سیڑھیون سے آرہے ہین۔ نیز مجھے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ میری زندگی اب ایک لمحہ بھر کے لیے بھی خریدی جانے کی مستحق نہین ہے۔ اسوقت مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ خیال آیا کہ مین نے احاطہ کے پولیس والیکی امداد طلب نہ کی۔ غرض اس کے بعد ہی وہ لوگ کمرے مین داخل ہوئے۔ اور جب وہ اندر آچکے تو مین نے اطمینان سے سانس لی۔ وہ آپس مین اس طرح باتین کرنے لگے۔ کہ گویا مین وہان موجود ہی نہ تھا۔ نیچے نوکر نے ضرور میرے نقطہ شناخت کو اس قدر کافی سمجھا کہ میرے منتظر پر نمودار ہونے کا ذکر کرنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ ان آدمیون مین سے ایک نے لیمپ کو اس کے انتہائی شعلہ کی حد تک بڑہا کر دریچہ مین رکھدیا۔

پھر اس نے ہنس کر کہا۔ "اس قدر روشنی ہماری اغراض کے لئے کافی ہوگی۔ ورنہ ایسی گہری کہرین جیسی کہ اب ہے تیر نشانہ خطا کر جائے گا۔"

دوسری آواز آئی "جس قدر کہر گہری ہوگی اسی قدر خنسہ کم ہوگا" اس آواز کو مین نے پہچانا یہ ڈیوک کی تھی۔ پھر اس نے کہا۔ "صاحبو اگر آپ تیار ہین تو مین بھی بالکل تیار ہون"

پہلے جس شخص نے بات کی تھی۔ اس نے کہا۔ "بہت اچھا۔ مین بلزہاؤس کو جاتا ہون۔ اور دریچہ کے باہر کے ونڈے کو رسی باندھ دیتا ہون۔ تم ڈریک گھڑی کی لاٹھ کی طرح اسے جھولتے رہوگے۔ اس کا کوئی خوف نہ کرنا۔ کیونکہ تم برابر حساب کے ساتھ دریچہ کے برآمدے پر اتر جاؤگے۔ اب کیا کوئی اور بات دریافت کرنی ہے؟"

فریڈرک نے جواب دیا نہین۔ مین تیار ہون۔ تم اپنا کام جس قدر جلدی سے کر سکتے ہو کر لو۔ تم تو اب اس دریچہ کے دیکھنے مین جس مین روشنی جل رہی ہے ہرگز غلطی نہین کر سکتے۔ مین دریچہ کا نچلا حصہ کہلا رکھتا ہون اور کمان سے مارے ہوئے پتلی ڈوری والے تیر کو لینے کے لئے

تیار رہتا ہوں۔"

اس کے شریک نے جواب دیا "پس اسطرح کام ہو جائیگا۔ جب تیر تم تک پہونچے تو تم اس کو اس قدر جلدی سے کھینچ لو جتنا کہ تم سے ہو سکے کیونکہ رسی پتلی ڈوری سے بندھی رہے گی۔ یہ لو یہ آرا ڈنڈا ہے۔ اس کو صرف رسی سے لٹکا دینا اور آر پار جو نکل لینا۔ پس اب سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ میں جاتا ہوں۔"

یہ کہکر وہ آدمی جس کا کام تیر کو کھلے دریچے کے اندر مارنا تھا کمرہ سے باہر چلا گیا۔ میں نے اسکے سیڑھیوں پر سے آہستہ گزرتے ہوئے قدموں کی آواز سنی اور اب میں الماری کے دروازے کو نصف انچ کے قریب کھولکر اُن دیگر تین آدمیوں کے کاروبار کو جو کہ مقابل کے منظر پر باقی رہگئے تھے دیکھ سکا۔ وہ لوگ دریچہ آہستگی سے کھولے۔ اور آپس میں بی آواز کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ مجھے اُن کے حرکات و سکنات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ انتہائی درجہ کی مضطربانہ حالت میں مبتلا ہیں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی فریڈرک کے منہ سے ایک طمانیت کی آواز نکلتی ہوئی سنائی دی۔ اور کوئی چیز تیزی سے کمرے میں داخل ہو کر مقابل کی دیوار سے ٹکرائی۔ اس کے ایک لمحہ بعد وہ لوگ ایک ریشمی ڈوری کو کھینچنے لگے۔ جس کے ساتھ ایک تار کی رسی لگی تھی۔ ڈوری کھینچنے ہوئے پر میں نے ڈیوک کو اپنا ہاتھ نکالتے دیکھا۔ ایک چوبی ڈنڈا مضبوطی کے ساتھ موٹی رسی سے باندھا گیا۔ اور دو شریک رسی کو دریچے کے باہر پکڑے رہے۔ ڈیوک دریچہ کی چوکھٹ پر چڑھا۔ اور اپنی ٹانگیں آڑے ڈنڈے پر رکھکر دوسرے لمحہ میں نیچے خلا میں غائب ہو گیا۔

یہ بھید اب تک حل طلب ہی رہا کہ وہ کہاں گیا۔ اور کیا کرنے گیا۔ باقی ماندہ آدمی تھوڑی دیر تک دریچہ کے بازو ٹھہرے رہے۔ اور من بعد دریچہ کے چوکھٹے کو نیچے چھوڑا اور روشنی خاموش کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ میں نے پیڑھیوں سے نیچے اُترتے وقت اون کے قدموں کی بھی کی آواز سنی۔ یہ آواز تھوڑی دیر کے بعد بند ہو گئی۔ اور سکوت پوری طرح مسلط ہو گیا۔ میں اور تھوڑی دیر غور سے سنتا رہا۔ اور پھر الماری کو آہستگی سے چھوڑ کر دریچہ کے قریب پہنچا۔ لیکن نیچے سے

گہری تاریکی چھا جانے کے باعث اپنے سامنے ایک گز بھی نہ دیکھ سکا۔ ٹاور برج کے نیچے کا خطہ
میں ہونا اور ڈیوک آف فریڈرک اور اسکے شرکا کا محض قصہ زن ہونا صاف تھا۔ لیکن کہاں
رسی۔ تیرہ چوبی ٹکڑے۔ اور خود ڈیوک کے کھلے دریچہ میں سے یہ ایک غائب ہو جانے میں کیا
مطلب مضمر تھا۔ میں سمجھ نہ سکا۔ مجھے احاطہ کے پولیس والے کو خطرے کی فوری اطلاع دینا ضرور تھا۔
میں اوس کے قدموں کی آواز اب بھی کہر میں سے ہو کر مجھ تک آتی ہوئی سن سکتا۔

چند لمحے میں اور ٹھہرا۔ اور زمان بعد باہر نکلنے کا ارادہ کر کے آہستہ آہستہ قدم رکھتے
ہوئے سیڑھیوں سے اترنا شروع کیا۔ جب چھوٹے سے ہال میں پہنچا اور دروازے کی زنجیر پر ہاتھ
رکھنے ہی کو تھا کہ میں اس طرح مخاطب کیا گیا۔

"کون ہے؟"

میں نے بیساختہ پن سے جواب دیا۔ "میں ڈریک کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔"

میرے ٹوکنے والے نے جواب دیا۔ "تم اس کو نہیں پا سکتے۔ وہ اس وقت کام میں مصروف ہے"

اتنے میں ایک آدمی سامنے آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چور قندیل تھی۔ اس نے اس قندیل کا گاؤدیدہ
شتابی کے ساتھ میرے رخ کی طرف پھیر دیا۔ غالباً اس نے مجھکو بھیس میں پہچان لیا یا کم از کم اس نے یہ
ضرور دیکھ لیا۔ کہ میری شکل نامانوس ہے۔ اب اس کے چہرے کی وضع تبدیل ہو کر غصہ کی شکل بدلی
فی الفور اس نے دبی آواز میں ایک خاص طرح کی سیٹی بجائی۔ اس کے بجاتے ہی دو یا تین آدمی ہال
میں داخل ہوئے۔ پہلے آدمی نے کچھ کہا۔ لیکن اُس کے الفاظ میں نہ سکا۔ اس کے بعد چار دن طرف سے
جھپٹے۔ مگر چونکہ دروازے کو صرف زنجیر ہی لگی ہوئی تھی۔ میں اس کو دھکا دیکر کھولا۔ اور احاطہ میں بھاگ
نکلا۔ گہری کہر نے میری مدد کی۔ اور میں نے خیال کیا کہ میں اس جماعت سے بچ نکلا۔ مگر اس خیال کے
آتے ہی اسی وقت ایک شدید ضرب میرے سر کے پچھلے حصہ پر پڑی۔ اور اس کے باعث میں اس نامعلوم
چوبیں گھنٹے کے عرصے میں بار دیگر بے ہوش ہو گیا۔

جب میں ہوش میں آیا تو خود کو قلعہ کے ایک تنگ خانے کے اندر زمین پر پایا۔ اور تنگ خانے کے

حیران ہاؤس سرجن کا چہرہ مجھ پر جھکا ہوا دیکھا۔

میں اس کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ "تم سنبھل جاؤ گے۔ تمہاری حالت اچھی طرح درست ہو رہی ہے اگرچہ کہ تمہارے سر پر ایک بُری ضرب پڑی ہے۔ ابھی سرد ست بات چیت مت کرو۔ دو ایک گھنٹوں میں تم چنگے ہو جاؤ گے۔"

لیکن اب بھی میں حیران و سرگردان ہی پڑا رہا۔ کمرے میں مجھے مختلف شکلیں گھومتی ہوئیں نظر آتی تھیں۔ اور دن کی روشنی دریچوں میں سے نمودار تھی۔ میں نے ایک نرس کو میری طرف آتے اور مجھ پر نظر ڈالتے ہوئے دیکھا۔ وہ جھکی۔

اور اس نے کہا "کیا اب تمہارا مزاج درست ہے؟ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟"

میں نے جواب دیا۔ "مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ لیکن یہ بتلائے کہ میں یہاں کیونکر آیا۔ اور کیا واقعات پیش آئے؟"

اس نے کہا "ایک پولیس والے نے تمہیں چیختے سنا۔ اور ایک مقام موسوم بہ احاطہ سنٹ مارک سے تمہیں بے ہوش اُٹھا لایا۔ کسی نے تمہارے سر پر بُری طرح ضرب لگائی۔ مگر حیرت ہے کہ تمہاری کھوپڑی نہیں ٹوٹی۔ خیر اب تو تم درست ہو گئے ہیں۔ اب کیا کسی کے پاس تمہیں کوئی پیغام بھیجنا ہے؟"

میں نے کہا۔ "مجھے فوراً اٹھ جانا چاہیے۔ میں اپنا ایک منٹ بھی ضایع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایک خطرناک واقعہ وقوع میں آیا ہے۔ مجھے اس کو دیکھنا ضرور ہے۔ چنانچہ اب مجھکو فی الفور شفاخانہ چھوڑنا ہے۔"

نرس نے کہا۔ "تم بغیر ڈاکٹر کی اجازت کے نہیں چھوڑ سکتے۔ کیا تمہارا کوئی ایسا دوست ہے جس کو تم اپنے پاس بلوانا چاہتے ہو؟"

میں نے ڈفریر کا نام لیا۔ وہ نرس نے کہا میں ایک پیغام رسان کو فوراً ان کے مکان پر روانہ کرتی ہوں۔ اور ان کو کہلواتی ہوں کہ میرے پاس آئیں۔"

میں اپنے امکان بھر صبر کے ساتھ ڈفریر کی آمد کا انتظار کرتا رہا۔ اس شدید ضرب نے مجھے صرف

بیہوش کر دیا تھا۔ کوئی سخت چوٹ نہیں آئی تھی۔ چنانچہ شب گذشتہ کے مار کھانے کے قبل کے تمام واقعات صفائی کے ساتھ میرے ذہن میں موجود ہوئے۔

ایک گھنٹے پھر تھوڑی دیر گئے۔ ڈفریں بھی آپہنچا۔ اس کی آنکھیں جوش کے مارے مشتعل ہو رہی تھیں اور وہ نہایت پریشان ہو کر میرے پاس آیا تھا۔

اس نے پوچھا "ہیڈ کیوں کیا واقعہ پیش آیا۔"

میں نے کہا۔ "اونہہ میں صحیح سلامت ہوں۔ میری طرف سے بے فکر رہو۔ لیکن ڈفریں سنو مجھے فی الفور سنٹ مارک کے احاطے جانا چاہیئے۔ وہاں ایک شرارت کیگئی ہے۔"

اس نے جواب دیا۔ "سنٹ مارک کے احاطے! کیا تم دیوانے ہو گئے ہو؟ کیا تم نے کوئی بات سنی ہے؟"

میں نے پوچھا۔ "کونسی بات؟"

ڈفریں نے کہا "بس یہی کہ وہ کام کر چکے۔"

میں نے چیخ کر پوچھا۔ "کیا؟"

اس نے کہا۔ "شہر میں آج ایک بڑا جرم سرزد ہوا۔ یعنی شب گذشتہ ڈی برٹ کے بنک میں نقب لگایا گیا۔ پہرہ والے کو سخت مجروح کیا گیا۔ اور کفالت نامجات و نقدی رقومات ایک لاکھ کے انداز میں مستحکم کمرے سے چرا لے گئے۔ اور چور صاف بچ نکلا۔ تمہارا بھیجا ہوا پیغام رساں میرے پیچھے بنک تک آیا وہاں ٹائمز اور ڈی برٹ موجود تھے۔ یہ چوری بیباکی میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔"

میں نے کہا۔ "ڈفریں میں اس معاملہ پر روشنی ڈال سکتا ہوں۔ تم ڈاکٹر کو مجھے جانے کی اجازت دینے کے لئے بلا لاؤ۔ اب میں اگر اس بدمعاش کو گرفتار کرانا منظور ہے تو ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ نیز مجھکو تمہارے ہمراہ بنک بھی جانا ہے۔"

اس نے جواب دیا۔ "ہاں تم نواب چنگے معلوم دیتے ہو۔ اور اگر تمہیں کچھ کھانا ہو تو۔"

میں نے بے صبری سے قطع کلام کر کے چلا کر کہا "ہاں مجھے کچھ کہنا ہے اور اسی لئے مجھے جانا

جلد کھلوانا چاہیے۔"

ڈاکٹر نے میری درخواست کے بموجب عمل کیا اور ڈاکٹر نے میری اس حرکت کو نادانی سے تعبیر کرکے گردن ہلائی۔ مگر اس نے کہا کہ میں تمہاری مرضی بغیر تمہیں روک نہیں سکتا۔ ازاں بعد میں اور ڈاکٹر ایک گاڑی میں سوار ہوگئے۔ اور وہاں میں نے اس کو شب گزشتہ کے عجیب و غریب ماجرا بیان کئے۔

اس نے سن کر کہا۔ "اگر کسی شخص نے یہ نہ سنا ہوگا کہ تو فی ایسے حماقت کے کام کیا ہے۔ میں تو فہم تو اس کے بھی تجھنے سے قاصر ہے کہ تو نے کیلئے اس دوزخی مکان میں جانے کی کیا سوجھی۔"

میں نے جواب دیا۔ "میرا وہ سب جانے دو اور میرا درد کو میں ہی اور ہی سے واقف تھا۔ اور مجھے ہوا ایک موقع حاصل تھا وہ کیے جانے ہی کی صورت میں تھا۔ شکر ہے کہ اب گھر فتح ہوگئی"

اس وقت شہر پر بلکہ نیم چل رہی تھی۔ اور ہمارے سنت مارک کے احاطے میں داخل ہوتے وقت وہ ہوا کی ایک تند لہر اپنی آب فیک کے ساتھ وہاں کے درد آلود کہنہ عمارات پر فشاں تھی جب ہم نیک ہوئے تو وہاں ڈاکٹر برٹ کو اس کے مختلف کوارٹروں کو تالی کئے۔ انسپکٹروں کو اور آفیسر کی ایجنٹ کو ہمارا انتظار کرتے ہوئے پائے۔

ڈاکٹر برٹ نے مجھے دیکھتے ہی پکار کر کہا "آؤ ہیڈ۔ یہ تو خوب معاملہ ہے۔ میں تباہ ہوگیا۔ نیک اس قسم کی ہتک برداشت نہیں کر سکتا۔"

میں نے جواب دیا "ہمت سے کام لو۔ اب بھی ہم شاید حالات کو درست کر لے سکیں۔ میں ایک قصہ کہتا ہے۔ مسٹر ڈاکٹر شاید تم نے وہ ضرور وہ چٹھی رکھی ہوگی۔ جو شب گزشتہ مسٹر برٹ نے مجھے لکھی تھی"

ڈاکٹر برٹ نے کہا۔ "وہ چٹھی۔ جو میں نے تم کو لکھی! تمہارا کیا مطلب ہے؟"

میں نے مضطر سے کہا۔ "کیا تم وہ چٹھی نہ دکھاؤ گے؟"

اس آدمی نے چٹھی لوٹی۔ اور اپنے مالک کے ہاتھ میں دی۔ ڈاکٹر برٹ وفور حیرت کیسا تھا اس کو پڑھتا رہا۔

اور بالآخر کہا "مین نے اجتک ایسے بے سود کام کیلئے کبھی نوک قلم کو صفحۂ قرطاس پر نہین رکھا۔ نیز مین کبھی چھوٹی چوری کی کو بخیان نہین لیا کرتا۔ وہ دُزدی شاید اور دوام کی نگرانی مین رہا کرتی ہین۔ ہیڈ یہ چھٹی حس ہے۔ خدا جانے اس کا کیا مطلب تھا۔"

مین نے جواب دیا۔ "وہ مطلب یہ تھا اس کے ذریعہ ایک پروانہ مرے لئے بھیجی گئی تھی۔ جو دراصل میرے موت کا پھندا تھا۔ نیز آپ کے ان چوری کرنے کی بزدلانہ اسکیم بھی اس مطلب مین شامل تھی اور شاید میرے قتل کا ارادہ جو بہتیرے سوچا جا رہا ہے اس مین مضمر تھا۔ مگر اب مجھے اپنا قصہ سنانے دو اور اس کو متوجہ ہو کر سنو۔"

چنانچہ مین نے اپنا قصہ سنایا۔ اور اس وقت سارا مین پہ نہایت سکوت کا عالم طاری رہا۔

مین نے اپنا کلام جاری رکھکر کہا۔ "صاحبو۔ بہترین کام جو اب ہم کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اُس مکان کو چلین جہان سے کہ تیر مارا گیا۔ ممکن ہے کہ ہم اوس اوپر کے کمرے مین کوئی ایسی چیز پائین جو کہ نقب زنون کے نبک مین داخل ہونے کے طریقہ کی تشریح کر سکے۔"

انسپکٹر بیاڈن نے کہا "سٹر ہیڈ۔ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہون۔ اس قسم کے عجیب و پراز معاملات کی کھوج لگانا میرے لئے ایک حسب دلخواہ بات ہے۔ اس کے بعد جب اس کی اور میری رہنمائی مین یہ چھوٹا جلوس سینٹ مارک کے احاطہ سے گذرا تو اس نے کہا۔ "مین یہ نہین سمجھ سکتا کہ کوئی شخص رونق بھیڑ کے بغیر کس طرح نبک کی اس کھڑکی مین داخل ہو سکا جو کہ دوسرے درجہ مین واقع ہے۔ نیچے تو پولیس والا رات بھر احاطہ مین پترول کیا کرتا ہے۔ پس سیڑھیون کے استعمال کا بھی سوال پیدا نہین ہو سکتا۔ پس زمین کی قوت کشش کا زایل کرنا فن نقب زنی کی ایک نئی دریافت ہے۔"

اب ہم اس عمارت کے پاس پہنچے جس کا رخ احاطہ کی طرف تھا۔ اور جو کھانا کھانے کے کمرے اور نبک کے بیچ مین واقع تھی۔ یہ عمارت بالکلیہ مختلف دفاترون سے پُر تھی چنانچہ ہم فی الفور اس کے اوپر کے درجہ پر پہنچے مگر احاطے کی طرف رخ کئے ہوئے کمرے کا دروازہ مقفل پایا۔ اس کو اس طرح دیکھکر کہ ایک قدم پیچھے ہٹا اور اپنے کندھون کا بار اس پر ڈالکر اس کو کھول دیا۔ کمرہ غیر مستعمل و بے سرو سامان

کی حالت مین تھا۔ لیکن جونہی انسپکٹر باون اندر داخل ہوا اس کے منہ سے ایک آواز نکل پڑی۔ اس نے کہا۔
"مسٹر ہیڈ۔ یہ لو۔ اس سے آپ کے قصہ کی تصدیق ہوتی ہے۔" یہ کہتے ہوئے اُس نے ایک موٹی رسی کا پنڈا اوٹھایا۔ جو کہ کمرے کے ایک کونے مین پڑا ہوا تھا اسمین لکڑی کا ایک آڑا ڈنڈا۔ بندھا ہوا تھا اس کے قریب ایک لوہے کی موٹی سلاخ جس کے سرے پر ایک ہوک بنا ہوا تھا۔ اور ایک کمان دونون چیزین پڑی ہوئی تھین۔

مین نے کہا۔ "اب تو یہ واقعہ روز روشن کی طرح صاف ہے۔ مین شب گزشتہ ان چیزون کا مطلب سمجھ نہ سکا۔ لیکن اب پوری سازش کو سمجھ گیا ہون۔ چنانچہ اس کی تشریح بھی کئے دیتا ہون۔ یہ رسی کمان کے ذریعہ دریچہ مین سے ہوکر کھانے کے کمرے مین پھینکی گئی کمانی کے تیر کو ایک ریشمی ڈوری لگائی گئی۔ اوپھر اس ڈوری کو موٹی رسی سے باندھ دیا گیا۔ آدمی جو کہ کل رات کو رسی سے لٹک کر کھڑکی مین سے اُترا گویا گھڑیال کے لاٹھ کا کام کیا۔ اور اس طرح بنک کے دریچہ کو پہونچا۔ یعنی کھانا کھانے کے کمرے کی کھڑکی سے لٹک کر بنک گھر کے دریچہ کے سامنے جو برآمدہ ہے وہان تک جھولتا ہوا بلند ہوا۔ اور پھر بلاشبہ بیرونی چوکھٹے کو پکڑ کر برآمدہ پر ٹک گیا۔ اور ہیرے سے آئینہ کو کاٹ دیا۔"

انسپکٹر نے کہا۔ "اب آپ ہم فوراً چلکر کھانے کے مکان کا کمرہ دیکھین گے۔"

چنانچہ ہم ایسا ہی کئے لیکن مکان کے دروازے کو مقفل اور جگہ کو خالی پاکر حیرت زدہ ہوئے۔ تھوڑی سی زحمت کے بعد ہم نے دروازہ کھول دیا۔ اور بالاخانے پر گئے۔ یہان ہم کو اپنے خیال کا آخری ثبوت بھی بہم پہنچگیا۔ یعنی ہم نے وہ ریشمی ڈوری پائی۔ جو کہ موٹی رسی سے باندھی گئی تھی۔ اور جس کو ڈیوک کی ہوائی پرواز کے قبل کاٹ کر علحدہ کر دیا گیا تھا۔

ڈی بریٹ نے کہا۔ "لیکن یہ سب کس نے کیا ہے؟ ہمین لحظہ بھر بھی توقف کئے بغیر اس بدمعاش کو گرفتار کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اور دوسری چیزون کے ساتھ ڈیوک آف فریڈرک کے لاقیمت ناجات وہیرے بھی چرا لئے ہین۔ مگر ہان مالک بنک نے سلسلہ کلام کو جاری رکھکر کہا "ڈیوک نہین ہے۔ مین نے انھین تار دیا تھا۔ اور اس کے قبل ہی اُن کی آمد کا متوقع تھا۔"

اسوقت ہر ایک کے چہرے پر ایک نامبارک خاموشی طاری تھی۔ اور ڈی برٹ کا چہرہ سفید ہوگیا تھا۔ چنانچہ وہ میری طرف دیکھنے لگا۔

بالآخر اس نے چلاّکر کہا۔ "وہ خدا کے لئے بات کرو۔ کیا آپ کو کوئی بات اور بتلانی ہے؟"

مین نے کہا۔ "ڈی برٹ۔ آپ کو بری خبر سننے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔" اور یہ کہکر مین میرے دوست کے قریب گیا۔ اور اس کے کندھون پر ہاتھ رکھکر کہا۔ "خدا کا شکر کیجئے کہ مین وقت پر پہنچا۔ آپکی چھوٹی سی لڑکی ایک نہایت خوفناک مصیبت سے جو کسی عورت پر پڑ سکتی ہے۔ بچگئی۔ وہ شخص جس نے کہ نقب لگایا وہی ہے جس کو آپ ڈیوک آف فریڈرک کے نام سے جانتے ہین۔"

ڈی برٹ یہ سنتے ہی پیچھے ہٹا۔ اور اس کا چہرہ سفیدی سے مبدل بہ سرخی ہوگیا۔

اُس نے سن کر کہا۔ "یہ واقعات ان تارون کی تشریح کئے دیتے ہین جو مجھے ملے بات یہ ہے کہ کل ایک تار آپ کے پاس سے پہونچا۔ جس مین مجھے لکھا گیا تھا کہ آخری گاڑی سے آپ کے فورسٹ میاز آنے کی توقع رکھون۔ دوسرا اس بدمعاش کی طرف سے تھا۔ اس مین اس نے لکھا تھا کہ اس کو غیر متوقع طور پر شہر مین رک جانا پڑا ہے۔ مگر میرے خیال مین دونون تار بلاشبہ اس کے بھیجے ہوئے تھے۔"

مین نے جواب دیا۔ "بے شک۔ یہ تمام منصوبہ بہت ہشیاری کے ساتھ گانٹھا گیا تھا۔ اور اس بزدلانہ تدبیر کے کامیاب کرانے مین کوئی دقیقہ باقی رکھ چھوڑا نہین گیا تھا۔ لیکن ڈی برٹ مجھے ایک بات کہنی ہے ڈیوک آف فریڈرک کوئی شخص نہین ہے۔ نام فرضی طور پر رکھ لیا گیا تھا۔ مین اس شخص کی گرفتاری بذریعہ پولیس عمل مین آنے کے بعد اس کی اصلی شناخت کے متعلق حلفیہ اظہار دینے آمادہ ہون۔"

اب باقی کا قصہ چند ہی الفاظ مین بیان کر دیا جا سکتا ہے۔ وہ بدمعاش جس نے کہ ڈیوک آف فریڈرک کا لقب اختیار کر لیا تھا۔ چند دنون [illegible] رہا۔ لیکن کفالت نامجات اور رقم کا بیشتر حصہ جو اس نے چرایا تھا ہاتھ نہ لگا۔ یہ بلاشبہ میڈم کوپلی کے قبضہ مین تھا۔ ملزم کے متعلق یہ ہوا کہ اس کی تحقیقات ختم ہوئی اور اس نے مجوزہ سزا بھی بھگتی۔ لیکن اسکا کوئی تعلق ہمارے قصہ سے نہین ہے۔ ڈی برٹ کی نسبت یہ ہوا کہ اُس کے بہت سے دوستونکی پُرزور امداد کے باعث وہ تباہی سے بچگیا۔ چنانچہ اسکا بنک اسوقت تک قایم ہے۔ اور ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اور وہ بہ نسبت پہلے کے اور زیادہ عقلمند شخص بنگیا ہے۔

(۴)

# پٹسی ہال کا نشان اقبال

جیسے جیسے دن اور ہفتے گذرتے گئے۔ میڈم کولچی کا وجود سارے لندن کا اور بھی زیادہ مبحث بنتا گیا۔ دنیائے طب اس کی وجہ سے غیر معمولی طور پر مضطرب ہونے لگی۔ مگر اس کے شفا بخشنے کی عجیب و غریب طاقت مبنی بر حقیقت تھی۔ اور اس امر کے خلاف کہنا بھی بے سود تھا۔ اس کے علاج سے ناتوان لوگ پھر سے توانا بن جاتے۔ جو لب گور ہوتے وہ دوبارہ اس معروف دنیا کے دار و گیر میں حصہ لینے لگتے۔ اور جس کسی کے درد پر اس کے سحر کا ہاتھ پڑتا تو اس کا درد کافور ہو جاتا مگر وہ کیا کیا کرتی اور کس طرح کرتی یہ ہمیشہ کی طرح ایک راز سربستہ ہی رہا۔ نسخے تو وہ اپنے ذاتی دیا کرتی تھی۔ لیکن اگرچہ کہ اس کی چند دواؤں کا ماہران فن نے تجزیہ کیمیائی بھی کیا۔ مگر ان کی ترکیب میں ذرہ بھر بھی کوئی غیر معمولی چیز دریافت نکیجا سکی۔ اس سے یہ صاف ظاہر تھا کہ اس کی شفا دہانی ادویہ کے باعث نہ تھی۔ مگر پھر وہ کس کے باعث تھی۔ یہ سوال ڈاکٹر آپس میں ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے۔ اور اس کا کوئی تشفی بخش جواب نہ پاتے تھے۔ میڈم سے مشورہ لینے کا جنون دن بدن زیادہ ہی ہوتا جاتا تھا۔ اس کے رجوع شدہ لوگ اس کی گویا پرستش کیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک شخص جس سے وہ ملتی تھی۔ اس کی مقناطیسی کشش کو محسوس کیا کرتا تھا۔

الغرض اس عرصے میں دفتر براہ راست مرض دیکھتے اور انتظار کرتے رہے۔ سکاٹلنڈ یارڈ کی خفیہ کے چند عہدہ دار اس عورت کے متعلق ہمارے خیالات سے کچھ کچھ واقف ہو گئے تھے۔ دفتر کی رہنمائی میں وہ بھی ہمیشہ چوکنے رہا کرتے تھے۔ لیکن باوصف ان کے عملہ کے بہترین اشخاص کی

کوششوں کے وہ میڈم کولمبی کے متعلق کوئی ایسی بات دریافت نہ کر سکتے تھے۔ جو اس کے لئے باعث تحسین ہوتی تھی۔ اُس کا ذکر ایک محسن عالم کی طرح کیا جاتا تھا۔ یہ سچ ہے کہ وہ اُن لوگوں سے بڑی بڑی اجرتیں لیا کرتی تھی۔ جو کہ اس کو دینے کے قابل ہوتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ایسے لوگوں کو جن کے پاس دولت کمیاب ہوتی وہ اپنے خدمات بلا معاوضہ دیا کرتی تھی۔ بمشکل ایسا موقع دیکھنے میں آتا کہ یہ عورت راستے سے گزرتی ہو اور لوگ مڑ کر اوس کو نہ دیکھتے ہوں۔ یہ لوگوں کی توجہ نہ صرف اس کے عجیب و غریب حسن کے باعث ہی تھی۔ بلکہ اس سے زیادہ اس کی عقلمندی و نیکی کی وجہ سے تھی۔ جب وہ پاس سے گزرتی تو اس پر دعاؤں کی بوچھار ہوا کرتی تھی۔ اگر کسی دعا دینے والے کو اُن پُرضیا و پُرفریب آنکھوں کی ایک نظر بطور صلہ میسر آتی تو وہ اپنے کو خوش نصیب سمجھتا تھا۔

القصہ جنوری کے وسط میں لندن کی توجہ میڈم کولمبی کی جانب سے مبدل ہو کر ایک پُراسرار نوعیت کے قتل کی طرف رجوع ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ مجلس وزرا کا ایک رکن ڈی لاکور نامی سنٹ جیمس پارک میں مردہ پایا گیا۔ علی الصباح اس کی لاش جس پر ایک زخم ہمراہ برولکے پارلگا تھا بیت مارلبرو کے قرب و جوار میں پائی گئی۔ موت کا فی الفور واقع ہونا ظاہر تھا۔ اس پر پیچھے وار چلایا گیا تھا۔ اور اس طرح حملہ [illegible] مردانہ نوعیت بھی واضح تھی۔ مین ڈی لاکور سے اپنی ذاتی واقفیت کی وجہ سے دنیز دیگر وجوہات کے [illegible] سے بھی اس خبر کو سن کر زیادہ خوف زدہ ہو گیا۔ کوئی شخص اپنے حد معلومات میں اُس کا ایک بھی دشمن نہ پا سکتا تھا۔ وہ اپنی بہار عمر میں تھا۔ اور نہایت نہیم و پابند اصول شخص تھا۔ اس کے قتل کرنے کا ایک واحد مقصد یہ سمجھ میں آتا تھا۔ کہ شاید اس کے قبضے سے کاغذات متعلقہ رازہائے سلطنت چھین لئے گئے ہونگے۔ وہ مجلس وزرا میں بمقام ڈاؤننگ اسٹریٹ شریک ہو کر گھر واپس جا رہا تھا کہ [illegible] نبردلانہ فعل کا ارتکاب کیا گیا۔ اس کے جسم پر سے کسی غیر سلطنت کے قرضہ کی یادداشتیں نکال لی گئیں۔ لیکن اس کی جیبی گھڑی اور بیش [illegible] انگشتری اور کچھ پیسے سب جوں کے توں رکھ چھوڑے گئے۔ کورونر نے قاتل کی گرفتاری کے متعلق فوراً مسلسل کارروائیاں کرنی شروع کیں۔ لیکن کوئی سراغ لگ نہ سکا۔ ڈی لاکور کی بیوی اور اس کی کلوتی لڑکی اس واقعہ سے

بہت شکستہ دل ہوئی۔ وہ بحیثیت وزیر مجلس مقننہ مشہور تھا کہ نہ صرف اس کا خاندان بلکہ سارا ملک اس نردلانہ قتل کی خبر سنکر تھرا اٹھا۔ ہر ایک کو دل سے یہ توقع تھی کہ زیادہ عرصہ گذرنے کے قبل ہی قاتل گرفتار ہوگا۔ اور اپنے کیفر کردار کو پہونچیگا۔

اس حادثہ کے پندرہ دن بعد جب مین ایک روز شام کو آہستہ آہستہ ولیک اسٹریٹ سے گذر رہا تھا۔ اور میڈم کوچی کی شاندار کوٹھی کے دروازے سے پرے جانے ہی والا تھا۔ کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کو سیڑھیون سے نیچے اترتے دیکھا۔ وہ گہرا ماتمی لباس پہنی ہوئی تھی اور اس کی متجسس آنکھین دائین بائین کسی گزرنے والی گاڑی کو تلاش کر رہی تھین۔ جب اس کا رخ میری طرف ہوا اور اسکی آنکھین میری آنکھون سے دو چار ہوئین تو اس کے منہ سے ایک آہستہ سی آواز نکل گئی۔ اور اس نے میری جانب ایک قدم آگے بڑھایا۔ چنانچہ اس نے کہا۔ "آپ تو مسٹر ہیڈ ہین؟"

مین نے جواب دیا۔ "اور تم ویرونڈی لاکورسو۔ کیا تم کو بروسلز کا ہوٹل بی لیو یاد نہین۔"

جب مین نے اس کا نام لیا تو۔ اس کا چہرہ نمایان طور پر سرخ ہوگیا۔ اور وہ کانپنے لگی۔ پھر یکایک اس نے اپنا ایک ہاتھ بڑھایا اور میرے بازو پر رکھدیا۔ اور آہستگی سے کہا۔

"مین دوبارہ آپ سے ملکر بہت خوش ہوئی۔ کیا آپ ہمارے۔ ہمارے نہایت غمگین واقعہ سے واقف ہین۔"

مین نے جواب دیا "ہان۔ واقف ہون۔"

اس نے کہا "اس صدمہ سے میری ماں بالکل فرش ہوگئی ہے۔ یہ قتل اس قدر یکایک اور پراسرار طریقہ سے ہوا کہ اگر میڈم ——"

"میڈم کوچی؟" مین نے پوچھا۔

اس نے کہا "ہان۔ مسٹر ہیڈ۔ میڈم کوچی جو کہ دنیا مین ہماری بہترین و عزیزترین دوست ہے۔ وہ قتل کے وقت میری ماں کا بحیثیت طبیب علاج کر رہی تھی۔ اور اسوقت سے اب تک برابر ان کے ساتھ روزانہ رہا کرتی ہے۔ اس پہلے خوفناک رونما ہونے سے بالکل ہم کو بیہوشی ہے۔ سمجھ مین نہین آتا اگر اس کی عقلمندی اور مہربانی

ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو ہم کیا کرتے۔ وہ اس بدمعاش کی گرفتاری کے متعلق جس نے میرے پیارے باپ کی جان لی۔ ہزارون تجاویز سوچ رہی ہے۔"

مین نے کہا "تمہاری صورت بھی اتری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیا تمہارا اسوقت اکیلے باہر نکلنا مناسب ہے؟"

اُس نے کہا۔ "مین اپنی ماں کے پاس سے میڈم کے نام ایک چٹھی لے آئی تھی۔ چنانچہ ابھی اُس سے ملکر آرہی ہون۔ اور کسی گاڑی کے آجانے کی انتظار مین ٹھہری ہوئی ہون۔ اگر آپ مہربانی فرماکر کوئی گاڑی بلالین گے تو مین آپ کی بہت ممنون ہونگی۔"

مین نے پوچھا۔ "دیون۔ کیا مین تمہاری امداد مین اور کچھ کرسکتا ہون۔ تم جانتی ہو کہ تمہین صرف مجھکو حکم دینے ہی کی ضرورت ہے۔"

مین جسوقت یہ کہا تو ایک گاڑی فرغنی کے پاس آئی۔ اُسوقت دیون کی بھوری عگلیں آنکھین میرے چہرے پر جمی ہوئی تھین۔

اُس نے جواب دیا۔ "بس اُس شخص کو دریافت کیجئے۔ جس نے میرے باپ کو قتل کیا۔ ہم اسوقت تک چین نہ لین گے جب تک کہ یہ معلوم ہو کہ کس نے اس کی جان لی۔"

مین نے یکایک پوچھا۔ "کیا مین کل صبح تمہارے مکان کو آؤن؟"

اس نے جواب دیا۔ "آپ آسکتے ہین۔ بشرطیکہ آپ میرے سے ملنے پر ہی قانع رہین۔ کیونکہ والدہ میڈم کو لجی کے سوا کسی کو اپنے سامنے نہین بلواتین۔"

مین نے کہا "اچھا تو مین تم سے ملنے آؤن گا۔ گیارہ بجے میرا انتظار کرنا۔"

مین نے مس ڈی لاکور کو گاڑی کے اندر بیٹھنے مین مدد دی۔ اور ہانکنے والے کو مکان کا پتہ تبلایا۔ چنانچہ اس کی گاڑی تھوڑی دیر مین نظرون سے اوجھل ہوگئی۔

مکان کو واپس ہوتے وقت راستہ بھر بہت سارے خیالات میرے سر مین گھومتے رہے۔ ہوا یہ تھا ایک سال قبل ملک نجیم مین سفر کرتے وقت میری دوستی ڈی لاکور اور مسی نامی خاندانون سے

ہو گئی تھی۔ پٹسیون کا خاندان ایک قدیم اطالوی الاصل خاندان تھا۔ یہ ایک شاندار کوٹھی کے مالک تھے۔ جو چشمہ ہائے ٹربرج سے زیادہ فاصلہ پر نہ تھی۔ پٹسی اور ڈی لاکور آپس میں دور کے رشتہ کے چچیرے بھائی تھے۔ دیون کی عمر اسوقت صرف سولہ سال کی تھی۔ اور وہ اور ہیں ایک دوسرے کے بڑے رفیق بن گئے تھے۔ وہ مجھ سے اکثر اپنے آرزوؤں اور امیدوں کا ذکر کیا کرتی تھی۔ خاص کر کے وہ اپنے چچیرے بھائیوں یعنی پٹسیز کے پاس کے عجائبات کا ذکر کیا کرتی تھی جو کہ ان کے شاندار مکان پٹسی ہال کے عجائب خانہ میں تھے۔ مجھے اس بال کو جب کبھی فرصت ہو دیکھنے آنے کی عام دعوت بھی دے رکھی گئی تھی۔ لیکن میں نے اس وقت تک اس دعوت سے فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔ اُس خوشگوار زمانہ کی یاد اس وقت جبکہ میں گھر کو واپس دوڑے جا رہا تھا میرے دلمیں ایک ہجوم خیالات پیدا کر رہی تھی۔ لیکن ان واقعات گزشتہ کی یاد کے ساتھ ایک نامعلوم خوف کا احساس بھی شامل تھا۔ یعنی مجھے رہ رہ کے یہ خیال آتا تھا کہ میڈم کو لچی کی ڈی لاکورز کے ساتھ کیوں دوستی ہو گی۔ نیز اس وقت میرے دل پر ایسی گھبراہٹ طاری ہو گئی تھی کہ میں اس عورت کو فی الحقیقت سرزدشدہ جرم کی شریک سمجھنے لگ گیا تھا۔ لیکن پھر میں نے ان خیالات کو فاسد و باطل پریشانی پر محمول کر کے اپنے پر لعنت ملامت کی اور گھر کو پہونچا۔ یہاں مجھ سے کہا گیا کہ ڈفریز ملنے کے لئے میرا منتظر بیٹھا ہے۔ میں اوس کو خوش آمدید کہنے کے لئے کمرۂ مطالعہ میں جلدی سے گیا۔ اور وہ بھی تپاک سے آگے بڑھا۔

میں نے دریافت کیا۔ "کیا کچھ خبر ہیں ہیں؟"

اُس نے جواب دیا۔ "اگر تمہارا اشارہ ڈی لاکور کی قتل کی طرف ہے تو بیشک کچھ ہیں"

میں نے کہا۔ "تو پھر مہربانی کر کے جلدی سے کہو۔"

اس نے سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا۔ "دیکھو ایک عجیب انکشاف ابھی ابھی ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کا کوئی اہم لگاؤ اس قتل کے ساتھ ہو۔ میں اس کے متعلق تم سے ملنے آیا ہوں"

ڈفریز یہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ اور وہ چونکہ اشارہ تقریر میں مداخلت پسند نہیں کرتا تھا۔ لہذا میں بھی

گوش دل سے ایک حرف کہے بغیر اس کی باتیں سنتا رہا۔ اس نے کہا "کل ایک مشتبہ شخص گرفتار کیا گیا۔ اسکی تحقیقات آج صبح مجسٹریٹ کو اسٹریٹ کے اجلاس پر عمل میں آئی۔ اس کا نام والٹر ہے۔ وہ باونڈ ڈپو کے مقام پر ایک چھوٹا سا بحری انبار خانہ رکھتا ہے۔ اس کو گزشتہ چند راتوں میں ڈی لاگ کے مکان کے اطراف مشتبہ طریقہ پر منڈلاتا ہوا دیکھا گیا۔ جب اس سے استفسار کیا گیا تو وہ اپنے متعلق صاف صاف واقعات بتلا نہ سکا۔ اس وجہ سے پولیس نے اسکو گرفتار کرلینا مناسب سمجھا۔ اس کے جسم پر ایک سیاہ رنگ کا لفافہ پایا گیا۔ اس پر شہر کے ٹپہ خانہ کی مہر ثبت تھی۔ اور اس دن کی تاریخ مندرج تھی جس روز کہ قتل واقع ہوا تھا۔ لفافہ کے اندر کاغذ کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ اس کو اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی اہمیت کی اطلاع ہوگی۔ سکاٹلینڈ یارڈ کے سرکاری ماہر حاجی ہیرس کے پاس امتحان کرنے کی غرض سے پیش کیا گیا۔ اس نے ہر ایک صفحہ کو آتش کہ کا لیقہ سے اس کو جانچا کہ دریافت کرے کہ وہ کس قسم کے کاغذ پر لکھا گیا ہے۔ اور لیبرٹ وثوق کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ کوا کا کاغذ کا پرچہ ہے جو بالکل بیکار ہے۔ میں نے اس تمام کیفیت سپرنٹنڈنٹ خورڈ سے سنی جس کے تفویض یہ مقدمہ ہے۔ اور یہ جان کے کہ تم کیمسٹری (علم کیمیا) سے واقف ہیں۔ اور اس قسم کے امور میں بہت سے عجیب و غریب معلومات بھی رکھتے ہیں۔ میں نے اس کی اجازت حاصل کی ہے کہ تم میرے ساتھ سکاٹلینڈ یارڈ کو چلیں۔ اور جو مزید کارروائیاں تم کو معلوم ہوں کریں۔ مجھے یقین تھا کہ تم اس کام کو کرنے راضی ہونگے۔"

میں نے جواب دیا "ضرور۔ کیا میں اب تمہارے ساتھ چلوں؟"

اس نے کہا "میری تو خواہش ہے کہ تم چلیں۔ اگر کاغذین کوئی مخفی تحریر پنہاں ہے تو وہ جتقدر جلد معلوم ہوجائے اسیقدر بہتر ہے۔"

میں نے کہا۔ "ایک منٹ ٹھہرو۔ میں ابھی دیوین ڈی لاگور سے ملا چلوں۔ وہ میڈم کوپلی کے مکان سے باہر نکل رہی تھی۔ حیرت ہے کہ وہ عورت کیونکر کسی کے تمام دوستوں اور شناساؤں سے واقفیت پیدا کرلیتی ہے۔"

ڈوفریز نے کہا "واقعی تم تو ڈی لاکورز کو جانتے ہو۔ میں یہ بالکل بھول گیا تھا۔"

میں نے جواب دیا "ایک سال قبل میری اُن سے گہری ملاقات تھی۔ جب ہم آکسفورڈ میں تھے، باہم بڑے دوست تھے۔ اب وہ بیمار اور تکلیف میں مبتلا معلوم ہوتی ہے۔ میں اس کو مدد دینے کے لئے دنیا بھر دینے کو تیار ہوں۔ لیکن میری دلی خواہش تھی کہ وہ میڈم کو نہ جانتی۔ ممکن ہے کہ یہ بات میری پریشان دماغی پر محمول کیجائے۔ لیکن چند دنوں سے میں لندن میں جب کبھی کسی جرم کے ارتکاب کئے جانے کی خبر سنتا ہوں تو میڈم کوچی کو فوراً اس کا مرتکب سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کا جادو کم و بیش اس لڑکی پر چل گیا ہے۔ اور خود وہ میں نے مجھے مطلع کیا ہے کہ یہ عورت اس کی ماں سے دوزانہ ملاکرتی ہے۔ اور ڈوفریز یقین جانو کہ اس عورت کے پیش نظر کوئی بھلائی نہیں ہے۔"

جب میں نے یہ کہا تو وکیل کا چہرہ سیاہی مائل ہوگیا۔ اور اس نے ضبط و غصہ کے علامات جن سے میں بخوبی واقف تھا۔ چھا گئے۔ لیکن اس نے ایک لفظ نہ کہا۔

میں نے کہا "اب میں تمہاری تابعداری میں حاضر ہوں۔ پہلے مجھے ذرا اپنے دارالتجارب میں جانے دو۔ میرے پاس ان مخفی تحریروں کے متعلق چند نوٹ ہیں۔ ان کو میں اپنے ساتھ لے لیتا ہوں۔"

ایک لمحہ کے بعد ڈوفریز اور میں ایک گاڑی میں بیٹھکر سکاٹلینڈ یارڈ کا راستہ چلنے لگے۔ وہاں سپرنٹنڈنٹ فورڈ ہم سے ملا۔ نیز جارج لیمبرٹ بھی ملا جو ایک نہایت چالاک شخص معلوم دیا۔ اس نے مہربانی سے ایک تیز نظر اپنے گھونگھردالی بھوں کے تلے سے مجھ پر ڈالی۔

پھر اُس نے۔ اخلاق سے کہا "مسٹر ہیڈ۔ آپ کی نسبت میں نے سنا ہے۔ میں نہایت خوشی ہوں گا اگر آپ اس امر کو دریافت کریں گے جس میں میں ناکامیاب رہا۔ کاغذ زیر دریافت تو اسی قسم کا ہے۔ جس پر مخفی تحریریں لکھی جایا کرتی ہیں۔ لیکن میری تمام متاثر کرنے والی دوائیں اس پر ذرہ بھر بھی اثر پیدا نہ کر سکیں۔ مجھے خوف ہے کہ انہوں نے تحریر کو اگر لکھی گئی ہوگی ہی تو شاید ہلاک کر دیا ہوگا۔"

میں نے کہا "یہ تو یقیناً داخل امکان ہے۔ لیکن اگر آپ مجھے اپنے دارالتجارب کو لے چلیں تو میں کاغذ کو چند دیگر نازک آزمایشوں کے سپرد کروں گا جو میرے ذاتی ہیں۔"

ماہر فن کورنے فوراً رہنمائی کی۔ اور ڈفریہ۔ سپرنٹنڈنٹ فورڈ اور میں اس کے پیچھے چلے۔ جب ہم دارالتجارب کو پہنچے تو لیمبرٹ نے تمام ممکنہ آزمائشوں کا مصالحہ میرے حوالے کر دیا۔ کاغذ پر کے دھبہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو گیا۔ کہ تانیا۔ کوبالٹ وغیرہ پہلے ہی استعمال کئے جا چکے تھے۔ ان آزمائشوں نے بہت کر کے دیگر کیمیائی آزمائشوں کو جو میں نے استعمال کیں غیر موثر بنا دیا ہوگا۔ اور اگر کوئی مخفی تحریر کاغذ پر رہی بھی ہو تو اس کو غالباً برباد کر دیا ہوگا۔

میں نے کچھ وقت نازک ترین اور نسبتاً غیر معروف آزمائشوں کے استعمال میں صرف کیا۔ لیکن کوئی کامیابی کی صورت نہ نکلی۔ پس میں پاؤں کے بل اُٹھ کھڑا ہوا۔

بالآخر میں نے کہا۔ "سب بیکار ہے۔ میں اس کاغذ کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ کے آخری فیصلے کے صادر ہونے کے بعد دوبارہ کوشش کرنا گویا ایک بیجا جسارت کے مرتکب ہونا ہے۔ میرا رجحان آپکے فیصلہ کو تسلیم کرنے کی ہی طرف ہو رہا ہے۔ یعنی میں کاغذ کو بیکار سمجھ رہا ہوں۔"

میرے کہنے پر لیمبرٹ تعظیماً جھکا۔ اور اس کے چہرے پر طمانیت کی جھلک چھا گئی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ڈفریہ اور میں رخصت ہو گئے۔ جب ہم رخصت ہونے لگے تو میرے دوست کے منہ سے ایک کلمہ افسوس نکل پڑا۔

اس نے کہا۔ "ہم اس وقت تک صرف ہوا ہی سے لڑ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اعتماد رکھنا چاہیئے کہ راستی اور انصاف ہی کو بالآخر فتح ہوگی۔"

وہ گلی کی موڑ پر مجھ سے الگ ہو گیا۔ اور میں اپنے گھر واپس آیا۔

دوسرے روز ساعت مقررہ پر میں ویوین ڈی لاکور سے ملنے گیا۔ اُس نے اپنی مالکی خلوتگاہ میں میرا خیر مقدم کیا۔ یہاں پردے کچھ کچھ نیچے چھوٹے ہوئے تھے۔ اور کمرہ بحیثیت مجموعی ایک المناک منظر پیش کر رہا تھا۔ یہ نوجوان لڑکی خود نمود رنگ و غمگین دکھائی دیتی تھی۔ اور قیام بروسلز کے پُر عشرت زمانے کے بہ نسبت زیادہ سن رسیدہ بھی معلوم دیتی تھی۔

اُس نے کہا۔ "میری ماں بہت خفا ہوئیں جب میں نے ان سے کہا کہ میں کل آپ سے ملی ہوں۔"

مسٹر ہیڈ۔ کیا آپ تکلیف نہیں رکھیں گے؟ آپ اور ابا بچپن ہی سے بہترین دوست رہے۔ ہاں مجھے آپ کی ہمدردی کا یقین ہے۔"

میں نے کہا "تم بیشک اس کے متعلق یقین رکھو۔ میری دلی خواہش تھی کہ میں تمکو ہمدردی کا ثبوت دینے کے علاوہ کچھ اور بھی دے سکتا۔ لیکن اگر تم مجھ سے اس قتل کے متعلق واقعات بیان کریں تو کچھ زیادہ رنج کا موجب تو نہ ہوگا؟"

یہ سُن کر وہ نمایاں طور پر کانپ گئی۔

اُس نے کہا۔ "آپ نے غالباً جملہ معلومات طلب واقعات اخباروں میں پڑھ لئے ہونگے۔ میں اس سے زیادہ کچھ بتلا نہیں سکتی۔ ابا اس خطرناک روز ڈاؤننگ اسٹریٹ کو وزرا کی مجلس میں شریک ہونے کی غرض سے گئے۔ اور پھر مکان واپس نہ ہوئے۔ پولیس قاتل کی کوشش میں ناکام پھر رہی ہے۔ نیز اس ہولناک جرم کا کوئی مقصد بھی نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ ابا کے کوئی دشمن تھے"

اس وقت غریب لڑکی ضبط نہ کر سکی۔ اور ہچکیاں لے کر رونا شروع کر دی۔ میں بھی غم کی ٹھہراس نکلنے دینے کے خیال سے چند لمحے توقف کیا۔ اور پھر باتیں کرنی شروع کیا۔

میں نے کہا۔ "دیکھو سنو۔ تمہارے باپ کو جس مرد یا عورت نے قتل کیا ہے میں اسکی تلاش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھونگا۔ لیکن تم کو چاہیئے کہ دلجمعی و اطمینان سے کام لے کر میری مدد کریں۔ غم کا ہونا تو فطرتی بات ہے۔ لیکن اس سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا۔ میری پیاری لڑکی اب ذرا اپنے ہوش و حواس بجا رکھنے کی کوشش کیجیے۔ تم کہتی ہو کہ اس جرم کے ارتکاب میں کسی کی کوئی غرض نہ تھی۔ لیکن یقیناً چند اہم یادداشتیں تمہارے والد کے پاس سے چرائی گئیں؟"

اس نے کہا۔ "ان کی پاکٹ بک جس میں وہ اکثر نوٹ لکھ لیا کرتے تھے نکال لیگئی۔ لیکن اسکے سوائے کوئی اور چیز نہیں نکالی گئی۔ نہ تو ان کی گھڑیال نکالی گئی۔ نہ ان کے پیسے نکالے گئے۔ لیکن یقیناً مسٹر ہیڈ کوئی وہ پاکٹ بک حاصل کرنے کی غرض سے ان کو قتل نہ کیا ہوگا۔"

میں نے متفکرانہ لہجہ میں جواب دیا "یہ ممکن ہے کہ کتاب میں کی یادداشتیں گورنمنٹ کے راز کا

پتہ دیتی ہوں۔"

ڈیوین یہ سن کر ایسی دکھائی دی۔ گویا کہ اُس نے بمشکل کچھ بھی سمجھا۔ میرے خیالات بھی ایک دفعہ میڈم کولمبی کی طرف رجوع ہوئے۔ وہ ایک عجیب عورت تھی۔ اور محض سنگین جرائم میں ہی دخل دیا کرتی تھی۔ اوس کا اثر سوسائٹی میں پورا پورا نفوذ کر گیا تھا۔ اسکے پاس کسی کے جان کی کم و بیش ذرہ بھر بھی اہمیت نہ تھی۔ اور یہ خوفناک عورت جس کو تمام انگلینڈ کے قوانین چھو بھی نہ سکے تھے۔ میرے بازو بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی کی گہری دوست تھی۔

ڈیوین ہچکچی کے ساتھ جنبش کی اور اُٹھ گئی۔

اس نے مجھپر عاجزانہ نگاہ ڈالکر کہا "میں بہت خوش ہوں کہ آپ ہماری مدد کرنے والے ہیں میڈم بھی جس قدر کر سکتی ہے کرتی ہی جاتی ہے۔ لیکن ہماری جانب جتنے دوست ہوں اتنے کم ہیں اور ہم سب مسٹر ہیڈلے کی دانائی سے واقف ہیں۔ آپ میڈم سے بھی مشورہ کیوں نہیں کرتے؟"

میں نے انکار کرتے ہوئے سر ہلایا۔

اُس نے کہا۔ "کیوں آپ تو باہم دوست ہیں۔ فرمائیے کیا آپ نہیں ہیں؟ میں نے اسکا جواب نہ دیا کہ کس طرح آپ سے ملی ہوں۔ آج صبح ہی اُن سے کیا ہے۔"

میں نے جواب دیا "ہم صرف صورت آشنا ہیں۔ دوست نہیں ہیں۔"

اس نے کہا "درحقیقت آپ نے مجھے حیرت بنا دیا ہے۔ آپ خیال نہیں کرتے کہ وہ کتنے کارآمد ثابت ہوئے اور کتنی تجاویز بتلایا کرتی ہے۔ ہاں لیجیل مذکرہ۔ والدہ اور میں آج لندن سے چلے جانے والے ہیں۔"

میں نے پوچھا "تم لوگ کہاں جا رہے ہیں؟"

اس نے کہا "کہیں یہاں سے دور۔ کیونکہ اس گھر میں اب زیادہ رہنا بہت تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔ اس حادثہ نے اماں کے قوا کو پوری طرح شکستہ بنا دیا ہے۔ اور وہ میڈم کولمبی کے اب زیر علاج ہے۔ میڈم نے فرانس میں ساحل کے موضع میں ایک مکان حال ہی میں لے رکھا ہے وہ ہمارے

میرے بھائی یعنی پیٹیسز کے مکان سے دور نہیں ہے۔ آپ کو شاید اُن کا خیال ہوگا۔ وہ لوگ برسلز میں آپ سے ملے تھے۔"

میں نے گردن ہلائی۔

ڈیوین نے سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا۔ "ہم وہاں آج جانے والے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہم کسی سے نہیں ملیں گے۔ لیکن اگلے سیشن کے ہی گھر میں رہیں گی۔ اور اس طرح رات اور دن اُن کے علاج سے مستفید ہو سکیں گی۔"

اس کے تھوڑی ہی دیر بعد میں رخصت ہوا۔ مگر اب بھی سب معاملہ مشتبہ اور غیر متعین ہی تھا اور کوئی ٹھیک پتہ ہم نہ ہو سکا۔

اس عرصہ میں مجھے ایک گیت جو کلاہ باران کی طرح یکایک پیدا ہو گئی۔ اور ہر دلعزیز بنگئی تھی۔ جہاں کہیں میں جاتا سننے میں آتی تھی۔ اس کو "ملکہ کا ترانہ" کہتے تھے۔ اور کسی ایسے رقص کے نظام العمل کا اٹھانا مشکل تھا جس میں یہ ترانہ نظر نہ آتا۔ اس کی لہر یہ وضع کی گئی۔ نازک آور درمیانی وقفے۔ نازک آثار چڑھاؤ۔ موزون تال میل۔ اور مناسب جوڑ توڑ میں کوئی ایسی بات ہی تھی جو اس کو دلفریب بنا رکھی تھی۔ کوئی شخص یہ نہ جانتا تھا کہ کس نے اس کو تصنیف کیا۔ اور کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ کہ اس کی خوشگوار بحر میں کوئی باریک بات و باریک معنی پنہاں ہیں۔ میں موسیقی کا دل سے شایق ہوں۔ اور کوئی دو پہر بغیر اس کے نہیں گزار سکتا ہوں۔ چنانچہ جب میں نے اس کو ایک سے زاید موقع پر سنا تو بھی اس امر کا اندازہ نکر سکا کہ یہ "ملکہ کا ترانہ" بالآخر کسی نتیجہ پر منتج ہوگا۔ میں اس کے انتظار میں تھا۔ لیکن یہ نہ جانتا تھا کہ اس قدر بعد از وقت و خلاف قیاس طریقہ سے یہ مجھے ملیگا۔

اس پر ایک مہینہ بلکہ چھ ہفتے گزر گئے۔ پولیس نے اگرچہ قاتل کے سراغ لگانیکی انتہا کوشش کی لیکن بالکل ناکام رہی۔ اس عرصہ میں ایک یا دو دفعہ میرے پاس ڈیوین ڈی لاکور کے خطوط بھی آئے۔ وہ برابر لکھے گئے تھے کہ اسے دیکھنے سے ایک بالکل نوجوان لڑکی کا جوش و اضطراب متر شح ہوتا تھا۔ وہ خاوند کے متعلق بہت متفکر تھی۔ کیونکہ وہ برابر غائب رہتا تھا۔ اور جیسے جیسے ہفتے گزرتے جاتے تھے

اس کے ضبط کی قوت کم ہوتی جارہی تھی۔ سیڈم کو بھی اس کے لئے بہت تفکر تھی۔ اُس کی دو مہین اس کا علاج اور اس کی تسلی بخشنے کی قوت سب اس وقت بے اثر ہو گئے تھے۔

دیوین نے خاتمہ پر لکھا تھا "جب تک کہ قاتل کا پتہ نہ لگ جائے کوئی چیز اس کو تشفی نہیں دے سکتی۔ وہ رات اسی کا خواب دیکھتی ہیں۔ اور دن کے وقت یا تو بالکل خاموش رہتی ہیں یا کمرے میں پریشان حال ہو کر ٹہلا کرتی ہیں۔ اور خدا سے پکار پکار کر کہتی ہیں کہ اے خدا اُس کا پتہ لگانے میں میری مدد کر۔ آہ مسٹر ہیتی۔ اب کیا کیا جائے۔"

مس بیچی کے خطوط دیکھنے سے میرے دل میں درد بھر آیا۔ میں اُس کو جواب دینے میں نہایت احتیاط سے کام لینے پر مجبور تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ جو میں لکھ بھیجوں گا وہ سیڈم کی نظروں سے ضرور گزرے گا۔ لیکن اس کی امداد میں میرے تمام قویٰ بڑے متحرک تھے۔ میں نے گھڑی کا نمبر کے اُس پرانے ساوے پرچہ کی نسبت خیال آتا تھا۔ کہ کیا اس میں کوئی مفید بات ہو گی۔ کیا اس کے کوری سطر کے نیچے وہ عدیم المثال اور عظیم الشان مخفی تحریر پنہاں ہو گی۔ جو کہ اب تک نیرو دریافت شدہ اور جو اس قدیم مجلس کی ملک ہے۔ الغرض یہ کاغذ کا ٹکڑا میرے خوابوں میں بھی آ آ کر تھا۔ اور میرے بیداری کے گھنٹوں میں بھی مجھے پریشان کیا کرتا تھا۔ اب تو میں ہی دیوین کے سراسر تقریباً ہیجان ہو گیا۔ بالآخر ختم فروری کی کسی صبح کو جب ایک نسبتاً زیادہ مایوس کن خط پہنچا تو مجھ سے آئندہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا نہ جا سکا۔ میں نے ارادہ کر لیا کہ دیوین کے خط کا جواب خود ذات سے جا کر دوں۔ لیکن اس طرح سے عمل پیرا ہونے میں میرے لئے ضرور تھا کہ پٹسی ہال کی دعوت قبول کر لیتا پس میں نے اپنے دوست لیونارڈ پٹسی کو تحریر کے ذریعہ مطلع کیا۔ کہ اگر میرے آنے سے تمہیں یا تمہاری بیوی کو کوئی تکلیف نہ ہو تو میں شنبہ آئندہ کو پٹسی ہال آؤنگا۔

دوسری صبح خود پٹسی مجھ سے ملنے آیا۔

اس نے کہا "آج صبح مجھے آپکا خط ملا۔ لیکن میں چونکہ شہر کو آنے ہی والا تھا۔ یہ خیال کیا کہ آپ سے خود ہی مل لوں گا۔ اب مجھے ساڑھے پانچ کی گاڑی میں جانا ہے۔ میں ایک منٹ نہیں ٹھہر سکتا

ہر سب حال مذکور بیرو آپکا خیر مقدم کرتے ہوئے نہایت محظوظ ہون گے - بیڈ میری بیوی نے اور مین نے آپکو کبھی نہین بھولا ہے - مین اطمینان دلاتا ہون کہ آپ ایک نہایت معزز مہمان متصور ہون گے - بسبیل تذکرہ آپ نے کیا ہمارے گھر کی نقب زنی کے متعلق سنا ہے ؟"

مین نے جواب دیا - "نہین"

اُس نے کہا "تو پھر آپ اپنا اخبار برابر نہین پڑھتے - وہ تو ایک عجیب و غریب معاملہ ہے - اور اس وقت اُس کے آثار سے ہوا مین گونج رہے ہین - گزشتہ ہفتہ نقب زنون نے ہمارے ہال پر حملہ کیا - اور اس مین نہایت جرأت و ہشیاری سے کام لیا - انھون نے کوئی قاب چرالی - لیکن ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جدید ترین اُصولون پر بنا ہوا ہے جون کا نون رکھ چھوڑا - نیز ان لوگون نے ہمارے دیوان خانے مین جہان ہمارے قیمتی عجائبات رکھے ہوئے ہین گھس کر کی جان توڑ کوشش کی - لیکن وہ دروازے کے دستہ گھرین کھلا چھوڑا جاتا تھا - دیوان خانے کے دروازے کے باہر رہے - راہو پایا گیا - جس قت وہ بلکہ وقت پر جاگ اٹھا - اور گڑبڑ مچایا - چنانچہ وہ بدمعاش بھاگ گئے - گاؤن کی پولیس اُن کی تلاش مین ہے - لیکن مین انہین کا میابی ہونے کے باعث مایوس ہوکر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو آیا ہون - اور یہان کے دو بہترین جاسوسون کو مقرر کر لیا ہون - وہ میرے ساتھ آج رات کو آنے والے ہین - مجھے یقین ہے کہ ہم ضروری پتہ جلدی سے اتھالین گے - تاکہ نقب زنون کی گرفتاری عمل مین آسکے - مجھے خوف اس بات کا ہے کہ اگر وہ ماخوذ نہ ہوجائین تو چوری کی دوبارہ کوشش کرین گے - کیونکہ آپ یقین جانیئے یہ قدیم جگہ پرانے والے کو بہت نفع دلسکتی ہے - مگر مجھے نہ چاہیئے کہ اپنے خانگی معاملات کے متعلق آپ کو پریشان کرون - کہنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس زرق برق پارٹی شنبہ کے روز جمع ہوگی - کیونکہ یہ اس سے بڑا لڑکا ایٹو آئندہ ہفتے سن تمیز کو پہنچتا ہے - اس تقریب کے موقع پر ایک خلس رقص اُس کی خوشی مین منعقد کیجائیگی -"

مین قبل کلام کرکے پوچھا "آپکی لاکوز کیسے ہین ؟"

اُس نے جواب دیا "دیوین تو ٹھیک ہے - لیکن اُس کی ماں مرکز فکر و تردد بنی ہوئی ہے -

میڈم کوچی اور دیوین ہمارے ہال پر بطور دائمی مہمانوں کے ہین۔ ڈی لاکورز مجلس رقص کے قبل ہی شہر کو واپس آنے والے ہین۔ لیکن میڈم شریک بزم ہوگی۔ اور اس موقع پر اس کی سی شیرنی کی شرکت محفل کو دلکش بنائے گی۔ اور ہمارے لئے موجب افتخار ہوگی۔ کیا میڈ آپ اس کو جانتے ہین۔ وہ بڑی دلکش عورت ہے۔"

مین نے جواب دیا۔ "ہان مین اس سے ملا ہون۔"

اُس نے کہا جب تو عمدہ بات ہے۔ آپ اور وہ دونون موجود رہین گے تو محفل نہایت بارونق ہو جائے گی۔ بس اب تصفیہ ہو چکا ہے۔ ہم آپ کا انتظار کرین گے۔ ایک آرام دہ گاڑی ساڑھے چار پر چرنگ کراس سے چھوٹتی ہے۔ اس پر سے آپ کو لینے کے لئے مین اپنا گاڑی بھیجون گا۔"

مین نے جواب مین کہا۔ "شکریہ۔ مین پکسی ہال کو خوشی سے آؤن گا۔ لیکن مین نہین سمجھتا کہ رقص کی شب تک وہان ٹہر سکون گا۔"

اس نے جواب دیا ہیڈ ہم ایک دفعہ آپ کو اپنے چنگل مین پھانس لین گے۔ پھر جانے ہی نہین گے۔ ہمارے گہر کا طبقہ خورد آپ کی بیمپانت کو پھر سے تازہ کرنے کا مشتاق ہے۔ کیا آپ کو چھوٹی انٹونیا یاد نہین ہے۔ جس کو مین اپنی حسین مغنیہ کہا کرتا ہون۔ دیوین بھی آپ کو اپنا ایک بہت بڑا دوست کہا کرتی ہے۔ غریب بچی مجھے اس کی حالت پر دل سے افسوس ہوتا ہے۔ وہ بڑی شریف اور نیک اطوار لڑکی ہے۔ لیکن یہ صدمہ جو اس نے برداشت کیا ہے شاید عمر بھر کے لئے اپنا اثر اس پر چھوڑ جائے گا۔ بیچارہ ڈی لاکورز بڑا اچھا آدمی تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مین ڈی لاکورز کے خیال سے رقص کو ملتوی رکھتا اگر چیکہ وہ دور کے رشتہ کے بھتیجے بھائی ہین لیکن اینٹیو کے سن تمیز کو پہونچنے کا ایک ہی وقت ہے۔ اور اس لحاظ سے ہمارا خیال کہ اس تقریب کو منا لینا چاہیئے۔ ہیڈ آپ یقین مانئے کہ جب مین اس بچاری بچی اور اس کی ماں کا خیال کرتا ہون تو میرا دل خوشیان منانے کی طرف مطلق راغب نہین ہوتا۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے

بہرحال۔ ہم آپکا انتظار ہفتہ کے دن کرین گے۔"

پٹسی نے یہ کہکر اپنی ٹوپی اٹھالی اور کہا۔

"اب مجھے رخصت ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مین نے چیرنگ کراس پر اُن جاسوسون سے ملنے کا وعدہ کیا ہے۔"

شنبہ آیندہ کو ستائیسویں تاریخ مین پٹسی ہال جو پہنچا۔ یہان میرا گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا رقص آیندہ شنبہ کو مارچ کی دوسری تاریخ ہونے والا تھا۔ گھر مین بھی ایک بڑی پارٹی جمع تھی اور گزشتہ نقب زنی اینک بھی مضمون ماتہ البحث بنی ہوئی تھی۔

طعام کے بعد جب کہ مستورات کمرۂ طعام خوری سے باہر آئے تو پٹسی اور مین اپنی کرسیون کو قریب لے آئے۔ اور تھوڑی دیر مین مسٹر ڈی لاکور کے پراسرار قتل۔ اور میڈم کولچی کے متعلق بات چیت چھڑ گئی۔ پٹسی نے کہا۔

"پولیس بالکل مایوس ہوگئی ہے۔ اور مجھے بھی اس مین شبہ ہی ہے۔ کہ اس گناہ عظیم کے ارتکاب کرنے والے کو عدالت کبھی پہنچایا جا سکیگا۔ مین آج میڈم سے بھی اس مضمون کے متعلق بات چیت کیا ہون۔ وہ جب پہلی پہل فارس میانہ آئی تو بہت پر توقع تھی۔ لیکن اب وہ تقریباً میرے سے متفق ہے۔ بسبیل تذکرہ۔ مسٹر ڈی لاکور کی حالت بہت خطرناک ہوگئی ہے۔ اس کی طاقت گھڑی گھڑی کم ہوتی جارہی ہے۔"

مین نے جواب دیا۔ "مین آپ کی بات اچھی طرح سمجھ سکتا ہون۔ اگر قاتل کا پتہ لگ جائیگا تو اسکو بہت بڑی تسکین ہوجائیگی۔"

اُس نے کہا۔ "میڈم بھی یہی کہتی ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ وہ اپنے مریضوں کے متعلق نہایت متردد ہے۔ ہان دیکھیے مین نے اُس کو اُس خیال سے کہ آپکی اور اُس کی پہچان ہے یہان تک تکلیف کرنے کہا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کو کوئی دوسرا کام تھا۔ جس کو وہ ملتوی نہین کرسکتی تھی۔ مگر وہ عجیب وسیع معلومات والی عورت ہے۔ اُس نے آج صبح ہال مین میرے عجائبات کا معائنہ کرتے ہوئے

کئی گھنٹے صرف کئے۔ اور چند اشیاء کی نسبت اپنے معلومات بھی بیان کئے۔ جو میرے لئے بزرگانہ جذبوں کے تھے۔ اسوقت تک وہ کئی دفعہ میرے عجائبات کے اطراف گھوم چکی ہے۔ نیز اپنے ذکی الفہم سے باتیں کرنا بھی گویا اضافہ طبع ہے۔ مگر کاش وہ میرے وینشیائی گلدان کی اس قدر مشتاق نہوتی۔"

مین نے قطع کلام کرکے کہا "کیا وہ گلدان جس کا ذکر آپ نے بروسکز مین مجھ سے کیا تھا۔ اور آپ کے خاندان مین ۱۵۰۰ء سے چلا آتا ہے۔"

اس نے جواب دیا "وہی۔" اور پھر آواز کو ذرا کم کرکے کہا "آپ کے کہنے کے بموجب وہ خاندان مین ۱۵۰۰ء سے چلا آرہا ہے۔ مگر سٹم نے اس مخصوص مین قیاسی بداخلاق کا اظہار کیا ہے۔ مجھے اپنے متعلق معلوم ہوتا ہے"

مین نے کہا۔ "براہ کرم آپ اپنے بیان کی مزید تشریح کیجئے۔"

اس نے جواب دیا۔ "دو سیٹم گرمشتہ نومبر مین۔ جب وہ ہالکون کے ساتھ یہاں آئی تو پہلی دفعہ اس کو دیکھی۔ اول تو بغیر بات چیت کئے وہ کم از کم دو منٹ تک بالکل خاموش کھڑی رہی۔ جب بالا خر اپنا سر پلٹی تو مین دیکھا کہ اس کا رنگ شیطان کا سا سفید پڑ گیا تھا۔ مین اس کے اس حیرت کے ساتھ گھورنے کو کبھی نہ بھولون گا۔ اس نے پھر مجھ سے پوچھا کہ آپ نے یہ کہان سے لیا۔ مین نے اس کے استفسار کا جواب دیا اور اس نے دس ہزار پونڈ اس وقت بطور قیمت کے دینے کے لئے پیش کئے۔"

مین نے سن کر کہا۔ "یہ تو معتدبہ رقم ہے۔"

پیٹسی نے سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا۔ "مجھے یہ سن کر بڑا معلوم ہوا۔ اور مین نے اس سے کہا کہ مین کسی قیمت کے عوض بھی اس کو فروخت نہین کرون گا۔"

مین نے پوچھا۔ "کیا اس نے اپنے حاصل کرنے کی خواہش کے کوئی وجہ بھی بتلائی۔"

اس نے کہا۔ "ہان۔ وہ کہی میرے پاس کے ذخیرے مین ایک بالکل اس کے مماثل گلدان ہے اور میری خواہش ہے کہ اس کو خرید لون تاکہ قدیم وینشیائی گلاس کے انگلستانی ذخیرون مین کا ایک عدیم النظیر ذخیرہ مکمل ہو جائے۔ یہ عورت تو قصہ کہانیون مین کے افراد کی سی متمول معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ اس کا عجائبات کا جنون بھی اس کو ایسی خطیر رقم کے پیش کرنے پر آمادہ نہ کرتا۔ وہ اپنی قیام گاہ کی اقامت کے بعد سے یہان ہمیشہ

آیا جایا کرتی ہے۔ اور اب بھی مین دیکھتا ہون کہ وہ اس گلدان کے متعلق گہری دلچسپی لیتی ہے۔ اور اکثر اُس کا ذکر کیا کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ یہ گلدان عجیب صفائی سے موسیقی کا ایک سراوا کرتا ہے۔ جو بالکل صاف اور واضح ہے۔ لیکن ہیڈ آپ اس کو ضرور دیکھنا چاہتے ہون گے۔ چلو آپ ہم دیوانخانہ مین چلین گے۔ تاکہ مین اسے آپکو دکھلا دون۔"

چیف یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور مجھے بیچ کے بڑے حال مین سے اندر کے دیوانخانے مین لے گیا۔ یہ دیوانخانہ ایک عظیم الشان اور نہایت عمدگی سے آراستہ کیا ہوا کمرہ تھا۔ جو کارنتھین وضع کے ستونون پر سہار کیا گیا تھا۔

اُس نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھکر کہا۔ "آپ اس امر سے واقف ہین کہ یہ گلدان ہمارے خاندان مین کئی صدیون سے ہے۔ اور ہم اس کو کیمبر لینڈ کی قدیم روایت منظومہ بوہلینڈ کے لحاظ سے "چیسی ہال کا نشانِ اقبال" کہتے ہین۔ آپ کو اس نظم کا ترجمہ تو ضرور معلوم ہوگا۔ جو لانگ فلو نے کیا ہے۔ دیکھو ہیڈ یہی وہ گلدان ہے۔ کیا یہ صناعی کا ایک نادر الوجود نمونہ نہین ہے۔ آپ ذرا نزدیک سے اس کو دیکھنا وہ غور سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔"

گلدان زیر ذکر ایک ٹھوس سبز رنگ کی دہانت کے ستون پر زمین سے چھ فٹ کی بلندی پر رکھا ہوا تھا اور یہ ستون ایک چھوٹی سی کمان مین کھڑا کیا گیا تھا۔ جو دیوار مین بنی ہوئی تھی۔ اس پر ایک نظر ڈالتے ہی مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ یہ صناعی کا ایک جواہر پارہ ہے۔ اس کا پیالہ جو قطر مین ۸ انچ تھا۔ ایک پتلے سے زردی مایل یاقوتی رنگ کے بلور کا بنا ہوا تھا۔ اس بلور کے بیرونی حصے پر ایک مُغلق تحریر کندہ تھی۔ جس کا کچھ کچھ حصہ دکھائی دیتا تھا۔ لیکن ایک پیچیدہ و متنوعہ کام جو اکثر وینیشائی گلدانون پر دیکھا جاتا ہے۔ اس کو مزید وضاحت کے ساتھ پڑھنے دینے مین مانع و پردہ پوش تھا۔ اگر کسی اتفاق سے یہ اوپر کا کام چھل جاتا تو حروف صاف نظر آنے لگتے۔ یہ پیالہ ایک کھلے کام کی ڈنڈی پر سہارا ہوا تھا۔ جس پر گہرا ملمع کیا گیا تھا۔ اور مختلف رنگون مین زرنگاری کیگئی تھی۔ یہ سب (یعنی پیالہ و ڈنڈی) ایک پلیندی پر استادہ تھے۔ اور پلیندی سنگ سفید۔ سنگ یشب غیرہ۔ لاجوردولالی سے مرصع تھی۔ پیالہ لے کے وسط مین اور درحقیقت اس کو سہارے ہوئے ایک دہانی رنگ کی

کانچ کی چھڑی بیچ میں تھی۔ اس پر بھی کچھ نقش و نگار تھا۔ میں نے ایک قدم بڑھا کر پیالہ کے نزدیک جا کے آہستہ اس کو انگلی سے بجایا۔ اُس نے ایک موسیقی کا سر نہایت صاف اور دلکش ادا کیا۔ پھر میں ڈنڈی کا معائنہ کیا۔ اور دیکھا کہ اس کا خاکہ مختلف تاجون کے ایک قطار پر مشتمل ہے۔ مجھے خود معلوم نہ ہوا کہ میں انکو کیون گنا۔ بہرحال وہ گنتی میں سات تھے۔ اب ایک نامعلوم سا شبہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ گزشتہ متواتر حادثات کا خیال میرے دل سے گزرا۔ اور بظاہر بے تعلق واقعات میں کچھ عجیب سا لگاؤ دکھائی دینے لگا۔ میں پیشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا آپ بتلا سکین گے۔ کہ یہ گلدان آپ کے قبضہ میں کیونکر آیا؟"

اس نے جواب دیا۔ "ضرور۔ اس گلدان کا قصہ یہ ہے کہ ہمارا سلسلہ نصب جیسا کہ آپ جانتے ہین۔ ایک قدیم اطالوی خاندان پزیرنی نامی سے جاملتا ہے۔ ہمارا موجودہ نام اُسی اطالوی نام کی معمولی گلدکی ہوئی انگریزی شکل ہے۔ اب یہ بھی آپ جانتے ہین کہ میرا صطباغی نام اور میرے بچون کے اصطباغی نام اطالوی ہی ہین۔ اس قدیم ملک کے ساتھ ہماری محبت تقریباً جنون کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ پیزیرنی سولہوین صدی میں وینس کے نامور لوگون میں شمار کئے جاتے تھے۔ اس وقت یہ شہر اپنی خوبصورت بلوری چیزون کے لئے مشہور تھا۔ یہان کے کاریگرون نے آپس میں ایک انجمن قائم کر لیا تھا۔ اور نہایت احتیاط کیساتھ اپنے رازون کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ اُسی زمانے میں کونسیل آف ٹین کے نام سے ایک خود مختارانہ و جابرانہ حکومت نے وینس کے تمام لوگ جماعت سے مخالفت پیدا کر لی تھی۔ اور اس جماعت کا سرغنہ خود اس کا چوتھا لڑکا ڈیوک آف ایکس تھا۔ اس ڈیوک کے ہمراہیون میں میرا مورث اعلیٰ گایو وانی پزانے بھی تھا۔ اُسوقت یہ معلوم ہوا کہ کونسیل آف ٹین نے وینس کے ایک کاریگر کرسس گلدان کے بنانے کا حکم دیا جو آپ وہان دیکھ رہے ہین۔ جب وہ بن چکا تو اُسکو کسی پوشیدہ غرض کی تکمیل کے لئے وینس کے ایک ہوس کے پاس بھیجا گیا۔ یہان گایو وانی پزامی نے اُسکو ضبط کر لیا۔ اُس وقت سے یہ ہمارے خاندان میں برابر چلا آرہا ہے۔"

میں نے پوچھا۔ "لیکن اُس کی ڈنڈی پر سات تاجون کے بنانے سے کیا مطلب تھا؟"

اس نے جواب دیا۔ "یہ میں بتلا نہین سکتا۔ شاید ان سے کوئی مطلب نہوگا۔"

مرا خیال اس کے برعکس تھا۔ لیکن میں چپ رہا۔

ہم واپس لوٹے۔ اس وقت ایک نوجوان لڑکی کی سریلی آواز قدیم دیوانخانے میں گونج رہی تھی۔ یہ آواز اسٹیلا ڈیلیسی کی تھی۔ اس کا گانا سننے کے لئے میں پیانو کے پاس گیا۔ وہ ایک اطالوی گیت بہت عمدہ طریق سے گا رہی تھی۔ وہ واقعی ایک اطالوی عورت ہی گا سکتی ہے۔ جس کے رگوں میں اطالوی خون ہو۔ اسٹیلا ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کا رنگ سیاہی مائل۔ اس کی آنکھیں چمکیلی اور اس کی وضع ایک مخصوص سی تھی۔

وہ جب گا چکی تو میں نے کہا۔ "مری خواہش ہے کہ تم اپنے دوست دیوین کی نسبت کچھ بتا سکو۔"

اس نے آہستہ سے جواب دیا۔ "آہ مسٹر ہیڈ۔ میں اُن کی نسبت نہایت متردد ہوں۔ میں اکثر ان سے ملا کرتی ہوں۔ اُن کی حالت بالکل بدل گئی ہے۔ اور مسز دیوین کو رکھو یہ صدمہ ایسا اچانک اور غیر متوقع ہوا ہے کہ مجھ کو اُن کے متعلق میں بھی سخت رنج ہے۔ مسٹر ہیڈ مجھے آپ کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ دیوین بھی پیشہ آپ کو یاد کیا کرتی ہے۔ وہ کل آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔"

میں نے پوچھا۔ "کیا وہ یہاں آنے والی ہیں۔"

اس نے کہا۔ "نہیں۔ مگر آپ اُن سے باغ میں ملسکتے ہیں۔ انہوں نے آپ کے نام پیغام بھیجا ہے کہ آپ کا انتظار رہے۔ دیوین گرجا کو نہیں جائینگی۔ کیا میں کل آپ کو مقام ملاقات پر لے چلوں۔"

میں نے وعدہ کر لیا۔ اور تھوڑی دیر میں مغرب کا وقت ختم ہو گیا۔

اس رات میرے دل میں بہت سے خاص خیالات سما رہے تھے۔ گلڈاس کے متعلق قدیم اطالوی قصہ ساحت تاج یعنی مجلس مقننہ ملک کی علامت۔ اور آدم کی پریشانی دھول کی خواہش جب کہ اس نے پہلا دھوکہ کھایا۔ یہ سب باتیں مجھے سخت ہوئے لگا کہ کیا مذہب نے اس کے دیوانہ سے تو نہیں کیا ہے۔ یہ سوال میرے سامنے تھا۔ میں نے اس کا جواب نہیں دیا تھا۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا کہ کل تک ختم ہو جائے گا۔ اگلے دن جب کہ میں باغ کی طرف جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ

دوسرے روز مین تصفیہ سابقہ کے بموجب باغ مین مس ڈی لاکور سے ملاقات کیلئے اُس کے آئی۔ اور ہم دونون کو یکجا چھوڑ کر چلی گئی۔ مس ڈی لاکور کا اترا ہوا چہرہ۔ اُس کی بڑی بڑی بھوری اور غمگین آنکھین۔ اس کی نمایان بیچینی اور اس کی کمزور طاقت ضبط۔ ان کو دیکھکر میرا دل بہت بھر آیا۔ اس نے مجھ سے بے صبری کے ساتھ پوچھا کہ کیا کوئی نیا سراغ قاتل کے متعلق ملا ہے۔ مین نے بطور انکار سر ہلایا

اس نے کہا۔ "اگر کچھ نہ کچھ جلدی سے نہ کیا جائے تو میری ماں کے حواس بجا نہین رہینگے۔ اب میڈم کولجی بھی اُن کی نسبت مایوس ہوگئی ہے۔ اُس کے معمولی ملاقات سے بالکل غائب ہو رہے ہین اور سب سے زیادہ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میری ماں کو خود میڈم سے بھی نفرت ہوگئی ہے جسکی وجہ کوئی معلوم نہین ہوتی۔ وہ کہا کرتی ہین کہ کمرے مین میڈم کی موجودگی سے انکو ناقابل تحمل تشویش ہونے لگتی ہے۔ نوبت یہان تک آپہونچی ہے کہ مین اور میری ماں کل شہر کو واپس ہو جانے والے ہین۔ میرے چچیرے بھائی کا مکان آبکل تمام شاگردانی ہونے کے باعث ہمارے لئے مناسب حال نہین ہے۔ میڈم کولجی کے گھر مین کچھ عرصہ اور بسر کرنے سے میری ماں ناراض ہے۔" مین نے پوچھا۔ "اس کی وجہ کیا ہے؟"

اس نے جواب دیا۔ "مین اس کی نسبت کچھ کہہ نہین سکتی۔ میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ میڈم دنیا مین سب سے اچھی عورت ہے۔ وہ ہمارے حق مین تو رحم مجسم ہے۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ اگر وہ نہ ہوتی تو ہم کیا کرتے۔"

مین نے کچھ نہ کہا۔ چنانچہ تھوڑے سے وقفہ کے بعد دیوین نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھکر پھر کہنا شروع کیا۔

"میرے ماں کی اس چال نے میڈم کو بالکل ناخوش کر دیا ہے۔ بلکہ اس نے خود مجھ سے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ مجھے اس کے ناخوش ہونے کا افسوس ہے۔ ہم کل اس مضمون پر جناب ویرنگ ماتین کرتے رہے ہین یعنی ٹھیک مسٹر لیونیام کے پہونچنے اور گلدان کا ذکر چھڑنے کے

قبل تک یہ باتین ہوتی رہین ۔"

مین نے پوچھا ۔ "مسٹر لیوشام وہ کون ہین ۔"

اس نے جواب دیا ۔ "وہ وہ میڈم کا ایک بڑا دوست ہے ۔ اور اُس سے ہر روز ملنے آیا کرتا ہے مین بھی اُس کو چاہتی ہون ۔ وہ ایک خوبصورت آدمی ہے ۔ مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میڈم کل اسکے آنے کی متوقع تھی ۔ وہ والدہ کے متعلق باتین کرتی رہی ۔ اور پھر بال مین کے گلدان کے متعلق ذکر چھیڑی ۔ آپ نے تو مسٹر ہیڈ ۔ اس گلدان کو ضرور دیکھا ہوگا ؟"

مین نے جواب مین گردن ہلائی ۔ اس وجہ سے کہ مین لڑکی کے بیان مین اس قدر محو تھا کہ بیچ مین بات کرکے اس کی انتظار مین مزاحم نہین ہونا چاہتا تھا ۔

"اس نے کہا میرے چچیرے بھائی اس کو بٹی بال کا نشان اقبال کہا کرتے ہین ۔ خیر ۔ میڈم دل سے چاہتی ہے کہ اُس کو حاصل کرلے ۔ یہان تک کہ وہ بھائی لیونارڈ کو اس کی قیمت دس ہزار پونڈ تک دینے آمادہ ہوگئی ہے ۔"

مین نے کہا ۔ "مسٹر بٹی نے گذشتہ شب مجھ سے کہا کہ میڈم نے گلمان کے لئے ایک نہایت خطیر رقم پیش کی تھی ۔ لیکن مین کہتا ہون کہ یہ سب بیکار ہے ۔ کیونکہ مسٹر بٹی اس کو بیچنا نہین چاہتے ۔"

ویوین نے جواب دیا ۔ "مین نے بھی میڈم سے یہی کہا تھا ۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میرے چچیرے بھائی اس قدیم بلوری چیز کو کس قدر قیمتی سمجھتے ہین ۔ میرے خیال مین وہ سمجھے ہوئے ہین کہ اگر اس کو کوئی بات پیش آئے تو درحقیقت ان کی دولت و ثروت چلی جائیگی ۔"

مین بے اختیار کہہ اُٹھا ۔ "خدا نہ کرے ۔ وہ بے شک اپنی قسم کا ایک جوہر کامل ہے ۔"

اس نے کہا ۔ "مین جانتی ہون ۔ مین نے میڈم کو کسی چیز کے بارے مین اس قدر پریشان و بیقرار پر مصر ہوتے ہوئے نہین دیکھا ۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ مین اپنے اثر سے کام لے کر اپنے چچیرے بھائی کو اُس کے دینے پر آمادہ کرون ۔ اور جب مین نے اُس کو یقین دلایا کہ

یہ سب کوشش بیکار ثابت ہوگی تو وہ اسقدر رنجیدہ معلوم ہوئی کہ مین نے اس کو اس کے قبل کبھی اس طرح سے نہین دیکھا۔ اس نے ایک کتاب اٹھالی اور خود کو مصروف مطالعہ دکھانا چاہی۔ مین بھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور دریچہ کے پاس پردے کے پیچھے جا بیٹھی۔ دوسرے ہی لمحہ مسٹر لیوشام کی آمد کی اطلاع کیگئی۔ وہ میڈم کے پاس جلدی سے آیا۔ اور غالباً مجھکو نہین دیکھا۔

اس نے کہا۔ "ہان۔ کیا کوئی کامیابی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے اس کو حاصل کر لیا ہے؟ اگر وہ حاصل ہو چکا ہے تو ہم کو کوئی خطرہ نہین ہے۔ کیا وہ بچی نے آپ کو امداد دی ہے؟"

مین سمجھ لی کہ وہ میرا ہی ذکر کر رہے ہین اور اٹھی اور باہر نکلکر اپنی موجودگی کو ظاہر کر دی۔ میڈم نے اس پر ذرا بھی توجہ نہ کی لیکن مسٹر لیوشام کو اشارہ سے دوسرے کمرے مین بلائی۔ بھلا مسٹر ہیڈ ان سب باتون کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟"

مین نے کہا۔ "دیوین یہ تو مین بتلا نہین سکتا۔ لیکن تم مجھ سے ایک بات کا وعدہ کرو گی؟"

اس نے جواب دی۔ "یقیناً فرمائے۔"

مین نے کہا۔ "تم نے جو بات کہ مجھ سے کہی ہے کیا اس کو سوا کسی سے پوشیدہ رکھنے کا مجھ سے وعدہ کرو گی؟ میرا اشارہ میڈم کی اس دلچسپی کی طرف ہے جو کہ اس کو اس قدیم گلدان کے حاصل کرنے مین ہے۔ ممکن ہے کہ جس بات کا مین وعدہ لے رہا ہون اس سے کچھ فائدہ کی بات نہ نکلے یا بہت سارے فوائد مستنبط ہون۔ پس کیا اس پر عمل کرو گی؟"

اس نے جواب دیا۔ "بیشک کرون گی۔ مگر مجھے آپ کے اس طرز عمل پر حیرت ہو رہی ہے۔"

مین کچھ نہ کہا۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد اُس سے رخصت ہوا۔

اسی شام زیادہ وقت گئے ایک چٹھی انڈیانا پٹی کے نام دیوین کے پاس سے آئی۔ اس مین اُس نے لکھا تھا کہ وہ اس کی ماں اور میڈم کو یکی سب کے سب دوسری صبح پہلی گاڑی سے شہر جانے والے ہین۔ ڈی لاکورز کا ارادہ پیرفاری سیاٹر کو آنے کا نہ تھا۔ لیکن میڈم منگل کے روز آنے والی تھی۔ تاکہ اس بڑے رقص مین وقت پر شریک ہو سکے۔ وہ اب شہر کو

اس غرض سے جا رہی تھی۔ کہ لائسیم[1] مین ہونے والے کھیل "برائے تاج" نامی مین شریک ہو سکے۔ چنانچہ اس موقعہ کے لئے اس نے ایک نشست صف اولین مین لے رکھی تھی۔

اس چٹھی کے آنے پر آپس مین سرسری گفتگو رہی۔ اس مین کوئی خاص دلچسپی نہین لیگئی۔ لیکن مین پہلے ہی سے بے چین تھا۔ چنانچہ اپنے دلین یہ تصفیہ کیا کہ مین بھی دوسرے روز شہر کو جاؤن گا اور رقص مین شریک ہونیکے لئے وقت پر پٹسی ہال کو واپس ہو لونگا۔

اس تصفیہ کے بموجب مین نکل کر دوسرے روز ڈوفریز کے آفس کو گیا۔

مین نے کہا۔ "در صل اصل مین واقعہ یہ ہے کہ ہم جس قدر خیال کئے ہوئے ہین اس سے بھی ایک زیادہ تر گہری سازش زیر تجویز ہے۔ میڈم نے ڈی لاکور کے قتل کے بعد فارمی میانر کو لیا ہے۔ یہ کام اس نے بلاکس غرض کے تو نہ کیا ہوگا۔ نیز وہ ایک وینشیائی بلور کے گلدان کے لئے جو کہ پٹسی ہال کے عجائبات مین سے ہے۔ دس ہزار پونڈ صرف کرنے آمادہ ہے۔ ایک آدمی لیونیشام نامی جس کا یقیناً دوسرا نام ہوگا۔ اس کا رازدان ہے میڈم آج شب مین شہر کو کسی خاص غرض کیلئے آنے والی ہے۔ اس مین ذرہ بھر بھی شک نہین ہے۔"

ڈوفریز نے جواب دیا۔ "تارسن یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن ہم کو جو امور مطلوب ہین وہ حقیقی واقعات ہین۔ تم اگر ایسے وہمی خیالات باندھتے رہوگے تو ایک نہ ایک روز بھٹک جاؤگے۔ تم کہتے ہو کہ میڈم شہر کو آنے والی ہے۔ اور لائسیم کو جائے گی۔"

مین نے کہا۔ "ہان"

پھر اس نے کہا۔ "اور تمہارا ارادہ ہے کہ اس کے پیچھے یہ دیکھنے جاؤن کہ کہین وہ فارمیس رابرٹسن یا مسز بیرک کیمبل[2] کے خلاف تو سازش نہین کرنے والی ہے۔"

مین نے سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا۔ میرا ارادہ اس کے پیچھے جانے کا ضرور ہے۔ مین دیکھنا چاہتا ہون کہ لیونیشام کس قسم کا آدمی ہے۔ ممکن ہے مین اس کو پہلے بھی دیکھا ہوگا۔"

---

[1] ایک نامک گھر کا نام ہے۔ [2] یعنی زید بکر عمرو وغیرہ نامعلوم اشخاص۔

یہ سن کر ڈفریہ نے اپنے کندھوں کو جنبش دی اور کچھ اُگتا جاکر دوسری طرف مڑ گیا۔ جونہی اُس نے اس قسم کی حرکت کی۔ ایک وحشیانہ خیال یکایک میرے دل میں آیا۔

میں نے کہا۔ "تم کیا کہو گے۔ اگر میں ایک ایسی تجویز بتلاؤں کہ جس سے میڈم مجبور ہو کر کوئی نہ کوئی بات افشا کر دے؟"

اُس نے کہا۔ "میرے پیارے نارمن (ہیڈ) میں یہی کہوں گا کہ تمہاری وہم پرستی نے تمہاری عقل پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اور بس۔"

میں ڈفریہ کے بازو جا بیٹھا۔ اور کہا۔ "اب ذرا میری بات سنو۔ میں نے ایک ترکیب نکالی ہے جو ممکن ہے کہ ہمارے کام آئے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بھی محض ایک سوفسطہ ہے۔ یا تم چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ مجنون آدمی کا ایک خبط ہے۔ الغرض۔ بات یہ ہے کہ میڈم آج شب کو لاسیم جانے والی ہے۔ اس نے صف اول میں ایک نشست لے رکھی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ لیوتیام اس کے ساتھ رہے۔ ڈفریہ تم اور میں بھی تھیٹر میں رہیں گے۔ ممکن ہو تو ہم صف ثانی میں ایک نشست اس کی نشست کے قریب ہی لیں گے۔ میں بیرون اور گونگون کے نئے کالج کے پرنسپال اور تربیت دہندہ رابرٹسن نامی کو اپنے ساتھ لے آؤں گا۔ حسن اتفاق سے میں اوس کو اچھی طرح جانتا ہوں۔"

ڈفریہ کا منہ چونکنا سا ہو گیا۔ وہ میری طرف گھورنے لگا۔

میں گڑبڑ سے کہتا چلا گیا۔ "تم سمجھے نہیں؟ رابرٹسن علم النفسیین کا ماہر ہے۔ ہم اُس کو اپنی نشست کے پیچھے بٹھا لیں گے۔ اور دوران کھیل کے کسی ایک وقفہ میں جبکہ برقی روشنی نہایت تیزی سے ضیا پاش رہتی ہے۔ ایک چٹھی میڈم کو یہ لکھکر بھیجیں گے کہ کورے کاغذ پر کی پوشیدہ تحریر پڑھ لی گئی۔ یہ ایک گمنام اطلاعی چٹھی اُس کے نام ہو گی۔ ہم اوس کو بغور دیکھتے رہیں گے۔ اور رابرٹسن کے ذریعہ وہ جو کچھ کہے گی۔ معلوم کر لیں گے۔ رابرٹسن آلۂ تماشہ بینی سے اوس کو دیکھتا رہے گا۔ اور ہر ایک لفظ جو وہ کہے گی بالکل اسی طرح سمجھ سکیگا۔ جیسا کہ تم اور میں اگر اُسی کی نشست میں اوس کے بازو بیٹھتے تو سن سکتے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سب اتفاق پر موقوف ہے۔ لیکن ہمیں کو بلا اطلاع اچانک ضرور"

گرفت کرین گے۔ تو کچھ نہ کچھ معلوم ہی کرلین گے۔"

ڈفریر۔ ایک منٹ تک غور کرتا رہا۔ اور پھر اچھل کھڑا ہوا۔

اُس نے کہا۔ "خوب ہیڈ۔ تم ہشیار آدمی ہو۔ یہ تجویز لاثانی ہے۔ مین دفتر تقسیم نشست کو فوراً جاتا ہون اور ممکن ہو تو میڈم کے مقابل کی ایک نشست لے لیتا ہون۔ اگر وہ نہ ملسکے تو جو بہترین نشست ملجائے وہ لون گا۔ مین امید کرتا ہون کہ رابرٹسن تمہین ملجائے گا۔ اب تم اس کے مکان کو جاؤ۔ اور وہ جتنی فیس مانگے دیدو۔ اس کام مین تو تفتیش کو ایک فن کے درجہ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور انتظام بھی اس کے ساتھ ہے۔ اگر اس مین کامیابی ہوجائے تو مین تمہین اپنے زمانے کا ہشیار ترین مجرمون کا گرفتار کنندہ سمجھون گا۔ اچھا اب تم ہم لاسیم مین پونے آٹھ بجے ملین گے۔ اب ایک منٹ بھی بیکار نہین کھویا جاسکتا ہے"

مین گاڑی مین سوار ہوکر رابرٹسن کے مکان واقع ہیمپسٹن کو گیا۔ وہ مکان ہی مین تھا۔ چنانچہ مین نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اور اس کو بخوبی ذہن نشین کرادیا کہ اگر وہ اس کام مین مدد کرے گا تو گویا انصاف کے حاصل کرنے مین مدد کرے گا۔ وہ بھی خود بہت دلچسپی لیا۔ اور واقعات کو مفصل طور پر معلوم کرکے فیس کے قبول کرنے سے بھی انکار کردیا۔

ساعت مقررہ پر ہم ناٹک گھر کے دروازے مین ڈفریر سے ملے اور معلوم کیے کہ اس نے میڈم کوپلی کی صف اول کی نشست کے ٹھیک مقابل ہین ایک نشست صف دوم مین حاصل کرلی ہے۔ مین نے ایک پیغام رسان کے ہاتھ اپنے خط کے دس بجے پہنچائے جانیکا بھی انتظام کرلیا۔ ہم بالآخر اپنی نشستون پر بیٹھ گئے اور چند لمحے بعد میڈم کوپلی گلابی رنگ کے مخملی لباس مین ہیرون مین جگمگاتی ہوئی ایک بلند قامت سیاہی مائل صاف ستھرے شخص کے ہمراہ اپنی نشست مین داخل ہوئی۔ مین پیچھے نشست کی چھاؤن مین ہٹ گیا۔ اور اس کو بغور دیکھتا رہا۔ وہ ایک دو پہچانتیون کو سلام کرتی ہوئی جھکی اور پھر اپنی نشست کی روئین وار کنارے اپنا ہاتھ رکھکر بیٹھ گئی۔ اور رابرٹسن اُس پر ٹکٹکی جمائے رہا۔ اور جب اُس نے چیدہ چیدہ گفتگو جو کہ میڈم اور اس کے ہمنشین مین ہوئی گئی۔ مجھ سے بیان کیا تو مجھے کامیابی کا اطمینان ہوگیا۔ القصہ کھیل شروع ہوا اور دس بجکر چند منٹ گئے ایک وقفہ کے دوران مین مین نے میڈم کو مڑکر کچھ استعجابانہ حرکت کے ساتھ میری

چٹھی کو لیتے ہوئے دیکھا۔ اُس نے رقعہ چاک کیا اور اُس وقت اس کا منہ نمایاں طور پر زرد پڑ گیا۔ رابرٹسن ہدایت کے بموجب میرے سامنے کھڑا رہا۔ اُس کا آلہ تماش بینی میڈم اور اس کے ہمنشین کے چہرون پر جما ہوا تھا۔ مین چٹھی پڑھتے وقت میڈم کو دیکھتا رہا۔ اُس نے بعد معائنہ لیوتیام کے ہاتھ مین اُس کو دیا۔ چنانچہ اس نے بھی اس کو پڑھا۔ بعد ازان وہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اور مین نے بالآخر میڈم کے لبہ پر جنبش دیکھی۔ ساتھ ہی رابرٹسن نے حرف بہ حرف اُن کے گفتگو کی رپورٹ کرنی شروع کی جو حسب ذیل ہے۔

"ناممکن ... ایک فریب ... بالکل بے خطر ... پوشیدہ تحریر کی کلید ... گلدان ... کل شب"

اس کے بعد سکوت چھایا رہا۔ اور پھر بار دیگر حسب ذیل گفتگو کی رپورٹ کیگئی۔

"ہمارے لئے حیات و ممات کا فیصلہ ..... میرے نام کی ..... وتحفظ"

پھر دوسرے بار ایک طویل عرصہ تک سکوت چھایا رہا۔ اور مین نے میڈم کو اپنی انگلیون مین اضطراب کے ساتھ کاغذ مروڑتے ہوئے دیکھا۔ اُس پر سے میری نظر ٹھکر ڈفریر کی طرف پڑی جنکی آنکھین دوچار ہوئین مگر میرا دل دھڑکنے لگا۔ اور اس کا منہ بھی کھچکر کبود ہو گیا۔ اب اس روح فرسا سچائی اور اس کی تشریح کا اثر میرے دماغ پر آہستہ آہستہ ہونے لگا۔ شعبہ کی تاریکی دور ہو گئی اور حقیقت ہوش ربا منکشف ہو گئی۔ اس کاغذ مین جس کے سمجھنے مین ہم ناکام رہے تھے دراصل میڈم کے نام کی دستخطی پوشیدہ تحریر تھی۔ اور ڈی لاکور کے قتل مین اس کا لگاؤ ظاہر کرتی تھی۔ اب گلدان کے حصول مین اس کے تردد کی وجہ بھی ظاہر تھی۔ یعنی کسی بعید از فہم طریقہ سے یہ گلدان جو کبھی اس قدیم برادری کی ملک تھا۔ اور اس تک یقیناً پشت بہ پشت ہوتا ہوا آیا تھا۔ دراصل اس پوشیدہ تحریر کا حامل یا کلید اشنائے راز تھا لیکن "کل کی شب" سے کیا مطلب تھا۔ کل کی شب تو رقص کی شب تھی۔ اور میڈم وہان موجود رہنے والی تھی۔ اس استدلال کا نتیجہ اس قدر واضح تھا کہ ڈفریر اور مین دونون ایک دل مین آیندہ کے طریقہ عمل کا تصفیہ کر کے تھیٹر سے باہر نکل آئے۔ اب ایک کام بلا جواز تاخیر کرنا تھا یعنی مجھے صبح کی پہلی گاڑی سے بٹسی ہال جاکر اور گلدان کا معائنہ کرنا تھا۔ ونیز بٹسی سے ہر ایک بات کھلکر اس کو مزید محفوظ و مصئون رکھانا تھا۔ میرا خیال یہ بھی تھا کہ اگر ممکن ہو سکے تو مین خود اس پوشیدہ

تحریر کے راز کی کلید کو معلوم کر لوں۔ تاکہ یہ معلومات اگر ہمارا مستدلال صحیح نکلے تو میڈم کو قید خانہ
میں اقامت گزین کروا سکیں۔ اور اس طرح اس برادری کا خاتمہ کر دیں۔

دوسرے دن صبح کے دس بجے میں پٹی ہال پہونچا۔ جب مکان میں داخل ہوا تو توقع کے مطابق
اوس کو کم و بیش پریشان حالت میں پایا۔ پٹی انتظام کی نگرانی میں اور نوکروں کو ان کے کاموں کے
متعلق ہدایت دینے میں شدت کے ساتھ مصروف تھا۔ چنانچہ مجھے اُس کو اکیلے پانے میں کچھ عرصہ لگا۔
اُس نے کہا۔ "کیوں بھائی کیا معاملہ ہے؟ میں تو اس وقت کام میں بہت مصروف ہوں۔"
میں نے جواب دیا۔ "کتب خانہ میں چلو میں کہتا ہوں۔"

حسبۂ دہان پہنچتے ہی میں نے اپنا قصہ بیان کیا۔ لیونارڈ پٹی چونکہ دنیا کے ساتھ سالہا سال کی
وابستگی کے باعث سرد گرم چشیدہ تھا۔ اس لئے اس کے اطمینان قلب کو متزلزل کرنا مشکل تھا۔ اُسکی
وضع سے میں نے پایا۔ کہ مجھے سچائی کے باور کرانے میں دقت اٹھانی پڑے گی۔

میں نے خاتمہ پر کہا۔ "میڈم کو لچی کے ساتھ یہ کچھ میرا پہلا ہی معاملہ نہیں ہے۔ اس کے قبل
میں نے اس کو قانون کے پنجہ میں لے آنے کی جتنی کوششیں کیں ان سے وہ بچتی رہی۔ لیکن اب میں
خیال کرتا ہوں کہ اس کا وقت قریب آگیا ہے۔ پٹی تمہارا گلدان خطرے میں ہے۔ کیا تم اسے کسی
محفوظ مقام پر اٹھا نہ رکھو گے؟"

اس نے چین بجبین ہوکر جواب دیا۔ "کیا پٹی ہال کے نشانِ اقبال کو میرے لڑکے کی بلوغت کی شب
اٹھا دوں۔ ہیڈ۔ اس میں شک نہیں کہ تم جو دلچسپی لے رہے ہیں یہ تمہاری مہربانی ہے۔ لیکن درحقیقت
مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اتنے وہمی آدمی ہوں گے۔ آج کی شب کسی حادثہ کا پیش آنا حد امکان سے باہر ہے
پیانڈ گلدان کے مقابل میں رکھا جائے گا۔ اس طرح رقص کنندگان اُس کے نزدیک نہ آسکیں گے۔
اور کوئی حادثہ پیش نہ آئے گا۔ لیکن اب تمہیں اور کچھ کہنا ہے؟"

میں نے پھر کہا۔ "دیکھو میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے کہنے پر عمل کرو۔ اور گلدان کو کسی محفوظ
مقام پر اٹھا رکھو۔ تم یہ مت خیال کرو کہ میں تمہیں مرغ اور بیل کے سے فرضی قصوں سے ڈرا رہا ہوں۔

بلکہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اُس کے وجوہات ہیں۔ میں اُس عورت سے واقف ہوں۔ میری چھٹی حس وہم محض سے بڑھکر کچھ اور امور پر بھی مبنی ہے۔"

اُس نے جواب دیا۔ "مسٹر ہیڈ۔ تمہاری خوشنودی کے خیال سے میں دو آدمیوں کو تاج کیسل گلڈان پر متعین کرتا ہوں۔ تاکہ کسی شخص کے وہاں تک پہنچنے کے خفیف ترین امکان کا بھی انسداد ہو سکے۔ لو اب اس سے تو تمہارا اطمینان ہوگا نا؟"

مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور مِسٹی اپنے مختلف النوع فرایض کی انجام دہی کی غرض سے مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس صبح گلڈان کے از سر نو معائنہ کرنے میں پھر ایک گھنٹہ صرف کیا۔ پیالی کی پُر اسرار تحریر نے جو کھلے کام کے نقش سے چھپی ہوئی تھی میری گہری توجہ کو مبذول کر رکھا۔ لیکن اس کے خاص خاص حروف کو بیرونی شگوفہ کاری نے اس قدر عمدگی سے چھپا رکھا تھا کہ میں کچھ بھی سمجھ نہ سکا۔ کبھی مجھے خیال ہوتا تھا کہ کیا میں وہم میں تو مبتلا نہیں ہوں؟ کبھی یہ سوچتا تھا کہ کیا اس خوبصورت نمونۂ صنعت نے اپنے پاس وہ اسرار تو پوشیدہ نہیں کر رکھا ہوگا۔ جس کے معلوم کرنے کا میں خواہشمند ہوں؟ یعنی اس کاغذ کا عجیب و غریب حل۔ جو میڈم کو لچی کو ایک سنگین جرم کا مجرم گردانے۔

الغرض انہی خیالات میں شام ہوگئی۔ اور نو بجے ہی سے مہمان آنا شروع ہو گئے۔ رقص کا بھلا دور بمشکل ختم ہونے پایا تھا کہ میڈم کو لچی بھی نقرئی لباس میں منظر پر نمودار ہوگئی۔ چنانچہ اُس کے آتے ہی رقص و مباحثہ میں غیر محسوس سی خاموشی چھا گئی۔ اور جب وہ کمرۂ رقص میں ایک مقامی امیر کے ہاتھ پر سہارا دیئے ہوئے بڑھی جانے لگی۔ تو ساری آنکھیں اُس کی طرف لگ گئیں۔ یہاں تک کہ جس وقت وہ میرے پاس سے میرے آداب کا جواب دیتی ہوئی گزری تو اس کے زاویہ ہائے دہن پر سختی چھا گئی۔ نیز مجھے خیال پڑتا ہے کہ میں نے اس کی آنکھیں کمرے کے دوسرے سرے پر گلدان کی جانب بھی پڑتی ہوئی دیکھیں مگر اس کے تھوڑی ہی دیر بعد آسٹونیا پھر میرے بازو آ گئی۔

اُس نے کہا۔ "اس وقت ہر چیز کیا بھلی معلوم ہو رہی ہے۔ کیا آپ نے میڈم کے برابر کسی کو دلکش دیکھا ہے؟ آج رات اس کا لباس اس کو شاہانہ وضع بخشے ہوئے ہے۔ ہاں کیا آپ نے ہمارا رقص کا

ٹوٹ کر مصنّف فرش پر آ پڑا۔ اس کے بعد دم کے دم پورا سکوت تمام مجلس پر طاری رہا۔ اور ساتھ ہی ہمارے میزبان کے منہ سے ایک زور کی چیخ نکل پڑی۔ پھر جب رقص کنندگان منظر بیرونی پر دوڑ کر پہنچے تو کمرے میں ان کی آہستہ باتوں کی وجہ سے بھنبھناہٹ شروع ہوئی۔ اس وقت کا استعجاب اور اضطراب حد بیان سے باہر تھا۔ پٹھی سردے کی صورت بنایا ہوا گلدان کی پیندی اور ڈنڈی کو خوف کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ گلدان کے حصے بدستور سبز رنگ کی دہات کے ستون پر قایم تھے۔ اور صرف پیالی ہی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔ دو خدمتگار جو کمان کے اندر کھڑے تھے۔ ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا ایک غیبی ہاتھ نے ان کو مارا ہے۔ میں تقریباً درشتی سے مجمع کو ہٹا کر مقام حادثہ پر پہونچا۔ وہاں پیندی اور ڈنڈی کے سوا کچھ باقی نہ تھا۔

میڈم کو لچی۔ مجمع کو اس طرح دیکھ رہی تھی۔ جیسے کہ کوئی خواب میں دیکھتا ہو۔ اسٹوخیا سلک کرباپ کے پاس جا کھڑی ہو گئی تھی۔ اور اس کا منہ اُس کے لباس کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔

اُس نے مُنہ کے مُنہ میں یہ الفاظ کہے۔ "پٹھی ہال کا نشان اقبال۔ اور وہ بھی دوسری رات نہیں۔ آج کی رات!"

اب رہا میرا حال تو۔ میرے دماغ میں مارے پریشانی کے چکر شروع ہو گیا تھا۔ اور جو خیالات آئے موجزن تھے اُن کے باعث میری قوت تقریر اس وقت مُسن ہو گئی تھی۔ شب کا کام ختم کر دیا گیا تھا۔ اور مجلس آہستہ آہستہ منتشر ہونے لگی تھی۔ ایک ملازم ٹوٹے ہوئے ٹکڑے جمع کر رہا تھا۔ اور رقص جاری رکھنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

حاصل کلام جبتک اس واقعہ پر چند گھنٹے گذر گئے۔ اس شیطانی اسکیم کا حال مجھ پر منکشف نہ ہوا۔ اس حادثہ کی تشریح صرف ایک طرح ممکن تھی۔ یعنی جب تمام آلات سُروہ ہم ملکر ایک تال پر بجے۔ اور خاص سُر کو دو دفعہ دُھرایا گیا تو وہ سُر چونکہ گلدان کے سُر کے بموجب تھا۔ اس نے علم الصوت کے مشہور قانون کے بموجب اس طرح سے بجائے جانے پر پیالے کو توڑ ڈالا۔

دوسرے روز ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو دوبارہ ملانے کی کوشش کیگئی۔ لیکن چند غائب تھے۔

ٹوٹ کر مصنوعی فرش پر آپڑا۔ اس کے بعد دم کے دم پورا سکوت تمام مجلس پر طاری رہا۔ اور ساتھ ہی ہمارے میزبان کے منہ سے ایک زور کی چیخ نکل پڑی۔ پھر جب رقص کنندگان منظر بربادی پر دوڑ کر پہنچے تو کمرے میں ان کی آہستہ باتوں کی وجہ سے بھنبھناہٹ شروع ہوئی۔ اس وقت کا استعجاب اور اضطراب حد بیان سے باہر تھا۔ پیشی سردے کی صورت بنایا ہوا گلدان کی پیندی اور ڈنڈی کو خوف کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ یہ گلدان کے حصے بدستور سبز رنگ کی دہات کے ستون پر قایم تھے۔ اور صرف پیالی ہی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی۔ دو خدمتگار جو کمان کے اندر کھڑے تھے۔ ایسے دکھائی دیتے تھے کہ گویا ایک غیبی ہاتھ نے ان کو مارا ہے۔ میں تقریباً درشتی سے مجمع کو ہٹا کر مقام حادثہ پر پہونچا۔ وہاں پیندی اور ڈنڈی کے سوا کچھ باقی نہ تھا۔

میڈم کوچی۔ مجمع کو اس طرح دیکھ رہی تھی۔ جیسے کہ کوئی خواب میں دیکھتا ہو۔ انتونیا مسلک کر پاپے پاس جا کھڑی ہوگئی تھی۔ اور اس کا منہ اس کے لباس کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔

اُس نے منہ کے منہ میں یہ الفاظ کہے۔ "پیٹی ہال کا نشان اقبال۔ اور وہ بھی دوسری رات نہیں۔ آج کی رات!"

اب رہا میرا حال تو۔ میرے دماغ میں مارے پریشانی کے چکر شروع ہوگیا تھا۔ اور جو خیالات اس موجزن تھے اُن کے باعث میری قوت تقریر اس وقت سُن ہوگئی تھی۔ شب کا کام ختم کر دیا گیا تھا۔ اور مجلس آہستہ آہستہ منتشر ہونے لگی تھی۔ ایک ملازم ٹوٹے ہوئے ٹکڑے جمع کر رہا تھا۔ اور رقص جاری رکھنا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

حاصل کلام جبتک اس واقعہ پر چند گھنٹے نہ گذر گئے۔ اس شیطانی اسکیم کا حال مجھ پر منکشف نہ ہوا۔ اس حادثہ کی تشریح صرف ایک طرح ممکن تھی۔ یعنی جب تمام آلات سُر و ہم ملکر ایک تال پر بجے۔ اور خاص سُر کو دو دفعہ دُھرایا گیا تو وہ سُر چونکہ گلدان کے سُر کے بموجب تھا۔ اس نے علم الصوت کے مشہور قانون کے بموجب اس طرح سے بجائے جانے پر پیالے کو توڑ ڈالا۔

دوسرے روز ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو دوبارہ ملانے کی کوشش کیگئی۔ لیکن چند غائب تھے۔

یہ کس طرح غائب ہوئے اور کس نے لے لیا۔ کوئی شخص بتا نہ سکتا تھا۔ بلاشبہ اون حروف میں جو کھیلے کام کے اندر عیاری سے پوشیدہ کیے گئے تھے اس مخفی تحریر کا حل مضمر تھا۔ لیکن بہرحال مبدم پھر اوجھل نکلی۔ اس عورت کی فہم و فراست نے اس کو ہر جرم کے عام نتائج کی دسترس سے باہر رکھا۔ چنانچہ ڈی لاکور کا قتل اس وقت تک بلا انتقام باقی ہے۔ مگر کیا اس عورت کی حقیقت پر کبھی روشنی بھی پڑے گی؟

## (۵)

# بیس درجے

آواخر جون کا ایک گرم دن ختم ہوا چاہتا تھا۔ کہ میں کھانے سے فارغ ہو کر کچھ عکس شعاع کے متعلق کام انجام دینے اپنی تجربہ گاہ کو گیا۔ جاتے ہی دفتر پر جس کو مجھے دیکھکر ایک ہفتہ سے زاید عرصہ ہوا اندر آیا۔ اس نے مجھے مشغول دیکھکر ایک چٹھا اس صندوق میں سے لیا۔ جو میز پر دھرا ہوا تھا۔ اور ایک آرامی کرسی پر بغیر بات چیت کیے بیٹھ گیا۔

بالآخر جون ہی میں تپائی سے اڑاتو اس نے پوچھا۔ "دو نارمن۔ آج کیا دریافت کر رہے ہو؟ آب حیات یا سنگ پارس؟"

میں نے جواب دیا۔ "دونوں بھی نہیں۔ مجھے پھونکے ہوئے خونی سرخ مادے کے چند دلچسپ نمونے ہم پہنچے ہیں۔ جن پر میں آزمایشیں کر رہا ہوں۔ اچھا خیر یہ تو بتاؤ تم یہ ہفتہ بھر کہاں رہے؟"

اس نے کہا۔ "ایسبٹورن میں۔ تم تو جانتے ہو کہ پنجشنبہ کے روز بیلی قدیم میں منصفیوں کے اجلاس شروع ہوتے ہیں۔ اور میں ڈسنی کے قتل کے مقدمہ میں مدعا علیہ کی طرف سے جوابدہی کر رہا ہوں۔ مگر خیر میں یہاں اپنے پیشے کے متعلق باتیں کرنے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ مجھے ایک چھوٹا سا حادثہ ایسبٹورن میں پیش آیا ہے۔ جس کے متعلق میں تم سے کہنے آیا ہوں۔"

اس کے لہجے سے جو غیر معمولی طور پر سنجیدہ تھا میں چوکنا ہوا۔ اور پوچھا۔ "کیا کچھ مزید انکشاف ہوئے؟"
پھر میں نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھکر کہا۔ "مناسب یہ ہے کہ باغ میں چلیں اور وہیں کافی پئیں اور اس کے متعلق گفتگو بھی کریں۔" چنانچہ ہم فرانسیسی وضع کے کھلے دریچوں میں سے گزرے اور بید کی کرسیوں پر جا بیٹھے۔

بالآخر ڈوپن نے اپنے مُنہ سے چرٹ نکالکر کہا۔ "کیا تمہیں کبھی اس کا بھی خیال آیا کہ تم اور میں دونوں ذاتی خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔ اگر ہم محفوظ ہونے کے خیال میں یہ کھکھڑ ہوش ہو بیٹھیں کہ ہمارے زمانے میں ایسی باتیں ہو نہیں سکتیں تو ایک بیہودہ خیال ہوگا۔ مجھے تعجب ہے کہ میڈم کو لچی نے ہم میں سے کسی پر اس وقت تک کوئی وار نہیں چلایا ہے۔ اس کا خیال مجھے ہیضہ لگا رہتا ہے۔ وہ تقریباً ہمہ گیر قوتوں کی مدد سے لڑا کرتی ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں بتلا سکتا کہ کس جانب سے تیر آ لگے گا۔"

میں نے قطع کلام کرکے کہا۔ "کیا تمہارے پاس یہ کہنے کی کوئی وجہ ہے؟ کیا تمہارے ساحل سمندر کے سفر کے ساتھ اس کا کوئی لگاؤ ہے؟"

اس نے جواب دیا۔ "ممکن ہے کہ ہو۔ لیکن مجھے اس کا یقین کامل نہیں ہے۔ بہرحال سپیڈ۔ غالباً تمام لندن بھر میں کوئی ایسے دو شخص نہ ہوں گے جو ہمارے جیسے ایک عجیب مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہوں۔"

میں نے کہا۔ "یہ خود ہمارا ہی خود اختیار کردہ امر ہے۔"

اُس نے جواب دیا۔ "صحیح ہے۔ خیر اب میں جو واقعہ پیش آیا تم سے بیان کرتا ہوں اور شب جو باقی کا حصہ ظہور میں آیا اُس کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ مجھے پچھلے دنوں کچھ بیتی محسوس ہوئی اور چونکہ مجھے کچھ فرصت تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اس فرصت کو انقلابوں کی پیمائش پر دریافت ارض میں گزاروں۔ چنانچہ گزشتہ شنبہ کو میں ایک اجنبی شہر کے دور کے پرچٹانوں کے تلے سے ہوتے ہوئے برلنگ گیاپ کی جانب گیا۔ وہاں میں سنگ آہنی کے چند عجیب و غریب ٹکڑوں کے دریافت کرنے میں۔ جن کے باعث ساحل کا وہ حصہ مشہور ہے اس قدر مصروف ہوا کہ

میرے گھر کو واپس ہونے کے قبل تاریکی چھا گئی۔ سمندر کا چٹاؤ خوش قسمتی سے کم ہی تھا۔ لہٰذا مجھے کوئی خوف نہ تھا۔ مین اس بلندی کی دور جہان کہ روشنی کا مینار واقع ہے طے کر چکا تھا۔ کہ ایک تیز اور صاف آواز مین میرا نام پکارا جاتا ہوا سُنا۔ جس سے مجھے بہت حیرت ہوئی۔ مین ٹھہر گیا اور مڑ کر اطراف مین دیکھا۔ لیکن پہلے پہل مجھے کچھ دکھائی نہ دیا۔ تاہم لحظہ بھر کے بعد ایک شکل میری جانب آتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ پھرتی کے ساتھ ایک چٹان پر سے دوسری چٹان پر اُچھلتی آتی تھی۔ جونہی وہ قریب آئی تو ایک لڑکے کی شکل ہلکے بھورے رنگ کے لباس اور کپڑے کی ٹوپی مین ظاہر ہوئی۔ مین اُس سے خطاب کرنے والا ہی تھا کہ اس نے بطور انتباہ اپنا ہاتھ اُٹھایا اور جلدی سے آہستہ آواز مین کہنے لگا "آپ لندن مت واپس ہو۔ یہان ٹھہرو۔ آپ خطرے مین گھرے ہوئے ہین۔" مین نے پوچھا "تمہارا کیا مطلب ہے۔" لیکن اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور میرے سوال کو دہرانے کے قبل ہی مجھے چھوڑ کر تیزی سے بلندی کی جانب راستہ طے کرنے لگا۔ مین نے پکار کر کہا "ٹھہرو۔ تم کون ہو؟" لیکن وہ فوراً ہی چٹانون کے سایہ مین میری نظرون سے اوجھل ہو گیا۔ اس پر مین آگے کی طرف دوڑا لیکن اوس کی کوئی علامت دیکھ نہ سکا۔ ازان بعد زور سے پکارا۔ مگر تب بھی کوئی جواب نہ پایا۔ بالآخر یہ خیال کر کے کہ تعاقب بے سود ہے۔ مین گاؤن کو واپس ہو گیا۔"

مین نے پوچھا "کیا اوس وقت سے تم نے پھر کبھی اُس پُراسرار نوجوان کو دیکھا یا اسکی نسبت سُنا؟" اُس نے جواب دیا "کبھی نہین" اور مجھ سے پوچھا "تم اُس کی انتباہ کی نسبت کیا خیال ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مین دراصل کسی خطرے مین ہون؟ کیا میڈم کو لیجی کا دخل اس معاملہ مین بھی ہے؟"

مین جواب دینے سے قبل ٹھہر گیا۔ اور پھر آہستہ سے کہا۔

"چونکہ میڈم کا وجود باقی ہے۔ اور وہ نوجوان خواہ وہ کوئی تھا۔ مگر تمہارا نام جانتا تھا تو ایسی صورت مین اس امر کا بالکل امکان ہے۔ کہ یہ واقعہ ایک بری شکل اختیار کرے۔ بہرحال اس سے دو نتائج مستخرج ہو سکتے ہین۔ ایک تو یہ کہ یہ انتباہ اس غرض سے دیا گیا ہو گا کہ تمہین کسی خوفناک مقصد کی

تکمیل کے لئے ایسٹورن ہی مین روک رکھا جائے۔ دوسرا یہ کہ یہ ایک دوستانہ تنبیہ ہوگی۔ جو کسی وجہ سے اس عجیب طریقہ پر دیگئی۔"

ڈفریہ نے جواب دیا "تم اس معاملہ مین میرے ہی اخذ کردہ نتائج پر پہنچے ہو۔ مین ڈرپوک آدمی نہین ہون۔ اگر ضرورت ہو تو اپنی جان کی محافظت کرسکتا ہون۔ لیکن اس چھوٹے سے واقعہ نے مجھے عجیب طرح سے متاثر کر رکھا ہے۔ بلاشبہ یہ میرے لئے ناممکن ہے کہ شہر چھوڑون۔ ڈسنی کے قتل کا مقدمہ اس ہفتہ مین پیش ہونے والا ہے۔ اور چونکہ اس مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ لہذا اس مین چند روز صرف ہون گے۔ لیکن ہیڈ مین کتنی ہی کوشش کرتا ہون مگر میرے دل سے اس لڑکے کے انتباہ کا اثر زائل نہین ہوتا۔ اب ذرا ادہر متوجہ ہونا۔ یہ اس قصہ کا خاتمہ ہے۔ دیکھو یہ آخری پوسٹ سے وصول ہوا ہے۔"

ڈفریہ نے یہ کہتے ہوئے ایک خط اپنے جیب سے نکالا۔ اور میرے ہاتھون مین رکھدیا۔ مین اس کو دریچہ کے پاس لے گیا۔ اور کمرے کے اندر کی چراغ کی روشنی سے سطور ذیل پڑھا۔

"مجھ سے سنگ مرمر کی کمان کی چاٹک کے اندر آج رات کے دس بجے ہو۔ اس مین ہرگز خطا نہ کرو۔ تم نے میری تنبیہ کی پروا نہین کی لیکن مین شاید اب بھی کچھ کرسکون۔"

مین نے خط واپس کرتے ہوئے کہا۔ "تمہارا کاتب عجیب ٹھکانے مقرر کرتا ہے۔ اب تمہارا ارادہ کیا ہے؟"

ڈفریہ نے وہی سوال مجھ پر منتقل کرکے پوچھا کہ "تم اگر میری جگہ پر ہوتے تو کیا کرتے؟" اور ہمہ تن گوش ہوکر میری طرف دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر پوشیدہ تفکر کے آثار چھائے ہوئے تھے۔"

مین نے کہا۔ "اس کی تعمیل نہ کرو۔ خط گمنام ہے۔ اس مین جس قدر خطرے سے بچنے کا امکان ہے۔ اسی قدر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہین مصیبت مین مبتلا کرنے کی کوئی چال ہو۔ مجھے خطرے کا یقین دلانے مین تو کوئی امور تائید نہین دیتے۔ بلکہ اس رائے کے قایم کرنے مین تائید

ملتی ہے ۔ کہ آپ اپنا ہوا راستہ اس طرح قطع کرتے چلے جائیں کہ گویا میڈم کوچی کا وجود ہی دنیا میں نہیں ہے ۔"

اب ساڑھے نو بج چکے تھے ۔ اور چاند بلند ہونے لگا تھا کہ ڈفریا اٹھ گیا ۔

اُس نے کہا "میں یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارا خیال درست ہے ۔ میں اس خط کو بھی اسی طرح خاطر انداز کروں گا ۔ جس طرح کہ اس نوجوان کے انتباہ کو کیا تھا ۔ جو کہ ریت پر مجھے دیا گیا تھا ۔ میرے نامعلوم نامہ نگار کو چاہیئے کہ مقام ملاقات پر میرا انتظار بے فائدہ کرتا رہے ۔ میں آج کی شام زیادہ نہیں ٹھہروں گا ۔ کیونکہ میں اپنے مقدمہ کو پنجشنبہ تک تیار کر لینے میں بے طرح مصروف ہوں ۔ آداب عرض ہے ۔"

جب وہ چلا گیا تو میں کچھ دیر بدستور باہر بیٹھا رہا ۔ اور ان دو انتباہوں پر غور کرتا رہا جو کہ ڈفریا کو دیئے گئے تھے ۔ اور جن کی نسبت میں نے یہی بہتر خیال کیا تھا کہ انھیں ناقابل لحاظ تصور کیا جائے ۔ جیسا کہ اُس نے کہا ۔ یہ ناممکن تھا کہ وہ شہر چھوڑے ۔ لیکن بہرحال مجھے صورت واقعات ناپسند تھی ۔ انتباہوں کے معنی کچھ بھی ہوں ۔ کم از کم اُن سے کسی سنگین خطرے کے درپیش ہونیکا اظہار تو ضرور ہوتا تھا ۔ اور میڈم کوچی سے چونکہ میں بخوبی واقف تھا ۔ مجھے یقین تھا کہ گہری سے گہری فریب دہی بھی اس کے حیطۂ اقتدار سے باہر نہیں ہے ۔

میں مکان کے اندر واپس آیا ۔ لیکن مجھے اب کمرۂ آزمایش میں جاکر آزمایشات میں مصروف ہونے کی طرف بالکل رغبت نہ رہی ۔ رات زیادہ گرم ہوتی جارہی تھی ۔ اور طوفانِ رعد معرض وقوع میں آنے کی دھمکی دے رہا تھا ۔

الغرض گیارہ اور بارہ کے درمیان میں خواب شب کے لئے تیار ہو ہی رہا تھا ۔ کہ ایک زور کی آواز میرے سامنے کے دروازے پر آئی ۔ چونکہ ملازمین سونے جا چکے تھے ۔ پس میں خود تعجب کے ساتھ دروازہ کھولنے گیا ۔ دہلیز پر ایک عورت وسیع لبادہ سے لپٹے اور پرانی وضع کی ٹوپی پہنے کھڑی تھی ۔ جوں ہی دروازہ کھلا ۔ میں ایک لفظ بھی نہ کہنے پایا تھا کہ وہ ہال میں چڑھ آئی ۔

اُس نے آہستہ ترین آواز مین کہا۔ "مجھے باہر نہ ٹھیرائے۔ میرا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ اور خطرہ درپیش ہے مسٹر ڈفریہ جائے مقررہ پر رہنے مین ناکام رہے۔ اور مجھے مجبوراً یہان آنا پڑا۔ مین مسٹر ہیڈ آپ کو جانتی ہون۔ نیز آپ کے اور مسٹر ڈفریہ کے نسبت جملہ امور سے بھی واقف ہون۔ مجھے جلد کہڈالنے دیجیے۔ بہت ضروری باتین کہنی ہین۔ برائے خدا آپ کے استعجاب کو مغلوب کیجیے اور دروازہ بند کر لیجیے۔ مین کہتی ہونکہ میری حرکات پر بغور نظر رکھی جا رہی ہے۔"

اس عورت کی شباہت بوڑھی کی سی تھی۔ لیکن اس کا آواز نوجوان کا سا تھا۔ مین نے ایک لفظ کہے بغیر ہال کا دروازہ بند کر لیا۔ اور جون ہی مین نے یہ کام کیا۔ اُس نے اپنی ٹوپی نکالی۔ اور اپنا لبادہ ڈالدیا۔ اب وہ مجھے ایک پتلی سی خوبصورت سیہ چشم لڑکی نظر آنے لگی۔ اُس کا رنگ شفاف زیتونی تھا۔ اور اس کی آنکھین سیاہ تھین۔

اُس نے کہا۔ "میرا نام ایلزی فانکورٹ ہے۔ اور میرا مکان ہنلی مین ہے۔ میری مان ایک بیرسٹر کی بیوہ ہے۔ میرا پتہ۔ گلوسسٹر گارڈنس البرٹ روڈ ہنلی ہے۔ کیا آپ یہ یاد رکھین گے؟"

مین نے جواب مین سر ہلایا۔ اُس نے پوچھا۔

"کیا آپ اس کو نوٹ کر لین گے؟"

مین نے کہا۔ "مین اس کے بغیر بھی یاد رکھ سکتا ہون۔"

اُس نے کہا بہت اچھا۔ ممکن ہے کہ آگے چلکر آپ کو اُس پتہ کی ضرورت پڑے۔ اب مسٹر ہیڈ آپ کے دل مین میری نسبت عجیب عجیب خیالات آ رہے ہونگے۔ مین فریبی عورت نہین ہون بلکہ ایک شریف مصیبت زدہ عورت ہون۔ مجھے ایک شدید حاجت نے آپ تک لایا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ میری امداد کر سکتے ہین۔ نیز یہ بھی سنیئے کہ آپ اور مسٹر ڈفریہ سنگین ترین خطرے مین گھرے ہوئے ہین۔ پس کیا آپ میرے کہنے پر اعتماد کرین گے؟"

جب اُس نے یہ کہا تو۔ ساتھ ہی اپنی آنکھین اُٹھا کر میرے چہرے پر جمائین۔ مین نے اوس کی خوبصورت آنکھون کا تہ سے سچائی پائی۔ میرے شکوک رفع ہو گئے۔ اور مین نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

مین نے کہا۔ "آپ ایک عجیب لڑکی ہو۔ اور یہان عجیب وقت پر آئی ہو۔ لیکن مین آپ پر اعتماد ضرور رکھتا ہون۔ شدید حالات نے آپ کو یہ طریقۂ کار اختیار کرنے پر مجبور کیا ہوگا۔ اب بتائیو کہ واقعات کیا ہین؟"

اُس نے کہا "مجھے آپ اپنے دیوانخانے مین لے چلیئے وہان مین واقعات بیان کرونگی۔"

مین نے اپنے مطالعہ کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اس کو اندر چلنے کہا۔

اُس نے عاجلانہ آواز مین اسطرح بیان کرنا شروع کیا۔ "مسٹر ہیڈ۔ موت وحیات کا معاملہ ہے۔ مسٹر ڈفریز نے دو مرتبہ میرے انتباہون کو خاطر انداز کیا۔ مین نے اپنی جان نہین تو اپنی آزادی کو تو ضرور خطرے مین ڈالکر انھین متنبہ کیا تھا۔ اس پر بھی جب انھون نے اس شہراؤ کی تکمیل نہ کی جو کہ مین نے اُن کے ملنے کے لئے کر رکھا تھا تو مین نے محسوس کیا کہ اب کوئی بات باقی نہیں ہے سوائے اس کے کہ مین آؤن اور آپ کے رحم پر تکیہ کرون۔ مسٹر ہیڈ اب ایک لحظہ بھی بیکار نہین ہے۔ ہماری مشترکہ دشمن" یہان اس نے اپنا آواز پست کر دیا۔ "میلم کو پتی ہے اُس نے وہ کام کیا ہے۔ جو ایک عورت جس مین عورت کی سی سمجھ بوجھ اور وفاداری ہو کبھی معاف نہین کر سکتی۔ مین یا تو اس سے انتقام لون گی یا مر جاؤن گی۔"

مین نے پوچھا "کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہی وہ شخص ہون جس نے مسٹر ڈفرید کو ساحل البیٹرون پر وہ عجیب وغریب انتباہ دیا تھا۔"

اُس نے کہا۔ "مین ہی ہون۔ مین نے اپنے زیادہ بچاؤ کے لئے لڑکے کا سا پوشاک پہن لیا تھا لیکن اُس رات کو اس کے باوجود بھی میرا پیچھا میرے مقام رہائش تک کیا گیا۔ اگر مسٹر ڈفریز میری تجویز پر عمل کرتے تو اس وقت مین یہان نہ ہوتی۔ مسٹر ہیڈ آپ کے دوست کی جان ایک قریب الوقوع خطرے مین ہے۔ مین آپ سے یہ نہین کہہ سکتی کہ وہ کس طرح چلائے جانیوالا ہے کیونکہ یہ مین خود بھی یہ نہین جانتی۔ لیکن جو مین کہہ رہی ہون اس کی بابت مجھے یقین ہے۔ لندن سے باہر انھین تجاوز کا موقع ہے۔ لیکن لندن مین یقیناً کوئی نہین ہے۔ سنیئے آپ دونون پر برادرجی

نشان لگا دیا ہے اور مسٹر وفریر پہلے شکار کئے جانے والے ہیں۔ کوئی انسانی قوانین انھیں بچا نہیں سکتے۔ حتیٰ کہ اس بڑے اور محفوظ شہر میں بھی ان کے لئے ممکن نہیں ہے کہ بچ نکلیں۔ وہ شخص جو وار چلائیگا ممکن ہے کہ پکڑا بھی نہ جائے، اور سزا بھی بھگتے۔" جب اس نے یہ کہا تو علامات درد کے چہرے پر چھا گئے۔ پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے کہا۔ لیکن اس سے کیا فائدہ ہوگا جب کہ وار اپنا کام پورا کر چکیگا؟ پروفیسر کے باہر کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ اس کے ذرائع کس قدر کثیر ہیں۔ میں پھر کہتی ہوں کہ اگر مسٹر وفریر لندن ہی میں رہیں تو ان کے لئے کوئی موقع جان بچانیکا نہیں ہے۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً لندن چھوڑ دیں۔"

میں نے سنجیدگی سے جواب دیا "مجھے خوف ہے کہ یہ بات اُن سے ممکن نہیں ہے۔ میرا دوست کوئی فرد واحد شخص نہیں وہ عدالت خود داری میں مدعا علیہ کی جانب سے ایک اہم مقدمہ میں پیروی کر رہا ہے۔ ملزم کی جان بچانا اس کے قیام پر موقوف ہے۔ کیا مجھے اب اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت ہے؟"

یہ سنتے ہی وہ تابہ شیفتہ سفید پڑ گئی۔

اُس نے جواب دیا "میں سب کچھ جانتی ہوں کیونکہ میں اس معاملہ کی ترقی قدم بقدم دیکھتی آئی ہوں۔ میڈم خود بھی جانتی ہے کہ مسٹر وفریر کس طرح پھنسے ہوئے ہیں اور انہیں اس ہفتہ کیا کام کرنا ہے۔ پنا بھی اس نے اسی بکھاڑ سے اپنا جال پھیلایا ہے۔ آہ مسٹر ہیڈ کیا میرا جان کو جوکھوں میں ڈالنا بے سود ہوا؟ کیا یہ حقارت کے قابل حقیقت پر شیدہ ہونے کو باور نہیں کر سکتے؟"

میں نے جواب دیا "میں ضرور باور کرتا ہوں۔ مجھے آپ کے طرز بیان ہی سے آپ کے راست باز ہونیکا یقین آگیا اور میں چونکہ میڈم کو بھی کو کافی طور پر جانتا ہوں۔ لہٰذا اس واقعہ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں۔ میں بلاشبہ مسٹر وفریر سے جو کچھ آپ نے کہا ہے بیان کروں گا۔ اور اس کی بھی تحریک کروں گا کہ وہ کچھ دنوں میں اپنا کام چلانیکے لئے کسی اور کو قائم مقام مقرر کریں۔"

اُس نے اشتیاق سے پوچھا "کیا آج کی ہی شب میں آپ اُن سے ملیں گے؟"

میں نے کہا "ہاں"

اُس نے جواب دیا "شکریہ"

مین نے کہا۔ "وہ یقیناً جانے سے انکار کردین گے۔ اگرچہ آپکا انتباہ ان تک ضرور پہنچایا جائیگا۔ لیکن وہ اُس کی پروا نہ کرین گے۔"

اُس نے کہا۔ "آہ۔ کیا آپ کا ایسا خیال ہے؟"

مین نے جواب دیا۔ "مجھے یقین ہے۔"

اُس نے کہا۔ "ایسی صورت مین کچھ اور تجویز کیجانی ضرور ہے۔ مجھے یہ انکار فوراً معلوم ہوجانا چاہیئے۔ اگر آپکے دوست انکار کردین تو ایک خط۔ ایم۔ ایف۔ صدر پوسٹ خانہ کے پتہ سے اُس "پوداشتنی تا مطابہ" کے الفاظ لکھکر روانہ کیجئے۔ مین اس کے حاصل کرنیکے لئے کل صبح سویرے سنٹ مارٹن لی گرانڈ جاؤن گی۔ اس مین لفظ دو نہین، کے سوائے کچھ اور نہ لکھئے آپ کے نام کی دستخط بھی نہ کیجئے۔"

مین نے جواب دیا۔ "اگر میرا دوست شہر نہ چھوڑنیکا تصفیہ کرے تو آپ کو ایسا خط ملیگا۔"

مس فانکورٹ نے کہا۔ "مگر ایسی صورت مین مجھے آپ سے دوبارہ ملنا پڑیگا۔"

مین نے کچھ جواب نہ دیا۔

اُس نے پھر کہا۔ "میرے لئے یہی مناسب ہے کہ آپ سے خط و کتابت نکروں۔ اگر تار بھی بھیجون تو خوف ہے کہ وہ بھی محفوظ نہ رہے۔ میرے خیال مین مین یہان نظر بچاکر آنے مین کامیاب رہی ہون اگرچہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے لئے رات دن نگرانی رکھی جارہی ہے۔ تاہم مین معمولی طریقہ پر آپ سے ملنے کے خطرے مین پڑنے کی جرأت نہین کرسکتی پس وہ ایک لمحہ بھر مین غور کرلیتی ہون۔"

وہ اپنے ہاتھ کو رخسار پر رکھے ہوئے خاموش کھڑی رہی۔

پھر اُس نے یکایک پوچھا۔ "کیا آپ موسیقی سے واقف ہین؟"

مین نے جواب دیا۔ "اوسط طریقہ پر۔"

اُس نے کہا۔ "کیا آپ موسیقی سے اس قدر واقف ہین۔" یہان وہ ٹھہر گئی اور تبسم کی "کہ پیانو کا ٹھہرا ہے" سکین

مین نے پوچھا۔ "آپ کا کیا مطلب ہے؟"

اُس نے جواب دیا۔ "مین اپنے یہان کی تشریح کئے دیتی ہون۔ کل پیانو درست کرنے والا ہمارے مکان مین

آنیوالا ہے۔ کیا آپ اُس کے بجائے آئینگے ؟ مین اُس کو ایک سطر گھر پہنچتے ہی یہ لکھ بھیجونگی کہ وہ اپنی آمد کو ملتوی رکھے لیکن اپنے نوکر کو اسی خیال مین رہنے دونگی کہ وہ کل انیوالا ہے۔ اس نے ہمارے پیانو صاف کرنیوالے کو کبھی نہین دیکھا ہے۔ چنانچہ وہ بھی سمجھیگی کہ آپ ہی وہ شخص ہین جنھین ہم اس غرض کے لئے بلایا کرتے ہین۔ کیا آپ اس بھیس کے اختیار کرنے مین مضائقہ تو نہین کرتے ہین ؟ ،،

مین نے کہا "آپ کے پیانو پر ہاتھ پھیرنے مین بالکل رضامند ہون۔ ،،

اُس نے جواب دیا۔ "مین آپکا شکریہ ادا کرتی ہون۔ اب اگر آپ کو خط لکھنا پڑے تو آپ ہمارے مکان کو کل تقریباً دو بجے آئے۔ خادمہ آپ کو دست کشندہ جانکر داخل کرلے گی۔ اور ہمارے دیوانخانے مین لا بٹھائیگی۔ وہان مین آپ سے چند لمحون کے بعد ہی ملونگی۔ باقی کام آپ بجبر چھوڑ دیجئے۔ ،،

مین نے اس طرح عمل کرنیکا وعدہ کیا جیسا کہ مس فانکورٹ نے چاہا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ میرے پاس سے رخصت ہوئی۔

اسکے چند لمحہ بعد مین ڈوفریہ کے مکان کا راستہ قطع کرنے لگا۔ وہ زیادہ رات گئے تک جاگا کرتا تھا۔ چنانچہ جب مین نے اس کے دریچون مین روشنی جلتی دیکھی تو مجھے کچھ تسلی سی معلوم ہوئی۔ جب مین پہنچا تو میرے مہمان نے خود ہی مکان مین داخل کرلیا۔

اُس نے کہا۔ "دو نارمن اندر آؤ۔ ،، اور پھر ایک نوجوان کی طرف مڑکر جو غالباً اُس کے منشیان انتظام کنندہ مین سے ایک تھا۔ کہا "نارتھ۔ اب تو سب کچھ ہو چکا کیا تم نے وہ ہدایات لکھ لی ہین ؟ مرجنسن اور جیمس والش بطور گواہ طلب کئے جانے چاہئین۔ مین دفتر مین کل صبح سویرے موجود ہونگا۔ ،،

یہ زیر بحث نوجوان شخص جس کا چہرہ بدوسیا ہی مائل تھا۔ اور جس کی آنکھین بھوڑی تیز تھین جلدی سے چند کاغذات اکٹھا کیا۔ اور ڈوفریہ کو اور مجھے سلام کرکے رخصت ہوا۔

جب وہ کمرے سے باہر گیا تو ڈوفریہ نے مجھسے کہا "وہ میرے منشیان انتظام کنندہ مین کے چند بہترین منشیون مین سے ایک ہے۔ مین بڑا خوش قسمت ہون جو اُس کو حاصل کیا ہون وہ نہایت ہی عمدہ تعلیم یافتہ شخص ہے۔ اور متعدد زبانین جانتا ہے۔ اب اُس کو میرے پاس رہتے ہوئے تین مہینے ہونے آئے ہین۔ مین تمہین بتلا نہین سکتا کہ

ایک ایسے منتی کو رکھتے ہیں جس کے کندھوں پر فی الحقیقت ایک قابل سر ہو کس قدر آرام ملتا ہے۔ لیکن مارمن غالباً تم کوئی شبرے آئے ہو۔ بس بتلاؤ کہ وہ کیا ہے۔"

میں نے جواب دیا "ہاں، میں عجیب خبر لے آیا ہوں۔ فرشتہ باوجود تمام تشکوک کے میں تمہارے گمنام کاتب کے بھروسہ کرنے پر مائل ہوں۔ دیکھو ساحل اسپیٹسبورن پر کا نوجوان لڑکی کی ہیئت میں متبدل ہو گیا۔ اور یہ پاکیزگی کے کرتم نے قرار کی تکمیل نہ کی۔ وہ لڑکی تمہیں ہمیشہ کے لئے آئی۔ چنانچہ وہ راست تیرے پاس آئی اور کبھی گئی ہے۔ اگرچہ کہ یہ امر بہ حیرت معلوم دیتے ہیں۔ لیکن مجھے اس لڑکی پر اعتماد ہے۔ کیا میں تم سے کہوں کہ ہماری ملاقات میں کیا گزرا ہے"

فرشتہ نے بغیر ایک لفظ کہے ایک کرسی میرے لئے آگے کھینچی۔ وہ میرے مقابل بیٹھ رہا۔ اور میں اپنا قصہ کہنا رہا۔ جب میں نے ختم کیا تو اس نے اپنے کندھوں کو ذرا سی جنبش دی اور پھر کہا۔

"باوجود ان سب باتوں کے مس فلنمورٹ نے کوئی نیا انکشاف نہیں کیا ہے"

میں نے جواب دیا "یہ بات اس وجہ سے ہے کہ وہ ابتک تو صرف شبہ ہی رکھتی ہے"

اس نے میری تقریر کے سلسلہ میں کہا "اور ٹھنڈے دل سے تمہیں کہتی ہے کہ میرے پاس آؤ اور مجھ سے دوستی کرو۔ کہ میں اور اخیر وقت پر اپنے موکل کو ہرگز چھوڑ دوں۔ اور شہر سے باہر چلا جاؤں۔"

میں نے جواب دیا "وہ یقیناً یہ سمجھتی ہے کہ تمہارا خطرے میں مبتلا ہونا مبنی بر حقیقت ہے۔"

فرشتہ نے جواب دیا "حقیقت ہرگز نہیں۔ میں اُس کے اشتباہ پر عمل نہیں کر سکتا۔" جب اُس نے یہ کہا تو اٹھ کھڑا ہوا اور دریچہ کے باہر دیکھنے لگا۔ پھر سلسلہ کلام کو جاری کر کے کہا "یہ تو اچھی باتیں ہونے لگی ہیں۔ اگر کسی شخص کا پیچھا شکاری کی طرح لیا جائے تو پھر دنیا میں کسی کا بھی محفوظ رہنا ناممکن ہے۔ ایک لندن کا باوقعت وکیل زمانہ حال کا ڈیامڈ کلیس[1] بنا دیا گیا ہے۔ جس کے سر پر ہمیشہ موت کی تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ یہ نہایت لغویات ہے اور اس کا جاری رہنا ناممکن ہے۔ یہ کام مجھے یہاں پر روک کر

---

[1] ڈیامڈ کلیس چوتھی صدی قبل مسیح میں سیراکوز کے بادشاہ ڈایونی سیس کا ایک درباری تھا۔ اسکی بادشاہ نے ایک دعوت ہی شاندار دعوت کی تھی لیکن ساتھ ہی اسکے سر پر ایک بڑی تلوار گھوڑے کے بال سے باندھ کر لٹکا دی تھی۔ اس سے یہ سبق دینا منظور تھا کہ حشمت و عظمت کے سر پر خطرے کا لٹکا رہنا بھی بہت ممکن ہے۔ مترجم

پس مجھے چاہیئے کہ رک رہوں۔ میں سیڈم کی بہترین سازشوں کے مقابل ہوں۔ شہزادہ فلپ[1] جو ہیرے کو موم کرنا چاہتا ہے کل میرے پاس آئے گا اور میں اسے جانتا ہوں۔ اور فورڈ سے ملتا ہوں۔ اب یہ معاملات ڈراؤنی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں۔"

میں نے جواب دیا "مس فانکورٹ سے میں نے کہدیا تھا کہ تم انہیں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکیں گے۔"

اس نے کہا "تم نے بہت اچھا کیا۔"

میں نے اپنے کلام سابق کے سلسلہ کو جاری رکھا کہ "دوبرہم میں اس لڑکی پر اعتماد کرتا ہوں۔"

ڈفریہ نے یہ سن کر مجھے اس خفیف و ناقابل تشریح تبسم سے ممنون کیا جو اکثر اس کے درشت چہرے پر چھا جایا کرتا تھا۔ اس نے کہا "ہیڈ۔ تم کچھ جوشیلے واقع ہوئے ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس اس واقعہ پر غور کرنے سے پریشان ہونے کے لئے وقت نہیں ہے۔ مجھے چاہیئے کہ تمام میرے قوائے دماغی و جسمانی سے کام لیکر اس بدقسمت شخص کے لئے کوشش کروں۔ جس کے مقدمہ کی کارروائی میرے ہاتھوں میں رکھی گئی ہے۔"

میں ڈفریہ کے پاس سے رخصت ہوا۔ اور قبل اس کے کہ مکان واپس جاتا لفظ دو نہیں، ایک سادے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا۔ اس کو تہ کیا اور لفافہ میں ڈالکر ہاتھی یہ الفاظ "واشنگٹن اسکوائر۔ سنٹ مارٹس لین" لکھکر روانہ کر دیا۔

اب مس فانکورٹ کے پیش کردہ معمہ کو سونچنا نہ صرف بے سود بلکہ اس سے بھی بدتر تھا۔ لیکن ساتھ ہی میرا قلب میں اسکے دل سے دور کرنیکی کوشش کیا ہو سکتا۔ بلکہ دوسرے روز جب میں فرضی پیانو ساز بن کر دوبئے کے قصبہ کلوسٹر گارڈن البرٹ روڈ پہنچا گیا۔ تو مجھ پر ایک قسم کی خلصی سی چھا گئی۔

یہ مکان چھوٹا سا تھا۔ اس کا دروازہ ایک موزون لباس پہنی ہوئی خادمہ نے کھولا۔ وہ یقیناً پیانو ساز کے آنیکی متوقع تھی۔ کیونکہ جب اس نے مجھے دیکھا تو مسکرائی اور میری رہنمائی دیوانخانہ کی جانب کی۔ میں نے ضروری پارچہ جات گرد صفائی سر راہی کی اور پیانو کھولدیا۔ میں نے اس قدیم زمانے کے وضع ہائے کے چند سر راہی بجانے بھی بنا لئے تھے کہ مس فانکورٹ بجلت اندر آئی۔

---

[1] لندن کے رہنے تفتیش پولیس کا نہایان ہوتا ہے۔ مترجم

اُس نے کہا "مجھے بہت افسوس ہے کہ والدہ کو شدید دردِ سر ہو گیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ سے آج ہاجے کے سوال کی معافی مانگوں رکھنے کی درخواست کروں۔ لیکن آپ کو بغیر کچھ دوپہر کا ناشتہ کئے نہ جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے مُلازمہ کو لے آنے کہدیا ہے۔"

اُس نے چونکہ دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا تھا لہذا وہ لڑکی جس نے مجھے مکان میں داخل کیا ایک سینی لئے ہوئے آئی۔ جس میں کچھ اشیاء سہل الہضم رکھی ہوئی تھیں۔

مس فلکورٹ نے کہا "سوسن۔ سینی اُس میز پر رکھدو۔ اور براہ مہربانی فوراً اپنی مالکہ کی دوا کے لئے چلی جاؤ اگر کوئی آوے تو میں دروازہ کھولدونگی۔"

لڑکی کو دینکا کوئی شبہ نہ تھا وہ چلی گئی اور صرف مس فلکورٹ اور میں کمرے میں رہگئے۔

لڑکی نے کہا "سوسن نصف ساعت سے زیادہ عرصہ تک غیر حاضر رہے گی۔ اور میں نے والدہ سے اس قدر کہدیا ہے۔ جتنا انہیں کمرے میں آجانے سے باز رکھنے کافی ہو۔ انھوں نے دردِ سر کا بہانہ کیا ہے اس لئے کہ ہماری چھوٹی خادمہ کو وہ اکیلے باہر بھیجنے کوئی عذر پیدا کرنا ضرور تھا تاکہ وہ ہم سے دور رہے۔ آج صبح میں ایک آدمی اس سے کچھ پوچھ رہا تھا۔" اُس وقت اُس نے ایسی مسکراہٹ کے ساتھ جو فوراً غائب ہوگئی مجھ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا "اوہو مسٹر ہیڈ آپ بہترین پیانو ساز لگتے ہیں۔ خیر اب کام کی باتیں شروع کرنی چاہئیں ہاں تو آپ کے دوست شہر چھوڑنے سے انکار کر رہے ہیں۔"

میں نے جواب دیا "ہاں۔ وہ انکار کرتے ہیں۔ لیکن میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ اُن کے لئے ترکِ شہر ناممکن ہے۔"

اُس نے کہا "میں جانتی ہوں آپ نے بیشک کہا تھا۔ خیر اب میں آپکو پوری طرح اپنا ہمراز بنانا چاہتی ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ میں یہ کام کروں کیا آپ وعدہ کرینگے کہ میں اب جو کچھ کہنے والی ہوں وہ کسی حالت میں بھی آپ کی زبان پر نہ آئیگا؟"

میں نے جواب دیا "میں وعدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر مجھے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ میرے دوست ہیں تو میں بھی آپ کا دوست رہونگا۔"

اس پر وہ مجھے یکسان دیکھتی رہی۔

پھر اُس نے کہا۔ "وہ ایسا نہ ہو سکیگا۔ مسٹر ڈوزر آپ کے قدیم شناسا ہیں۔ کیوں ہیں نا؟"

مین نے کہا "میرے بہترین دوست ہیں۔"

یہ سن کر اُس کی بھوئیں پھر سے صاف ہو گئیں۔ اور اُس کی سیاہ آنکھیں منور ہو گئیں۔

اُس نے کہا "اُن کی جان خطرے میں ہے۔ کل وہ اس وقت تک ــــ" یہاں وہ ٹھہر گئی اور کانپنے لگی۔ اُس کے ہونٹ تک سفید پڑ گئے۔"

مین نے کہا "خدا کے لئے کہو۔"

اُس نے جواب دیا "مین ابھی وضاحت سے بیان کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جب آپ کو تمام باتیں معلوم ہو جائینگی تو آپ مجھ سے وہ وعدہ کرینگے جو میری نجات کے لئے، اور ایک ایسے شخص کی نجات کے لئے جو مجھے اپنے سے بھی زیادہ عزیز ہے نہایت ضروری ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ آج سے چھ مہینے قبل مین ایک شخص سے منسوب ہوئی جس کا نام جان نارتھ ہے۔"

مین نے کہا "نارتھ! نارتھ" مجھے ایک شخص کی یاد نے پریشان کر دیا۔

لڑکی میرے مزاحمت کا خیال نہ کر کے کہتی چلی گئی۔

اُس نے آہستہ سے کہا "مین جان نارتھ سے محبت کرتی ہوں بلکہ مین اس کے لئے جان دینے بھی تیار ہوں۔ اُس کو اُس کے موجودہ نہایت خطرناک پوزیشن سے بچانے کے لئے مین کسی خطرے مین خود مبتلا ہونا بھی ناپسند نہ کرونگی۔"

جب اُس نے یہ کہا تو اُس کی سیاہ بھوئیں کشیدہ ہو گئیں۔ اُس نے اپنے ہاتھ کو واپس لے کر اپنا سر جھکا لیا۔

مین نے آہستہ سے کہا "ڈوزر کی آفس مین ایک شخص جان نارتھ نامی ہے۔"

اُس لڑکی نے جواب دیا "ہاں ہے۔ وہی وہ شخص ہے جس کی نسبت مین کہہ رہی ہوں۔ اسے بلا کر ہم لوگ سنیئے۔ مسٹر نارتھ جس کی تعلیم باہر ہوئی ہے۔ اور جس نے تمام اپنے ابتدائی سال انگلی مین مرف کئے

بیانہ عنفوان شباب وکیلوں کی ایک بڑی کمپنی مین شہر کے اندر ملازم ہوگیا تھا۔ ابتدائے موسم بہار مین مسٹر ڈیوزیر نے اس کو اپنے انتظامی منشی کی حیثیت سے بحساب چار گنی فی ہفتہ مقرر کیا۔"

مین نے کہا "قبل گزشتہ شب نارتھ سے ملا ہون۔ وہ ہوشیار آدمی معلوم ہوتا تھا اور میرے دوست نے بھی اُس کی بہت تعریف کی تھی۔ مس فانکورٹ مین ذرہ بھر بھی کوئی رائے قایم نہین کرسکتا کہ ان معاملات کا کیا نتیجہ ہوگا۔ البتہ یہ کہہ سکتا ہون کہ نارتھ تو ایک جلا مانس دکھائی دیتا ہے۔"

لڑکی نے کہا "براہ کرم مجھے سب بیان کرنے دیجئے۔ آپ فوراً معلوم کرلین گے کہ واقعات کس قدر پیچیدہ ہین۔ تقریباً ہماری نسبت کے بعد ہی جان نارتھ میڈم کے حلقہ مین شریک ہوگیا۔ مجھے یہ نہین معلوم کہ وہ پہلے کس طرح اس سے متعارف ہوا۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ وہ اس سے ایک زمانہ قبل آگرہ مین ملا ہوگا۔ وہ عورت اس پر ایک گہرا افسون ڈالے ہوئے ہے کیونکہ وہ کبھی اُس کے متعلق یا اس کے مالی مکان کی نسبت یا اُس کے شہرت کی نسبت یا اُس کے عجیب و غریب طاقت کی نسبت جو وہ ہر ایک اپنے ملنے والے شخص پر رکھتی ہے۔ کہتے ہوئے نہین تھکتا۔ ایک دن اُس نے مجھ سے کہا کہ اس عورت نے اس کے لئے ایک عمدہ جگہ آپ کے دوست کے یہان انتظامی منشی کی دلوائی ہے۔ اگرچہ اس کارروائی مین اسکا نام ظاہر نہین ہونے پایا ہے۔"

یہ سن کر مین چونک گیا۔ اور میری توجہ شدت کے ساتھ گفتگو کی طرف مایل ہوگئی۔

مس فانکورٹ نے کہا "یہ بات سہ ماہ قبل پیش آئی۔ لیکن مسٹر ہیڈان تین مہینون مین ہر ایک چیز متغیر ہوگئی ہے۔ آفتاب ابر کے پیچھے جا چھپا ہے۔ آسمان سیاہ پڑ گیا ہے۔ اور مین دنیا کی سب سے زیادہ بدنصیب لڑکی بنگئی ہون۔"

مین نے کہا "آپ ضرور اپنی بدبختی کی وجہ جانتی ہونگی۔"

اس نے جواب دیا "ہان جانتی ہون۔ لیکن مسٹر ہیڈ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ جان نارتھ سے ملے ہین یا"

مین نے کہا "مین گزشتہ شب کو پہلی دفعہ ملا ہون۔"

اُس نے پوچھا "کیا آپ کو اس کی شکل پسند آئی؟"

مین نے جواب دیا" اس کے چہرے نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ لیکن مین ٹھیک طور پر یہ نہین کہہ سکتا کہ وہ مجھے پسند آیا۔ البتہ وہ ہوشیار تو معلوم ہوتا تھا۔"

اُس نے کہا" وہ نہایت ہوشیار شخص ہے۔ آج سے چھ مہینے قبل جب ہماری آپس مین نسبت ہوئی تو اس وقت اس کا چہرہ پر رونق تھا اور اس کی وضع و قطع سے فراست ٹپکتی تھی۔ اب تو وہ بد وضع اور غلیظ ہوگیا ہے۔ ہر روز اس کے وجود سے ایک نیک بات دور ہوتی جاتی ہے۔ اور ایک بُری بات جانشین ہوتی جاتی ہے کوئی بات ہے جو اُس کی نوجوانی اُس کی مردانگی اور اُس کے حس کو کھائی چلی جارہی ہے۔ اُس کا طرز سلوک میرے ساتھ متغیر ہوگیا ہے۔ بلکہ میرا یہ خیال ہے کہ اُس مین کسی اور سے بھی محبت کرنے کی قابلیت تقریباً مفقود ہوگئی ہے لیکن میری محبت تو اس کے ساتھ بالکل غیر متغیر ہے۔ کیونکہ مین جانتی ہون کہ اُس پر ایک جادو کا سا اثر ہے اور جب وہ اثر ہٹا دیا جائیگا تو وہ پھر اپنی پہلی حالت پر عود کر آئیگا۔ چنانچہ آج سے تین ہفتہ قبل مسٹر ہیڈ مین نے قسم کھائی کہ اس کی غرابی کا باعث دریافت کرلون۔ اور اس قصد سے مین مخفی طور پر جان نارتھ کے پیچھے گئے ایک مکان مین گئی جہان وہ ایک بڑے مجمع کے ساتھ جس مین میڈم بھی شریک تھی جارہا تھا۔ مین نے اس مکان کی حقیقت بھی دریافت کرلی ہے۔ وہ ایک افیون خانہ ہے۔ لیکن اس کی حقیقت سے سوائے اُن لوگون کے جو وہان آتے اور جاتے ہین اور کوئی واقف نہین ہے۔ پس یہ امر دریافت کرلینے کے بعد میرے لئے جدا گانہ واقعات کا پتہ لگانا اور یہ معلوم کرلینا کہ جس شخص سے مین محبت کرتی ہون کیا چیز اس کی جان کو تباہ کر رہی ہے آسان ہوگیا۔ میں سائمن جان ہوا اور افیون کی لت کی خرابیان جانتے ہو۔ اس لت نے میرے عاشق کی جسمانی و روحانی حالت کو برباد کرایا ہے۔"

مین نے جواب دیا" یہ نہایت غمناک کیفیت ہے۔ لیکن مین نہین سمجھ سکتا کہ اس کا ڈوئر کے ساتھ کیا تعلق ہے۔"

اُس نے کہا" مین ابھی اپنے بیان کے اُس حصے تک پہنچتی ہون۔ جب مین اس کو افیون خانہ یعنی [illegible] ہوتا دیکھی تو پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اُس پر نگران رہی اور مجھے بہت جلد یہ شبہ کرنے کے [illegible] ہوگئے کہ وہ ایک عظیم سنگین [illegible] راز کا حامل ہے۔ مجھے اُس کی نگرانی [illegible] اُس کی [illegible]

واضح ہونے لگی - وہ میری نظروں سے بچنے لگا - بشاشت اس سے دور ہوگئی - اور وہ ساعت بساعت زیادہ ملول
کیسہ خاطر ہونے لگا - میری مان یہاں سالہائے سال سے رہتی ہے - لیکن مجھے کاروبار متعلقہ اخبار انجام
دینے کے لیے ہفتہ کا بیشتر حصہ شہر میں گزارنا پڑتا ہے - سو ہو میں میرا ایک چھوٹا سا کمرہ ہے - جہاں میں بوقت
ضرورت سو بھی رہتی ہوں - لیکن میں تقریباً سے کم دو شنبہ تک مکان میں ہمیشہ بسر کیا کرتی ہوں - میں نے اس
امر کا احتیاط رکھا ہے کہ مسٹر نارتھ کو وہ راز بھی اس بات کا نہ چلے کہ میں اس کے راز سے آگاہ ہوں - ایک خاص ہفتہ کی
شام کو جس کا ذکر میں آپ سے کرنے والی ہوں - میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ مکان آئے اور مجھ سے ملے -
پہلے وعدہ سے اس نے میرے ساتھ بے التفاتی شروع کر دی تھی - میرے خطوط کے جوابات اور انہیں کئے جاتے تھے
اور میری موجودگی کا بھی لحاظ نہ کرتا تھا - اس نے ہماری شادی کا ذکر کرنا قطعاً چھوڑ دیا تھا اور جن چیزوں
میں کہ اس کو حقیقی دلچسپی باقی رہی تھی وہ اس کا قانونی کام تھا اور میتدم کے جتھے میں راتوں کا گزارنا - بہرنہج
جب میں نے اسے مجبور کیا تو اس نے بھی وعدہ کیا کہ وہ اس مخصوص یکشنبہ کے دن [illegible]
اس کے انتظار میں بہت دیر تک اس کمرہ میں بیٹھی رہی - مگر وہ نہیں آیا - چنانچہ میں بے چین ہوگئی اور ٹوپی
سر پر رکھکر راستہ میں اس سے ملنے کے خیال سے چل نکلی - لیکن جب وہ راستہ میں بھی نظر نہ آیا تو میں مایوس ہوکر [illegible]
کام لینے کا مصمم ارادہ کیا - اور اس ارادہ کی تکمیل میں شہر کو جانے والی پہلی گاڑی پر سوار ہوکر فلیٹ کو چہ یا سائٹ
درمیان پہنچی - یہاں سے ایک گاڑی راست اس کے کمرہ ہائے رہائش تک ٹھہرائی - جب وہاں پہنچی تو مالکہ مکان
جس کو کہ میں نے قبل ازیں ایک بار دو دفعہ دیکھا تھا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ اندر ہے - لہذا میں سیڑھیوں سے
چڑھکر اوپر گئی اور اس کے نشست کے کمرہ پر کھٹکھٹائی - اس کی "اندر آؤ" کی آواز سن کر میں داخل کمرہ ہوئی
وہ کوچ پر بیٹھا ہوا تھا - مگر اس نے مجھے دیکھکر ذرہ سا بھی استعجاب ظاہر نہ کیا - بلکہ اس نے مجھ سے کمزور آواز
میں پوچھا کہ کیا لے آئی ہو - میں نے جواب دیا چونکہ تم میرے ساتھ ایفائے وعدہ میں ناکام رہے ہو لہذا میں
تمہارے پاس آئی ہوں" یہ کہکر میں نے کمرے میں اپنے اطراف نگاہ ڈالی اور معلوم کیا کہ اس کے ہاتھ میں ایک
ایک لانبی سی نلی ہے - اور ہوا میں بھی ایک خاص قسم کی کریہ بدبو ہے - نیز نیز یہ ایک غیر مانوس شکل کا اسپرٹ
لیمپ جل رہا ہے - میں نے فوراً سمجھ لیا کہ کیا کام کیا جا رہا تھا - یعنی جب میں نے مداخلت کی تو وہ دو [illegible]

لطف اٹھا رہا تھا۔ اور اس خوفناک وزیر آلودہ کے پینے وقت میری مداخلت کی اس کو پروا نہ تھی۔ لیکن میں
اس امر کا مصمم عزم کی ہوئی تھی کہ اس معاملہ کی کھوج اس کے تلخ انجام کے پالینے تک لگاتی چلی جاؤں اور میں
ممکنہ خطرے میں پڑ کر اس کو بچالوں۔ مجھے معلوم تھا کہ اس کام کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ مگر سچ بات
معلوم کرنا ضروری تھا۔ مجھے یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا چیز ہے جو اس پر اپنا خطرناک سایہ ڈالے ہوئے ہے
اس وقت یہ ایک خیال برق کی سی سرعت کے ساتھ میرے ذہن میں آیا کہ اس کی موجودہ حالت میں
[illegible]
[illegible]
اس پر یہ ظاہر کی کہ مجھے افیون کے اثرات دیکھنے میں بہت دلچسپی ہو رہی ہے۔ لیکن اگرچہ وہ نشہ
گرا ہوا تھا تاہم یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس خطرناک لت میں میرے سامنے مشغول ہونا پسند نہیں کرتا
اس کی ایک بھی نہ سنی بلکہ افیون کے تیار شدہ مرکب کو چلم کے اندر رکھنے میں اس کی مدد کی۔ اور جب وہ
بوداروہوان اسکی نکیوزیون کے اطراف حلقے بناتا ہوا اور اس کو راحت و تسکین دیتا ہوا خلا میں تحلیل ہوتا ہے
اس پر مسکرائی۔ وہ بھی بقول اس کے اس دل لگی میں بجان و دل مشغول ہو گیا۔ اور مجھے اپنے
مگر میری طبیعت خراب ہونے لگی۔ اور میرے جسم میں لرزہ ہونے لگا۔ لیکن اس سے ایک
میرے ارادہ میں تزلزل واقع نہ ہوا۔ جب وہ افیون کے زیادہ اثر زیادہ ہو گیا اور اس کی آنکھیں
پن کی طرح باریک ہو گئیں تو میں سوالات کرنا شروع کی۔ یہ سوالات نہایت احتیاط کے
اور اس کے رازیکے بعد دیگرے باحتیاط تمام اس سے معلوم کرنے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر ایک نہایت
انکشاف کیا گیا۔ سازش بھی ایسی بھیانک اور اس کے نتائج بھی ایسے یقینی کہ اس کو سنتے وقت
اپنا ضبط ظاہر کر سکی۔ اس کا متعلق مسٹر ہیٹیا پ سے تھا اور مسٹر فریزر اور خاص طور پر
جان نار تھے۔ الغرض جوں ہی اس نے آہستہ سے اپنے راز کے متعلق اجزا الفاظ کہے اور
بدحواسی کی حالت میں پیچھے گر پڑا۔

"مین پھرتی کے ساتھ فی الفور کمرے سے باہر نکل آئی۔ اور مجھے چونکہ افیون کے اثرات کا حال کافی طور پر معلوم تھا لہذا یہ یقین کرلی کہ جان جب صبح اُٹھیگا تو اُس کو یاد نہ رہے گا۔ کہ اُس نے مجھ سے کیا کیا کہا تھا۔ مین مالکہ مکان سے بھی ملی۔ اور اس سے میرے عجیب و غریب پوزیشن کی نسبت اس قدر کہی جتنا کہ اسے راز کے مخفی رکھنے کے لئے اطمینان دلانے کا کافی تھا۔ پھر وہان سے بعجلت تمام نکل آئی۔

"وہ شب مین نے شہر ہی مین گزاری۔ لیکن مجھے آرام نہ ملا۔ اور نہ اُس بدنصیب گھڑی سے اسوقت تک مجھے ایک گھنٹہ بھر بھی اطمینان میسر ہوا ہے۔ اس خطرناک کام مین میڈم کو پہلی کا آلۂ کاربراری وہ شخص ہونیوالا ہے جو میرا عاشق ہے۔ ایک وار چلانا منظور ہے۔ اور جان نارتھ اس کا چلانے والا ہے۔ وہ وار کیا ہے اور وہ مہلک کام کا رتکاب کس طرح کیا جائیگا۔ اس کا حال مجھے ذرہ بھر بھی معلوم نہین ہے۔ لیکن آپ کے دوست کی قسمت کا فیصلہ صادر ہوچکا ہے۔ اب کیا آپ میرے نازک پوزیشن کو نہین سمجھ سکتے ہ جان نارتھ میڈم کے انتقام کا منتقم ہونے والا ہے۔ اُس عورت کو اس کا لحاظ نہین ہے کہ بالآخر یہ بھی اپنے گناہ کی پاداش مین سولی چڑھایا جائیگا۔ کیونکہ وہ اپنی عادتی عیاری سے معاملات کا ایسا انتظام کررہی ہے کہ وہ خود نہ پھنسے۔ مسٹر ہیڈ اب آپ پر واضح ہوچکا ہے کہ مین کیا کرنا چاہتی ہون۔ مین جان نارتھ کو بچانا چاہتی ہون۔ یقیناً آپ کے دوست کے بچانے کی خواہش بھی مجھے ضرور ہے۔ لیکن جان نارتھ مقدم ہے۔ کیا آپ یہ نہین سمجھ سکتے ؟"

مین نے جواب دیا "مین سمجھ سکتا ہون اور مجھے تمہاری حالت پر دل سے ترس آتا ہے۔"

اُس نے کہا "جب آپ مجھپر ترس کھاتے ہین تو ضرور میری امداد بھی کرینگے۔"

مین نے جواب دیا "بیشک مین کرونگا۔"

اُس نے کہا "تب تو اچھی بات ہے۔ مجھے بھی یہی توقع تھی۔"

مین نے کہا "لیکن اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اور مین ایک خطرناک پوزیشن مین ہین۔ یعنی یہ جانتے ہین آگے کیا مین ہین۔ مگر اس کا ذرہ بھر بھی علم نہین ہے کہ وہ کہان ہین۔"

اُس نے جواب دیا "کم از کم مین یہ ضرور جانتی ہون کہ اس مہلک کام کا رتکاب لندن مین کیا جائیگا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی مین نے آپکے دوست سے ایسٹ کیورن تک چھوڑنے کی نسبت اصرار کیا تھا۔ جب مین نے

یہ خیال کیا کہ وہ اس قسم کے گمنام انتباہ کی پروا نہ کرین گے تو خط لکھکر کے بھی دیکھا کہ اُس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور اس مین اُن سے درخواست کی کہ سنگ مرمر کی کمان کے پاس مجھ سے ملین - مین نے اس بات کی پروا نہ کی کہ وہ میری نسبت کیا خیال کرینگے - مین چاہتی تھی کہ کسی طرح جان نارتھ کو بچا لون اور بس - لیکن جب مسٹر ڈفریز نہ آئے تو بطور آخری چارہ کار کے آپ کے پاس دوڑ آئی - ،،

مین نے کہا " مین بہت خوش ہون کہ آپ نے ایسا کیا - کیا آپ کے ذہن مین ایسی کوئی تدبیر ہے جس پر مین فی الفور کاربند ہوسکون ؟ ،،

اُس نے کہا " ہان ہے - لیکن سب سے پہلے مین آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتی ہون - وہ یہ کہ آپ کو صرف اپنے دوست ہی کو بچانہ لینا چاہیئے بلکہ جان نارتھ کو بھی - مین آپ سے اس امر کا باوقعت وعدہ حاصل کرنا چاہتی ہون کہ آپ اس کے خلاف شہادت نہ دین گے - ،،

مین نے جواب دیا " مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین وہ شخص نہون گا جو اُس کو پولیس کے حوالہ کرے - اس سے زیادہ وعدہ کرنا ناممکن ہے - کیا آپ کی اس سے تشفی ہوجائیگی ؟ ،،

وہ کچھ پس وپیش کرتی دکھائی دی اور بالآخر کہی -

" مین خیال کرتی ہونگہ اس قدر وعدہ غالبًا کافی ہوگا - لیکن کیا مسٹر ڈفریز بھی اسی طرح کا وعدہ کرینگے ؟ "

مین نے کہا " مین خیال کرتا ہون کہ ان کی طرف سے بھی مین اس امر کی ذمہ داری کرسکون گا - ،،

اُس نے جواب دیا " تب تو اچھا ہے - اور مسٹر ہیڈ اب بھی یہ ممکن ہے کہ ہم فہمند ہون - مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نارتھ کے ساتھ میڈم کوچی کے رسل ورسائل ہوا کرتے ہین - پس اگر ہم کو ان مین سے کچھ ملجائین تو ہم اس مہیب سازش کی تہ کو پہنچ سکتے ہین - ،،

مین نے پوچھا " لیکن یہ کس طرح ممکن ہے ؟ ،،

لڑکی نے کہا " مین نے مسٹر نارتھ کے جمیع حرکات وسکنات سے واقفیت حاصل کرلی ہے - وہ اپنے جائے قیام پر دس یا گیارہ ساعت کے درمیان ہر شام جایا کرتا ہے اور صبح تک وہیں رہتا ہے - بلاشبہ وہ ہر رات نئے افیون کش سے راحت اٹھانے کا عادی ہے - لیکن میرے لئے ناممکن ہے کہ اُس سے پھر ملون

کیونکہ میرے ہر حرکات پر نظر رکھی جارہی ہے۔ پس آپ کو اُس کے پاس اب کی دفعہ جانا چاہیئے۔ کیا آج شب کو اُس کے پاس آپ جائیں گے؟"

مین نے پوچھا "کیا درحقیقت تمہارا یہی منشا ہے؟"

اُس نے کہا "ہان صرف یہی ایک طریقہ اس کام کا ہے۔ آپ مسٹر ڈفریر کے پاس سے کوئی پیغام لیجاسکتے ہین۔ اور چونکہ آپ مسٹر ڈفریر کے دوست ہین پس اُن کے پاس کی چٹھی ایک معمولی بات سمجھی جائیگی۔ اب سوا اس کے کہ آپ مسٹر نارتھ کے پاس موجود رہین گے تو آپ کو وہ خود بخود سوجھیگا آپ کی قوت فیصلہ خود آپ کی رہنمائی کرے گی۔ گمان غالب تو یہ ہے کہ وہ افیون کے زیر اثر رہیگا اور آپ اُس سے اُس کے تمام راز حاصل کرلے سکین گے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم آپ سیڈم کو پھانسی کے پھندے سے بچا لے سکین گے۔"

مین غور کرتا ہوا خاموش کھڑا رہا اور پھر کہا۔

"مین جاؤن گا لیکن کامیابی مجھے نہ صرف مشتبہ بلکہ اس سے بھی بعید معلوم ہوتی ہے۔"

اُس نے جواب دیا "مین آپ سے متفق نہین ہون۔ مجھے یقین ہے کہ آپ حکمت سے کام لے کر کامیاب ہوجائین گے۔ اگر سیڈم کے چند خطوط ہی آپکے ہاتھ لگ جائین تو پھر یہ معاملہ اب بھی درست ہوسکیگا۔ اور بان بہتیرا تذکرہ۔ کیا آپ تحریر فرضی پڑھ سکتے ہین؟"

مین نے جواب دیا "مین بہتیری فرضی تحریرین سمجھ سکتا ہون۔"

اُس نے کہا "مین نے معلوم کیا ہے کہ سیڈم کو یہی ہفتہ فرضی تحریر لکھا کرتی ہے۔ خیر آپ آج شب کو جایئے اور ضرور جایئے۔ مسٹر نارتھ کا پتہ ہے۔ مگر آپ بہت اور خط کتابت کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔ اگر آپ کامیاب ہوجائین گے تو مجھے معلوم ہوجائیگا۔ اور اگر آپ ــــ لیکن مجھ مین صورت خلاف پر غور کرنے کی جرأت نہین ہے۔"

یہ کہکر اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھائے۔ اُس وقت اُس کا چہرہ سپید ہوگیا تھا اور اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔

بالآخر اُس نے کہا "آپ بہادر آدمی ہو۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ اب آپ جائیے کیونکہ آپ کو ہمارے چھوٹے سے نوکر کے واپس آنے تک اس مکان کے باہر ہو جانا چاہیئے۔"

اس شام کو میں دس اور گیارہ کے درمیان نارتھ کے جائے قیام پر موجود رہا۔ اور جب مکانکی مالکہ نے دروازہ کھولا تو میں نے پوچھا کہ نارتھ مکان میں ہے یا نہیں؟ اور کہا کہ میں ایک ضروری پیغام لئے ہوئے وُفرے کے پاس سے آیا ہوں اور اُس سے فی الفور ملنا چاہتا ہوں۔"

عورت نے جواب دیا "میں نہیں جانتی کہ وہ مکان میں ہے یا نہیں۔ لیکن اگر آپ سیڑھیوں سے چڑھ کر تیسری منزل کے چبوترہ کے مقابل والی نشستگاہ کو جائیں تو آپ خود دریافت کر لے سکیں گے؟"

میں جواباً سر ہلایا۔ اور سیڑھیوں پر سے دوڑتا گزرا۔ ایک لمحہ کے بعد اس دروازے پر پہونچا جس کا پتہ کہ مالکہ مکان نے دیا تھا۔ اور اس کو کھٹکھٹانا شروع کیا۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ پس میں دروازے کا دستہ پھرایا۔ اور اندر داخل ہوا۔ میں ایک نظر چاروں طرف دوڑانے کا اثر یہ ہوا کہ میرا دل مارے خوف کے دھڑکنے لگا۔ پرندہ یقیناً اُڑ چکا تھا اور فوری تخلیہ کی علامتیں صاف ہویدا تھیں۔

کچھ کاغذات جزواً متلف کردہ وجزواً سوختہ آتش دان میں پڑے تھے۔ دیگر کاغذات کامل سوختہ وخاکستر شدہ اُن کے قریب تھے۔ نیز خوابگاہ کے دروازے کھلے ہوئے اور چولہے پر استادہ تھے اندر داخل ہونے پر میں نے دیکھا کہ دراز میں اور توشہ خانے بھی خالی و کھلے پڑے ہیں۔ میں نے دوسرا کام یہ کیا کہ آتش دان کے پاس جا کر کاغذات نیم سوختہ کو اپنے جیب میں بھر لیا اور سیڑھیوں سے ہو کر نیچے اُتر گیا۔ چونکہ مالکہ مکان کہیں نظر نہیں پڑی میں باہر نکل آیا۔

تقریباً آدھی رات گئے پر میں گھر واپس ہوا۔

میں نے اپنے دل میں کہا "اب مجھے صرف ایک حقیر سی امید پر کام کرنا چاہیئے۔ وہ شخص مارے خوف کے بھاگ تو نکلا ہے لیکن بہت سے چالاک بدمعاشوں کے مانند اس نے بھی تخلیہ و فراری سے قبل اپنا کام مکمل کر نہیں گیا ہے۔ یہ کاغذ پورا نہیں جلنے پایا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ نہیں کوئی پوشیدہ

فرضی تحریر ہو جواب بھی میرے دوست کو بچا لے سکے ؟،،

مین وہان سے اٹھکر راست اپنے امتحان گاہ مین گیا۔ اور اُس مسل والے ہوئے پھٹے کاغذ کو کھولکر اپنے سامنے رکھا۔ جب مین نے دیکھا کہ وہ صبح کے شائع ہونے والے روزآنہ اخبار کا محض ایک پرچہ ہے۔ تو مجھے حیرت ہوئی۔ مین اوسے پھینک ہی دینے والا تھا کہ ایک عہد گزشتہ کی بات مجھے یاد آئی۔ مجھے ایک طریقہ معلوم تھا جو ایک بڑے مجرم نے اپنے ساتھیون کے ساتھ خط و کتابت کرنے مین اختیار کر رکھا تھا۔ یہ حسب ذیل تھا۔ اُس کے پاس اکثر اوقات اخبارات آیا کرتے جن کے چند حروف پر سُرخی سے سوراخ کر دیا جاتا۔ یہ سوراخین جب کاغذ روشنی کے مقابلہ مین پکڑا جاتا تو صاف نظر آتے۔ جب اوس خونخوار مجرم کو یکے بعد دیگرے ترتیب وار لکھ لیا جاتا تو وہ کچھ الفاظ بن جایا کرتے۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ یہ پھٹا ہوا کاغذ جو میرے ہاتھ مین ہے اُسی کام مین لایا گیا ہو؟ مین نے اس کو روشنی کے بالمقابل پکڑا لیکن ایسی کوئی علامتین آشکارہ نہ تھین۔

اب مین نے اپنی جگہ سے اٹھکر امتحان گاہ مین اِدھر سے اُدھر ٹہلنا شروع کیا اور دل ہی دل مین ایسے حیلہ تراشیہ کا جو ذہن سوچ سکتا اور جن کی نسبت یہ خیال تھا کہ وہ اس خطرناک مسئلہ پر غالباً روشنی ڈال سکین گے دھیان کیا۔ لیکن کچھ سمجھ مین نہ آیا۔

بالآخر فکر و تردد سے خستہ ہو کر مین اپنے بستر پر گیا اور چونکہ بہت تھکا ہوا تھا فوراً گہری نیند سو گیا۔

دوسری صبح مجھے میرے نوکر نے وقت مقررہ پر جگایا اور جاگتے ہی میرے خیالات اپنی حالت کی خطرناکی کی طرف رجوع ہو گئے۔ مین کپڑے پہن لیا اور پھر ایک دفعہ اُس کاغذ کے ٹکڑے کا امتحان کرنیکی غرض سے اپنی امتحان گاہ کو گیا۔ بلا کسی ٹھیک وجہ کے مین نے اپنا آئرن تصویر کشی نکالا۔ اور کاغذ کو نہایت تیز روشنی مین رکھکر ایک سریع الاثر تختی کے مقابل کیا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو اپنے کمرۂ تاریک مین گیا اور اس کو ابھارنا شروع کیا۔ جون ہی مین برتن پر جھک کر مرکب کو اِدھر اُدھر ہلا رہا تھا کہ یکایک مین چونک گیا۔ اور میرا دل دھڑکنے لگا۔ اب کیا محض میرا تخیل تھا یا درحقیقت کوئی چیز منکشف ہو رہی تھی ؟

[illegible] کاغذ کے علاوہ [illegible] کر [illegible] روشنی مین [illegible] کر

کہہ سکتا تھا کہ مجھے ایسے نقطۂ نظر پر نظر آئے جو ہمارا کلنڈر نہ تھا۔ [illegible] تو کوئی تکلف والی [illegible]

الغرض جب دو ہفتے کے بعد اُس کو [illegible] سے آتا دیکھا تو [illegible]

ایک معمولی آسمان نکلا۔ [illegible] کہ [illegible] نکلا۔ [illegible] سفید نظر آتا تھا اور جو رنگہا سے شعاع میں سے [illegible] نکلتی ہوئی نیلگوں نگین تھا۔ [illegible] کو نیز کے مرکب کو شیشے کے عامل بنایا گیا تھا۔ میں پاتا تھا کہ چشم عریاں اس [illegible] میں عاجز رہے گی۔ پس چونکہ میں اپنے جوش کو بمشکل ہی ضبط کر سکتا تھا۔ [illegible] میں نے تجربہ کی جلدی سے [illegible] اور ایک کانچ کی آتشی اور رنگ درست کے [illegible] اور اس کو [illegible] کی مدد سے [illegible] الخطۂ البلند۔ [illegible] کہ میں یہ عجیب سازش بے نقاب ہونے کو [illegible] پا۔ یقیناً اس [illegible] فرضی تجربہ کیلئے کی تھی۔ چنانچہ حرف جنہیں کو میں لگاتی گئی [illegible] ہو گئے۔ [illegible] اور اُس کا بڑا حصہ جل چکا تھا۔ [illegible] اس دہشت انگیز سازش کی [illegible] کیفیت [illegible] [illegible] لیکن [illegible] کہ [illegible] آسان تھا:۔

"[illegible] ۱۰ [illegible] بجے [illegible] پیاس ڈگریں [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۰

کودا اور مٹی کے کمرے سے ہوتا ہوا اُس کے خاص کمرے میں جھپٹا۔ ڈفریہ یقیناً ابھی آیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اپنی میز کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔

اُس نے کہا "کیا نارتھ تم ہو؟ کس قدر تم نے دیری کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً جائیں۔"

اتنے میں اُس کی نظر مجھ پر پڑی اور وہ مجھے دیکھکر کرسی سے اُٹھ گیا۔

اُس نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ "نارمن۔ خدا کے لئے کہو کیا بات ہے؟"

میں نے چلا کر کہا "یہاں سے نکلجاؤ۔ تم اُس بدمعاش نارتھ کو کبھی دیکھ نہ سکو گے۔ مگر خیر تمہیں چاہیے کہ اسوقت اپنی حفاظت کریں۔"

جوں ہی میں نے یہ کہا ڈفریہ کو سختی سے کمرے کے پرلے حصہ کی طرف ہٹا دیا۔ میری آنکھیں انی رائیڈ کے اندر کے مقیاس الحرارت پر لگی ہوئی تھیں۔ جو کہ دیوار میں اُس کی میز کے اوپر لگا ہوا تھا۔ پارہ چھتر درجے پر تھا۔ میں نے ٹھنڈے پانی کا ایک برتن جو کہ میز کے نزدیک دھرا رکھا تھا اُٹھایا اور مقیاس الحرارت کو اس کے اندر رکھکر اُس کا پارہ جھٹک دیا۔ چنانچہ پارہ نیچے اتر گیا۔ میں گویا ٹھیک وقت پر پہونچا۔

ڈفریہ تیزی کے ساتھ مجھ کو دیکھتے ہوئے پوچھا "خدا کے لئے کہو کیا معاملہ ہے؟ کیا تم دیوانے تو نہیں ہو گئے ہو؟"

میں نے جواب دیا "معاملہ۔ خاک و ہوا کا معاملہ۔ یہ دیکھو یہ ایک جہنمی شئے ہے۔"

اُس نے کہا "کیا۔ کیا وہ انی رائڈ جہنمی شئے ہے؟ میرے پیارے ہیڈ تمہارے حواس بجا نہیں ہیں۔ وہ میرے پاس برسوں سے ہے۔"

میں نے جواب دیا "یہ وہ انی رائڈ نہیں ہے جو تمہارے پاس برسوں سے تھا۔ اب اس طرح گھورتے ہوئے مت کھڑے رہو۔ ٹھنڈے پانی کی بکٹ لے آؤ۔ کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ ہمیں ہر لحظہ وہاں سے اڑ جانے کا خوف ہے؟"

وہ میرے مطلب کو سمجھنے کے لئے پہلے تو کچھ دیر ٹھہرا مگر پھر اوس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا اور وہ میرے سے چھپٹ کر نکل گیا۔

مین نے آرگو ہوک سے نکال کر اُس بکٹ مین ڈالتے ہوئے جو کہ ڈفریہ نے مالکہ مکان کیا ور چیخانی سے لایا تھا کہا "ہم سر دست تو محفوظ ہین۔ لیکن ذرا یہ تو دیکھو۔"

ہم جھک گئے اور آئی رائڈ کو بغور دیکھنے لگے۔ کانچ کے اندر ہم نے دیکھا کہ ایک نہایت چھوٹا سا ریزہ ستہتر درجہ کی لکیر پر اُبھرا ہوا لگا ہے۔

ڈفریہ نے پریشان ہو کر کہا "لیکن اس کا کیا مطلب ہے۔ برائے خدا اس کی تشریح کرو۔"

مین نے جواب دیا "مین ایک ہی لحظہ کے اندر تشریح کئے دیتا ہون۔" اور پھر کیمرہ اپنا اسٹیکن چاقو نکالا اور اسکرو برار کی مدد سے اوس کو کھولا۔

مین نے کہا۔ "یا اللہ! یہ تو دیکھو۔"

پوبی چوکھٹے کے اندر پینسل زدہ مشتعل خوب ٹھونسا ہوا تھا اور اس کے اندر ایک چھوٹا سا خزانہ معہ اپنے مہین تار ہائے پیوستہ کے رکھا ہوا تھا۔ مین نے ان تارون کو کاٹ ڈالا اور ریزہ کو نکال کر پانی مین ڈال دیا۔

پھر مین نے چلا کر کہا "کیا تم یہ نہین دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک پرے درجہ کی نہایت ہوشیاری کیساتھ بنائی ہوئی دوزخی کل ہے۔ جب پارہ ستہتر درجہ کو پہونچ جاتا تو اوس کا دھہ پورا ہو جاتا اور پینسل پر سے ہو کر مین آگ لگ جاتی اور تم اور تمہاری آتش دوسری دنیا مین پہونچ جاتے۔"

ڈفریہ نے پوچھا "لیکن یہ کیا کس نے آئی رائڈ کو کون تبدیل کیا ہوگا؟"

مین نے جواب دیا "تمہارا منشی نارتھ۔ مجھے تمہین ایک قصہ بیان کرنا ہے۔ لیکن اس کو راز مین رکھنا ہوگا۔"

اُس نے کہا "ہیڈ یہ تو اب ناقابل برداشت ہے۔ چلو اب ہمین فی الفور اسکاٹلینڈ یارڈ جانا چاہیئے۔"

مین نے جواب دیا "ہم سر دست تو ایسا نہین کر سکتے۔ کیونکہ مین ان معلومات کو اپنے ہی تک محدود رکھنے کا وعدہ کیا ہوا ہون۔"

ڈفریمیری طرف گھورنے لگا۔ شاید اس نے بارہا مگر مجھے مجنون خیال کیا۔

مین نے کہا "مین آج شب کو ہی سب واقعات کی تشریح کردون گا۔ اب چلو دروازہ مقفل کرکے باہر جائین گے۔"

ڈفریر نے یکایک اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

اُس نے کہا "اس دوزخی کام کی پریشانی مین مین تقریباً اپنے موکل کو بھول گیا تھا۔ بیلی قدیم مین اب اسوقت اُس کا مقدمہ پیش ہوتا ہوگا۔ مجھے فوراً چلجانا چاہیئے۔"

مین نے کہا "مین بھی تمہارے ساتھ وہان تک چلتا ہون۔"

ایک لمحہ کے بعد ہم فلیٹ اسٹریٹ پہونچے۔ وہان ہمارا گذر ایک چشمہ فروش کی دوکان کے سامنے سے ہوا۔ اُس کے دریچہ مین ایک مقعر شیشہ دیکھا گیا تھا۔ ہم کھڑے رہکر بلابات چیت کئے اُس کو دیکھے۔ پارہ اسی وجہ پر قایم تھا۔

اُس شام کو مین نے وہ عجیب و غریب قصہ جو الزی خانکورٹ نے مجھے رازمین کہا تھا ڈفریر کو سُنایا۔ جب مین نے قصہ ختم کیا تو اُس نے کہا "پھر میڈم بازی لے گئی اور بدمعاش نارتھ بلا کھٹکے بچ نکلا۔"

مین نے کہا "میڈم درحقیقت بازی نہین لے گئی۔ کیونکہ تمہاری جان بچ گئی۔"

ڈفریر نے کہا "جال تو بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ پھیلایا گیا تھا۔ کل نارتھ میرے دفتر کو آیا اور مجھے تبلایا کہ وائلڈ برابر کام نہین دیرہا ہے اور مجھ سے پوچھا کہ کیا مین اسے نیلیٹ اسٹریٹ کو چشمہ فروش کے پاس لیجاؤن تاکہ وہ درست کردے۔ مین نے جیسا کہ لازم تھا اوس کو اجازت دیدی۔ اُس نے شام کو اُسے واپس لے آیا اور جگہہ پر رکھدیا۔ یہ تمام سازش نہایت ہی پختہ عیاری کے ساتھ موزون موقع پر کیگئی۔ مقیاس الحرارت گزشتہ چند دنون سے روزانہ اس قدر بڑھ جایا کرتا تھا اور میڈم نے اس امر کا ٹھیک اندازہ کرلیا تھا کہ یہ میرے کچہری جانے سے قبل ستہتر درجہ کو پہونچ جائے گا۔ نارتھ نے یقیناً اوس کو مطلع کیا ہوگا کہ ڈسنی کے مقدمہ کا نمبر فہرست مین دوسرا ہے۔ اور یہ کہ مجھے بیلی قدیم کو ساڑھے گیارہ سے قبل جانیکی ضرورت

نہ پڑے گی۔ خیر میری جان بچ گئی اور اس کے لئے مین تمہارا اور مس فانکورٹ کا احسانمند ہون۔ مین اس غریب لڑکی پر ترس کھاتا ہون کہ وہ اس قدر نیک ہے کہ اُس کا اس حرامزادے نارتھ کے گلے باندھے جانا نامناسب ہے۔"

مین نے کہا "میرے سمجھ مین نہین آتا کہ مس فانکورٹ کا حشر کیا ہوگا۔ اس مین شبہ نہین ہے کہ نارتھ میڈم کے کاروبار مین سرگرمی سے شریک ہے۔ ادہر مس فانکورٹ یہ خیال کی معتقد ہے کہ اُس کی زندگی کا واحد مقصد اس شخص کا دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ بعض نیک عورتون کے ڈھنگ عجیب ناقابل بیان ہوا کرتے ہین۔"

## (۶)

# تارون کے نشان

۱۸۹۷ء کے موسم بہار مین ایک اتوار کے دن جبکہ مین اور ڈفریہ چمن مین سیر کر رہے تھے ہم کو اپنے ایک دوست لافٹس ڈرہام نامی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ڈرہام ایک عروج پذیر صناع تھا۔ اُس کی مصوری نے حال ہی مین لوگون کی توجہ اپنی طرف معطوف کرالی تھی۔ اُس نے ہم دونون کو اپنے تصویر خانے مین آنے کی دعوت دی۔ یہان اوس کے چند اور احباب اُس کی حالیہ صنعت یعنی ایک تاریخی تصویر کے دیکھنے جو کہ اس نے مجلس ماہران فن مین پیش کرنے کے لئے تیار کی تھی آنیوالے تھے۔

ڈرہام نے کہا "یہ تصویر ایک خاتون کی فرمائش کے بموجب تیار کی گئی ہے۔ جو خود صدر محفل کی تصویر کھینچتے وقت سامنے بیٹھی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ اُن سے بھی اتوار کے روز ملسکین گے۔ نیز میرا یہ بھی خیال ہے کہ یہ تصویر مقبول ہوگی۔ اور اگر مقبول ہو تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا باعث میرے نمونہ کا فقید المثال حسن ہوگا۔ لیکن اب مجھے اس بارہ مین مزید گفتگو نکرنی چاہیئے۔ میری تقریر کی تصدیق آپ کو خود اپنی ہی آنکھون سے ہو جائیگی۔"

یہ کہکر وہ جلدی سے باہر گیا۔

جب ہم تنہا رہ گئے تو ڈفریے نے کہا "بیچارہ ڈرہام۔ مجھے خوشی ہے کہ اُس پر سے سالگذشتہ کے سانحہ جان گداز کا اثر جس کے باعث اوس کی جان دنن معرض خطر مین تھے دور ہو رہا ہے۔"

مین نے پوچھا "تمہارا کیا مطلب ہے؟"

ڈفریے نے کہا "میرا اشارہ اس کی نوجوان بیوی کی وفات حسرت آیات کی طرف ہے۔ اُن کی آپسین شادی ہوئے دو سال ہی گزرے تھے کہ بیچاری شکارگاہ مین گھوڑے کی پشت پر سے گری اوس کی کمر ٹوٹی اور وہ چند ہی گھنٹون کے بعد جاں بحق تسلیم ہوئی۔ اُس نے ایک طفل صغیر چھوڑا جو مان کی وفات کے وقت ایک چار ماہہ لڑکا تھا۔ ڈرہام اس صدمہ سے اس قدر فرسٹیشن ہو گیا تھا کہ اکثر بعض احباب اُس کے عقل و ہوش کے ثبات کی نسبت بھی خوف کرنے لگے تھے۔ لیکن اب مین دیکھتا ہون کہ اس کی خلقی ذہانت پھر عود کر آرہی ہے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ اس کی نئی تصویر کامیاب ثابت ہوگی۔ لیکن باوجود اُس کی ذکاوت و فراست کے مین تسلیم کرتا ہون کہ مجھے شبہات ہین۔ اگر کوئی شخص عمدہ تاریخی تصویر بنانی چاہے تو اس کو دس ایک ہزار سے کم لاگت نہین آتی۔"

الغرض آیندہ یکشنبہ کے دن چار بجے ہم ڈرہام کے مکان واقع لنچسٹر گارڈن مین موجود ہوئے۔ ہمارے آنے کے قبل ہی اس کے کمرۂ تصویر کشی مین کئی مشہور صناع معہ اپنی بیویون کے جمع ہو چکے تھے۔ تمام ملاقاتی ایک زندہ قامت تصویر کو جو کہ ایک بھاری چوکھٹے مین دریچہ کے مقابل تپائی پر دھری تھی دیکھ رہے تھے۔

ڈفریے اور مین سب سے پیچھے کھڑے رہے اور کیانوس پر کھینچی ہوئی تصویر کو خاموشی دیکھنے لگے۔ غالباً اس کو دیکھکر ڈفریے کے دل سے ڈرہام کی ناکامی کا شبہ فی الفور دور ہو گیا ہوگا۔ یہ تصویر صنعت کا بہترین نمونہ تھی۔ اس کا مسبحث صناع کی بہترین کوششون کا مستحق تھا۔ اور اُس کا ماخذ جُھیل کی خاتون نامی کتاب سے تھا اس مین ایلن ڈوگلاس کو قلعہ اسٹرلنگ کے اندر جیمس پنجم والی اسکاٹلنڈ کے سپاہیون مین محصور تبلایا گیا تھا اور اس کا نام "سپاہیو دیکھو" رکھا گیا تھا کیونکہ یہی پہلے الفاظ تھے جو اُس بحر حسن یعنی ایلن کے منہ سے حیرت زدہ سپاہیون کے سامنے اپنے چہرے کو بے نقاب کرتے ہوئے نکلے تھے۔ اُس کی نشست اوعام ڈھنگ

نہایت شاندار تھی اور اس سے ڈرہام کے کمال اور اُس کے نمونے کے عدیم المثال حسن کا اظہار ہوتا تھا۔

مین مڑکر جوش دل کے ساتھ ڈرہام کو اُس کی عظیم الشان کامیابی پر مبارک باد دینے ہی کو تھا کہ میری نظر خود ایلین ڈوگلاس پر پڑی جو کہ اوس کے بازو کھڑی تھی۔ وہ سکاٹلنڈ کی چھوکریوں کے سے ناموزون لباس مین نہ تھی بلکہ ایک نیک نہاد انگریز لڑکی کے سے خوشنما مگر سادہ لباس مین تھی۔ اُس کی بڑی سیاہ مخمل کی ٹوپی جس مین شتر مرغ کے پر لگے تھے۔ اُس کے حسین چہرہ پر خوب زیب دیرہی تھی۔ لیکن مین نے اُس پہلی نظر مین بھی اوس کے خوبصورت ہونٹون کے اطراف اور اوس کے آنکھون مین ایک عجیب اداسی چھائی ہوئی دیکھی اُس کا چہرہ اپنے زبان حال سے اس امر کا اظہار کر رہا تھا کہ کوئی پوشیدہ فکر جو نہایت غمگینی کے ساتھ چھپا رکھی گئی ہے۔ مگر جو ایک حقیقی قیافہ شناس پر بالکل اچھی طرح ظاہر ہوسکتی ہے موجود ہے۔ لیکن یہ تکلف اور غم و رنج کی ادا بھی اس کے حسن مین اور اضافہ ہی کرنے کا موجب بن رہی تھی۔ اور کیا نویس پر کی کھنچی ہوئی واپنیر شکل کو ذرا سست کی وضع قطع بخش رہی تھی۔

ٹھیک اس وقت ہی ڈرہام نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔ "آپ کا اس کی نسبت کیا خیال ہے۔"

مین نے جواب دیا "مین آپ کو آپ کی کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہون۔"

اُس نے پھر کہا "اگر کچھ بھی کامیابی مین نے حاصل کی ہے تو اس کے لئے مین ان خاتون صاحبہ کا مقروض ہون۔ انہون نے ایلین ڈوگلاس کی حیثیت سے ٹھیکر میری عزت افزائی کی ہے۔ مسٹر ہینڈ کیا مین آپ کو لیڈی فاکنر صاحبہ سے متعارف کراؤن؟"

مین نے سر تسلیم خم کیا اور اس کا جواب لیڈی فاکنر نے بکمال سنجیدگی ادا کیا۔ وہ ذرا سا بازو کی جانب ہٹ گئی اور مجھے اپنے پیچھے آنیکی دعوت دیتی دکھائی دی۔

اُس نے مجھ سے باشتیاق کمال کہا "مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ آپ بھی اُس تصویر کو پسند کرتے ہین۔ سالہائے سال سے میری یہ خواہش تھی کہ اس مبحث کو تصویر کی شکل مین لایا جائے چنانچہ مین نے مسٹر ڈرہام سے تصویر کشی کی خواہش بدین شرط کی کہ مجھے وہ ایلین ڈوگلاس کا نمونہ بنائین اس تصویر کے

کھچوا لیا ہے وہ ہے کہ اسے میرے شوہر کو بطور تحفہ پیش کیا جائے۔"

میں نے پوچھا "کیا وہ جوان اس کو دیکھ لیا ہے؟" اس نے کہا۔

"نہیں وہ ہندوستان میں ہیں۔ اور یہ اچانک طور پر اکر آپکے بھائی بطور پیشکش دے جانیکی غرض سے ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ یہ ایک آرزو تھی کہ اس عمدہ صحبت پر ایک فی الحقیقت عظیم الشان تصویر کھینچی جائے۔ اور میں ایلس ڈوگلاس کا بیٹا ادا کروں۔ چنانچہ مسٹر ڈرہام کی فراست کی ممنون ہوں کہ میں اوس کے باعث اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی۔ اور بہت محظوظ ہوئی۔"

اس اثنا میں ایک آدمی اور آیا اور اس نے اُس کے پاس بات چیت کرنے آیا۔ میں ایک طرف ہٹ تو گیا لیکن اس کی صورت کی دلاویزی مجھے اپنی طرف بدستور رجوع رکھی۔ چنانچہ میں گاہ گاہ اس کو دیکھتا رہا۔ یکایک میں نے دیکھا کہ اُس نے اپنا ہاتھ اوپر کیا جیسے اوٹھایا گویا کہ وہ اشارے سے کسی کی توجہ اپنی طرف منعطف کرا رہی ہے۔ اور پھر وہ کمرہ تصویر کھنچنے کے دروازے کی طرف دوڑ آئی۔ باہر چھوٹے چھوٹے پاؤں کے ٹپکنے کی آواز سنائی دی۔ ایک عورت کی آواز کے جو بڑے قدح میں کسی قدر بلند ہو گئی تھی واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔ اس کے بعد ایک بچے کے مطمئن ہو کر کھلکھلانے اور کچھ رونے کی آواز آئی اور ساتھ ہی لیڈی فاکنر ڈرہام کے چھوٹے لڑکے کو لوٹ میں لی ہوئی دوبارہ نمودار ہوئی۔

وہ ایک عمدہ چھوٹا سا لڑکا تھا۔ اور اس قدر حسن رکھتا تھا کہ ہر ایک سے خیر مقدم و خوش آمدید تحسین وصول کرے۔ اُس کی آبرو پر گھنگھریالے سنہری بال سایہ فگن تھے۔ اُس کی آنکھیں بڑی اور گہرے آسمانی رنگ کی تھیں۔ اُس کے اعضا ایک صحتور لڑکے کے مانند گول گول اور متناسب تھے۔ اور اُس نے لیڈی فاکنر کے گلے میں باہیں ڈال رکھی تھیں۔ القصہ جب اس قدر کثیر ملاقاتیوں کو اس نے کمرے میں دیکھا تو پہلے تو وہ خوفزدہ ہو گیا۔ لیکن بار دیگر لیڈی فاکنر کی طرف مڑ کر اُن کی صورت کو دیکھا اور ہنس دیا۔

ڈرہام نے اُس کو دیکھکر کہا "اوہو۔ رابن۔ تم ہو۔" اسوقت اُس کے کسی قدر غمناک چہرے پر شناخت کے آثار چھا گئے تھے۔ اس کے بعد پھر اُس نے لیڈی فاکنر سے مخاطب ہو کر کہا۔ "نہیں لیڈی فاکنر آپ اس چھوٹے بچے کو اجازت نہ دیں کہ آپ کو دق کرے۔ اُس آپ سے ضرورت سے زیادہ مہربان ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ

اُس کو بے طرح بگاڑ رہی ہین ۔"

لیڈی فاکنر نے لڑکے کے ابرؤن کا پیار لیتے ہوئے کہا "یہ تو سراسر بہتان ہے۔ کیا رابن کوئی شخص تمہین بگاڑ سکتا ہے ؟" یہ کہکر وہ دریچہ کی سیل پر بیٹھ گئی اور مین اوس کے بازو جا کھڑا ہوا مگر لڑکے مین اسقدر معروف تھی کہ اُس نے پہلے مین تو مجھے دیکھا ہی نہین کیونکہ وہ اس پر جھکی ہوئی تھی اور اپنی قدیم وضع کی گلے کی سنہری زنجیر اُس کے ہاتھ مین دے رکھی تھی جس کے کھٹکے کو وہ کھولتا اور بند کرتا جاتا تھا۔ گاہ گاہ وہ اوس کا پیار بھی لیتی جاتی تھی۔ بالآخر جب اُس نے یکایک اوپر دیکھا تو اُس کی آنکھین میری آنکھون سے دوچار ہوئین اُس نے کہا "کیون کیا یہ لڑکا خوب نہین ہے ؟ میرے تو سمجھ مین نہین آتا اگر یہ چھوٹا بچہ ہوتا تو مین گزشتہ چند مہینے کیونکر گزار سکتی مجھے کسی ضروری کام کے باعث لندن مین میرے چھوٹے بچے سے جدا ہو کر رہنا پڑا ہے۔ لیکن یہ چھوٹا رابن میری تسلی کا موجب ہوا ہے۔ اچھا اب ہم تو بڑے دوست بنگئے ہین کیون ہے مارابن ؟"

مین نے کہا "بچہ تو یقیناً آپ سے بہت مانوس معلوم ہوتا ہے ۔"

اُس نے جواب دیا "مجھ سے مانوس کیا بلکہ میرے بغیر رہتا ہی نہین ہے ۔ کیون رابن کیا یہ اظہر الحق نہین ہے" جب لڑکا اس طرح خطاب کیا گیا تو اُس نے اوپر دیکھا اور اپنے ہونٹ اس طرح کھولے گویا کہ وہ کوئی طفلانہ کلمات کہنا چاہتا ہے۔ اور پھر ایک شرمیلے و دلکش تبسم کے ساتھ اپنے چہرے کو اسکے سینہ مین چھپا دیا۔

مین نے کہا "تو آپ کو بھی ایک بچہ ہے ؟"

اُس نے جواب دیا "ہان مسٹر ہیدلیجئے مین اب آپ کو اپنے راز سے واقف کراتی ہون۔ میرا لڑکا گویا اس بچہ کا ثانی ہی ہے۔ اُس کی عمر بھی رابن کے ہی برابر ہے۔ اور رابن اور وہ بچہ شکل و شباہت مین بھی کچھ حیرت ناک اور غیر معمولی طریقہ پر ایک دوسرے سے مشابہ ہین۔ بلکہ اس کو دیکھکر آپ خود اس کا اندازہ کر سکین گے ۔"

اُس نے یہ کہکر ایک لاکٹ نکالا اور اس کے کھٹکے کو دبا کر مجھے ایک چھوٹے بچے کی رنگین تصویر دکھلائی۔ غالباً یہ تصویر چھوٹے رابن ڈرہم سے ہی لیگئی ہوگی۔ شباہت کی یکسانیت کی نسبت

اس کا بیان ناقابل تردید تھا۔

اس وقت ڈفریزنویک آیا اور اس کو بھی میں نے وہ تصویر دکھلائی۔

میں نے کہا "کیا یہ جائے حیرت نہیں ہے؟ اس لاکٹ میں لیڈی فاکنر کے بچے کی تصویر ہے۔ تم اس میں اور چھوٹے رابن ڈرہام میں کوئی فرق نہ پاسکو گے۔ کیوں ہے نا؟"

ڈفریز نے تصویر پر سے بچے پر نظر ڈالی اور پھر لیڈی فاکنر کے چہرے پر نظر جمائی۔ مجھے یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ اُس کے اس طرح دیکھنے پر اس عورت کا رنگ کچھ متغیر سا ہوگیا۔ اس نے اس کے چہرے پر ٹکٹکی اس طرح جمائی کہ اس کی حرکت ذرا خلاف آداب بھی تھی۔

اُس نے یہ کہکر کے کہ تصویر یقیناً ڈرہام کے لڑکے ہی سے لیگئی ہوگی اُس لاکٹ کو بکمال سنجیدگی لیڈی فاکنر کے حوالے کر دیا اور اس کے بعد ہی میرے لئے انتظار نہ کرکے رخصت ہوگیا۔

لیڈی فاکنر اُس کی شکل واپسین کو بغور دیکھتی رہی اور میں نے اُس کی آنکھوں میں ایک نئی وضع متورد یکھی جو دل میں تقابل درشتی اور مایوسانہ شجاعت کی موجودگی کا اظہار کر رہی تھی۔

یہ حالت تھوڑی دیر تک قایم رہی۔ اُس نے اپنے بازوؤں کو لڑکے کی اطراف اور تنگ کر دیا اور دوبارہ اُس کے بوسے لئے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے بھی رخصت چاہی اور نکل آیا۔ لیکن بعد کے چند دنوں تک میرے دل میں ڈرہام کے لڑکے اور لیڈی فاکنر کا خیال ایک قسم کا تردد پیدا کرتا رہا۔ مجھے ایک دعوتی کارڈ صنعت گاہ کو خانگی طور پر دیکھنے کا ملا تھا۔ چنانچہ ڈرہام کی تصویر کا خیال کرکے میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اس بڑے دن کی دوپہر میں وہاں جاؤں۔ میں کمروں میں گھومتا رہا۔ یہ کمرے آدمیوں سے اس قدر بھرے ہوئے تھے کہ تصاویر کا بخوبی دیکھ سکنا تقریباً ناممکن ہوگیا تھا۔ لیکن کچھ دیر کے بعد میری نظر ڈرہام کے بہترین نمونہ صنعت پر پڑی۔ اُس کو صف میں عزت کی جگہ عطا کیگئی تھی پس اس طرح اس کی کامیابی کا قبل از قبل یقین ہوسکتا تھا۔ مجھے چونکہ اس شخص کے ساتھ دلچسپی پیدا ہوگئی تھی لہذا یہ دیکھکر خوشی ہوئی اور میں اُن تحسین کنندگان کی جماعت کو چیرتا ہوا آگے بڑھا جو تصویر کے دلفریب منظر اور اُس کی بچے کی شکل کے دراویزاندازو عدیم المثال حُسن سے مُسخر ہوکر کافی بلند آواز میں اُس کی توصیف

کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں دو شخصوں کی آوازیں جن کے پہچاننے میں میں ہرگز ناکام نہ ہو سکتا تھا میرے کانوں میں آئیں۔ پہلے تو انھیں سُن کر میں چونک گیا اور پھر بالکل ساکت کھڑا رہا۔ یہ آوازیں لیڈی فاکنر اور میڈم کوپچی کی تھیں۔ وہ باہم ایک جگہ تھے اور بڑے شوق سے باتیں کرتے جاتے تھے۔ انھوں نے غالباً مجھے دیکھا نہ تھا کیونکہ میں نے لیڈی فاکنر کی بلند اور پُر اشتیاق آواز سُنی۔ چنانچہ الفاظ ذیل مجھے سنائی دیئے۔

"میں کل یا پرسوں یہ کام کروں گی۔ میرے شوہر میرے خیال کئے ہوئے وقت سے قبل آنیوالے ہیں اور اب وقت اس قدر نہیں ہے کہ کچھ بھی ضائع کیا جائے۔ آپ نے دایہ کا انتظام تو ضرور کیا ہوگا۔ کیوں کیا ہے نا؟"

میڈم نے جواب دیا "ہاں۔ آپ باقی معاملہ کو باطمینان تمام مجھ پر چھوڑ دے سکتی ہیں۔"

لیڈی فاکنر نے کہا "اور میں محفوظ بھی ہوں نا؟ اس میں کوئی ذرہ سا بھی شبہ تو نہیں کہ۔"

وہ اس قدر ہی کہنے پائی تھی کہ انھیں کثرت اژدہام نے آگے بڑھا دیا اور میں اخیر جملے کے اختتامی الفاظ نہ سُن سکا تاہم میں نے کافی گفتگو سُن لی۔ اب تصاویر میں مجھے مزید دلچسپی نہ رہی۔ میں جلدی سے بیٹر جیر تا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ جب میں سیڑھیوں سے اترنے لگا تو میرا دل دھڑک رہا تھا۔ مجھے یہ خیال آرہا تھا کہ لیڈی فاکنر کو میڈم کوپچی سے کیا سروکار ہے؟ نیز وہ الفاظ جو بلا قصد میرے کانوں میں پڑے کیا انکا کوئی نامبارک مفہوم تو نہیں ہے؟ میڈم شاذ ہی کسی سے بلا کسی معقول وجہ کے دوستی رکھا کرتی ہے اور بلاشبہ اس حسین نوجوان اسکاٹلنڈ کی عورت کی اس کے ساتھ شناسائی معمولی درجہ سے کچھ بڑھی ہوئی ہی ہے۔ یہ ضرور کسی مصیبت میں مبتلا ہے اور میڈم اُس کی ممد و معاون ہے۔ پھر مجھے اس کا یقین ہو گیا کہ اُس سے اپنے انوکھے کھیل میں باردیگر ایک جدید اور چونکا دینے والی جنبش ظہور پذیر ہونے والی ہے۔

میں وہاں سے راست دفتر کے دفتر کو گیا اُس کو اندر ہی پایا اور اُس سے امور واقعہ کا اظہار کیا۔

مین نے کہا" اس مین شبہ نہین کہ لیڈی فاکنر کے اطوار ایسی عورت کے سے ہین جو مبتلائے مصیبت ہو
اوس کی طرز گفتگو سے مترشح تھا کہ وہ میڈم سے بخوبی واقف ہے نیز اُس کی آواز سے ظاہر تھا کہ مایوسی کی
صورت مین اُس سے کسی دلیرانہ حرکت کا سرزد ہونا بھی ممکن ہوگا۔ پس ڈفر تمہارا کیا خیال ہے؟
کیا ڈرہام کا کسی کے اتفاق سے خطرے مین ہونا ممکن ہے؟"

اُس نے کہا" اس کا جواب دینا تو میرے امکان سے باہر ہے۔ میڈم کرپچی کی سازشون کا مقابلہ
کرنے مین بے نوائے ذہنی حاضر ہین۔ لیکن چونکہ تم پوچھ رہے ہو تو مین یہ ضرور کہونگا کہ اُسکی کڑھائی مین
کسی جدید فتنہ سازی کے پکائے جانے کا قوی احتمال ہے۔ ہیڈ لیبیل تذکرہ۔ جب تم لیڈی فاکنر سے
ڈرہام کے تصویر خانہ مین ملے ہو تو مین نے دیکھا کہ تم کو اُس کے ساتھ بہت دلچسپی ہو گئی تھی۔"

مین نے پوچھا" کیون کیا تمہین نہ تھی؟"

اُس نے جواب دیا" ہان کسیقدر۔ لیکن ساتھ ہی جب وہ لڑکے کو گود مین لی ہوئی بیٹھی تھی تو
مجھے اس وقت کی اُس کی صورت کی وضع پسند نہ آئی۔"

مین نے پوچھا" تمہارا کیا مطلب ہے؟"

اُس نے کہا" مین یہ تو ٹھیک طور پر نہین کہہ سکتا کہ مطلب کیا ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ
وہ میڈم کی دلائی ہوئی کسی عجیب و غریب تحریص کے زیر اثر ہے۔ مگر وہ تحریص حقیقت مین کیا ہے اسکا
پھچاننا خارج از امکان ہے۔ نیز جب تم اُس کے بچے اور ڈرہام کے بچے کی مشابہت دیکھ رہے تھے تو مین نے
اُس کی آنکھون مین ایسے آثار دیکھے جن سے مجھپر ظاہر ہوا کہ وہ اپنے حصول مقصد مین کسی بھی جرم کے
ارتکاب مین پس و پیش نہ کرے گی۔"

مین یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا" کہ مین تمہارے غلطی پر ہونے کی توقع رکھتا ہون کیونکہ کم از کم
ڈرہام نے اس تصویر کے باعث بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور اُس کی یہ کامیابی لیڈی فاکنر ہی کی
بدولت ہے۔ مجھے چلنے پھرنے مین ضرور اس کے گھر مبارکباد دینے جانا چاہیئے۔"

چنانچہ چند دنون کے بعد مین نے ایسا ہی کیا۔ مین نے معتمد کو اُس کو تصویر خانے مین شہر کے

ایک متمول شخص کی تصویر کھینچتے ہوئے پایا۔

اُس نے مجھے دیکھکر کہا "اُو ہو ہیڈن تم آ گئے ہو۔ مین تمہارا خیر مقدم کرتے ہوئے خوش ہوں۔ مہربانی کرکے وہ کرسی کھینچ لو۔ مجھے امید ہے کہ اگر مین کام کرتا رہوں تو تم معاف کروگے۔ میری بڑی تصویر کے فروخت ہوجانیکے باعث فراغت کی بھرمار ہوگئی ہے۔ اُس کی تو خوب شہرت ہوئی۔ تم نے اُس کی نسبت تقریظین تو دیکھی ہونگی۔ کیون دیکھین یا نہین؟"

مین نے جواب دیا "ہان مین نے دیکھی ہین نیز مین نے اُن آدمیون کے جمگھٹے بھی دیکھے جو کہ ہر روز تصویر کے اس کے اطراف جمع ہوتے تھے۔ ڈرہام وہ تو بیشک مصنف کا ایک نہایت ہی شاندار نمونہ ہے۔ آج سے تم مصورون مضامین تاریخی مین سب سے برتر کہلاؤگے۔"

یہ سُن کر وہ کچھ متبسم سا ہوا اور ہاتھین برش لیکر اپنی تصویر کا میدان عجلت رنگنا شروع کیا۔

مین نے یکایک اُس سے کہا "مجھے اسکاٹلنڈ کے اوس خوبصورت نوجوان سے جو تمہارے اسٹوڈیو کلاس کے لیے بیٹھا تھا بہت دلچسپی ہے۔ مین نے شاید ہی اُس سے زیادہ دلکش صورت کبھی دیکھی ہوگی۔"

ڈرہام نے مجھپر ایک نظر ڈالی اور پھر اپنا کام آغاز کردیا۔

اُس نے کہا "اُس کا بھی ایک بالکل عجیب قصہ ہے۔ لیڈی ہاکنر میرے پاس سانگذشتہ ماہ نومبر مین آئی اُس نے مجھ سے کہا کہ مین آپ کے چھوٹے بچے کو ریجنس پارک مین دیکھی ہون اور اُس کی شباہت اپنے بچے کی سی پاکر حیرت زدہ ہوئی ہون نیز مین نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ آپ اُس لڑکے کے باپ ہین۔ علاوہ ازین آپ کی مصوری کی شہرت بھی میرے کانون تک پہنچی ہے۔ بس مین یہ دریافت کرنے کی عبارت کرتی ہون کہ کیا آپ ایک تازہ بچی تصویر کے کھینچنے پر رضامند ہونگے؟ مین نے چونکہ اس کے قبل کوئی اسقدر نامور تصویر نہین کھینچی تھی۔ لہذا اسوقت مجھے کچھ پس و پیش ہوا مگر اُس نے اصرار کیا اور خود اپنے آپ کو فکل و سلطانی کے کھینچنے کے لیے پیش کیا اور بوقت تکمیل دو ہزار پونڈ بھی دینے کا وعدہ کیا۔

"مین کوئی ایسا زیادہ متمول آدمی ہونے کے باعث ایک خطیر رقم سے انکار نکر سکتا تھا۔ تاہم مین نے اُس سے معذرت کی، اور کہا کہ کسی دوسرے مشہور شخص کے یہ کام سپرد کرے۔ لیکن اُس نے ایک نہ مانی بلکہ یہ کہا کہ "مجھے آپکا ہی

کام مطلوب ہے اور کسی کا نہین"۔ نیز اُس نے کہا "مجھے یقین ہے کہ یہ تصویر کامیاب ثابت ہوگی"۔ آخر کار اُس کا اصرار کامیاب ہوا۔ مین تصویر سازی کے لئے رضامند ہوگیا اور فی الفور کام آغاز کر دیا۔ اتنے بڑے نقشہ کے لئے وقت بہت کم رکھیا تھا اور لیڈی فاکنر ہفتہ مین تین یا چار دفعہ تصویر کشی کیلئے بیٹھنے آیا کرتی تھی۔ اُس نے ایک شرط پہلے ہی سے کر رکھی تھی وہ یہ کہ بچے کو کمرے کے اندر بلا روک ٹوک آنے جانے دیا جائے۔ چھوٹا رابن یون تو پہلے ہی سے اُس کے ساتھ مانوس ہو چکا تھا اور وہ بھی اُس پر زاید از ضرورت مہربان تھی مگر اب تو وہ اُس کا بالکل شیدا ہو چلا تھا اور لیڈی فاکنر خود بھی کبھی آسودہ و مطمئن نظر نہ آتی تھی جب تک کہ اُسے گود مین نہ لے۔ اُس نے میری بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور یہ اوسی کی بدولت ہے کہ میری تصویر آج قدر کی نگاہون سے دیکھی جا رہی ہے"۔

مین نے پوچھا "کیا لیڈی فاکنر ابتک شہر ہی مین ہے؟"

اُس نے جواب دیا۔ "نہین۔ وہ آج صبح ہی کو راہی سکاٹلنڈ ہوئی۔ انورنس مین اُس کے خاوند کا مقام رہائش برام کیاسل نامی قلعہ ہے جو ایک نہایت ہی شاندار اور ایک ایسی تاریخی جگہہ ہے جو قرون وسطیٰ سے چلی آ رہی ہے۔"

مین نے پوچھا "تمہارا لڑکا کیسا ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ تم اُس کو مفصلات مین رکھتے ہو لیکن بچون کے اس حصہ کی ہوا بھی کچھ بری نہین ہے۔"

اُس نے کہا "ہان۔ نفیس ہے۔ مزید براں وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ رچمنڈ پارک ہی مین گزارتا ہے۔ اُس کی صحت بھی بہت اچھی ہے۔ مین یہ آپ کے اس دریافت کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مگر ہان۔ اسکو اس وقت تک آجانا چاہیئے تھا۔ عمہ میرے چائے پیتے وقت وہ شریک رہتا ہے۔ ہیڈ اگر وہ حسب معمول آجائے تو کیا اوس کا آنا تمہارے لئے موجب پریشانی تو نہوگا؟"

مین نے جواب دیا۔ "مطلق نہین۔ بلکہ برخلاف اس کے مین اُس کو دیکھنا پسند کرونگا"۔

ورنہام نے گھنٹی بجائی اور ایک نوکر آیا۔

آقا نے ملازم سے کہا "کالیر تم چائے لے آسکتے ہو۔ مگر ہان۔ کیا بچہ گھر واپس آگیا ہے؟"

جواب ملا "نہین صاحب۔ جین تو ہمیشہ اس کے ایک عرصہ قبل ہی آجایا کرتی تھی۔ مگر میری سمجھ مین نہین آتا کہ آج اسو قت تک کیون نہین آئی۔"

ڈرہام نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ وہ اپنے مزاحم شدہ کام کے پاس چلا گیا اور ملازمہ واپس ہوگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد چائے بھی لائی گئی۔ لیکن لڑکے کے آنے کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوئے۔ ڈرہام نے مجھے ایک پیالی اٹھا کر دی اور پھر کچھ خیال مین تک مستغرق ہو کر کھڑا رہا۔ ازان بعد یکایک وہ وہان سے گھنٹی کے پاس گیا اور اس کو بجایا۔

نوکر کے آنے پر اُس نے کہا "آیا سے کہو کہ ماسٹر رابن کو اندر لے آئے۔"

نوکر نے جواب دیا "صاحب۔ آیا اور بچا بھی گھر واپس نہین آئے۔"

ڈرہام نے گھڑی پر نظر ڈالی۔

پھر باواز بلند کہا "اب ٹھیک چھ بجے ہین۔ کیا کوئی نئی بات تو نہین میرے خیال مین باہر جا کر انکو دیکھنا مناسب ہوگا۔"

مین نے کہا "چلو مین بھی ساتھ چلتا ہون۔ اگر تم رجنٹس پارک جا رہے ہو تو وہ میرے گھر کے راستہ ہی پر ہے۔"

ڈرہام نے کہا "آیا عموماً بچہ کو بڑے راستہ ہی سے لیجایا کرتی ہے۔ چلو تم ہم اسی رخ کو جائینگے"

ہم پارک مین داخل ہوئے۔ لیکن آیا اور بچہ کا کچھ بھی پتہ نہ پایا۔ اگرچہ ہم نے پارک والون سے دریافت بھی کیا لیکن وہ بھی ہمین کچھ بتا نہ سکے۔

ڈرہام نے یکایک کہا "مجھے حق نہین ہے کہ ان سب جھگڑون سے تمہین پریشان کرون۔"

مین نے اُس پر ایک نظر ڈالی اور اگرچہ اُس نے لفظون مین کوئی خوف کا اظہار نہ کیا تھا لیکن مین نے دیکھا کہ وہ پریشان اور متفکر ہوگیا ہے اور اس کے چہرے پر غم کے آثار ہویدا ہوگئے ہین۔ اُسوقت میرے دلمین بھی ایک غیر معلوم سا شبہ پیدا ہوگیا۔ اور اگرچہ مین نے اس کو دفع کرنے کی کوشش کی لیکن وہ دل سے دور نہ ہوا۔

مین نے کہا "ہمارے لئے بہتر ہوگا کہ گھر جائین۔ ہزار حصہ یقین ہے کہ ہم بچہ کو محفوظ و مصئون مکان ہی مین پائین گے۔"

مین نے چند خوش کن الفاظ استعمال کئے جن کو مین خود نادرست سمجھتا تھا چنانچہ اس پر اُس نے ایک بار دیگر مجھ دیکھا اور کہا۔

"یہ بچہ میرے لئے معمولی سا بچہ نہین ہے۔ غالباً تم میرے اُس دردناک قصہ سے واقف ہو جس کو برداشت کرکے مین زندہ رہا ہون؟"

مین نے جواب دیا "ڈفریز نے مجھے کہا ہے۔"

اُس نے کہا "میری زندگی صرف اُسی کے لئے ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ ہم اوس کو اپنی واپسی پر بخیریت پائین گے۔ مگر کیا درحقیقت تم میرے ساتھ واپس آرہے ہو۔"

مین نے جواب دیا "بلاشبہ بشرطیکہ تمہین ناگوار نہو۔ مجھے خود اطمینان خاطر ہوگا۔ جب تک لڑکے کی خیریت کے ساتھ واپسی کا اطمینان نہ ہو جائے۔"

ہم فوراً بام کے مکان کی طرف گئے اور بالآخر سیڑھیون پر سے چڑھکر اندر داخل ہوئے۔

ٹملر نے دروازہ کھلتے ہوئے پوچھا "کیا صاحب آپ نے اُن کو دیکھا؟"

ڈرہام نے پوچھا "کیا وہ اس وقت تک واپس نہین آئے؟"

اُس نے جواب دیا "صاحب نہ تو اُن دونون کو دیکھا اور نہ اون کی نسبت سُنا۔"

صنّاع نے کہا "یہ تو اپنی قسم کی پہلی مثال ہے۔ مین خوب جانتی ہے کہ مین بچہ کو پانچ منٹ کے بعد باہر رکھنا پسند نہین کرتا اور اب تو رات بیت گئے ہین۔" اُس نے پھر ملازم کی طرف مڑکر کہا "کیا تمکو بخوبی اس امر کا یقین ہے کہ اس دیری کی وجہ سے کوئی چوٹ وغیرہ نہین آئی ہے؟"

ملازم نے جواب دیا "نہین صاحب۔ کوئی نہین۔"

اُس نے اضطراباً میری طرف دیکھکر کہا "شاید تم اس معاملہ کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟"

مین نے جواب دیا "کچھ کہا نہین جا سکتا۔ ہزارون وجوہات مانع ہو سکتے ہین۔ مین اور ایک گھنٹہ

انتظار کرنا چاہیئے اگر بچہ اُس وقت تک واپس نہ آئے تو ہم کو یقیناً کوئی کارروائی کرنی چاہیئے۔"

یہ کہتے ہوئے مین ڈرہام کی جانب دیکھنے سے گریز کرتا رہا۔ کیونکہ اسوقت میڈم کوپلی کو دیکھے ہوئے لیڈی فاکنر کے الفاظ نے میرے دماغ مین خلجان پیدا کردیا تھا۔ یہ حسب ذیل تھے:-

"مین کل یا پرسون کرون گی۔ کیا آپ نے آیا کا انتظام کیا ہے؟"

زان بعد ہم کمرۂ مصوری کشی مین گئے وہان ڈرہام نے مجھے ایک سگریٹ دیا۔ جونہی اُس نے یہ کام کیا اسیوقت میرے کانون مین مکان کے کسی دور کے حصہ سے کچھ گرنے کی آواز آئی۔ یہ شور تیز کام قدمون اور ایک سے زاید اشخاص کی پریشان و خوفزدہ صداؤن پر مشتمل تھا۔ اس کو سنکر ڈرہام کا منہ فق ہوگیا۔

اُس نے کہا "کوئی حادثہ ضرور ہوا ہے۔ مین پہلے ہی سے یہ سوچا ہوا تھا۔ اے خدا اب میری مدد کر!"

یہ کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف دوڑتا گیا۔ مین بھی اُس کے پیچھے ہولیا۔ جون ہی وہ دروازے کے قریب پہونچا دروازہ زور سے کھلا اور آیا جو کہ ایک خوبصورت عورت تھی اور چالیس سال کے درمیانی عمر کی تھی دوڑتی اور ڈرہام کے قدمون پر جا گری۔ اُس نے کہا۔

"صاحب یقین ہے کہ آپ مجھے کبھی معاف نفرماوینگے۔ مین تو خود کو قابل کشتی سمجھتی ہون۔"

ڈرہام نے کہا "جین جلد اُٹھو اور مجھ سے کہو کہ کیا واقع ہوا ہے۔ کیا بچے کو کوئی حادثہ تو پیش نہین آیا؟"

اُس نے جواب دیا "آہ۔ صاحب۔ وہ چلا گیا۔ گم ہوگیا! مین نہین جانتی کہ وہ کہان ہے۔ آہ مجھے یقین ہے کہ آپ میری خطا کبھی معاف نہ کرین گے۔ مین بمشکل تمام خود کو اس قابل بنا سکی کہ آپ تک حاضر ہوکر عرض حال کرون۔"

ڈرہام نے کہا "یہ بیوقوفی ہوئی۔ اب تمام قصہ جلد بیان کرو۔"

اسوقت تک ڈرہام کی وضع قطع متغیر ہوچکی تھی۔ اب چونکہ حادثہ پیش آہی چکا تھا۔ لہذا وہ بھی آپے مین آگیا۔ اور ایک مستقل مزاج۔ کاروان و عزم مصمم رکھنے والا شخص بنگیا جیسا کہ وہ اصل مین تھا۔

عورت نے اُس پر ٹکٹکی جمائی۔ اُس کے پاؤن پہلے تو لڑکھڑائے لیکن بعد مین ڈرہام کے ضبط طبع کو دیکھکر اُس کی حالت بھی ٹھکانے آئی۔

اُس نے کہنا شروع کیا "صاحب واقعہ یوں پیش آیا کہ بچہ اور مین حسب معمول اوائل دوپہر مین باہر گئے۔ آپ واقف ہین کہ لیڈی فاکنر سے بچہ کس قدر مانوس رہا ہے؟"

ڈرہام نے قطع کلام کرکے کہا "لیڈی فاکنر کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہین۔ تم اپنا قصہ بیان کرتی چلی جاؤ۔"

عورت نے کہا "خاتون صاحبہ مذکورہ تو اسکاٹلنڈ مین ہین یا کم از کم انکا اسکاٹلنڈ مین ہونا خیال کیا جاتا ہے شب گذشتہ یہان نہین آئین۔ اور ہم سب کو خدا حافظ کہا۔ مین بچہ کے کپڑے نکال رہی تھی جبکہ وہ دایہ خانہ مین داخل ہوئین۔ انھون نے بچہ کو گود مین لیا اور اُس کے منہ و بار بوسہ لئے۔ بچہ اُن سے بیحد محبت کرتا ہے اور انھین پیاری خاتون کہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کمرے سے باہر گئین تو اُس نے رونا شروع کیا۔"

ڈرہام نے کہا "کہتی چلی جاؤ۔ کہتی چلی جاؤ۔"

عورت نے کہا "تو پھر صاحب بچہ اور مین باغ مین گئے۔ آپ تو واقف ہین کہ بچہ کس قدر تیز ہے اور کیسا چنڈول کا سا خوش مزاج ہے اور کس طرح ہمیشہ نیچے اُتر کر کھیلنا کودنا پسند کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک صاف و شفاف روز تھا۔ مین مختلف نشستون مین سے ایک نشست پر بیٹھی ہوئی تھی اور بچہ ادھر اُدھر دوڑ رہا تھا چونکہ وہ آنکھ مچولی کھیلنے کا بڑا شایق تھا لہذا اُس نے مجھ سے حسب معمول اپنا قدیم کھیل کھیلنے کی خواہش ظاہر کی۔ یکایک اس کے بعد مین نے اُس کو پیاری خاتون پکارتے ہوئے سنا اور پھولون کے جھنڈ کی پرلی طرف اپنی انتہائی طاقت کے ساتھ بھاگتے ہوئے دیکھا وہ میرے سے چند قدمون کے ہی فاصلہ پر تھا اور اب مین اس کے پیچھے جانے والی ہی تھی کیونکہ اب میری طرف کا نصف کھیل یعنی جھنڈ کے بازو سے جھانکنا اور اُس کو پکڑنے کی کوشش کرنا باقی تھا کہ ایک شریف شخص جس کی میرے ساتھ شناسائی گذشتہ ایک دو روز کے ہی عرصہ مین ہوئی تھی آیا اور مجھ سے بات چیت کرنی شروع کیا۔ اس کا نام سٹرا بو تھا اور یہ نہایت شریفانہ اطوار کا شخص تھا۔ ہم ایک دو منٹ باہم باتین کرتے رہے۔ مین تسلیم کرتی ہون کہ اس عرصہ مین تو میرے دل سے بچہ کا خیال جاتا رہا۔ لیکن جون ہی مجھے وہ یاد آیا مین فوراً اُس کو دیکھنے کے لئے پھولون کے جھنڈ کے اطراف چکر لگائی۔ لیکن جب سے اسوقت تک

صاحب مجھے اس کی جھلک تک نظر نہ آئی۔ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ کسی نے ضرور اُس کو اُڑایا ہے۔ لیکن اُڑانے والا کون ہے خدا ہی جانتا ہے۔ غالباً اس نے کسی اور کو لیڈی فاکنر سمجھا۔ کیونکہ اُس نے پیاری خاتون کہکر چلایا اور حتی الامکان تیزی کے ساتھ دوڑتا گیا۔ صاحب۔ یہی پورا قصہ ہے۔ میں اس سے قبل ہی آجاتی لیکن میں ایک ایک چپہ دیوانہ وار ڈھونڈ رہی تھی۔"

ڈرہام نے کہا "تم مجلدی سے نہ آنے میں بڑی غلطی کی۔ کیا تم نے کسی نہ کسی طرح اُس شخص کی جھلک دیکھی جس کی طرف بچہ دوڑتا گیا؟"

عورت نے کہا "صاحب میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ البتہ بچہ کی آواز سنی جو ابتک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ اُس نے نہایت خوش ہوکر پیاری خاتون پیاری خاتون چلایا اور صاعقہ جولان کی طرح ایک آن میں نظروں سے اوجھل ہوگیا۔"

ڈرہام نے کہا "تم کو چاہیئے تھا کہ پیچھے جاتے۔"

عورت نے جواب دیا۔ "صاحب۔ میں اپنی غلطی کا اقبال کرتی ہوں۔ میں قتل کی متواتر دھمکیوں وہ شخص اس قدر شریف تھا کہ مجھے لطف مکالمت میں کسی اور بات کا خیال نہ رہا۔"

ڈرہام۔ "وہ کیا اُس شخص نے جس سے تم نے باتیں کیں اپنا نام یوانہو تبلایا؟"

عورت۔ "ہاں صاحب۔"

میں نے پہلی دفعہ مکالمہ میں مداخلت کرکے کہا "میں چاہتا ہوں کہ تم اُس شخص کی شکل وشباہت کے نسبت مزید کیفیت دیں۔"

اُس پر عورت نے مجھے گھور کر دیکھا۔ شاید اُس نے مجھے اس کے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بعد ازاں اُس نے یوں آہستگی کے ساتھ کہنا شروع کیا "وہ گہرے رنگ کا ایک خوبصورت آدمی تھا۔ اُس کے اطوار کچھ غیر معمولی سے تھے اور بات چیت غیر ملکیوں کی سی تھی۔"

میں نے ڈرہام پر نظر ڈالی۔ اُس کی آنکھیں نا امیدی کی پریشانی میں مجھ سے دوچار ہوئیں۔

چنانچہ اس پر مین نے اپنی آنکھین بند کرلین۔ اسوقت ہزارون خوفناک خیالات میرے سر مین گھومنے لگے۔ بیچارے باپ نے بے صبری کے ساتھ کہا "مگر آپ امور پر وقت ضایع کرنے مین کوئی فائدہ نہین۔ کام کرنے کا یہ ہے کہ بچے کو جلد دریافت کیا جائے۔ جین جہربانی کرکے طبیعت کو قابو مین کھو تمہارا رنج وغم کرنا صورت حالات کو بہتر نہین بنا سکتا۔ بس کہو کہ کیا تم نے بچے کی گمگشتگی کی کیفیت کو توالی کو دی ہے؟"

عورت:- "ہان جناب۔ تقریباً دو گھنٹے قبل۔"

مین نے یکایک کہا "ڈرہام بہتر ہوگا کہ ہم ہی الفور ڈفریز کے پاس جائین۔ وہ ہم کو مشورہ دیسکیگا کہ کیا کیا جائے۔"

ڈرہام نے مجھپر نظر ڈالی اور پھر بغیر ایک لفظ کہے ہال مین گیا اور اپنی ٹوپی پہنی۔ ہم مکان سے نکلے۔ جب ہم ڈفریز کے مکان کو گاڑی مین سوار ہوکر نہایت تیزی سے جا رہے تھے تو ڈرہام نے پوچھا "ہیڈم تم اس معاملہ کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟"

مین نے جواب دیا "مین یہ کہنے مین خود کو مجبور پاتا ہون کہ مجھے تو آگے چلکر کسی بھاری خطرے کے درپیش ہونے کا خوف ہے۔ لیکن جب تک کہ ڈفریز سے باہم مشورہ نہ کرلین کچھ نہ پوچھو۔"

وکیل مذکور مکان ہی مین تھا۔ اُس سے بچے کے غائب ہونے کی کل کیفیت بیان کردی گئی۔ اُس نے سنجیدگی کے ساتھ سب سنا۔ اور جب ڈرہام نے گفتگو ختم کی تو آہستگی سے کہا:-

"واقعہ جو پیش آیا اس کی نسبت کوئی شبہ باقی نہین ہے۔"

ڈرہام۔ کہہ اُٹھا "تمہارا کیا مطلب ہے۔ کیا ممکن ہے کہ تم کو اس کا حل ابھی سے معلوم بھی ہو چکا ہو؟"

اُس نے کہا "ہان اے غریب شخص مجھے معلوم ہو چکا۔ معاملہ بہت اہم ہے۔ مجھے خوف ہے کہ تم بھی لندن کے ایک بہت بڑے مجرم کے متعدد شکارون مین سے ایک ہو۔ میرا اشارہ میڈم کوچی کی طرف ہے۔"

ڈرہام نے یکے بعد دیگرے ہم دونوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا "میڈم کولچی! تمہارا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کیا تم خواب تو نہیں دیکھ رہے ہو۔ میڈم کولچی کو میرے چھوٹے بچے سے کیا کام؟ کیا تمہارا اشارہ اُسی بڑے لیڈی ڈاکٹر ہی کی طرف ہے؟"

ڈفریں نے جواب دیا "ہاں۔ وہی۔ اور ڈرہام حقیقت یہ ہے کہ ہیڈ اور میں اس عورت کو گزشتہ کئی ماہ سے بغور دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ ہم کو چند اہم امور اُس کی نسبت معلوم ہوئے ہیں۔ میں اس موقع پر اُن کے بیان کرنے میں تمہارا وقت ضایع کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن تم ہماری بات پر یقین مانو کہ وہ قابل اعتبار عورت نہیں ہے۔ اُس کا جاننا ہی ایک خطرے میں مبتلا ہو جانے کے برابر ہے اور اوس کے دوست بننا گویا کسی نہ کسی بیباک شیطانی جرم کے ساتھ تعلق رکھنا ہے۔ چنانچہ لیڈی فاکنر سے بھی اس نے کسی وجہ سے ہی دوستی پیدا کی ہے۔ ہیڈ نے انھیں تمہاری تصویر کے تلے باہم ملکر کھڑے ہوئے دیکھا ہے۔ ہیڈ کیا تم ڈرہام سے ٹھیک وہی الفاظ کہو گے جو تم نے لیڈی فاکنر کے منہ سے سُنے تھے۔"

میں نے وہ الفاظ دہرائے۔

ڈرہام نے انھیں بغور سُن کر اپنی گردن ہلائی۔

پھر اُس نے کہا "ہم اس قسم سے سراغ لگانے میں اپنا وقت ضایع کر رہے ہیں۔ مجھے تو کوئی بات لیڈی فاکنر پر شبہ کرنے آمادہ نہ کرے گی۔ میرا بچہ چرانے میں اُس کی کیا غرض ہو سکتی ہے؟ اُس کو خود ایک بچہ ہے جو بالکل اِس کا سا ہی ہے۔ ہیڈ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو اور ایسے قیاسات میں وقت گنوا رہے ہو۔ کسی نے ضرور بچہ کو اس غرض سے چُرایا ہے کہ بڑا انعام حاصل کرے۔ ہمیں چاہیئے کہ کوتوالی سے مدد لیں اور لندن کے اطراف کی جملہ چوکیوں پر تار روانہ کر دائیں۔"

ڈفریں نے کہا "ڈرہام اگر تم سکاٹلنڈ یارڈ چلتے ہو تو میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں۔"

میں نے کہا "اور میں رجینٹس پارک کو جاتا ہوں تاکہ وہاں کے نگرانی رکھنے والوں سے اگر کچھ پتہ چلتا ہے تو پوچھوں۔"

چنانچہ ہم اپنا اپنا راستہ لیے۔

بعد کے چند یوم گم شدہ بچے کے دریافت کرنے مین بے سود کوشش کرتے ہوئے گذرے۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا گیا۔ کوتوالی جان توڑ کوشش کرنے لگی۔ بڑے بڑے انعامات دل کھولکر مشتہر کئے گئے۔ مسٹر ہام ایک خانگی جاسوس کو ساتھ لیے ہوئے اپنا تمام دن چپہ چپہ ڈھونڈھنے مین گزارتا رہا۔ اُس کی صورت کچھ گئی اور اُس پر تفکر کے آثار نمایان ہوگئے۔ اُنکل کا کام بالکل نہ ہونے لگا۔ راتون کو اُسے نیند نہ آنے لگی اور ہر صبح بد سے بدتر حالت مین دن بستر سے اُٹھنے لگا۔ حتی کہ اوس کے دوست اُس کی نسبت خوف کرنے لگے۔

ایک ہفتہ گذرنے کے بعد ایک روز مجھ سے ڈاکٹر نے اُس کی نسبت کہا کہ "اگر یہی صورت واقعات اور چند روز رہے تو مجھے اوس کے جانبر ہونے مین بھی شبہ ہے۔"

دوسری صبح اس ناقابل تشریح راز مین تازہ اضافہ ہوا۔ آیا جین کلیور جو کہ بچے کے غائب ہونے کے بعد سے اب تک اس کا حقیقی رنج کر رہی تھی باہر گئی اور واپس نہ آئی۔ اس امر کا بھی دریافت کہ وہ کہان اور کدہر گئی بلا دیر لگائے شروع کر دیا گیا لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔

اُس دن شام کو مین ڈرہام سے ملنے گیا اور دیکھا کہ غریب بالکل مجنون سا ہوگیا ہے۔

اُس نے کہا "اگر یہی تذبذب کچھ مدت اور رہے تو میرے خیال مین میرے ہوش و حواس درست نہیں رہینگے۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے کیا ہوگیا ہے۔ نہ صرف مجھپر بچے کے غائب ہونیکا اثر ہے بلکہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ مین کسی نہایت خطرناک بیماری کے پنجہ مین گرفتار ہون۔ مین آپ سے بیان نہین کر سکتا کہ راتین مجھپر کیسی گزرتی ہین مجھے نہایت ڈراؤنے خواب پڑتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص مجھے آگ مین جلا رہا ہے۔ صبح مین مین جب اٹھتا ہون تو میری حالت زیادہ تر مردے کی سی رہتی ہے۔ دن کے وقت تو کچھ بہتر حالت ہوجاتی ہے لیکن دوسری شب پھر وہی مصیبت جھگتنی پڑتی ہے۔ بچے کی صورت ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے۔ مجھے وہ ہر جگہہ نظر آتا ہے۔ اُس کی آواز مجھے یہ کہتی ہوئی سنائی دیتی ہے کہ آؤ اور بچاؤ۔"

یہ کہتے ہوئے وہ بازو مین گر گیا اور اپنے جذبات سے اس قدر متاثر ہوا کہ بات بھی مشکل کر سکا۔

مین نے یکایک کہا "ڈرہام مین آج شام کو یہان تمہین یہ کہنے آیا ہون کہ مین نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔"

اُس نے پوچھا "کس کام کے کرنے کا؟"

مین نے کہا "مین کل سکاٹلنڈ جا رہا ہون - میرا ارادہ ہے کہ لیڈی فاکنر سے برام کیاسل مین ملون - بہت ممکن ہے کہ اُس سے بچے کی تہمت کا کچھ حال معلوم ہو - کم از کم ایک بات کا تو یقین ہے - وہ یہ کہ کسی شخص نے جسکی شباہت اُس سے بالکل ملتی جلتی تھی پھولون کے جھنڈ کے پاس اُس کو مار دیا ہے -"

ڈرہام نے آہستگی سے مسکرایا -

پھر اُس نے کہا "مین تمہارے ساتھ اتفاق نہین کر سکتا - لیڈی فاکنر کو باعزت قرار دیتے ہوئے مین اپنی جان شرط مین لگاتا ہون -"

مین نے جواب دیا "کم از کم تمہین چاہیئے کہ مجھے دریافت کرنے کی تو اجازت دین - مین چند دنون باہر رہنا چاہتا ہون - مجھے خوشی ہے کہ خوشخبری کے ساتھ واپس ہون - پس میرے آنے تک ڈہارس باندھے رہنا -"

دوسری شام کو مین اوورنس شایر مین موجود تھا - وہان مین نے ایک چھوٹے سے کھیڑے مین بار اسٹیٹ کے باہر اقامت اختیار کی - قلعہ اپنی ہوا دارون سے پر چٹانون پر بالائے رود بالا کی ایستادہ تھا - مین اس موضع کی چھوٹی سی سرائے مین شب بسر کر کے دوسری صبح سویرے قلعہ کو گیا - لیڈی فاکنر گھر ہی مین تھی اُس نے مجھے دیکھکر حد درجہ حیرت کا اظہار کیا - نیز مین نے اس کا رنگ متغیر ہوتے ہوئے دیکھا اور اس کی بڑی آنکھون مین خوف کی علامتین پائین -

اُس نے کہا "مسٹر ہیڈ آپ نے مجھے چونکا دیا - کیا کوئی خبر معمولی واقعہ تو نہین ؟"

مین نے جواب دیا "واقعہ ؟ کیا ممکن ہے کہ آپ خبر سننی چہ ؟"

وہ جلد سے اپنی طبیعت پر قابو حاصل کر لی اور میرے سے نزدیک ترین کرسی پر بیٹھکر اور میرے چہرے پر پوری طرح نظر جما کر پوچھی "کونسی خبر ؟"

مین نے جواب دیا "لیڈی فاکنر مین ایک ایسی خبر لے آیا ہون کہ جس کو سُن کر آپ کو رنج ہوگا - آپ ڈرہام کے لڑکے کی بڑی شایق تھین - کیون نہین تھین ؟"

اُس نے کہا "مسٹر ڈرہام کا لڑکا - پیارا بچہ تھا نا آپ ؟ ہان بیشک اُس کی مین بڑی شایق تھی - کیون کیا

اس کو کچھ ہوا ہے ؟"

میں نے جواب دیا "کیا یہ ممکن ہے کہ آپ نے نہ سنا ہو ؟ وہ بچہ گم ہو گیا ہے ۔"

میں نے سب واقعہ بیان کیا ۔ لیڈی فاکنر میری طرف سنجیدگی سے دیکھی ۔ اس کے چہرے پر حقیقی رنج و غم کے آثار کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوتے جاتے تھے ۔ جب میں نے اپنا بیان ختم کیا تو اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے ہوئے تھے ۔

اس نے سن کر زور سے کہا "یہ واقعہ مسٹر ڈرہام کو تقریباً لب گور پہنچا دے گا ۔ لیکن بچہ ضرور ضرور مل جائیگا"

میں نے کہا "بچہ ضرور مل ہی جانا چاہیئے ۔" یہ کہکر میں اس کو بغور دیکھتا رہا ۔ میرے نشبہ کو فوراً تقویت پہونچی ۔ اس نے مجھے ایسے حیرت ناک اطمینان و خاموشی کے ساتھ دیکھا کہ میرے خیال میں کوئی آدمی ایسی حالت انتظار نہیں کر سکتا ۔ مجھے خیال آیا یہ اب اپنا بچہ ہی ہے مگر میں نے اس کے خوبصورت ہونٹوں کے اطراف سابق میں جو کرختگی دیکھی تھی وہ بار دیگر نمودار ہوئی اور باوجود کوشش کے اس کی آنکھوں میں ایسے آثار چھا گئے جو خوبصورتی کے منافی تھے ۔

اس نے یکایک کھڑے ہو کر کہا "آہ ۔ یہ تو نہایت پریشان کن بات ہے ! میں اپنے دل میں مسٹر ڈرہام کی تکلیف محسوس کر سکتی ہوں ۔ میرا چھوٹا کیتھ رابن کے بالکل حامل ہے ۔ مسٹر ہیڈ آپ غالباً میرے لڑکے کو دیکھنا چاہتے ہونگے کیوں چاہتے ہو نہیں ؟"

میں نے جواب دیا "مجھے اس کو دیکھکر بہت خوشی ہوگی ۔ آپ نے اس کے قبل ان بچوں کی عجیب و غریب یکسانیت کا ذکر کیا ہے ۔"

اس نے کہا "واقعی یہ بات بالکل عجیب ہے ۔ آپ ایک کو دوسرے سے شناخت نہیں کر سکتے ۔"

اس نے گھنٹی بجائی اور ایک خادم نمودار ہوا ۔

چنانچہ لیڈی فاکنر نے اس سے کہا "آیا سے کہو کہ بچے کو یہاں لائے ۔"

ایک منٹ بعد دروازہ کھلا ۔ آیا داخل ہوئی ایک ایک چھوٹا لڑکا سفید لباس پہنے ہوئے کمرے میں گھس آیا ۔ وہ لیڈی فاکنر کے پاس دوڑتا گیا اور اس نے اس کے گھٹنوں کے اطراف خوشی کے مارے بانہیں ڈال دیں ۔

لڑکے سے اُس عورت نے کہا "آؤ ماں کے پیارے بچے" اور یہ کہکر اُس کو گود میں اُٹھا لیا۔ میں نے دیکھا تو اُسکی انگلیاں انگوٹھیوں میں لدی ہوئی تھیں۔ اور جب بچے کو اُس نے اپنے سینہ سے لگایا تو وہ کانپ رہی تھیں۔ پس کیا یہ تمام غیر معمولی جذبہ محض ڈرہام کی خستہ حالی کے باعث تھا؟

میں کھڑا ہو گیا اور سختی کے ساتھ کہا "لیڈی فاکنر۔ میں آپ سے حقیقی بات کا اظہار کرتا ہوں۔ یہاں میں ایک موہوم سی امید پر آیا ہوں۔ بچے کی گم گشتگی باپ کے ہلاکت کا موجب ہو رہی ہے۔ پس کیا آپ اُس کی مخلصی کی کوئی تدبیر کر سکتی ہیں؟"

اُس نے کہا "میں۔ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟"

اُس کے لئے میرے الفاظ غیر متوقع تھے۔ چنانچہ اُن کو سُن کر وہ چونک گئی۔

میں پھر اُنھیں دہرا کر کہا "کیا آپ اُس کی مخلصی کی کوئی تدبیر کر سکتی ہیں؟ ذرہ مجھے اس لڑکے کو تو دیکھنے دیجئے۔ ہاں یہ بالکل گم شدہ بچے کے مماثل ہے۔"

اُس نے جواب دیا "میں تو آپ کو بہتیرے سے کہتی آ رہی ہوں کہ ان میں غیر معمولی یکسانیت ہے۔ بابا۔ آپ کی طرف دیکھو۔ آپ سے کہو کہ میں اماں جان کا ذاتی چھوٹا بچہ ہوں۔"

بچے نے بزبان شکستہ کہا "اماں کا بچہ" اور یہ کہتے ہوئے اُس نے مجھ پر پوری طرح نظر ڈالی۔ اُس کی نیلی آنکھیں۔ اس کے سنہری بالوں کی لٹیں۔ اُس کا دل فریب تبسم یہ سب باتیں یقیناً میں نے اسکے قبل کبھی دیکھی تھیں۔

لیڈی فاکنر نے اپنا لاکٹ علیحدہ کیا اور اُس کو کھولکر مجھے دیا۔

اُس نے کہا "ہو بہو یہی شکل ہے۔ مسٹر ہیدیہ میرا بچہ ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ۔" اس قدر کہکر اُس نے بچے کو گود سے نیچے چھوڑ دیا اور وہ بدو ہو کر سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس وقت کے اُس کے انداز نے مجھے ایون ڈیل کی یاد دلا دیا۔ پھر اُس نے زور سے بسلسلہ کلام سابقہ کہا "کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھ پر گمان کرتے ہوں؟"

میں نے جواب دیا "لیڈی فاکنر میں آپ سے دل کھولکر کہتا ہوں۔ مجھے آپ پر ضرور شبہ ہے۔"

اُس نے کہا "یہ معاملہ اس قدر اہم ہے کہ اس پر محض غصہ ہونا کافی نہیں ہے۔ لیکن دیکھئے جو الفاظ کہ آپ کہہ رہے ہیں کیا یہ آپ کے تُلے بچے الفاظ ہیں۔ کیا آپ درحقیقت مجھ پر شبہ کرتے ہیں۔ کیا ابن ڈرہام کا

اُس کے باپ کے پاس سے اُڑا لیجانیکا شبہ مجھپر ہو بھی سکتا ہے ؟"

مین نے جواب دیا "خدا میری مدد کرے - مین تو ضرور شبہ کرتا ہون -"

اُس نے کہا "اُس کے وجوہات ؟"

یہ کہکر اُس نے بچے کو اپنے ڈانو پر لیا - وربچے نے اُس کی طرف مڑکر اُس کی بھاری سنہری زنجیر کو پکڑا - جب مین نے اُس کو ایسا کرتے دیکھا تو مجھے نیچسٹر گارڈن مین وڈہام کے بچے کا تصویر خانے کے اندر اسی زنجیر کے ساتھ کھیلنا یاد آیا -

مین نے اپنے شبہات کے مختصر وجوہات بیان کئے - نیز مین نے لیڈی فاکنر سے وہ بھی کہا جو صنعت گاہ مین اس کے مُنہ سے سنا تھا - اور میڈم کوپلی کے متعلق بھی چند سخت الفاظ کہے -

بالآخر مین نے کہا "محض اُس عورت کے دوست ہونا ہی آپ کو قصوروار ٹھیراتا ہے - کیا آپ جانتی ہین کہ وہ عورت دراصل کیا ہے ؟"

لیڈی فاکنر نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اُس نے میرے پورے بیان کے دوران ہی مین ایک حرف زبان سے نکالا - آخر اُس نے کہا "جب میرے شوہر مکان واپس آئین گے تو وہ مجھے اس ظالمانہ الزام سے بچائینگے -"

مین نے پوچھا "کیا آپ اس بات پر قسم کھانے آمادہ ہین کہ یہ بچہ جو آپ کے ڈانو پر بیٹھا ہوا ہے آپ ہی کا بچہ ہے ؟"

پہلے تو اُس نے پس وپیش کیا اور پھر جرأت سے کہا "ہان - مین آمادہ ہون -"

پھر مین نے کہا "کیا آپ انجیل کی قسم کھاکر کہوگی کہ یہ آپ ہی کا بچہ ہے ؟"

اُس نے جواب دیا "یقیناً اس کی ضرورت نہین ہے -"

مین نے پھر دُہراکر پوچھا "لیکن کیا آپ قسم کھاؤگی ؟"

اُس نے بچے کی طرف نیچے دیکھا، اور بچے نے بھی اوپر اوس کی طرف نظر اٹھاکر دیکھا اور یکایک "پیاری خاتون" کہدیا -

جون ہی اُس بچہ نے یہ الفاظ کہے اس عورت کا چہرہ عجیب طرح سے متغیر ہوگیا - وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور گھنٹی بجائی چنانچہ ایک بظاہر سنجیدہ مزاج ادھیڑ عمر کی عورت کمرے مین داخل ہوئی -

لیڈی فاکز نے کہا" آیا بچے کو لے لو۔"

عورت نے بچے کو گود مین اُٹھا لیا اور اُس کو کمرے سے باہر لیگئی۔

لیڈی فاکز نے مجھ سے کہا" مسٹر ہیڈ مین قسم کھاؤنگی دیکھئے اُس میز پر انجیل رکھی ہوئی ہے۔ مین انجیل کی قسم کھاؤن گی۔"

یہ کہکر اُس نے کتاب مقدس کو ہاتھ مین لیا اور قسم کے مقررہ الفاظ زبان سے نکالے اور پھر اسکو بوسہ دیا۔

اُس نے آہستگی سے ٹھیر ٹھیر کر حسب ذیل الفاظ کہے:-

"مین اقرار کرتی ہونکہ یہ لڑکا میرا ذاتی اور میرے بطن سے پیدا شدہ ہے۔"

مین نے جواب دیا" آپکا شکریہ۔ لا اور انجیل کو لے کر میز پر رکھدیا۔

پھر اُس نے کہا" اب آپ اور مجھ سے کیا کروانا چاہتے ہین؟"

مین نے جواب دیا" ایک آزمایش اور ہے جو میری رائے مین اس معاملہ کا قطعی تصفیہ کر دیگی۔ وہ یہ ہے اگر یہ لڑکا جس کو کہ مین نے ابھی دیکھا ہے فی الحقیقت آپ ہی کا بچہ ہے تو یہ ڈرہام کو نہین پہچانے گا۔ کیونکہ اس نے کبھی اُس کو نہین دیکھا۔ برخلاف اس کے اگر وہ ڈرہام کا ہی بچہ ہے تو جب اُس کے سامنے لیجایا جائے گا تو اُس کو پہچاننے مین ناکام نہین رہیگا۔ پس کیا آپ بچے کو لئے ہوئے کل گاڑی مین میرے ہمراہ شہر کو چلین گے؟ اگر چھوٹے رابن کا باپ اس بچے کو اجنبی معلوم ہو تو مین آپ کے کہنے پر بھروسہ کرون گا۔"

قبل اس کے کہ لیڈی فاکز جواب دے ایک ملازم کشتی ہاتھ مین لئے ہوئے کمرہ مین داخل ہوا۔ اس کشتی مین ایک خط رکھا ہوا تھا۔ لیڈی فاکز نے بکمال اشتیاق اُس کو اٹھایا اور اس کو چاک کر کے کھولا۔ مضامین مندرجہ کو پھر اُس نے دیکھا اختتام پر جب اوس کی نظر مجھ پر پڑی تو مین نے دیکھا کہ اُس کے رخ پر ایک مخلصی کی لہر چھاگئی ہے۔ اور اُس کی آنکھین پرضیا و پُر انتقام ہین۔

اُس نے کہا" مین آزمایش کے لئے آمادہ ہون۔ چنانچہ مین کل آپ کے ساتھ آؤنگی۔"

مین نے کہا" لڑکے کے ساتھ۔"

اُس نے جواب دیا" ہان مین لڑکے کو بھی لاؤن گی۔"

مین نے کہا "آپ کو چاہیئے کہ اُس کو آپ کے خانسامہ مین ڈرہام کے روبرو جانے دین۔"

اُس نے کہا "ہان۔ وہ ایسا ہی کریگا۔"

مین نے جواب دیا "مناسب۔ ہم کل صبح کی پہلی گاڑی سے جاسکتے ہین۔"

مین نے چند لحظون کے بعد قلعہ چھوڑا اور ڈفریہ کو تار دیا کہ لیڈی فاکز اور مین شہر کو دوسرے روز سویرے آئینگے اور اوس کے فرضی بچے کو بھی ساتھ لیتے آئین گے۔ مین نے ڈفریہ سے یہ بھی کہا کہ ڈرہام کو کسیطرح اس مرتبع کے لئے تیار نہ کرے۔

کچھ رات گئے پر مجھے میرے تار کا جواب ملا۔

اس مین مندرج تھا کہ "جو گاڑی پہلے ملے اُس سے آجاؤ۔ ڈرہام سخت علیل ہے۔"

مین نے لیڈی فاکز سے علالت کا ذکر کرنا مناسب سمجھا۔ ہم دوسرے روز سویرے ہی تھیسفر کی غرض سے نکلے۔ کوئی آیا بچے کے ساتھ تھی۔ وہ دن کا بیشتر حصہ سوتے ہوئے گزارا۔ لیڈی فاکز خود بھی تقریبا ساکت ہی رہی۔ اُس نے بمشکل مجھ سے کبھی خطاب کیا۔ مین دیکھتا تھا کہ کبھی کبھی اُس کی نظرین عجیب غریب رنگ کے ساتھ بچے پر پڑجایا کرتی تھین۔ صرف ایک دفعہ جبکہ مین اُس کے آرام پہنچانیکا کام کر رہا تھا تو وہ البتہ میرے چہرے کو نگاہ بھر کر دیکھی۔

اُس نے کہا "مسٹر ہیڈ۔ آپ مجھپر شبہ کرتے ہو۔ ایسی حالت مین جب تک آپ کا شبہ رفع نہ ہو میرے لئے یہ ممکن نہین ہے کہ آپ کو دوست سمجھون۔"

مین نے جواب دیا "مجھے اس قدر اس کا رنج ہے کہ مین اظہار بھی نہین کرسکتا۔ لیکن مجھے چاہیئے اور خدا میری مدد کرے کہ مین انصاف ہوتا ہوا دیکھون چاہے اس کی قیمت کچھ بھی کیون نہ ہو۔"

وہ کانپ گئی۔

سات بجے شام کے ہم کنگس کراس کو پہونچے۔ ڈفریہ پلیٹ فارم پر تھا اور ایک لحظہ مین گاڑی کے دروازے پر آموجود ہوا۔ اُس کی صورت کی سنجیدہ وضع سے مین نے پایا کہ کوئی بُری خبر ہے۔ مین نے سوچا کہ بدترین واقعہ ڈرہام کو پیش آچکا اور اب کیا کوئی ذریعہ باقی نہوگا جس سے یہ ثابت ہوسکے کہ لیڈی فاکز کا

ہے یا نہیں ؟

اُس نے جب مجھے دیکھا تو جلدی سے کہا "میری کرم۔ ڈرہام کی حالت بدتر ہوتی جارہی ہے۔ بنظر حالت موجودہ مجھے خوف ہے کہ ہم کہیں بعد از وقت نہ پہونچیں۔"

مین نے پوچھا "کیوں اُسے کیا ہوگیا ہے ؟"

اُس نے جواب دیا "یہی تو وہ سوال ہے جس کا جواب کوئی نہیں دے سکتا۔ آج دوپہر مین پلنگلے چاسٹن ماہر امراض اعصابی اُسے دیکھنے آیا تھا۔ اُس نے بھی بالکل ہاتھ ٹیک دیے۔ مگر چیکہ علالت کا باعث وہ اس صدمہ کو اور اُس کے بار کو قرار دیتا ہے جو بچے کے گم ہونے کی وجہ سے اُس پر ہوا ہے۔"

ڈفریں نے یہ الفاظ پریشانی مین کہے اور یہ سمجھکر کہ میرے ہی کان انہین سُن رہے ہین۔ مگر اس وقت ایک ہاتھ میرے کندھے پر پڑا۔ چنانچہ مین پلٹا اور لیڈی فاکز سے دوچار ہوا۔

اُس نے پریشان ہوکر پوچھا "آپ کیا کہہ رہے ہین۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مسٹر ڈرہام خطرے مین ہون یعنی ان کی جان خطرے مین مبتلا ہو ؟"

ڈفریں نے درشتی سے جواب دیا "وہ مر رہا ہے۔"

یہ سُن کر لیڈی فاکز ایک قدم پیچھے ہٹ گئی گویا کہ کسی نے اُس کو گولی ماردی اور اُس کے تمام جسم پر لرزہ چھاگیا۔

اُس نے مجھے آہستہ سے کہا "بچے کو لیجئے۔"

چنانچہ مین نے لڑکے کو گود مین اُٹھالیا۔ ایک بروہام گاڑی ہمارے لئے منتظر کھڑی تھی۔ پس ہم اُس مین سوار ہوگئے۔ بچہ چونکہ سفر کے باعث تھک گیا تھا گہری نیند سوتا رہا۔

دوسرے ہی لحظہ مین ہم سڑک میریلی بون پر سے تیزی کے ساتھ نچسٹر گارڈنس کی جانب گزرنے لگے جب ہم مکان مین داخل ہوئے تو خود ڈرہام کے معالج ڈاکٹر کرزن نے ہال مین داخل کیا۔

اُس نے کہا "آپ نے بہت ہی دیری کی ہے وہ غریب بے ہوش ہے۔ یہ اُس کے خاتمہ کا آغاز ہے۔ مجھے رات کے فیریت سے گزرنے مین شبہ ہے۔"

ڈاکٹر کی گفتگو مین ایک چھوٹی سی چیخ مزاحم ہوئی۔ مین نے پلٹ کر یہ دیکھا کہ لیڈی فاکز نے اپنا لبادہ اُتار پھینکا ہے نقاب اُٹھا دیا ہے اور ڈاکٹر کرزن کو اسطرح دیکھ رہی ہے گویا کہ اُس کے ہوش و حواس مختل ہوئے جا رہے ہین۔

اُس نے باآواز بلند کہا "آپ اُن الفاظ کو دہرائیے۔"

ڈاکٹر نے کہا "میری پیاری خاتون۔ افسوس ہے کہ مین آپ کو پریشان کر رہا ہون۔ ڈرہام سخت علیل ہے۔ اُس پر بے ہوشی طاری ہے اور وہ اب تب پر ہے۔"

اُس نے جواب دیا "مجھے انہین ضرور دیکھنا چاہیئے۔ اُنکا کمرہ کونسا ہے؟"

ڈاکٹر نے جواب دیا "آپکے مقابل کا خوابگاہ پہلے زینے پر کا۔"

یہ سُن کر وہ بلا انتظار احدے سیڑھیون پر سے دوڑتی ہوئی گئی۔ ہم سب اُس کے پیچھے آہستہ ہو لئے۔ جب ہم کمرے مین داخل ہونے ہی کو تھے اور بچہ میرے گود ہی مین تھا کہ لیڈی فاکز باہر نکل آئی اور مجھ سے دوبدو ہوئی۔

اُس نے کہا "مین نے انھین دیکھ لیا ہے۔ اُن کے چہرے پر ایک نظر ڈالنا ہی کافی ہوا۔ مسٹر ہیڈ۔ مجھے آپ سے کچھ فی الفور کہنا ہے۔ مجھے ایسی جگہ لے چلیئے جہان مین آپ سے تنہا گفتگو کر سکون۔"

مین نے اُسی زینے پر کے دوسرے کمرے کو کھولا اور برقی روشنی کا کھٹکا اُٹھا دیا۔

اُس نے کہا "بچے کو نیچے سلا دیجیئے یا کہین اور لیجایئے۔ یہ واقعات ناقابل برداشت ہین۔ میرا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ انھین اس نوبت تک پہنچنے دیا جائے۔"

مین نے کہا "لیڈی فاکز۔ کیا آپ اپنے الفاظ جانچ کر کہہ رہی ہو؟"

اُس نے جواب دیا "مین ہر بات سوچکر سمجھ کر ہی کہتی ہون۔ آہ مسٹر ہیڈ۔ آپ کا بیان درست تھا۔ میڈم تمام دنیا مین سب سے زیادہ خطرناک عورت ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ مین لڑکے کو بلا خوف لندن لا سکتی ہون۔ اُس نے اس کا انتظام کر لیا ہے کہ اُس کا باپ نہ تو اُس کو پہچانے اور نہ وہ اپنے باپ کو پہچانے۔ نیز مجھ سے کہا گیا تھا کہ مین بچے کو راست یہان لاؤن اور باقی معاملات کے ٹھیک اُترنیکے

نسبت اُس پر بھروسہ رکھوں۔ لیکن مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ اُس کا منشا یہ تھا۔ مین نے ابھی مسٹر ڈرہام کے چہرے کو دیکھا ہے وہ بالکل متغیر ہوگیا ہے۔ اُن کی صورت ہولناک بنگئی ہے۔ اے میرے خدا۔ یہ واقعات تو میری ہلاکت کا موجب ہونگے۔"

مین نے کہا "لیڈی فاکز آپ کو چاہیئے کہ مجھے سب کچھ کہڈالین۔ آپ نے اب اقبال جرم کرلیا ہے اور تقریباً سچ بات کو تسلیم ہی کرلیا ہے۔ تو بچہ یعنی یہ بچہ فی الحقیقت ڈرہام کا بچہ ہے؟"

اُس نے جواب دیا "وہ بچہ لافنس ڈرہام کا لڑکا ہے اور مین دنیا کی سب سے زیادہ غمزدہ عورت ہون۔ آپ میرے ساتھ جو کرنا چاہین کیجئے۔ آہ۔ مین لڑکے کے چرانے پر تو خود کو آمادہ کرسکی لیکن اس انتہائی کارروائی پر خود کو راضی نہین کرسکتی۔ مسٹر ہیڈیہ تو مرچکا قتل ہے۔ اگر مسٹر ڈرہام مرجائین تو مین قتل کی مجرم ہون۔ کیا اب ان کی زندگی کی کوئی آس نہین؟"

مین نے جواب دیا "صرف ایک آس ہے وہ یہ کہ آپ مجھے ہر ایک بات جس قدر جلد ہوسکے کہدین۔"

اُس نے کہا "مین ضرور کہون گی۔ یہ کہکر وہ ذرہ خود کو سنبھال لی اور جلدی سے کہنا شروع کی۔"

اُس نے کہا "مین آپ سے سب کچھ جس قدر کم الفاظ مین ہوسکے کہدیتی ہون۔ لیکن اس امر کے سمجھنے کے لئے کہ مین نے کیون اس وحشتناک جرم کا ارتکاب کیا۔ آپ کو میری ابتدائی تاریخ کچھ کچھ معلوم ہونی چاہیئے۔

میرے ماں اور باپ میرے تین چھوٹے بھائیون کے پے در پے مرنے کے صدمے سے انتقال کئے۔ ان بچون مین کا ہر ایک ایکسال کا ہوکر ایک ہی خطرناک مرض مین مبتلا ہونے کے بعد وائل عمری ہی مین گور سدھارا۔ میری پرورش میری ایک خالہ کے ہان ہوئی جو میرے ساتھ سختی سے برتاؤ کیا کرتی تھی اور اس امر کی انتہائی کوشش مین رہتی تھی کہ مجھے بیاہ دیکر جلد بار گران سے سبکدوشی حاصل کرے۔ سرجان فاکز کو مجھ سے میری عمر شدہ سالگی مین محبت ہوگئی۔ چنانچہ اُس نے مجھ سے اپنی بیوی بننے کی درخواست کی۔ چونکہ مجھے بھی اُس کے ساتھ الفت تھی مین خوشی سے راضی ہوگئی۔ جس روز کہ مین نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اسی روز میری ملاقات میرے خاندانی طبیب سے ہوئی۔ مین نے اس سے اپنی نسبت اور اُس کی وجہ سے جو غیر متوقعہ خوشی مجھے نصیب ہوئی اُس کا ذکر کیا۔ لیکن بوڑھے ڈاکٹر میکفرسن کا یہ کہنا میرے لئے موجب حیرت ہوا کہ مین نے شادی کرنے مین غلطی کی۔

اُس نے کہا "تمہارے خاندان میں ایک ہیبت ناک مرض چلا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے تمہیں حق ازدواج نہیں۔"

پھر اُس نے ایک غیر معمولی و ہیبتناک قصہ بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ میرے خاندان میں ماں کی جانب سے ایک مرض چلا آرہا ہے جس کو ورم باطلۂ فالج اعصابیہ (سوڈو ہائپر ٹرافک مسکیولر پیرالیسس) کہتے ہیں۔ یہ عجیب و غریب مرض موروثی ہے اور اس کا حملہ صرف اولاد ترینہ پر ہوا کرتا ہے۔ اناث پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا آپ نے بلاشبہ اس کے نسبت سنا ہوگا۔"

میں نے سر خم کیا اور کہا "ہاں اب تک وہ دریافت شدہ موروثی امراض میں کا ایک سخت خطرناک مرض ہے"

اُس نے کہا "ڈاکٹر میکفرسن نے مجھے اس کی نسبت لمبی روز ذکر کیا۔ اُس نے بیان کیا کہ میرے تین بھائی اس میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے۔ اُنہوں نے یہ مرض اپنی ماں کی طرف سے وراثتاً پایا تھا۔ نیز میری مانکی بھائی بہن اسی سے مرے اور وہ خود اگرچہ بچ نکلی لیکن اپنی اولاد ترینہ کو اس سے بچا نہ سکی۔ اُس نے کہا کہ اگر میں بھی شادی کروں تو لڑکے جو میرے بطن سے ہوں گے وہ بالکل اغلب ہے کہ اس مرض ہی میں مبتلا ہو کر مریں گے۔

"میں یہ سُن کر ششدر رہ گئی اور گھر جا کر میری خالہ سے اس کا ذکر کی۔ وہ میرے اس طرح اظہار خوف کرنے پر ہنسی اور مجھ سے کہی کہ طبیب تمہیں دھوکا دینا چاہتا ہے۔ نیز وہ مجھے باور کرائی کہ اگر میں سرجان جیسے عمدہ شخص کو شوہر بنانے سے انکار کی تو یہ میری بڑی غلطی ہوگی۔ چنانچہ اُس نے مجھے ہدایت کی کہ اپنے خاندان کی نسبت جو کچھ سنی ہوں اُس میں کا ایک حرف بھی سرجان کے سامنے نہ دُہراؤں۔ حاصل کلام اوس نے جون تو میں شادی کروادی۔

"میں بالکلیہ اُس پر ہی الزام نہیں رکھ سکتی کیونکہ میں بھی اپنی اُداس زندگی سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کوشاں تھی اور طبیب کے قصد پر مجھے صرف آدھا بھروسہ تھا۔

"لیکن افسوس افسوس شادی کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں جنت میں وارد اصل داخل نہیں ہوئی۔ میرا شوہر اگرچہ مجھ سے محبت رکھتا تھا لیکن اس نے صاف طور پر میری شادی کے ایک ہفتہ بعد ہی مجھ سے کہدیا تھا کہ اُسکا

خاص مقصد مجھ سے شادی کرنے مین یہ تھا کہ اس کے خاندان کا ایک صحتور وارث پیدا ہو۔ اُس نے کہا کہ مین قوی نظر آئی چنانچہ اُس نے خیال کیا کہ میرے بچے بھی صحتور پیدا ہونگے۔ الغرض ہماری شادی کے تیسرے برس ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس موقع پر میرا خاوند مارے خوشی کے جامے سے باہر ہو گیا تھا۔ مجھے بھی جب تک کہ بچہ میرے گود مین نہ آیا وہ واقعہ یاد نہ آیا۔ اُس وقت البتہ مجھے ڈاکٹر میکفرسن کا اشتباہ جس کو کہ مین تقریباً فراموش کر گئی تھی یکایک یاد آیا۔ بیشک بچہ بالکل قوی دکھائی دیتا تھا اور مین بہر وسہ کی ہوئی تھی کہ وہ خطرناک مرض اُس مین پیدا نہو گا۔

"جب بچہ چار ماہ کا ہوا تو میرا خاوند ہندوستان جانے کی غرض سے یکایک وطن چھوڑنے پر مجبور ہوا۔ وہ ایک برس تک وہان رہنے والا تھا۔ اِدھر کیتھ بھی ایک برس کا ہونے تک بالکل صحتور رہا۔ مگر اس کے بعد اس مین عجیب و غریب علامات نمودار ہونے لگے۔ مرض کا آغاز پنڈلیونکے اعصاب سے ہوا اور یہ بہت متورم ہو گئین۔ بچہ بہت کمزور ہوتا چلا اور اپنے جسم کا جھونک ہر قدم پر اِدھر کی اور اُدھر کی بازو ڈالتے ہوئے چلنے لگا۔

"مین نہایت خوف زدہ ہوئی اور اُس کے علامات بغور دیکھتی گئی اور پھر ڈاکٹر میکفرسن کے پاس اُسے لیگئی۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ تم نے میری انتباہ کی پروا نہ کی اب تمہاری سزا شروع ہو گئی ہے نیز اُس نے کہا کہ بچے کے جانبر ہونے کی موہوم ترین امید بھی نہین ہے۔ ممکن ہے کہ وہ چند ماہ تک اور جیئے۔ لیکن بالآخر وہ ضرور مر جائے گا۔

"یہ سُن کر مین غم کے مارے دیوانہ وار گھر لوٹ آئی۔ مین اپنے شوہر کو حقیقت سے مطلع کرنے کی جرأت تو نہ کر سکتی تھی کیونکہ مین جانتی تھی کہ اگر ایسا کرون تو وہ میری زندگی کو میرے لئے عذاب جان بنا دیگا۔ اس لئے کہ قسمت کا فیصلہ میرے پہلے بچے کے حق مین ہو گا وہی فیصلہ میرے ایک بچے کا ہو گا جو میرے بطن سے پیدا ہو۔ پس میرا رنج ناقابل بیان تھا۔ چنانچہ گزشتہ موسم سرما مین بچے کے زمانہ ابتدائے علالت مین مین شہر کو آئی اور بچے کو ساتھ لائی۔ اُس کی حالت دن بدن بدتر ہوتی گئی۔ جب مین شہر مین آکر رہی تو میڈم کولچی اور اس کے عجیب و غریب معالجات کی بڑی شہرت سُنی پس مین

اُس سے ملنے گئی اور اپنا دردناک قصہ اُسے کہہ سُنایا۔ جب مین نے مرض کے سب حالات من و عن کہہ ڈالے تو اُس نے گردن ہلائی اور کہی کہ اس قسم کے فالج اعصابی کے لئے کوئی دوا اب تک دریافت نہین ہوسکی ہے۔ لیکن اُس نے وعدہ کیا کہ اس معاملہ پر وہ مزید غور کرے گی بدین وجہ مجھ سے دوبارہ ملنے کے لئے کہی۔

"دوسرے دن جب مین رجنٹس پارک کو گئی تو وہان مین نے لافٹس ڈرہام کے چھوٹے بچے کو پایا۔ اوس کی شباہت کو دیکھکر مین چونک گئی اور ایک چیخ کے ساتھ اس خیال سے آگے دوڑتی گئی کہ مین گویا اپنے چھوٹے کیتھ سے ہی بغلگیر ہو رہی ہون۔ اس بچے کی آنکھین اور اس کی ساخت بالکل اس کی سی ہی تھی یہ بچہ گویا بہر نوع کیتھ ہی تھا۔ صرف فرق یہ تھا کہ یہ ایک مصور موزون لڑکا تھا اور وہ کمزور۔ مین نے اُسی جگہہ اُس سے دوستی کرلی اور بعد ازان راست میڈم کوچی کے پاس گئی اور اوس سے کہی کہ مین نے ایک بچہ بالکل اپنے بچے کا سا دیکھا ہے۔ اس پر اُس نے وہ تجویز مرتب کی جس کا ان آفت خیز نتایج کے ساتھ خاتمہ ہوا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اس تجویز کی کامیابی اس کے کہنے پر ہمت کے ساتھ عمل پیرا ہونے پر موقوف ہے۔ ہم نے معلوم کیا کہ بچہ ایک بلا بیوی والے عوج پذیر صناع ڈرہام نامی کا ہے۔ باقی مسٹر ہیڈ آپ جانتے ہین۔ ہان۔ مین نے مسٹر ڈرہام سے واقفیت پیدا کرنے کی ٹھان لی تھی۔ لہذا ایک تصویر سپاھیو دیکھو نامی کے بنانیکا کام اُن کے سپرد کیا تھا۔

"آپ بشکل اس کا اندازہ کرسکتے ہین کہ مین نے گزشتہ موسم سرما کس طرح بسر کیا۔ میڈم نے مجھے مجبور کیا کہ مین اپنا دم توڑتا ہوا بچہ اُس کے پاس روانہ کردون۔ القصہ ایک ماہ قبل مین نے اپنے بچہ کو اپنی جان سپرد بچہ اجل کرتے دیکھا۔ اس وقت مین نے اپنا بچہ والم دبائے رکھا اور اپنی ہر ایک طاقت کو چھوٹے رابن کے اُڑانے مین مصروف کیا۔ القصہ مین بموجب قرارداد سابقہ اُس کو اُٹھالے گئی اور آیا کے رجحان کو سیڈم کوچی کے ایک ساتھی نے اپنی طرف رجوع رکھا۔ اس کا بھی بندوبست کرلیا گیا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر آیا کو بھی اڑا لیا جائے اور ملک سے باہر کہین نکالدیا جائے۔ میرے خیال مین اب وہ نیوزیلنڈ کا راستہ قطع کر رہی ہے۔ اب آیا کو ہٹا دینے کے بعد ایک شخص اور باقی تھا جس کے منہ بھی بچے کو

پہچان لینے کا ڈر لگا ہوا تھا وہ خود اُس کا باپ تھا۔ مین نے بہت زحمتون کے بعد بچے کو سکھلایا تھا کہ مجھے اماں جان کہے اور مین نے خیال کیا تھا کہ اُس نے یہ نام سیکھ لیا ہے اور اپنا قدیم خطاب پیاری خاتون کا بھول گیا ہے۔ لیکن اُس نے وہی الفاظ کہے آپ کی موجودگی مین کہے اور مجھے ذرہ بھی شک نہین کہ ایسا کرنے سے اُس نے آپکے شبہات اور بھی مستحکم کر دئے۔ جب مین بچے اپنا ہونے کی جھوٹی قسم کھا رہی تھی تو اُس وقت میڈم کوپلی کے پاس سے ایک خط آیا ہوا تھا۔ اُس نے پالیا تھا کہ آپ سکاٹلنڈ گئے ہوئے ہین اور آپ کے دل مین شکوک پیدا ہو گئے ہین۔ چنانچہ اس نے لکھا تھا کہ آپ اُس کے سب سے خطرناک دشمن ہین۔ آپ ایک سے زاید مرتبہ اس کی کامیابی کے موقع پر حایل ہوئے ہین۔ لیکن اُس نے اعتماد ظاہر کیا تھا کہ اب کی دفعہ ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ مزید براں یہ بھی تجویز بتلائی تھی کہ اُسی آزمایش کی جو آپ چاہتے ہین تکمیل منظور کر لی جاے۔ اُس نے لکھا تھا کہ معاملات ایسے بنا دئے گئے ہین کہ باپ بچے کو نہ پہچانے اور نہ بچہ باپ کو۔ نیز اُس نے مجھے کہا تھا کہ مین جرأت کے ساتھ لندن آؤن اور لڑکے کو اُس کے باپ کی موجودگی مین لے آؤن۔ بٹلر کو لیر جو بچے کو جاننے والا اور ایک شخص تھا وہ بھی میڈم کی خفیہ مداخلت کیوجہ سے ایک بے سود و بلا نتیجہ کام پر اندرون ملک بھیجدیا گیا اور اس طرح سے وہ بھی راستہ سے باہر نکال پھینکا گیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ میڈم کا منشا کیا ہے۔ وہ مسٹر ڈرہام کو ہلاک کر کے اُس کی تا بہ ابد خاموشی حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن آہ مسٹر ہیڈ بری اگر چیکہ مین ہون مگر کسی کو قتل کرنیکی تو ناقابل ہون۔ مسٹر ہیڈ آپ کو مسٹر ڈرہام کی جان ضرور بچا لینی چاہیے۔"

مین نے جواب دیا "ہان مجھ سے جو کچھ بن پڑے مین کرون گا۔ آپ کے اقبالی کلام سے تو مجھین شبہ نہین معلوم ہوتا کہ ڈرہام کو کوئی دیرا ثر زہر دیا گیا ہے۔ وہ کیا ہے یہ مجھین معلوم کرنا چاہیے۔ لیڈی فاکر مجھے چاہیے کہ اب آپ سے علوحدہ ہون۔"

مین دوسرے کمرے مین گیا جہان ڈفریا ورڈاکٹر کرزن میرا انتظار کر رہے تھے۔ اُس کو تاریک بنایا گیا تھا۔ اُس کے دوسرے سرے پر دیوار سے لگے ہوئے ایک بستر کے اوپر ڈرہام پڑا ہوا تھا۔ مین نے تیماردار عورت کو حکم دے کر لیمپ منگوایا اور کمرے کے اُس سرے پر جاکر ڈرہام پر دیکھنے کی غرض سے

جھکا۔ اس کے چہرے کی تبدیل شدہ ہیئت دیکھکر مین چونک کے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ بالکل سکون کی حالت مین پڑا ہوا تھا اور اس قدر آہستگی سے سانس لے رہا تھا کہ پہلے تو مین نے اُس کو مردہ ہی سمجھا۔ اس کے گردن اور چہرے کی کھال کا کچھ عجیب رنگ ہوگیا تھا۔ اس مین سوزش پیدا ہوگئی تھی اور وہ بالکل سرخ ہوگیا تھا۔ مین نے بیچارے غریب کو نام لے کر پکارا۔ اُس نے مجھے پہچاننے کی کوئی علامت ظاہر نہ کی۔

مین نے ڈاکٹر کرزن سے جو میرے بازو کھڑا ہوا تھا پوچھا "یہ عجیب سرخی کس وجہ سے ہے؟"

اُس نے جواب دیا "یہ ایک راز سربستہ ہے اسکا ساحال مین نے کبھی اس کے قبل نہین دیکھا"

اس پر مین نے اپنی غور و بین نکالی اور اس کو بغور دیکھنا شروع کیا۔ یہ فی الحقیقت عجیب قسم کی سوجن تھی۔ اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ مختلف مرکز ہائے فساد سے پھیلی ہوئی ہے نیز علامتون کی عجیب و غریب اشکال نے بھی میری توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔ یہ نشانات تارونکے تھے اور مختلف مرکزون سے پھیلے ہوئے تھے۔ مین غور سے ان کا امتحان کر ہی رہا تھا کہ مجھے چند دنون قبل کسی اور جگہہ ایسی علامتین دیکھنے کا خیال آیا لیکن کب۔ اور کس ضمن مین دیکھا تھا یہ یاد نہ آیا۔ خیر یہ تفصیل کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی۔ [illegible] نے جو میرے دو بدو تھی میرے دوسرے خیالات کو محو کر دیا تھا۔ یعنی ڈرہام میری آنکھون کے سامنے دم توڑ رہا تھا اور لیڈی فاکز کے بیان کے بموجب میڈم کو پھر اُس کی جان غیر معمولی دراز سے لے رہی تھی۔ یہ موقع بہت نازک تھا۔

اُس وقت مین نے ڈاکٹر کو اشارے سے بُلایا اور اوس کو لے کر سیڑھیون پر سے اوپر گیا۔

وہان اُس کو مین نے کہا "مجھے اس قدر موقع نہین ہے کہ آپ سے سب واقعہ بیان کرسکون۔ آپنے لیڈی فاکز کی گھبراہٹ تو دیکھی ہوگی۔ اس نے ایک عجیب اور مہیب بات کا افشا کیا ہے۔ بچہ جو اسی مکان مین لایا گیا ہے وہ ڈرہام کا ذاتی لڑکا ہے۔ لیڈی فاکز نے بچندوجوہ اُس کو اُڑایا تھا اور ایک عورت جس نے اڑانے مین اُس کی مدد کی تھی وہ عطائی ڈاکٹرنی میڈم کو لچی تھی۔"

ڈاکٹر کرزن نے کہا "میڈم کو لچی؟"

مین نے جواب دیا "ہان۔ وہی۔ جو لندن بھر مین سب سے زیادہ بدمعاش اور چالاک عورت ہے۔

اور جو ہر قسم کے جرم مین مشاق ہے۔ اس مین شک نہین ہے کہ میڈم ہی ڈرہام کی اس علالت کی بانی مبانی ہے وہ اُس کو زہر دے رہی ہے اور اب ہمین دیکھنا یہ ہے کہ کس طرح دے رہی ہے۔ مین نے ڈاکٹر کرزن سے کہا "آپ کو اس قدر کھنا ضروری سمجھا۔ پس کیا اب آپ میرے ساتھ کمرۂ علالت کو چلین گے؟"

ڈاکٹر بغیر ایک حرف کہے میرے پیچھے آیا۔

مین پھر ایک دفعہ اور ڈرہام کو دیکھا۔ اب کی دفعہ دیکھنے مین مجھے یہ یاد آگیا کہ اُس کی جیبی علامتین مین نے اُس تصویر کی تختی پر دیکھی تھین جو پلانٹنی رہیوسٹیانک مشین کے انتباتی سرے سے پیدا ہونے والی زوردار قوت برقی کے پوشیدہ اثر سے موثر کی گئی تھی۔ ایک نامور ماہر قوت برق نے میری توجہ اُس وقت ان علامتون کی طرف منعطف کرائی تھی۔ اُس نے مجھے تختیان بتائی تھین اور اُس کے عجیب اثرات کی نسبت بحث کی تھی۔ لیکن کیا یہان سبب اور مُسبّب مین کوئی تعلق ہے؟ یہ سوال میرے دلمین پیدا ہوا۔

مین نے ڈاکٹر کرزن کی طرف مڑکر پُوچھا "کیا کوئی برقی علاج بھی کیا گیا تھا۔"

اُس نے کہا "نہین۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ یہ کیون پوچھتے ہین؟"

مین نے کہا "مین اس وجہ سے پوچھتا ہون کہ مین نے جلد پر ایسے ہی اثرات پُر زور ایکس ریز (یعنی محرف کرنون) کے دیر تک ڈالنے سے پیدا ہوتے دیکھے ہین۔ اور ڈرہام کا چہرے کی حالت ظاہر کرتی ہے کہ اُس کی کھال شعاع کی نلی کے پُر زور بار سے مُوثر کیگئی ہے۔"

ڈاکٹر نے سن کر کہا "کہ مریض پر قوت برقی کا استعمال کیا ہی نہین گیا ہے اور نہ کوئی غیر شخص مریض کے نزدیک آنے پایا ہے۔"

وہ ابھی کچھ آگے کہنا چاہتا تھا کہ مین نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور کہا۔

"ذرا بات نہ کیجئے۔ ایک منٹ ٹھیر جائیے۔"

اس پر فوراً ہی کمرے مین گہری خاموشی چھا گئی۔

مرنے والا شخص اور بھی آہستہ سے سانس لیتا جا رہا تھا۔ اُس کا چہرہ تارون کے سے نشانات کے تلے ابھی سے مردے کا سا معلوم ہوتا تھا۔ اُس وقت ذرا غور سے کان لگا کر سننے پر میرے کانون مین کچھ گونج

آواز آنے لگی۔ مگر کیا مین اپنے وہم و خیال کا شکار تھا یا سچ مچ ایک پوشیدہ و موہوم دور کی آواز سن رہا تھا جس کے سُننے کا مین متوقع تھا؟ بہرحال ایک آواز ہی کمزور گنگناہٹ کی جو کچھ فاصلے پر سے آرہی تھی اس کو سُن کر مجھ پر ایک ناقابل ضبط پریشانی طاری ہوگئی۔

مین نے کرزن کا بازو پکڑ کر اُس سے پوچھا "کیا آپ کو بھی کوئی آواز سنائی دے رہی ہے؟"

اُس نے کہا "مجھے کچھ بھی سنائی نہین دیرہا ہے۔ لیکن پہلے یہ کہیئے کہ آپ کیا سننے کے متوقع ہین؟" اس موقع پر اُس کی آنکھون مین خوف طاری تھا۔

مین نے مریض کے اوپر جُھک کر اور اُس کے سر کے پیچھے کی دیوار کو ہاتھ سے چھو کر پوچھا "اس کے متصل کمرے مین اُوپر کی طرف کون رہتا ہے؟"

تیماردار عورت نے کہا "صاحب۔ وہ کمرہ دوسرے مکان سے متعلق ہے۔"

مین نے کہا "اگر یہ بات ہے تو ہم کو شاید اس کا حل معلوم ہوچکا ہے۔ پس کرزن اور ڈفریں آپ دونون براہ کرم جلدی سے میرے ساتھ آئین۔"

ہم جلدی سے کمرے کے باہر چلے گئے۔

مین نے کہا "ہمین بازو کے مکان مین بلاتاخیر خفیف داخل ہوجانا چاہیئے۔"

ڈاکٹر نے پوچھا "بازو کے مکان مین۔ کیا آپ دیوانے تو نہین ہوگئے؟"

مین نے جواب دیا "نہین۔ مین تو آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ اس عجیب و غریب معاملہ مین دغا و فریب کو دخل ہے۔ چنانچہ ڈرہام کے علالت کی ایک ہیبت ناک تشریح یکایک میرے ذہن مین آئی ہے۔ مین نے حال ہی مین بہت سا وقت ایکس ریز یعنی مُحرّف کرنون اور برقی کی منفی طاقت کے اثرات پر غور و خوض کرنے مین صرف کیا ہے۔ ڈرہام کے چہرے پر کی علامتین مشتبہ ہین۔ پس کیا آپ میرا پردۂ ضیائے نیلگون فگن کسی آدمی کو بھیجکر گھر سے منگوا مین گے؟"

ڈفریں نے کہا "مین لے آتا ہون۔" اور یہ کہکر وہ جلدی سے نکل گیا۔

پھر مین نے کہا "سب سے کام جو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ مریض کے پلنگ کو کمرے کے اُس جانب رکھنا چاہیئے"

مین جب یہ کہا تو گورنن اپنی صورت کی ایک عجیب وضع بناکر مجھے دیکھتا رہا اور پھر بالاختصار کہا۔
"اچھا ایسا ہی کیا جائے گا۔" چنانچہ ہم کمرۂ عدالت کو واپس گئے۔

ایک گھنٹے کے اندر میرا پردۂ شعاعِ نیلگون فگن میرے ہاتھ مین آگیا۔ اور مین نے اُس کو اُس دیوار کے اوپر پکڑا جہان پہلے ڈرہام کا بستر تھا۔ وہ فوراً متاثر ہوگیا لیکن اس کی وجہ ہمارے سمجھ مین نہ آئی۔ تاہم اس واقعہ سے میرے فہمیات مبدل بہ یقین ہوگئے۔ مین نے کہا "مین یہ سمجھا ہی ہوا تھا۔ خیر۔ بازو کے کمرے کا مالک کون ہے؟"

مین ملازمین سے اس امر کے دریافت کرنے کے لئے سیڑھیون سے نیچے اترا۔ لیکن وہ صرف اسی قدر کہہ سکے کہ کمرہ کچھ عرصہ سے خالی پڑا ہوا تھا اور کرایہ کی تختی جو اوپر لگی ہوئی تھی وہ ایک مہینہ ہوا کہ نکال لیگئی تھی نیز ان لوگون نے اپنا خیال ظاہر کیا کہ کرایہ داروں نے ابتک مکان پر غالباً اپنا قبضہ نہین کیا ہے۔

یہان سے دفتر پر اور مین گلی مین گئے اور دریچون مین دیکھنے لگے۔ مکان بظاہر اوسی مکان کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ جس مین کہ ڈرہام خود رہتا تھا چونکہ اسوقت دفتر پر بھی اسی قدر مشتعل ہوگیا تھا جتنا کہ مین تھا۔ لہذا وہ قریب کے انجن خانہ اطفائے نار کو گیا اور وہان سے ایک نردبانِ مخلصی لیکر واپس ہوا۔ یہ اوپر کے ایک دریچہ کو لگائی گئی اور ہم اس پر سے چڑھکر اندر گئے۔ مکان مین جاتے ہی ہمارے کانون مین باریک جھنجھناہٹ و شکست و پیوست کی آنے لگی۔ وہان سے ہم اوس کمرے مین گئے۔ جو کہ ڈرہام کے خوابگاہ کا جواب تھا اور یہان ہمین بالآخر مطلوبہ کلید افشائے راز شیطانی ملی۔

دیوار سے بالکل قریب مریض کے بستر سے چندہی قدمون کے فاصلے پر مرکز شعاع کی ایک بڑی نلی رکھی ہوئی تھی جس کے پلاٹینم دہانت کے منفی طاقت کے تار اس طرح سے موڑے گئے تھے کہ شعاعین دیوار مین گھسین۔ یہ کل خود ایک طرح کی گرفت مین جکڑی ہوئی تھی اور ایک مربع شکل دیوار کے میز پر رکھی ہوئی تھی۔ نیز اس میز پر ایک ایک نیشتارہ آلۂ برق رسان اتنا بڑا رکھا ہوا تھا کہ مین نے کبھی اس کے قبل ایسا نہ دیکھا تھا اس مین قوت برق اُن خاص راست آیندہ تارون سے حاصل کیگئی تھی جو مکان کو برقی قوت پہنچاتے تھے۔ یہ آلۂ برق رسان کم از کم ۴ انچ کی چنگاری خارج کرسکتا تھا۔ اس مین سے نکلکر گئی محفوظ قسم کے تار کمرے مین سے

ہوتے ہوئے مقابل کی دیوار کے ایک سوراخ سے گزر کر دوسرے کمرے میں جاتے تھے جہاں کہ آلہ شکست و ریخت گھوم رہا تھا۔ یہ انتظام یقیناً اس غرض سے کیا گیا تھا کہ صدائے روانی آلہ مکان دور کے فاصلے پر ہو۔

میں نے کہا" اس سے ثابت ہو چکا ہے کہ قوت برقی کی زوردار سنفی طاقت اور محرف کرنوں کا مسلسل عمل کرتے رہنا جیسا کہ اس صورت میں شب و روز ہوتا رہا ہوگا۔ زندگی کے لئے ایسا مضرت رساں ہے کہ ڈرہام ان کے اثر سے صبح تک بگمان غائب مر گیا ہوتا۔ قرائن موجودہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اوس کو بچا سکیں گے۔" یہ کہکر میں ڈفریہ کی طرف مڑا اس کا بازو پکڑا اور اس سے کہا" میری دانست میں تو میڈم کوچی کو ملزم گردانے کے لئے ہمارے پاس کافی ثبوت بہم پہنچ چکا ہے۔ لیڈی فاکز کے اقبالی بیان کے نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟"

ڈفریہ نے کہا" چلو۔ تم ہم فوراً اس کی نسبت لیڈی فاکز سے کہیں گے۔"

چنانچہ ہم فوراً بازو کے مکان کو گئے لیکن وہ عورت جس کے ہم متلاشی تھے ہمارے آنیکے قبل ہی غائب ہو چکی تھی اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ کب اور کس طرح چلی گئی۔

دوسرے روز ہمیں یہ معلوم ہوا کہ میڈم کوچی بھی لندن سے چلی گئی ہے اور اس کی واپسی غیر متعین ہے بلا شبہ لیڈی فاکز جس نے انتہائے اضطراب میں اقبال جرم کر لیا تھا بعد میں میڈم کوچی کے پاس بھاگتی گئی۔ تاکہ وہ اُس کو بچائے۔ اس بدقسمت نوجوان عورت کے نسبت ہم نے اُس گلہری سے لیکر اب تک کچھ کچھ سنا۔ اُس کا خاوند اُس کی تلاش میں آسمان و زمین پر تھلکہ مچا دیا ہے لیکن بے سود۔

ڈرہام اون مہلک کرنوں کے حلقۂ اثر سے دور ہٹا دئے جانے کے بعد سے صحت یاب ہوتا گیا اور اس میں شک نہیں کہ اس کے چھوٹے سے بچے کی بازیابی کی خوشی اس کے حق میں بہترین دوا ثابت ہوئی۔

(۷)

# طوقِ آہنی

میڈم لندن سے چلی گئی اور میں نے پہلے سے امید کی کہ اب یہ واپس نہ آئیگی لیکن قدرت نے میری امید کو بہت جلد نا امیدی سے بدلدیا۔ کیونکہ گزشتہ قصہ میں بیان کئے ہوئے واقعات کے دو ہی ماہ بعد جب میں ولبک اسٹریٹ سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ اُس کے مکان کی جھلمیاں اُٹھی ہوئی ہیں۔ اور پردے پڑے ہوئے ہیں اور دیگر آثار آبادی کے نمودار ہیں۔ میں بحالت مایوسی اس واقعہ پر دل میں رد و قدح کر ہی رہا تھا کہ میری نظر ہال کے کھلتے ہوئے دروازے پر پڑی جس میں سے ایک چھریرے بدن والی سیاہ مینٹل نوجوان عورت نکلکر شیریں آہستہ اُتر رہی تھی۔ اُس نے مجھ پر ایک نظر ڈالی اور اپنی آنکھوں کو کچھ بلند کیا گویا کہ مجھے اُس سے کچھ ٹھیری اس طرح گویا کہ وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے بعد میں اپنا قصد بدلدی اور گلی میں تیزی کے ساتھ بڑھکر چند قدم مجھ سے آگے نکل گئی۔ میں نے اُس کو یقیناً اس کے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا۔ چنانچہ میں اس کو بھی بگمان غالب میڈم کے شکاروں میں سے ایک تصور کرکے دل میں افسوس کیا اور اپنا راستہ لیا۔

اُسی دن دوپہر میں میں دفتر پر سے اس کے دفتر پر ملا۔ اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ اوس کے دل میں کوئی بات ہے جو وہ مجھ سے کہنا چاہتا ہے۔ چنانچہ باین خیال اُس نے مجھے بار بار کھینچا اور حسب ذیل کہنا شروع کیا۔

اُس نے کہا "اب یقیناً واقعات کا رخ بدل گیا ہے۔ میڈم اپنی کامیابی کے باعث اس قدر دلیر ہو گئی ہے کہ وہ فرد کوئی نہ کوئی بیوقوفانہ حرکت کر بیٹھیگی۔"

میں نے قطع کلام کرکے کہا "وہ شہر کو واپس آچکی ہے۔ آج میں اُس کے مکان پر سے گزرا۔"

دفتر نے میرا قطع کلام کرکے کہا "اُس کو آج پندرہ دن ہوئے ہیں۔ خیر سنو ہیڈ مجھے تم سے

کچھ کہنا ہے۔ تمہین غالباً معلوم ہوگا کہ ایک طویل عرصہ سے ٹامر کے کارندے میڈم کوپلی کا پیچھا کئے ہوئے ہین
پس کل صبح مین ٹامر نے میری توجہ ایک معاملہ کی طرف مبذول کرائی جو غیر معمولی طور پر مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔
"دیکھو تم خود ہی یہ اشتہار پڑھ لو۔"

یہ کہکر ڈفریر نے مجھے ایک ہفتہ بعد کا ٹائمز دیا اور اُس مین "جائداد ہائے ققر طلب" کے خانہ مین
حسب ذیل سطور بتلائے۔

**ضرورت** ہے ایک قابل ماہر علم جرائم کی جو ایک نہایت ہی راز کے معاملہ مین مشورہ دے۔ معقول
معاوضہ ایسے شخص کو دیا جائیگا جو ضروری معلومات رکھتا ہو۔ درخواست بالکل راز مین دیجائے پتہ۔ ک۔ ک
۳۵۰۔ دفتر ٹائمز۔

مین نے اخبار پر کر نیچے رکھدیا۔ اور پوچھا "اُس مین شبہ کی کیا بات ہے؟"

جواب ملا کہ "بادی النظر مین کوئی شخص اس پر شبہ نہ کریگا۔ لیکن ٹامر اس قدر شیادہ ہے
کام کرتا ہے کہ کوئی چیز بھی اُس کی نظر سے بچ نہین سکتی چنانچہ بیان کی کہ کے حروف نے اسکی عادت
تفحص کو چونکا دیا۔

مین نے کہا "کیا آپ کے خیال مین کینٹر اپنی کوپلی کے سر حرف ہین۔ یقیناً اگر یہ اشتہار میڈم ہی پھیلاتی
تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ کتنے لوگ اوس کے کھوج مین ہین ہرگز اپنے نام کے سر حرف استعمال نکرتی۔"

اُس نے جواب دیا "اگرچہ یہ بات بمشکل قرین قیاس معلوم ہوتی ہے لیکن مین تم سے ٹھیک ٹھیک
واقعات بیان کرتا ہون۔ بات یہ ہوئی کہ اس اشتہار کو دیکھتے ہی ٹامر نے ایک اپنے اہلکار کو فی الفور ٹائمز کے
دفتر اشتہارات مین بغرض اظہار اغراض بھیجدیا۔ اس اہلکار کو ٹامر نے کامل ہدایات بھی دے دیئے تھے۔
اُس نے دیکھا کہ اشتہار کی اشاعت نخستین کے دوسرے دن صبح کے ۱۱ بجے ایک آدمی آیا دو خط لیا اور
چلا گیا۔ پس ٹامر کے اہلکار نے بھی اُسکے پیچھے جانا شروع کیا۔ وہ سیدھا میڈم کوپلی کے مکان گیا۔ ٹامر کا خیال
قسمت سے صحیح نکلا۔ اب وہ برابر بلا پر آدمیون کو چھوڑ رکھا ہے۔ مزید برآن اُس نے یہ بھی دریافت کر لیا ہے
کہ اُن لوگون نے مشہور و معروف ماہر علم جرائم جیمیسن بلاک ہارٹ کو ملازم رکھا ہے تاکہ وہ یہ پراسرار کام انجام دے

اُس کی خانگی کارگاہ ڈیون شایر اسٹریٹ مین ہے۔ نظر براین واقعات اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمین کیا کارروائی کرنی چاہیئے ؟"

مین نے کہا" تمہارے بیان سے پایا جاتا ہے کہ تم نے کوئی طریقہ کار سوچ رکھا ہے۔"

اُس نے کہا" ہان۔ مین نے سوچا ہے بلکہ یون کہیئے کہ مائنڈ نے سوچا ہے۔ اور یہ ذرہ دلیرانہ ہے۔"

اُس کا خیال ہے کہ آپ اور مین لاک ہارٹ سے ملین۔ یہان اُس کے مرتبے اور اس کی معلومات کی نسبت کوئی سوال نہین ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس نے گزشتہ دو سال کے اندر علم جراثیم مین جس قدر جدید واقعات دریافت کئے ایسے ملک بھر مین کسی اور نے نہین کئے۔ پس اگر یہ خطرناک برادری کسی عمدہ بہانے سے اُسکا کوئی راز دریافت کرے تو ممکن ہو کہ وہ اس کا استعمال مہلک نتائج پیدا کرنے کی غرض سے کرے۔ اور اس طرح اُس کے علم کے بغیر اُس کو شریک جرم بنا دے۔ ہیڈ جملہ واقعات کے معلوم ہوتے ہم پر لازم ہے کہ اُس سے ملین۔"

مین نے ڈفریہ کی تجویز پر غور کیا۔ اور اُس سے کہا۔

"میری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ کیا جواب دون۔ ممکن ہے کہ لاک ہارٹ ہماری ملاقات پسند نہ کرے۔"

اُس نے کہا" بہت ممکن ہے۔ لیکن اس امکان کے باوجود بھی ہم پر اُس کو آگاہ کر دینے کا فرض بدستور باقی رہتا ہے۔"

مین نے کہا" اگر ڈفریہ تمہارا یہ خیال ہے اور اس مین شک نہین کہ یہ درست بھی ہے تو پھر کب تمہارے ساتھ ملنے جاؤگے ؟ مین بھی خوشی سے تمہارا ساتھ دونگا۔"

اُس نے جواب دیا" مین تو اُس سے آج نہین مل سکون گا۔ کیونکہ بدقسمتی سے آج مین دفاتر مین بہت مصروف کار رہون گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ تم اور مین کل صبح دس بجے اُس کے مکان کو جائین۔"

مین نے کہا" بہت اچھا۔ مین تم سے دس بجے اُس کے دروازے کے باہر ملون گا۔"

اس گفتگو کے چند لمحے بعد مین ڈفریہ کے مکان سے نکل آیا اور خیالات مین مستغرق رہکر گھر کی طرف چلتا ہوا بانڈ اسٹریٹ پہونچا۔ مین آگے تو چلتا گیا لیکن اپنے خیالات مین ایسا مصروف تھا کہ وہ خیالات میری حرکت کرنے مین بھی مزاحم معلوم ہوتے تھے۔

میڈم واپس آگئی تھی اور بار دیگر کسی شیطانی سازش میں مصروف تھی۔ وہ ہر دو فریادی ہمیں دونوں اپنی جانیں پہرے مٹھی میں لئے تھے۔ میں اس عورت کے ساتھ اپنی وسیع واقفیت کی بنا پر دو بجے اس خیال سے بالکل متفق نہ تھا کہ وہ اپنی کامیابی سے دلیر ہو کر زیادہ محتاط نہیں رہی ہے بلکہ وہ اپنی احتیاط کو کبھی مصروف خواب ہونے دیتی ہوئی نہ سنائی دی۔ اور نہ کبھی اُس کی یہ عادت اسکی ساعت کامیابی میں بھی اُس سے الگ سنائی۔ بظاہر یہ کھلم کھلا اشتہار تو بالکل عجیب و غریب معلوم ہوتا تھا لیکن یقیناً اس کی آڑ میں بہت کچھ اور بھی تھا۔ ہمیں لاک ہارٹ کا متنبہ کرنا ضرور تھا اور اُس کا ہماری مداخلت سے ناراض ہونا بھی یقینی تھا۔ لیکن کیا مضائقہ۔ وہ ہر لحاظ سے ایک قوی شخص تھا۔ بلکہ مجھے حیرت تھی کہ میڈم نے اپنے مہلک کام کے سرانجام دینے کے لئے اس کا کیوں انتخاب کیا ہوگا۔ میں نے گزشتہ دو ایک سال کے عرصے میں اس کو ایک سے زاید مرتبہ دیکھا تھا اُس کی مضبوط اندام فراست اور اُس کے رائیل سوسائٹی کے سامنے دیئے ہوئے چند لکچروں کی آب و تاب واضح طور پر مجھے یاد آرہی تھی۔

اس وقت چار اور پانچ کی درمیانی ساعت تھی کہ مجھے یکایک اپنا ایک وعدہ یاد آیا جو میں نے ایک شخص سے نوافتتاح شدہ بیوتات چائے خوری موقوعہ ہانڈ اسٹریٹ میں ملنے کا کیا تھا۔ مجھے اپنا صحیح مقام ملگیا اور میں ایک تنگ دور و دراز گزرگاہ سے ہو کر گزرا جو ایک ایسے چھوٹے سے احاطے میں نکلتی تھی۔ جس کے اطراف چائے اور قہوے کے مختلف النوع کمرے تھے۔ اُس مقام کی تنہائی اور غیر متوقعہ خاموشی فرحت فزا تھی۔ یہاں سے ایک فاصلے پر بجنے والے باجے کے دلآویز نغمون نے میرے قدم کو بالائے بام پہلی منزل پر گھسیٹا اور دوسرے لحظہ میں میں ایک چائے کے کمرے میں داخل ہوا جہاں بقدر خاموشی و امن مسلط تھا کہ لندن وہاں سے سیلوں دور معلوم دیتا تھا چند لڑکیاں جو باسلیقہ لباس میں ملبوس تھیں اور جو حاتونون کے مانند نظر آتی تھیں پیشوا آمد شخص کے منتظر احکام تھیں۔ یہاں میں ایک چھوٹے سے میز پر بیٹھ گیا۔ اور میرے دوست کا انتظار کرنے لگا۔ جب میں نے اپنی گھڑی دیکھی تو مجھے معلوم ہوا کہ اُس نے دیری کی۔ میں نے چند لحظے اور اُس کا انتظار کرنے کا تہیہ کیا۔ لیکن ابھی

چند ہی لمحے گزرنے پائے تھے کہ ایک نوجوان خادمہ میرے پاس ایک تار لے کر آئی اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میرا نام ہیڈ ہے۔ مین نے اثبات مین جواب دیا اور اُس کو لے کر چاک کیا۔ یہ میرے دوست کے پاس سے آیا ہوا تھا۔ اس کو یکایک شہر چھوڑنا پڑا تھا اور اس وجہ سے وہ اپنے وعدہ کی تکمیل مین قاصر تھا۔ چنانچہ یہ معلوم کر کے مین نے اپنے لئے ہی چائے منگوائی اور اپنی کرسی پیچھے کی طرف جھکا کر اپنے اطراف والی دنیا پر نظر ڈالی۔ کمرہ سلیقہ کے ساتھ تھوڑی سی سادگی کو ملحوظ رکھکر آراستہ کیا گیا تھا اور اس سادگی نے دلپذیر اثر پیدا کر رکھا تھا۔ الغرض تھوڑی دیر بعد میری چائے ایک چھوٹی سی کشتی مین لگا کر لائی گئی۔ اور ٹھیک اسی وقت ایک لڑکی سادہ پوش میرے مقابل کی جگہ آ بیٹھی۔ میری پہلی نظر نے مجھے اُس کو دوبارہ دیکھنے لگایا۔ یہ وہی سیاہ چشم لڑکی تھی جس کو مین نے اُس روز صبح مین میڈم کوپلی کے بنگلہ کی سیڑھیون سے اُترتے دیکھا تھا۔ نیز مین نے دیکھا کہ اُسکی آنکھون مین جو بہت سی انگریز عورتون کی آنکھون سے بڑی تھین رنج و غم کے آثار چھائے ہوئے تھے۔ اس کے سوائے باقی وضع و قطع سے وہ بالکل تر و تازہ اور جوان عمر دکھائی دیتی تھی۔

مین نے چائے پیالی مین نکالی اور اب اسے ہونٹون تک پہنچایا ہی چاہتا تھا کہ وہ یکایک میری طرف جھکی۔

— اُس نے آہستہ آواز مین جلد جلد کہا "کیا مین نارمن ہیڈ صاحب ہی سے مخاطب ہون؟"

مین بھی سردمہری سے بطور تسلیم سر جھکایا۔

اُس نے پھر کہا "معاف فرمائیے۔ مین جانتی ہون کہ آپ میری جانب سے خطاب کئے جانے سے حیرت زدہ ہوئے ہین لیکن مجھے چاہیئے کہ آپ سے صحیح بات کہدون۔ مین چاہتی تھی کہ آپ سے آج صبح مین میڈم کوپلی کے مکان کے سامنے ہی بات کرون لیکن میری ہمت نہ پڑی۔ اب مین اتفاق سے بانڈا اسٹریٹ مین ہی اور آپکو گزرتے ہوئے دیکھی۔ آپ یہان داخل ہوئے اور مین بھی آپ کے پیچھے آئی۔ مین جانتی ہون کہ مین نے بہت جرأت سے کام لیا ہے۔ لیکن جب تک کہ مین آپ سے کچھ باتین نہ کہون مین آرام نہین لے سکتی۔ مجھے کوئی پیغام پہنچانا نہین ہے لیکن صرف آپ کو متنبہ

کرنا ہے۔"

میرے مُنہ سے یہ سُن کر ایک صدائے بے صبری نکل پڑی۔

مین نے جواب دیا "اگر آپ کو کچھ کہنا ہے تو مجھے سننا ہی پڑے گا۔ لیکن یہ یاد رکھیے کہ آپ میرے لئے بالکل اجنبی ہین۔"

اُس نے فوراً کہا "مین آپ سے اپنا نام کہتی ہون۔ میرا نام ولنشیا وارڈ ہے۔ مین مسٹر لاک ہارٹ کی معتمد ہون۔ آپ ڈیون شایر اسٹریٹ کے مکان نمبر (۲۰۵) مین رہنے والے مسٹر لاک ہارٹ کو تو جانتے ہونگے؟"

مین نے کہا "مین نام سے بخوبی واقف ہون۔ آپ کا روئے سخن کیا اُس بڑے ماہر علم جراثیم کی ہی طرف ہے؟"

اُس نے جواب دیا "ہان۔ مین ایک سال سے زاید عرصہ سے اُنکی معتمد ہون اور ہر صبح اُنکے ساتھ اُن کی کارگاہ مین کام کیا کرتی ہون۔ اس وقت مین جو کہنا چاہتی ہون وہ ان کے اور آپ کے متعلق ہے۔"

مین نے جواب دیا "خیر آپ کو جو کچھ کہنا ہو جہان تک ممکن ہو سکے جلد کہیئے۔"

اُس نے کہا "ہان مین جلد ہی کہتی ہون۔ ذرا آپ آگے جُھک آیئے تاکہ دوسرے ہماری گفتگو نہ سُن سکین۔"

آخر کے الفاظ کہتے ہوئے اُس نے اپنے لئے بھی کیتلی مین سے چائے نکالی۔ اوس کے ہاتھ ذرا کانپنے لگے۔ یہ ہاتھ بالکل سفید۔ چھوٹے سے اور نازک تھے اور اُپر چمڑے کے نیچے نیلی رگین نظر آرہی تھین۔

پھر اُس نے کہا "مجھے آپ کو اس سے سروکار نہین کہ کیون اور کس طرح بہرحال اتفاق سے معلوم ہوگیا ہے کہ آپ مسٹر ہیڈا اور دوسرا ایک شخص مسٹر ڈفریہ نامی جو عدالت فوجداری کا مشہور وکیل ہے ایک اشتہار کی کھوج لگانے والے ہین جو ہفتہ قبل آج کے دن کے ٹائمز مین شایع ہوا تھا۔ اس اشتہار کا

موضوع یہ تھا کہ ایک اعلیٰ درجہ کے ماہر علم جرائم کی ضرورت ہے تاکہ ایک خانگی نوعیت کے معاملہ میں مشورہ دے۔ مسٹر ڈفریہ نے۔ اس سے غرض نہیں کہ کس طرح بہرصورت معلوم کر لیا ہے کہ ۲۰۰ ڈیوانشایر اسٹریٹ والے مسٹر جیمس لاک ہارٹ کو اس کام کے انجام دینے پر مقرر کر لیا گیا ہے۔ اب آپ کا اور مسٹر ڈفریہ کا ارادہ ہے کہ مسٹر جیمس لاک ہارٹ سے ملاقات کریں تاکہ انہیں کسی پوشیدہ خطرے سے آگاہ کریں۔ کیوں کیا میرا بیان صحیح ہے؟"

میں نے کہا "آپ کو چاہیئے کہ مجھے معاف کریں۔ میں آپ کے استفسار کا جواب دے نہیں سکتا۔"

اس پر وہ کچھ متبسم ہوئی۔

اور کہی "آپ بہت عقلمند آدمی ہیں جو لبوں پر مہر سکوت لگا رکھتے ہیں لیکن آپ کا چہرہ ہی خود میرا جواب ہے۔ اب میں آپ سے کہتی ہوں کہ میں نے کیوں آپ سے گفتگو کرنے کی جسارت کی میں چاہتی ہوں کہ آپ مسٹر لاک ہارٹ سے ملنے کا ارادہ ترک کر دیں۔"

میں نے کہا "آپ جو میرے لئے ایک بالکل اجنبی ہیں میرے حرکات و سکنات میں دخل اندازی ہونے کا کیا حق رکھتی ہیں؟"

اُس نے فی الفور جواب دیا "آپ سے برتر واقفیت رکھنے کا حق۔ یہ میرے وجوہات تو میں آن کی تشریح کر نہیں سکتی۔ لیکن یقین مانئے کہ وہ بہت سنگین ہیں۔ اگر آپ اور آپ کے دوست یہ کام کریں گے تو یقیناً اپنے آپ کو بڑی طرح کے خوفناک جال میں پھنسا لینگے۔ میں آپ کو آگاہ کرتے ہوئے خود خطرے میں مبتلا ہوں اور آپ سے بکمال عجز استدعا کرتی ہوں کہ میری بات پر بھروسہ کیجئے اور میرے الفاظ کو ملحوظ خاطر رکھیئے۔ آپ مسٹر لاک ہارٹ سے نہ ملئے۔ اشتہار کا نام چھوڑ دیجئے آپ کا میرے کہنے پر عمل پیرا ہونا ہی خود حلہ کا سدباب کرنا ہے۔" جس وقت اُس نے یہ کہا تو اُس کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور اُس کی آنکھیں زیادہ چمکدار ہو گئی تھیں۔

بالآخر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کہی "میں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر آپ اپنی میری بات کے سمجھنے میں ناکام رہیں تو مجھے اس کا بہت افسوس ہوگا۔ لیکن بہر نوع میں نے اپنا تو

ایک ضروری اور دردناک فرض انجام دیا ہے۔"

یہ کہکر اس نے اپنا نقاب نیچے کھینچا اور پھر وہ دروازہ کے پاس کے چھوٹے سے میز کیطرف گئی جہان کہ محاسب بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کو اپنی چائے کے دام دی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

مین جس جگہ پر اُس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا وہین بیٹھا رہا۔ میرے خیالات پراگندہ و منتشر تھے۔ لڑکی کے چہرے سے تو صداقت ٹپکتی تھی۔ برنہیم اُس کی نسبت میڈم کی کارندہ ہونے کا گمان نہ کر سکتا تھا مشکل تھا۔ یہ اس وجہ سے کہ مین نے اُس کو میڈم کے مکان کی سیڑھیون پر سے اُترتے ہوئے درحقیقت دیکھا بھی تھا۔ مگر جب وہ باتین کرتی تھی تو خود بھی متاثر معلوم ہوتی تھی اور جب وہ اصرار کرتی تھی تو اُس کی آواز اُس کے جذبۂ دروپر جوش الفاظ کے باعث کانپ جاتی تھی۔ لیکن یہ سب باتین ممکن ہے کہ مداخلت کو روکنے کے لئے جس کا میڈم کو خوف تھا اختیار کر لی گئی ہون۔

دوسرے روز جب مین لاک ہارٹ کے مکان کے باہر ڈفریز سے ملا تو اُس کا ڈنڈ پکڑا اور اُس کے ساتھ گلی مین اوپر نیچے ایک دو لچھے پھرا۔ اس وقت مین نے اُس سے روز ماقبل کے واقعات بالاختصار بیان کئے۔ اُس نے بھی میرے کلام کو بہت دلچسپی کے ساتھ سُنا۔

جب مین نے اپنی گفتگو ختم کی تو اس سے پوچھا "تمہارا اب اس کی نسبت کیا خیال ہے۔"

اُس نے جواب دیا "یہی کہ لڑکی کو تمہین آگاہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور لاک ہارٹ اُس سے بھی عظیم تر خطرے مین مبتلا ہے جس کا اندیشہ مین پہلے کئے ہوئے تھا۔ اگر وہ حد درجہ احتیاط سے کام نہ لیگا تو خود کو بھڑکے چھتے مین گرفتار پائے گا۔ ہمین چاہیے کہ اُس کو فوراً آگاہ کر دین۔ اب دس بج چکے ہین۔ اگر ہم گھنٹی بجا دین تو مناسب ہے کہ وہ شاید گھر ہی مین ہوگا۔"

ہماری اطلاع کا جواب ہمین یہ ملا کہ مسٹر لاک ہارٹ اندر ہین اور ہماری رہنمائی فی الفور ایک پرانوت کمرے کی جانب کی گئی جو اُس کی کارگاہ سے ملا ہوا تھا۔ وہ بھی فی الفور ہمارے شریک صحبت ہوا۔ اُسکی شکل سے یون تو مین پہلے ہی متعارف تھا۔ لیکن جب وہ کمرے مین داخل ہوا تو مین بار دیگر اُسکی مشہور و معروف شخصیت سے متاثر ہوا۔ وہ ایک دراز قامت تنومند کشادہ دوش سُرخ چہرہ رعنا صورت

چھ فیٹ کا آدمی تھا جو مقررہ نمونوں کے سائنس دانوں سے بالکل مختلف تھا۔ اُس کے اطوار سیدھے سادے اور بے ریا تھے۔ تبسم ہمیشہ اُس کے چہرے پر چھایا رہتا تھا اور وہ بہ نسبت ایک ایسے شخص کے جس نے افزائش مواد کی تجویزوں میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ صرف کیا ہو زیادہ تر گاؤں کا ایک سردار معلوم ہوتا تھا۔

اُس نے خلوص کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھا کر مجھ سے پوچھا "جناب میں آپکے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ آپ کا نام مسٹر ہیڈ میرے لئے غیر مانوس نہیں ہے اور اگر میرا حافظہ صحیح ہے تو میں کہوں گا کہ آپ اور ہم شورہ پیدا کرنے والے جراثیم کی بحث میں ذریعہ تحریرات ایک دوسرے کی مخالفت کر چکے ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ آخر میں مجھے آپ کی برتر معلومات کے مقابلہ میں سر تسلیم خم کرنا پڑا تھا لیکن میں آپ کو ایک ذرا سی بات بتلانا چاہتا ہوں۔ جس کو دیکھکر شاید آپ کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہو۔"

میں نے جواب دیا "میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر میں آپ کے کام کے نسبت مباحثہ کرنے کی غرض سے حاضر نہیں ہوا ہوں۔ کیا میں آپ سے اپنے دوست مسٹر ڈفریہ کو متعارف کرا سکتا ہوں؟ وہ اور میں آج کی صبح یہاں ایک ایسے معاملہ کے متعلق حاضر ہوئے ہیں جسکو ہم نہایت ہی اہم سمجھتے ہیں۔ یہ بالکل خانگی نوعیت رکھتا ہے مگر جب آپ ہم سے جو کچھ ہمیں کہنا ہے سُن لیں گے تو یقین ہے کہ ہمارے ان حرکات کو جو بظاہر ناجائز و جاسوسانہ معلوم ہوتے ہیں معاف فرما دیں گے۔"

یہ سُن کر اُس نے اپنی بھویں بلند کیں اور حیرت زدہ ہو کر ڈفریہ پر سے ہوتے ہوئے مجھ پر نگاہیں جمائیں۔

میں نے بھی اپنے جیب سے ٹائمز کا پرچہ نکالا اور اُس کو وہ اشتہار بتلایا۔ اسوقت میں نے پہلی دفعہ یہ دیکھا کہ اس کمرے اور متصل کمرے کے بیچ کا دروازہ کھلا ہے اور اس کے ساتھ ہی کانچ کے ٹوٹنے کی ایک صاف آواز بھی میرے کانوں میں آئی۔

لاک ہارٹ نے کہا "مجھے ایک لحظہ بھر کے لئے معاف فرمائیے۔ میرا معتمد سامنے کے کمرے میں ہے اور آپ غالباً یہ چاہتے ہیں کہ ہماری گفتگو کوئی نہ سُنے پس میں ذرا اُس تک جاتا ہوں اور اُس سے کہتا ہوں کہ میری درسگاہ میں جاکر کچھ کام کرے۔"

وہ ہاتھ میں ملاقات کا پرچہ پکڑتے ہوئے ایک بڑی کارگاہ میں داخل ہوا جہاں بیسیوں اُس کی بڑی بڑی دریافتیں عالم ظہور میں آئیں ہونگی۔

اُس نے وہاں پہنچتے ہی بآواز بلند کہا "آہ مس وارڈ۔ بالآخر تم نے وہ افزائش مواد کی نلی توڑ ڈالی۔ خیر مضائقہ نہیں۔ اب تم کانچ کے ٹکڑے چنتی ہوئی مست کھڑی رہو۔ میں ایک خاص معاملہ میں مصروف ہوں۔ میرے کچھ خطوط آئے ہوئے ہیں جنھیں میں چاہتا ہوں کہ تم درسگاہ میں جاکر نقل کرو۔ پس اب تم جاؤ اور میرے بلا لینے تک وہیں ٹھیری رہو۔"

اس پر ایک نوجوان عورت کے پاؤں کی آہٹ کمرے سے باہر جاتی ہوئی سنائی دی نیز ایک دروازہ پر لی جانب کھلا اور آہستگی سے بند ہوا اور لاک ہارٹ ہمارے پاس واپس آیا۔

اُس نے کہا "میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے ایک ایسی ذکی الفہم عورت بطور معتمد کے دستیاب ہوئی ہے جو ہزاروں میں ایک ہے۔ کسی وقت اُس کا خیال تھا کہ پیشۂ طبابت خود اختیار کرے۔ بدیں غرض اُس نے علم دواخیم تھوڑا سا پڑھا ہے۔ لیکن اسوقت اُس کو کس آسیب کے اثر نے ایک قیمتی افزائش مواد کی بلوری نلی توڑنے لگایا ہے اس کا سمجھنا میرے امکان سے باہر ہے۔ غریب لڑکی جب میرے کمرے میں گیا تو وہ بالکل سپید پڑ گئی تھی اور کانپ رہی تھی۔ حالانکہ میں اُس کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آتا۔ اُس کا نام ویلنٹیا وارڈ ہے۔ وہ ایک خوبصورت مخلوق ہے اور ہر مرد معتمد سے جو کہ میں نے کبھی دیکھا بہتر ہے۔ مگر خیر۔ صاحبو۔ میں نے اپنے خانگی معاملات کی نسبت ذکر کرکے آپکی سمع خراشی کی ہے۔ مجھے معاف فرمائیے۔ اُس آفرینش مواد کی نلی کے ٹوٹنے سے میری طبیعت ذرا خراب ہو گئی تھی لیکن مضائقہ نہیں میں خود ہی اصلاح معاملہ کر لوں گا۔ مس وارڈ کو اس قدر کبیدہ خاطر ہونیکی ضرورت نہ تھی۔ خیر اب کام کی باتیں شروع کرنی چاہئیں۔ آپ اس اخبار کے

کسی اشتہار کا ذکر کرتے تھے۔ وہ کہاں ہے۔ کیا یہ آج کا اخبار ہے؟"

مین نے جواب دیا" نہین۔ ہفتہ گزشتہ کا اخبار ہے۔ اور مسٹر لاک ہارٹ میرے پاس یہ معلوم کرنے کی وجہ سے آئے تھے کہ آپ نے اس اشتہار کا جواب دیا ہے۔ براہ کرم اس کو آپ دوبارہ ملاحظہ کیجیے۔ آپ کے ہی نفع کی خاطر مین اور میرے دوست آج یہان آئے ہوئے ہین۔"

یہ سُن کر لاک ہارٹ نے سرد مہری سے کہا" مین اس کے سمجھنے مین قاصر ہون۔"

مین نے کہا" مین بخوشی اس کی مراحت کرون گا۔ ہمارے پاس یہ باور کرنیکے نہایت قوی وجوہات ہین کہ یہ الفاظ ایک مشہور و معروف لیڈی ڈاکٹر میڈم کوچی نامی نے لکھوائے ہین۔"

اُس نے جواب دیا" اب ہی مجھکو آپ کا مطلب سمجھ مین نہ آیا۔ مین نے تسلیم بھی کیا کہ حقیقت حال یہی ہے تو کیا مین پوچھ سکتا ہون اس سے آپ کو کیا سروکار ہے؟"

مین نے جواب دیا" ہان۔ آپ بیشک پوچھ سکتے ہین۔ ہمارا غرض یہان آنے سے یہ ہے کہ آپ کو اُس عورت سے سروکار نہ رکھنے کے متعلق متنبہ کرین۔"

اُس نے کہا" بیشک۔ لیکن یہ زیر بحث عورت مشہور و معروف ہے اور اس کے علم حکمت کے متعلق معلومات کی قدر ملک بھر مین کیجاتی ہے۔ پس میرے خیال مین یا تو ہم کو چاہیئے کہ ہماری موجودہ ملاقات کو ختم کر دین یا مجھے چاہیئے کہ آپ سے اس کی مزید توضیح کراؤن۔"

مین نے جواب دیا" چونکہ ہم راستی پر ہین لہذا ہمین صاف صاف کہدینے مین کوئی عذر نہین ہے۔ آپ کو کس قدر بھی ناممکن کیون نہ معلوم ہو لیکن مین اب آپ سے یہ کہتا ہون کہ میڈم کوچی ایک جماعت یا مجلس کی سرغنہ ہے جن کا مستقر آج کل لندن مین ہے۔ یہ مجلس ایسے اہم ترین جرایم کا ارتکاب کرتی جارہی ہے جو شاید ہی اس صدی مین ہوئے ہون۔ مین تقریباً نصف درجن ایسے جرایم کی تعداد بتلا سکتا ہون جن سے کہ آپ بھی واقف ہون گے لیکن اس وقت تک میڈم عدالت کے پنجہ سے نہایت ہی حیرت ناک عیاری کے ساتھ بچی رہی ہے

مگر اب وہ آئندہ بچ نہیں سکتی۔ ایسی صورت میں جو کچھ کہ میں اور میرے دوست آپ سے چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ آپ اس عورت سے کسی قسم کا سروکار نہ رکھیں۔ خصوصاً علم جراثیم کے بڑے بڑے رازوں میں سے تو کسی راز سے اوس کو یا اوس کے کسی شریک کو واقف نہ کریں۔ غالباً آپ بھی اس بات کو اسی قدر واضح طور پر سمجھ سکتے ہیں جیسا کہ میں سمجھ رکھا ہوں کہ یہ طاقتیں غیر محتاط اور سفاکوں کے ہاتھ لگ جائیں تو انہیں قدرت کلی عطا کرنے کے موجب ہونگے۔"

جب میں یہ کہہ رہا تھا تو لارڈ کا مسخ چہرہ متفکر سا معلوم ہو رہا تھا۔ اور وہ چین بجبین ہوتا جا رہا تھا۔

بالآخر اوس نے کہا "آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اوس کی تائید میں میرا دل بالکل گواہی نہیں دیتا۔ میرے جی میں کچھ چاہئے تھا کہ میں آپکا ممنون ہوتا۔ لیکن کیا کروں کہ میں اپنے آپ کو ایسا نہیں پاتا۔ آپ نے میرے اندیشوں کو دور کر دیا ہے اور شبہات کا تخم ایسی جگہ بو دیا ہے جہاں۔ میں آپ سے صاف صاف کہتا ہوں کہ مجھے اعتماد کلی تھا۔ اب چونکہ آپ نے اس قدر صفائی سے مجھے کہا ہے تو سنئے سب یہ ہے کہ میں بھی آپ سے جو کچھ اس معاملہ کی نسبت معلومات رکھتا ہوں اسی قدر صاف صاف بیان کروں۔ یہ سچ ہے کہ میں نے اوس اشتہار کو تماشہ بین دیکھا اور اس کا جواب دیا۔ لیکن مسٹر ہیڈ اگرچہ میں ایک مشہور ماہر علم جراثیم ہوں مگر ساتھ ہی ساتھ ایک غریب آدمی بھی ہوں۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ زر کی ہوس کبھی کسی کو متمول نہیں بنا دیتی۔ چنانچہ میں نے اشتہار کا جواب دیا اور اس کے بعد ہی یکلخت مجھے ایک خط مریڈم کوپی کا ملا جس میں مجھے لکھا گیا تھا کہ میں اوس سے ولبک اسٹریٹ میں اس کے مکان پر ملوں۔ جسوقت جب میں اس کے کمرۂ مشاورت میں اس سے ملا تو اس نے مجھ سے چند سوالات کئے میں نے اس کو صاف باطن اور خوش خلق پایا اور اس کی وضع اور اس کے انکشافات جو وہ مجھ پر کر رہی تھی کچھ ایسی شاندار پائی جو مائل بہ شر ہو۔ اس نے بھی فی الفور دریافت کر لیا کہ میں اوس کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے نہایت موزوں شخص ہوں اور مجھ سے کہا کہ میں کام دوں گی اگر آپ کرنا چاہیں۔ چنانچہ جب میں نے اظہار رضامندی کیا تو اوس نے مجھے کام بھی دیا۔ میں اس دریافت کی نوعیت کا انکشاف

تو آپ پر نہیں کر سکتا جو میں اُس کی طرف سے کرنے والا ہوں کیونکہ ایک عہدہ فتح لیسا کرنے میں میرا مانع ہے لیکن کم از کم میں آپ کو اس امر کا اطمینان دلا سکتا ہوں کہ یہ معاملہ بالکل شریفانہ ہے۔ اب رہی تنخواہ تو تنخواہ ایسی اچھی ہے کہ میں اسکو چھوڑ نہیں سکتا۔ میڈم کوپلی مجھے وہ کچھ دینے آمادہ ہے جو ایک چھوٹی سی دولت کے نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مسٹر ہیڈیر، آپ سے یہ کہتا ہوں اگر میں یہ یا نہ کہوں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے حقیقت حال یہی ہے نیز اگر مجھے ذرہ بھر بھی اس امر کا امکان معلوم ہو کہ میرے معلومات کسی غیر شریفانہ غرض کی تکمیل میں استعمال کئے جائیں گے تو میں کنارہ کش ہو جاؤں گا۔"

میں نے جواب دیا "ہاں۔ اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ بس۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں جو آپ نے ہمارے بیان کو اس قدر صبر و تامل کے ساتھ سماعت فرمایا۔"

اُس نے کہا "میں آپ کے غرض کی سچائی کی قدر کرتا ہوں۔"

میں نے کہا "کیا میں آپ سے یہ مزید درخواست بھی کر سکتا ہوں کہ آپ میرے بیان کو راز شدید تصور کریں۔"

اُس نے جواب دیا "بہت اچھا۔"

ڈفریں نے کہا "آپ کو زیادہ مجبور کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کیا آپ سے آپ کی ملازمت کے معاہدہ میں جو میڈم کوپلی کے ساتھ شاید ہوا ہو بلا خلل ڈالے یہ ممکن ہو سکے گا کہ ہمیں ذریعہ پر رفتار واقعات سے آگاہ فرماتے رہیں؟"

اُس نے کہا "میرے خیال میں میں آپ سے اس کا بھی وعدہ کر سکتا ہوں بلکہ اس کی اجازت ابھی سے کرتے ہوئے یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں کسی کام پر صرف ایک منٹ کی نوٹس ملنے پر شہر چھوڑنے کی توقع رکھے ہوئے ہوں مگر مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں جانا پڑے گا کیونکہ مجھے ابھی مکمل ہدایات وصول نہیں ہوئے ہیں۔ نیز مجھے یہ بھی خیال ہو رہا ہے کہ اگر معاملات ایسے ہی اہم ہیں جیسا کہ ان کی نسبت آپ کا خیال ہے تو میرے لئے مناسب ہوگا کہ جاؤں اور میڈم کوپلی کو خود اپنے نوٹس کی توضیح کرنے پر مجبور کروں۔"

ڈفریں نے جواب دیا "ہاں مسٹر لاک ہارٹ۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے۔ لیکن اگر تمہیں ملک کے کسی ویران حصہ کو جانا پڑے تو میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ نہ جائیے نیز مجھ سے یا مسٹر سیڈم سے آزادانہ طور پر خط و کتابت جاری رکھیے۔ آپ کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے کارندے اور جاسوس بالکل تیار اور ہوشیار رہیں گے اور آپ کے پیچھے آپ جہاں کہیں جائیں گے رہیں گے۔"

یہ سن کر اُس کے چہرے پر خفیف سے تبسم کے علامات چھا گئے۔ یقیناً اوس کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسا آدمی نہیں ہے جیسے شخصی مقابلہ کی صورت میں زیادہ حفاظت کی ضرورت پڑے۔ چنانچہ جب وہ ڈفریں کو اور مجھکو دروازہ تک پہنچانے کے لئے اُٹھا تو اس کا قوی ہیکل قد بیرج کی طرح میرے اور ڈفریں کے اوپر بلند ہوا۔

جب ہم باہر ہوئے تو ڈفریں نے مجھ سے پوچھا "تمہارا اس معاملہ کی نسبت کیا خیال ہے۔" اور میرے جواب کا انتظار کئے بغیر خود ہی کہنے لگا "میرا خیال تو یہ ہے کہ اب کی دفعہ ہم اُدن کو پکڑ لیں گے سیڈم نے اس معاملہ کو چلانے میں اپنی نصف قابلیت سے بھی کام نہیں لیا ہے۔ وہ اپنی کامیابیوں کے نشہ سے سرشار ہو کر ہم کو حقیر سمجھ رہی ہے۔ لیکن آپ یاد رکھیے کہ اُس کو اس کا اچھا سبق ملے گا۔"

میں نے پوچھا "لیکن ویلنشیا وارڈ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ لاک ہارٹ کے طرز بیان سے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس پر اعتماد کلی رکھتا ہے ایسی حالت میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا کوئی بڑی شرارت ظہور میں آئے گی جس کا ہمیں علم نہیں یا یہ کہ وہ لڑکی سیڈم کی جانب سے تنخواہ پاتی ہے۔"

ڈفریں نے کہا "مجھے اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہے۔ لیکن لاک ہارٹ کو بھی ہم نے متنبہ کر دیا ہے اور وہ اپنی محافظت آپ بخوبی کر سکتا ہے۔ ہم مس وارڈ کی نسبت اپنے خیال کی وضاحت اس سے بہتر طریقہ پر نہیں کر سکتے۔ ہم نے اس کے مشورے کی پرواہ نہ کر کے اُس کو صاف بتلا دیا کہ وہ جس مُرغ دہیل کے قصہ کو سنا کر ہمیں دھوکا دینا چاہتی [illegible] پر ہم اعتماد نہیں کرتے۔"

میں نے جواب دیا "تاہم لڑکی کے بشرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔"

ڈفریں نے کہا "آہ بیڈ۔ تم ہمیشہ خوبصورت چہرہ دیکھکر متاثر ہو جایا کرتے ہو۔ اگر مس وارڈ

جھڑیاں دار دو معمر ہوتی تو تم اوس کی دہوکہ دہی کی اوس کوشش کے ساتھ جو اس نے تمہارے ساتھ
کی ایسا ہی سختی کا برتاؤ کرتے جس کی وہ مستحق ہے۔۔۔"

مین نے جواب دیا "بہرحال وہ آج پیا گندہ مزاج و پریشان خاطر تھی۔ اس مین تو شک
نہین کہ اس نے یکایک ہماری آواز سن کر بدحواسی مین ہافرالیش معاہدہ کی نئی ورڈنگ دی۔"

ڈاکٹر نے پھر کہا۔ اور مین اپنے مکان کو چلا گیا۔

دوسرے روز دن بھر ڈاکٹر پیارو لاک ہارٹ کے متعلق خیال میرے ذہن سے نہ گیا۔ وہ ایک
زاید مرتبہ مین اپنے آپ کو اس بات پر مبارک باد دیا کہ مین نے ڈاکٹر پیر کے شورے پر فی الفور
عمل کیا۔ اب جبکہ ہم نے لاک ہارٹ کی آنکھین کھولدین تو اس کا نہایت ہی موہوم گمان باقی رہا
کہ لاک ہارٹ پھندے مین پھنسیگا۔ اور اگر میڈم خود ہمارے ہاتھ مین نہ گھٹے تو کم از کم اس کی جائداد
کا ایک حصہ تو ضرور گھٹیگا۔

اُسی روز چار و پانچ کے درمیان دوپہر مین لاک ہارٹ کو میری کارگاہ مین بھلایا گیا۔ اُسکے
آنے پر مجھے بہت حیرت ہوئی۔ اُس کا پُر گوشت چہرہ ہمیشہ سے بھی زیادہ سُرخ تھا اور وہ مارے
اضطراب کے ہانپتا جا رہا تھا۔

اُس نے جب مجھے دیکھا تو کہا "ہان۔ مین وقت پر پہونچا۔ مسٹر ہیڈ۔ جلدی سے تیار
ہو جائیے۔۔۔" اُس نے یہ کہکر اپنی دستی نکالی اور اپنا چہرہ پوچھنا شروع کیا۔ پھر کہا۔

مجھے بھگا یک پانچ بجکر دس منٹ پر جانے والی گاڑی کے ذریعہ وائٹ ہال سے ہیمنگس واقع
ہیا میشایر کو جانے اور وہان سے اپنے ساتھ تین افراد اشی نلیان ایک قسم کے جراثیم کی لے آنے
حکم ہوا ہے۔ لیمنگٹن پر ایک کشتی مجھے لینے آنے والی ہے۔ اس کے بعد کا حال مجھے کچھ معلوم
نہین ہے۔ دن کا جو حصہ گزرا اس مین مین آپ کی کو ہری باتون پر غور کرتا رہا
میرے ذہن مین شبہات پیدا ہو گئے ہین اس لئے۔ مطلب نامہ کے پہنچنے
آیا کہ اگر آپ بھی میرے ساتھ چلین تو آپ ہم خود دیکھ لین گے کہ معاملہ

غالباً سیڈم کی کارسازیوں کو ہوسکتا ہے شکست بھی دے سکیں گے۔ پس کیا آپ چل سکتے ہو؟ اگر چلتے ہو تو پھر ایک منٹ بھی ضایع نہ کرنا چاہیئے۔ میری گاڑی دروازے پر کھڑی ہوئی ہے۔"

مین نے کہا "خدا کی قسم۔ یہ تو کچھ کام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن مجھے چاہیئے کہ ڈفریر کو آگاہ کردوں۔"

اُس نے جواب دیا "آپ کو اس کام کے لئے اب وقت باقی نہیں رہا ہے۔ ہم اگر سیدھے چلے جائیں تو ہی گاڑی ہمیں ملیگی۔ البتہ اگر وائر تو وقت پر پہنچ جائیں تو وہان سے آپ آپ کے دوست کے نام تار بھیج سکتے ہیں۔"

مین نے کہا "بالکل سچ ہے۔ مین آپ کے ساتھ فوراً ہی چل کھڑا ہوتا ہون۔"

یہ سُن کر لاک ہارٹ نے بے صبری کے ساتھ اپنی گھڑی پر نظر ڈالی اور کہا "اب ساڑھے چار بج چکے ہیں۔ بحالت موجودہ ہی ہمیں اسٹیشن پر گیارہ بجے چل سے جانا پڑے گا۔"

مین ایک لحظہ بھر سوچتا کھڑا رہا میرے لئے کچھ سامان ساتھ رکھ لینے کا وقت تھا اور مین ایسا عمدہ موقع کھونا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ چنانچہ مین اپنے دل مین تصفیہ کرکے زینہ پر دوڑتا گیا ایک نارفاک کا سوٹ اور مسافرت کی ٹوپی پہن لیا اور ریوالور اپنے جیب مین ڈالکر اپنے ساتھی سے آملا۔

جب ہماری گاڑی میری لی بون روڈ سے دوڑتی ہوئی گزر رہی تھی تو مین نے کوچہ کی کسی شخص یہ دیکھنے تو مقرر نکیا گیا ہو کہ آپ اکیلے جاتے ہیں یا کسی کے ساتھ۔

لاک ہارٹ مڑکر بغیر جواب دیئے مجھے گھورتا رہا۔

بالآخر اُس نے کہا "مین نے اس بات کا خیال اب تک نہیں کیا تھا۔"

مین نے کہا "ایسا کیا جانا ممکن ہے۔ مین اپنے دشمن کی ہوشیاری سے واقف ہون۔ کیا ہمارے لئے بہتر ہوگا کہ ہم علیحدہ علیحدہ ڈبون مین جائین؟ جب ہم وہان پہنچ جائین گے تو انہیرا ہو جائے گا اور ہم بغیر کسی نظر پڑے وہان سے نکل جاسکین گے۔"

اس نے جواب دیا "واقعی ترکیب اچھی ہوگی۔ میں تیسرے درجہ میں بیٹھتا ہوں آپ پہلے میں بیٹھیے"
جب واٹرلو کے پڑاؤ پر سے ہم بسرعت گزر رہے تھے تو اس وقت پانچ بجکر آٹھ منٹ ہوئے تھے۔
ہم پہنچتے ہی ٹکٹوں کے لئے روڑے اور ٹھیک ایسے وقت پر پھاٹک دروازے بند کئے جا رہے تھے۔ ہم پھرتی سے پلیٹ فارم پر پہنچکر گاڑی کی جانب دوڑنے لگے۔ جو وقت میں تیزی کے ساتھ ایک تیسرے درجے کے کمپارٹمنٹ سے ہو کر اپنے پڑاؤ آسایش ڈبے کی طرف لپکا چلا جا رہا تھا تو میرے خیال میں مجھے ایک صورت دیکھنے سے چمکی ہوئی اور مجھے گھورتی ہوئی ایک ڈبے میں نظر آئی جس پر "محض برائے عورتیں" لکھا ہوا تھا۔ وہ صورت ایک عورت کی تھی جس کی آنکھیں سیاہ تھیں۔ شکل مذکور کی محض ایک جھلک مجھے نظر آئی بعد میں وہ پردے کے پیچھے غائب ہوگئی اگر یہ ویلنشیا وارڈ ہے جو لینگٹن کو ہمارے پیچھے جا رہی ہے تو پھر اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ میڈم کے ساتھیوں میں ہے۔ غرضکہ میرا دل پریشان خیالات کا باعث ہوگیا مجھے خیال ہوا کہ میرا اس کے ہدایات کے خلاف عمل کرکے لاک ہارٹ سے ملنا اسے معلوم ہوگیا ہے اور اب وہ پارسٹ کو میڈم سے اظہار واقعات کرنے جا رہی ہے۔

گاڑی دوڑتی چلی جاتی تھی اور میں اپنے خیالات میں مصروف و نیز متفکر تھا۔ میں کہیں مڑتا وہ سیاہ آنکھوں والا چہرہ میرا تعاقب کرتا۔ مجھے اب اس بات کا افسوس ہونے لگا کہ میں نے کیوں شرافت کا خیال کیا اور لاک ہارٹ سے آج صبح میں کیوں اپنے شبہات کا اظہار نہ کر دیا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ لینگٹن پہنچتے ہی اس کا اظہار کر دوں۔

چونکہ بروکن ہرسٹ مقام تباول نہ تھا لہذا ہم سڑبے اٹھ بجے لینگٹن پہنچ گئے جہاں اپنی اور دوسری کی جاکٹ کا کالر خوب اوپر کھینچکر اور اپنی ٹوپی کو آنکھوں تک نیچے اتار کر گاڑی سے باہر قدم رکھا۔ لاک ہارٹ میرے پاس سے گھبرائے ہوئے گزرا اور جاتے جاتے میرے ہاتھ میں ایک چٹھی دے گیا۔ میں نے نوٹ بک میں سے چٹھی کو دیکھا۔

اس میں لکھا تھا کہ "پارسٹ کی کشتی میں بیٹھکر ہالینڈ اور پھر وہاں سے ڈینش دارالسلطنت پہنچ رہا ہوں کشتی میں آ رہا ہوں۔"

مین اس کو پڑھکر جلدی سے اوپر دیکھا - لیکن لاک ہارٹ اس کے قبل ہی اُن مسافروں کے مجمع مین سے گاڑی سے اُترے تھے غائب ہوگیا - مجھے اُس کو آگاہ کرنے کا کوئی موقع نہ ملا - ایسی صورت مین سوائے اُس کے احکام کی تعمیل کرنے کے میرے لئے اور کوئی چارہ نہ تھا - چنانچہ چند لمحون مین مین بسواری ٹمٹم وہان سے روانہ ہوکے سولنٹ مین نکل آیا - اس وقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور چاند کے نکلنے مین ابھی دو گھنٹے کا عرصہ تھا -

مین عرشہ پر کھڑا رہا اور لیمنگٹن کے چراغون کی جھلک پانی مین دیکھتا رہا - یکایک مین نے محسوس کیا کہ کسی نے مجھے چھوا ہے - مین مڑا اور دیکھا تو مس وارڈ کو میرے بازو پایا -

اُس نے کہا "آپ نے میری التجا کو خاطر انداز کیا - اب آپ بہت بڑے خطرے مین مبتلا ہین براہ کرم یارمتھ پر نہ اترئیے بلکہ لیمنگٹن کی واپسی کی کشتی مین سوار ہوجائیے -"

اُس کی آواز مین اس قدر عجز تھا اور وہ حقیقی درد سے اس قدر لبریز تھی کہ مین نے ہر چند اس بات کی کوشش کی کہ اس کے ساتھ ویسا ہی سختی کا برتاؤ کرون جس کی کہ وہ مستحق تھی لیکن مین بمشکل ایسا کر سکا -

مین نے اسی طرح کہنا شروع کیا "تم اگرچہ ایک عورت ہو لیکن -"

اُس نے جواب دیا "آہ آپ میری نسبت جو جو خیالات دل مین کر رہے ہین مین اُنھین جانتی ہون لیکن خطرہ نہایت عظیم الشان ہے اور اس کے معلوم ہوتے میرا فرض ہے کہ آپ پر اس قدر صاف طور پر ظاہر کرون کہ وہ میری نسبت آپ کے سخت ترین فیصلہ سے بھی متاثر نہین ہوسکتا واپس ہوجائے - واپس ہوجائے ابھی وقت ہے -"

مین نے کہا "مین تمہارا مطلب سمجھ نہین سکتا - تم مجھے اور ہر ایک غیر ظاہر خطرے سے آگاہ کر رہی ہو اور اور ہر لاک ہارٹ یعنی اوس آدمی کو جس نے تمہین ملازم رکھا ہے ایسے خطرے مین گرفتار ہونے دیتی ہو جو کہ تمہارے ہی اظہار کے بموجب ایک بربادی کا پھندا ہے - پس تبلایئو کہ مین تمہاری عزت کس طرح کر سکتا ہون اور تمہارے بیان پر کیونکر بھروسہ کر سکتا ہون جب کہ تمہاری طرز کارروائی اس ڈھنگ کی ہو -"

اُس نے جواب دیا "میں اصل واقعات کا پوری طرح اظہار نہیں کر سکتی۔ میری خواہش تھی کہ مجھ میں اس قدر ہمت ہوتی۔ لیکن خود یہ تجاویز ہی میرے لئے بہت زیادہ ہے۔ بہرحال۔ مسٹر لاک ہارٹ خطرے میں مبتلا نہیں ہیں اور آپ ہیں۔ پس کیا اب بھی آپ واپس نہ ہوں گے اور میرے کہنے پر عمل نہ کریں گے؟"

میں نے جواب دیا "نہیں۔ اس کا خطرہ گویا میرا خطرہ ہے۔ مس وارڈ تم عجیب طریقے سے اس معاملہ میں شرکت کر رہی ہو۔ تم گویا مجھے بالکل واضح طور پر بتلا رہی ہو کہ تمہاری جانب داری۔"

اُس نے جواب دیا "آپ خیال کرتے ہوں کہ میں میڈم کولچی کی کارندہ ہوں؟ خیر۔ تو یہ آپ کو بچانے کا ایک ہی طریقہ باقی رہ گیا ہے۔ میں نے جس قدر مجھ سے ہو سکا اس قدر کیا لیکن آپ متنبہ ہونا نہیں چاہتے۔ آج صبح جب میں نے آپ کی اور آپ کے دوست کی آواز مسٹر لاک ہارٹ کے کمرۂ طعام خوری میں سنی تو میری پریشانی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ تقریباً میری جنبہ داری کا اظہار ہی ہو گیا تھا۔ آپ کے لئے میں دو منٹ کی گفتگو متوجہ ہو کر سنتی رہی ہوں اور دیگر امور کی دیکھ بھال کرتی رہی ہوں۔ غرضکہ تمام دن حواس کا کام کرتی رہی ہوں۔ میرے خطرناک پوزیشن کو نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر آپ میری التجاؤں پر نہیں مانتے تو آپ کو یقین دلانے کے لئے مجھے سب باتیں کہدینی پڑینگی۔"

ٹھیک اُس وقت میرے پاس میرا ایک دوست آیا جس کو میں پہچانتا تھا اور جو یا رستہ میں ہر بار کرتا تھا۔ مجھے کیپٹن کی زبان سے کلمہ استعجاب نکل پڑا۔ اُس نے مجھے اپنی جانب کھینچا اور رات بھر اپنے ساتھ گزارنے کے لئے دعوت دی میں نے اس خیال سے کہ لاک ہارٹ فرش عاٹرین میرا انتظار کرے گا اس دعوت سے انکار کیا۔ میں اس مزاحمت سے خوش ہوا اور یا رستہ کے مستون کے آجانے تک اُس دوست کے بازو ہی رہا۔ یہاں آکر میں نے مس وارڈ کے لئے مڑکر دیکھا لیکن وہ غائب تھی۔

اب میں نے اُس سے چھٹکارا پانے کی توقع کی اور ایک گاڑی کرایہ کر کے فرنس واٹر کے ہوٹل کی طرف چلا جہاں میرا قصد تھا کہ لاک ہارٹ کے پاس سے کوئی تحریر وغیرہ وصول ہونے تک ٹھیروں۔ میں اس مقام سے بخوبی واقف تھا کیونکہ میں نے اپنے دوائل شباب میں یہاں پر موسم گرما کے کئی مہینے بسر کئے تھے۔ موسم ٹھیک طور پر شروع نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ ہوٹل تقریباً خالی ہی تھا میں اُس کے کمرۂ قہوہ خوری میں

[illegible] آباد کشتہ تھا۔ الغرض میں نے جلدی کھانا تیار کرنے کے لئے حکم دیا اور اب کھا ہی رہا تھا کہ ایک عورت سیاہ کپڑے پہنے کمرے میں داخل ہوئی اور دور کے ایک میز پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک خدمتگار آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز درکار ہے۔ اس نے قہوہ کی ایک پیالی کے لئے کہدیا [illegible] میرے خیال میں اس نے اسے پہچانا نہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھ سے آہستہ [illegible] میں نے اس اثنا میں اپنا کھانا اٹھا کر ادھر دیکھا اور اس کی آنکھیں میری آنکھوں سے دوچار ہوئیں۔ وہ مجھ پر نظر پڑتے ہی میرے پیچھے آئی تھی۔ میرا کھانا فوراً ہی ادھورا چھوڑ کر [illegible] میں نے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہوں گردش کے چند ہی لمحوں بعد ایک خدمتگار میرے پاس آیا اور ایک چٹھی دیا جو اس نے لکھی تھی۔

"[illegible] ایک پتہ ہے۔ کان میں تھوڑا سا ایسا میں کو برج کہتے ہیں اور جہاں وہ کام کیا جاتا ہے [illegible] آپ چاہیں تو گرسٹن [illegible] آنے کی تکلیف کریں تو بہتر ہے آپ کے وہاں ملوں گا۔ ہم دونوں تنہا بات چیت کر سکیں گے اور کوئی تیسرا شخص نہ ہوگا۔ یہ معاملہ موت و حیات کا ہے۔"

[illegible] اپنے [illegible] کیا ہوں کہ [illegible] ہوں کہ [illegible] جگہ [illegible] بہت [illegible]

[illegible] ہے [illegible] چٹان کے [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] ملنے والے [illegible]

میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

اس نے کہا "اگر آپ نہ جائیں گے تو میں بھی جاؤں گی۔ میں اس طرح عمل کرنے سے گویا اپنے کو ایک بڑے خطرے میں ڈال دوں گی۔ پھر آپ میرے خطرے کے خیال سے بھی متاثر نہیں ہوں گے؟"

میں نے جواب دیا "آپ کے جانے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ برخلاف اس کے میرے جانے کی ضرورت ہے۔ مسٹر وارڈ سمجھے آپ کا فرض سمجھ میں نہ آئی [illegible] میں [illegible] کیوں [illegible] کرنے کا مستقل [illegible] کر رکھی ہیں۔ میں صرف اچھا ہی [illegible] کر سکتا ہوں اور وہ اس طریقہ پر [illegible]

بہتر سمجھو۔ پس آپ مجھے میری تقدیر پر چھوڑ دیجئے اور جو کچھ اس میں ہے ہونے دیجئے۔ میرا کام مجھے کرنا چاہیئے۔"

اُس نے جواب دیا "اچھا تو چھوڑ دیا ہی ہوگا جیسا میں نے کہا۔ آپ میری جان اور اپنی جان ہر دو کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ لیکن خیر میں سب کچھ کہہ چکی ہوں اور اب مجھے مزید کچھ کہنا نہیں ہے۔"

یہ کہکر وہ دروازہ بند کرکے کمرے سے باہر چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد میں اس امر میں سوچنے لگا کہ اس کے الفاظ اور اس کے لہجہ سے کیا مراد ہے۔ دل میں کہہ رہا تھا کہ میں اپنی سر پر کفن باندھ کر باہر نکل پڑا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ میں چلتے چلتے اور رکاوٹ پر چڑھتے ہوئے جانے لگا۔ میں تقریباً نصف میل چلا ہوں گا کہ پرانک اسٹاکر کو ادھر ادھر دیکھتا ہوا پایا۔ اُس وقت میرا دل متضاد خیالات سے پٹا جا رہا تھا۔ کبھی یہ سوچتا تھا کہ میں پرانک اسٹاکر سے سخت بیزار ہوں گا۔ کبھی یہ خیال کرتا تھا کہ کیا پرانک اسٹاکر کو درمیان میں لانے سے ایک خطرہ آشکارا کی موجود گی میں کمی ہو جائے گی۔ کبھی یہ سوچتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ پرانک اسٹاکر قطعاً شناسا نہ ہو۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ اس وقت اس کی مدد سے پرانک کی سیاہ مصیبت زدہ آنکھوں نے میرے دل پر قبضہ کر لیا تھا۔ یعنی مجھ کو ایک ایسی عورت معلوم ہوئی جو کہ مجھ پر بھروسہ کرتی تھی اور میں اس پر بھروسہ کرنا نہ چاہتا تھا کیونکہ میں اس پر بھروسہ کرنا کو پارٹ پر شبہ کرنا تھا۔

میں چلتا گیا اور حیرت میں تھا کہ پرانک اسٹاکر کہاں تک نمودار نہیں ہوا۔ اسی وقت میں عقب کے طرف کے درختوں سے پیچھے چلا تھا سیاہان مجھے یکایک خوف سے غلطاں پایا۔ یقیناً وہ کسی عورت کی چیخ کی سنسنائی دی۔ وہ آواز رات کی ہلکی ٹھنڈی ہوا میں پہلی اور دوسری مرتبہ آئی اور پھر اسکے بعد نہ آئی۔ یہ سن کر میں جس جانب سے آواز آئی اُس جانب دوڑنا شروع کیا اور وہ سرے لفظ میں پرانک اسٹاکر سے نکل گیا۔

اُس نے الفاظ ذیل کرخت اور زبان آواز میں کہے۔

"وہ لوگوں نے مجھے امتحان آپ کے مرغ و بیل کے سے فرضی عذر پر یہاں لا اتارا ہے؟"

مین نے قطع کلام کرکے کہا "کیا آپ نے کوئی آواز سنی۔ آواز یعنی کی جو ابھی آئی اور جو کسی مصیبت مین مبتلا عورت کی معلوم دیتی تھی؟"

اُس نے جواب دیا "نہین۔ مین نے کوئی آواز نہین سُنی۔ ہیڈ بات کیا ہے۔ تم بہت پریشان معلوم ہوتے ہو۔"

مین نے کہا "ابھی ایک آواز آئی۔ آپ سے کچھ دور سے۔ یہ آواز ایک عورت کی معلوم ہوتی تھی جو مبتلائے مصیبت ہو۔ پس کیا آپ کو یقین کامل ہے کہ آپ نے کوئی ایسی آواز نہین سنی؟"

اُس نے جواب دیا "یقیناً نہین۔ لیکن ایک اور لحظہ اور متوجہ ہو کر نہین سننا چاہیئے اگر بار دیگر کوئی ایسی آواز سنائی دے تو ہم کو چاہیئے کہ مدد کے لئے دوڑین۔"

چنانچہ ہم دونون خاموش اس طرح کھڑے رہے کہ ماہر علم جراثیم کا جسیم قدیمے اور سمندر کے بیچ مین تھا مگر کسی آواز نے سکوت شب کو نہ توڑا۔ رات نہایت تاریک و بالکل خموش تھی۔ چاند ابھی نہین نکلا تھا۔ صرف سمندر کی موجون کی آواز دور سے آتی ہوئی نہین سنائی دیتی تھی۔

لاک ہارٹ نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ تمہین غلطی ہوئی۔ یہان بہت سے ہندی پرندین غالباً تم نے کسی پرندکی آواز سُنی اور اُسے عورت کی آواز سمجھا۔ خیر۔ آواز کسی کی ہو۔ مجھے خوف ہے کہ ہم اب اور کسی مزید عرصہ تک اوس پر غور کرتے کھڑے نہین رہ سکتے۔ ہان۔ کیا تمہین معلوم ہوا نیلیان جو مین نے اپنے ساتھ لائین تھین وہ چرا لی گئین۔ لیکن میرے دشمن جو کوئی بھی ہون مین اون کے مقابلہ مین زیادہ چالاک ثابت ہوا۔ مجھے شرارت کا پہلے ہی سے شبہ تھا چنانچہ مین نے حقیقی سوا پہلے ہی پھینک دیا تھا اور اس کے بجائے سادہ شور با بھر رکھا تھا۔ لیکن خیر اب نہین کیا کرنا چاہیئے۔ یہ جگہ بالکل خیر محفوظ ہے اور میرے خیال مین یہان صرف ایک پولیس والا ہے۔"

مین نے جواب دیا "نہین چاہیئے کہ صبح تک یہان ٹھہرے رہین۔ لیکن۔ ہان۔ لاک ہارٹ مجھے ایک دردناک بات تم سے کہنی ہے۔ تمہارا معتمد۔"

اُس نے قطع کلام کرکے کہا "ویلنشیا وارڈ؟ اُس سے تمہارا کیا مطلب ہے تم اب اس کی یہاں فکر مت کرو۔ وہ لندن میں اسوقت صحیح سلامت ہوگی اور ہم صبح تک اگر ہشیاری سے کام کریں تو تمام سیڈم کے جتھے کو گرفتار کرلیں گے۔"

ہم چلتے چلتے گئے آہستہ آواز میں باتیں کرتے گئے۔ گاہ گاہ لاک ہارٹ کو میں نے دیکھا کہ وہ پیچھے مڑکر دیکھتا جاتا تھا اور کچھ مضطرب سا معلوم ہوتا تھا۔ رہا میرا تو میرے کانوں سے وہ چیخ اور عمزدہ آواز جاتی نہ تھی۔ بلکہ مجھے اب افسوس ہو رہا تھا کہ میں نے کاش اوسوقت ہی جبکہ پہلی دفعہ وہ آواز سُنی اُس کی طرف ذرا توجہ کے ساتھ کیوں نہ لگائی۔

ابھی ہم آگے چلے ہی جا رہے تھے کہ یکایک نشیب میں میری نظر ایک جھونپڑی پر پڑی جو گڑھے میں تھی۔ وہ درختہائے افتادہ سے قریب قریب محصور تھی۔

لاک ہارٹ نے کہا "چلو اُس پرانے گائف ہاؤس تک جائیں گے۔ وہ ایک عرصہ سے غیر آباد معلوم ہوتا ہے۔ وہاں ہم سب کی نظروں سے چھپے رہیں گے اور اطمینان کے ساتھ اپنے طریق کارروائی پر غور کریں گے۔"

اس پر میں فی الفور رضامند ہوگیا۔ میں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ اس وارڈ کی نسبت لاک ہارٹ سے کہوں گا۔ پس میں نے خیال کیا کہ وہاں مجھے اظہار واقعات کا اچھا موقع ملیگا۔

رفتہ رفتہ ہم درختوں کے تاریک سایہ میں آگئے۔ جونہی ہم یہاں پہونچے میری نظر ایک روشنی پڑی جو دیواروں کی ریخوں میں سے نکل رہی تھی۔ اس کو دیکھکر میں چھچک گیا۔

میں نے آہستہ آواز میں کہا "دیکھو مکان خالی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری موجودگی کا دشمن کو پہلے ہی سے گمان ہے۔ ہمیں واپس ہونا چاہیئے۔"

اُس نے نہایت ہی آہستہ آواز میں کہا "اب اس کا وقت نہیں رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہاں کوئی ہے مگر وہ ایسا فرد بشر ہے کہ جس سے تم ملنا پسند کروگے۔"

قبل اس کے کہ میں ایک قدم بھی پیچھے ہٹتا یا اپنے منہ سے کوئی آواز نکالتا اُس نے مجھے گھانس پر

گرا دیا۔ اُس کے بڑے بڑے ہاتھ زنجیر آہنی کی طرح میرے گلے کو دبا رہے تھے۔ اور اس نے گھٹنوں سے میرے سینے کو اپنے گرانڈیل قامت کا تمام وزن ڈالکر زمین میں دبوچا۔ اس فوری حملہ کی سختی نے اور اور اس ہیبت ناک تیقن نے کہ ویلنشیا وارڈ نے مجھے ایک دہشت ناک خطرے کی نسبت فی الحقیقت تنبیہ کیا تھا دنیز اس امر کے احساس نے کہ میں خود کسی خیشانہ سازش کا شکار ہوا ہوں مجھے بدحواس بنا دیا اور میری قوت مقابلہ کو زایل کر دیا۔ بے رحم ہاتھوں نے میرا گلا گھونٹ دیا۔ روشنی میری آنکھوں کے سامنے چرتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ مجھے موہوم طور پر محسوس ہونے لگا کہ میرا ساعت آخری آن پہونچا ہے۔ زمین میرے پاؤں تلے سے کھسکنے لگی اور اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہ رہا کہ کیا ہوا۔

جب میں ہوش میں آیا تو اپنے کو جھونپڑی کے اندر ایک بھدے میز پر پڑا پایا۔ میں نے ہلنے کی کوشش کی لیکن مجھے جلد معلوم ہو گیا کہ میں باندھ دیا گیا ہوں اور میرا منہ کپڑا ٹھونس کر بند کر دیا گیا ہے۔ اُس دھندلی روشنی میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ چار آدمی مجھکو گھیرے ہوئے ہیں اور یہ سب نقاب پوش ہیں۔ حاصل کلام مجھ پر بخوبی واضح ہو گیا کہ میں بالآخر مجلس کی چنگل میں پھنس گیا ہوں۔ میں اسی نیم غفلتی کی حالت میں تھا کہ دفعتہً اطراف کے مناظر کے خطرناک معنی بھی بدیہی طور پر مجھ پر منکشف ہو گئے تھے اور ایک مکمل نقاب پوش آہستہ سے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ آگے بڑھکر میرے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اس وقت میرا خون منجمد ہو گیا۔ کیونکہ وہ ہولناک طاقت اور شیطانی حسن سے مالا مال آنکھوں نے مجھ پر نظر ڈالی۔ میں نے ان آنکھوں کو اس کے قبل دیکھا تھا چنانچہ اب نقاب کے پردے میں بھی ان کو پہچانا۔ آواز جو وقت گفتگو سنائی دی وہ خود سیدم کو بھی ہی کی تھی۔ الفاظ بھی جو اُس وقت اُس نے کہے وہ میں نے انہی ہونٹوں سے چند سال قبل شہر نیپلز میں سنے تھے۔

جو حسب ذیل ہیں۔

"اس مجلس کے مفرور کی سزا صرف ایک ہے یعنی موت۔"

اس کے بعد فیصلہ واضح اور مختصر الفاظ میں بزبان اطالوی سُنایا گیا لیکن اس کے آخری الفاظ انگریزی زبان کے حسب ذیل تھے۔

... اس کا جسم نہ زمین پر رہے گا نہ سمندر میں بلکہ دونوں کے درمیان میں چپ جائیگا۔ اس فیصلے کے نافذ ہونے کے بعد منظر پر خموشی مرگ طاری ہو گئی۔ دو آدمیوں نے بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے مجھے ہاتھوں پر اٹھا لیا اور باہر لے گئے۔ ان میں سے ایک کی نسبت مجھے اس کے تن و توش وقد و قامت کے لحاظ کرتے یقین ہوا کہ وہ خود لاک ہارٹ ہے۔

اب یہ چھوٹی سی جماعت آہستہ آہستہ کاسپٹن بے کی جانب جانے لگی۔ مجھے اپنی کوئی امید باقی نہ رہی۔ میڈم کو بھی آخر کار جیتی اور میں ہارا۔ نیز میں دنیا کے چالاک ترین اور عالم ترین دشمن کا فی الحقیقت شکار بنا۔ لیکن لاک ہارٹ جس پر میں بھروسہ کیا تھا اور جس کا نام دنیا و سائنس میں مشہور تھا۔ اوس کی تعریف کے تو سب لوگ گانے گاتے تھے کیونکہ وہ اپنی فن دریافتوں کے باعث قوم کا ایک محسن تھا۔ مگر دراصل۔ میرا دماغ بھی خیال کرتے ہوئے چکراتا ہے۔ وہ میڈم کے حاشیہ برداروں میں تھا۔ یعنی مجلس ہفت ملوک کا ایک رکن تھا۔ اب مجھے میرا دام ملا کہ جس میں میں خود چلتا ہوا گیا تھا پورا پورا نظر آگیا۔ وہ اشتہار مجھے متوجہ کرنے کے لئے تھا۔ فرنس واٹر بک میں جس طرح جل وکھڑ بھیجا گیا اُن ذرایع کا پیدا کرنا میڈم کو بھی ہی کا حق تھا۔ لاک ہارٹ میرا زیور فریب دہانی تھا۔ اب مجھے افسوس ہوا کہ میں نے اس بہادر لڑکی کے کہنے پر کیوں توجہ نہ کی۔ جس نے درحقیقت اپنی جان میرے لئے خطرے میں ڈالا۔ وہ دو چغین اوسی کے منہ سے نکلی ہونگی۔ بلاشبہ وہ میرے پیچھے پیچھے آنے کی کوشش میں ہمارے جانستان دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہوئی۔ لاک ہارٹ نے خود ہی غالباً یہ کام کیا ہوگا کیونکہ وہی اس راستہ سے آتا ہوا مجھے ملا تھا جہاں سے کہ وہ آواز آئی تھی۔ خدا جانے اُس کی نسبت کیا فتویٰ صادر ہوا ہے۔

میرا دل اس وقت زور سے دھڑک رہا تھا۔ میرا دماغ چکرا رہا تھا اور میری آنکھیں پھرنے لگی تھیں۔ خیالات بالا کے مانند متوحش خیالات یکے بعد دیگرے آتے چلے جا رہے تھے۔ جب یہ حالت گزر چکی تو ایک دوسری حالت طاری ہوئی۔ دماغ اس قدر چکرانا شروع کیا کہ سب خیالات محو ہو گئے پھر یہ ابر بھی چھٹ گیا اور میڈم کا فتویٰ جو اس نے مجھ پر صادر کی تمام افق میں نظر آنے لگا۔

وہ یہ تھا۔

"اس کا جسم نہ زمین پر رہے گا نہ سمندر میں بلکہ دونوں کے درمیان ہوا میں رہ جائے گا۔" موت تو میری منتظر تھی اس میں شبہ نہ تھا لیکن ابھی مجھے یہ معلوم ہونا باقی تھا کہ کس طرح میرے جسم کو موت دی جائیگی۔

ہم ریت تک پہونچ گئے۔ یہاں سے نصف میل کے فاصلے پر میں نے ایک وحشی کشتی لنگر انداز دیکھی۔ پس معلوم ہوا کہ اس طریقہ سے میڈم اور اس کے حواشی یہاں آئے۔ لیکن لڑکی کہیں نہ تھی۔ یقیناً وہ اس پرانے گالف باس میں تو نہ تھی۔ پس معلوم نہ ہوا کہ انھوں نے اُس کا کیا حشر کیا۔

مجھے ایک چھوٹی کشتی میں اُٹھا کر ڈالا گیا۔ اور چار آدمی چپوؤں پر جا بیٹھے۔ میڈم کو لچی نقاب بدستور پہنے ہوئے کشتی میں اقامت گزین ہوئی اور کشتی چلائی گئی۔ لیکن یہ وحشی کشتی کی طرف نہیں لیجائی گئی بلکہ آدمیوں نے اس کو پھرتی کے ساتھ سفید کھڑی کی چٹانوں کے تلے کھینچا۔ جو ہمارے سروں پر سے اوپر کی طرف خوب بلند چلی جاتی تھیں۔ اوس وقت سمندر میں چڑھاؤ تھا اور موجیں بشکل ہلال چٹانوں پر ٹکرا کر بلند ہو رہی تھیں۔ ہم یکایک تیزی کے ساتھ ایک چٹان کے اطراف گھیر لئے اور آدمیوں نے چپو میں چلا کر کشتی کو ایک لب چٹان کے تلے سے بسرعت گزران کر کہوؤں میں سے جو اس ساحل پر بکثرت واقع ہیں ایک کہو میں پہنچا دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ میں اپنی قبر میں داخل ہو رہا ہوں۔ یہاں چپو والوں میں سے ایک شخص نے ایک مشعل جلائی اور اس کی روشنی سے میں نے پانی پر کسی چیز کو تیرتے ہوئے دیکھا۔ یہ ساگوانی موٹے ڈنڈوں کو ملا کر باندھا ہوا ایک چوکھٹا تھا۔ اس کے بالکل اوپر اس مکان نما کہو کی چھت سے ایک زنجیر لٹک رہی تھی۔ اس زنجیر کے سرے پر ایک آہنی طوق لگا ہوا تھا۔

فوراً ہی بغیر ایک لفظ کہے اون بدمعاشوں نے مجھے اس لکڑی کے چوکھٹے کے اوپر سیدھا کھڑا کر دیا اور ایک مضبوط رسی سے میرے پاؤں کو اُس کی وزنی لکڑیوں سے باندھ دیا۔ دوسرے آدمی نے میرے گلے میں طوق اپنی کمٹ سے پہنا دیا اور اس کے بعد کشتی کو کہو سے ہٹا لیا گیا جب وہ یہ کر چکے تو میں نے صاف طور پر لاک ہارٹ کی آواز میڈم کو لچی سے یہ کہتے ہوئے سنی۔

"دوسری کشتی تیار ہے۔"

میڈم نے پوچھا "وہ کتنی دیر تک تیرتی رہ سکیگی ؟"

جواب ملا "دو تین گھنٹوں تک۔ ہم اس کو کشتی کی طرح باندھ دینگے اور ۔۔۔"

اسی وقت کشتی کرنے کو طے کرلی اور مجھے باقی کا بقیہ سنائی نہ دیا۔ میں ایک دو لمحوں تک اس پر غور کرتا رہا۔ لیکن ان خطرناک واقعات نے جو مجھے پیش آئے میرے خیالات کو پریشان کر دیا۔ اور یہ خیالات بہت جلد اپنی ہی ہیبت ناک حالت پر غور کرنے کو مجتمع ہو گئے۔

اوپر تو میری گردن کہو کے چھت کو لگی ہوئی زنجیر سے جکڑی ہوئی تھی۔ نیچے میرے پاؤں سا گوانی کندوں سے مضبوط باندھ دیئے گئے تھے۔ چنانچہ اب میری نسبت جو ہشتناک فیصلہ صادر ہوا تھا اس کے خبیثانہ معنی میری سمجھ میں آئے۔ جب سمندر کا چڑھاؤ اتر جائیگا تو لکڑی کے وزنی کندوں کا تمام وزن میرے جسم کے سر سے نیچے کے حصہ کو آہستہ آہستہ نیچے کھینچتا جائے گا۔ زنجیر جو میری گردن کو جکڑی ہوئی ہے وہ مجھے اوپر رکھے گی اور کندوں کی کشش کے خلاف عمل کرے گی یعنی مجھے نیچے جانے نہ دیگی۔ پس ایک طاقت کے اوپر روک رکھنے اور ایک طاقت کے نیچے کھینچنے کی کوشش کا اثر میرے جسم پر اس طرح پڑے گا کہ میں میرے فتوے کے الفاظ کے بموجب "نہ زمین پر رہوں گا نہ سمندر میں بلکہ دونوں کے درمیان چرجاؤں گا"۔ اس دہشتناک نتیجہ کی ہیبت نے میری تمام قوتوں کو مسلب کر دیا اور میں اس طرح کھڑا رہا گویا کہ ابھی سے مر چکا ہوں۔ البتہ ہلکی موج جو غار میں داخل ہو کر تختہ کو کبھی اٹھاتی اور کبھی پٹھاتی تھی تو میرا جسم بھی اس کے ساتھ نیچے اور اوپر ہوتا تھا۔

اب چاند کچھ اوپر آیا اور اس کی زرد کرنیں اپنی ساحرانہ روشنی کو لیکر میرے قید خانے میں گھس پڑیں۔ چاند جو کہ ناظم مدوجزر ہے آج کی شب اپنے کام کا آپ ہی گواہ بننے والا تھا۔ مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ اب کتنے عرصہ تک میری زندگی اور ہے۔ غالباً لاک ہارٹ نے جب مجھے نیچے گرایا تو مجھ پر کوئی ذو معنی لگائی کیونکہ میرا دماغ کم و بیش اس وقت بھی چکرا ہی رہا تھا۔ تاہم رفتہ رفتہ ٹھنڈی ہوا نے جو میرے بھرکے اندر بہتی تھی مجھے تر و تازہ بنایا اور میں اپنے پوزیشن کو زیادہ وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے قابل ہوا۔ میں نے اب دیکھا کہ زنجیر کم از کم ایک دو انچ ڈھیلی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ بلیس نے اپنے

نظام کو طوائف دنیا کا انتظام کر لیا تھا۔ فطرتاً میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا رہائی کی کوئی صورت ہو سکتی ہے۔ جب مجھ پر اپنی بے بسی پوری طرح منکشف ہو گئی تو مجھے اپنی مایوسی پر ایک عجیب ہنسی آئی۔ تاہم مجھ پر ایک پرجوش و مجنونانہ خواہش یہ ہوئی کہ مس وارڈ پر بھروسہ کر کے فرار کی کوشش کروں۔ میں نے یہ مصیبت اپنے پر وارد کی ہے لہٰذا اس کی ادا کے لئے تو یہی کم از کم اپنے کو آزاد کرانے کی کوشش کیجائے تاکہ اپنی مجرمانہ ترک کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ اس خیال نے میرے دل میں ایک ہیجان پیدا کی اور میری دماغی قوتوں کو پوری طرح بیدار کر دیا۔ اس کی یہی قسمت کا فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ لیکن کس طرح اور کب مجھے یہ بہت کم معلوم تھا۔ بہ صورت موت تو یقینی تھی۔ پس اگر میں کسی طرح بچ نکلوں تو شاید اس کو بھی بچا سکوں۔

مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اس کو آزاد کرنا ہی میرا اس دنیا میں صرف ایک باقی ماندہ کام رہ گیا ہے مگر اس کو سرانجام دینے کے لئے جب خود آزاد ہونا ضرور تھا میرے ہاتھ اگرچہ میری پیٹ کے پیچھے باندھ دئے گئے تھے لیکن انہیں مضبوطی کے ساتھ باندھا نہیں گیا تھا۔ کیونکہ یہ میرے خاتم بخوبی جانتے تھے کہ یہ مضبوطی غیر ضروری ہے اس لئے کہ میں طوق آہنی کے باعث جو میری گردن کو جکڑی ہوئی تھی اور قدر نہیں جھک سکتا تھا اور اپنے ہاتھوں کو چھڑا سکوں اور نہ میں اپنے جسم کو اوپر نیچے کو پکڑے چڑھا سکتا تھا کیونکہ میرے پاؤں لکڑی کے چوکھٹے میں مضبوط کسے ہوئے تھے اور اگر ایسا کر بھی سکتا تو یہ کوشش انتہائی شدید تکلیف دہ ہوتی۔ مجھ کو ضرور اس سے باز آنا پڑتا۔ تاہم میں نے عزم مصمم کر لیا کہ اگر ہو سکے تو اپنے ہاتھوں کو آزاد کرانا چاہئے اور وقت کے بعد جب میں نے وہ رسیاں کھولیں جو میرے پنجوں کو باندھی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد ہی میں نے اپنے ہونٹ کو پکڑ کر فوراً ہٹایا اور اس سے مجھے لحظہ بھر [illegible] محسوس ہوا۔ میں نے اپنے ہاتھ بلا کسی نتیجہ کے پھیلائے۔ مگر اپنے دل میں سوچا کہ کیا ان سے کوئی امداد نہ ملے گی۔ اس موقع پر میری طویل الوصف علم حکمت کی تربیت نے مجھے سائنٹیفک طور پر معاملات پر غور کرنے میں مدد دی۔ نیز اس امر کے علم نے کہ میری زندگی پر گمان غالب کسی اور کی زندگی منحصر ہے میری کوشش کو نقطۂ انتہائی پر پہنچانے میں مہمیز کا کام دیا۔ میں دریا کے چڑھاؤ کو روک نہیں سکتا تھا اور نہ طوق آہنی کو اپنی گردن سے علیحدہ کر سکتا تھا نہ اپنے پاؤں کو لکڑی کے چوکھٹے سے جدا کر سکتا تھا

لیکن تاہم ایک چیز عدا امکان میں تھی۔ مگر سوال یہ پیدا ہو رہا تھا کہ کیا ایسے ذرایع بہم ہو سکیں گے جن سے وہ ممکن العمل بنے۔ اس خیال کے دل میں آتے ہی میں پریشانی کے مارے سرد پڑ گیا۔ خیال یہ تھا کہ کیا میں کسی ذریعہ معلوم کی مدد سے لکڑی کے چوکھٹے کو میرے سر کے اوپر کی دھیلی زنجیر سے پیوست کر سکتا ہوں تاکہ یہ موسل بجائے میرے جسم کے خود اس تناؤ کو برداشت کرے جو چڑھاؤ کے کم ہونے کی صورت میں پیدا ہوگا اگر یہ ممکن ہو جائے تو اس سے کسی امداد کے پہنچنے تک کچھ وقت مل جائے گا۔ مگر یقیناً یہ کام ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ کیوں کہ میں اپنے ہاتھوں کو لکڑی کے کندوں تک پہنچا نہ سکتا تھا۔ بہرحال میں نے کوشش کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اگر چہ یہ کام بہت وقت طلب معلوم ہو رہا تھا لیکن چپ چاپ بلا کوشش کئے اپنے خاتمہ کا انتظار کرتے رہنے سے تو یہ بہر صورت بہتر تھا۔ چڑھاؤ ہر لحظہ کم ہوتا جا رہا تھا اور بدیں وجہ ہر لحظہ میرے کام کو زیادہ دشوار بناتا جا رہا تھا کیونکہ یہ زنجیر کی ڈھیل کو کم کرتا جاتا تھا۔

میں نے جلدی سے اپنے چمڑی کمربند کا بکسوا کھولا اور اس کے سرے کو اون رسیوں کے نیچے داخل کرنے کی کوشش کیا جو کہ میرے پاؤں کو باندھی ہوئی تھیں۔ لیکن میری کوشش بیکار ثابت ہوئی کیونکہ میں خوب جھکنے پر بھی رسیوں تک پہنچ نہ سکا۔ اب مجھے یہ خیال آیا کہ کوئی بڑی موج جب لکڑی کے چوکھٹے کو ابھار دیگی تو اوس وقت میں غالباً کمربند کو رسی کے نیچے پھنسا دے سکونگا۔ اس خیال کے آتے ہی میں جس قدر جھک سکتا تھا اس قدر جھک کر تیار اور موقع کا منتظر کھڑا رہا۔ یہ قیمتی وقت جلد آیا۔ میں نے یکایک محسوس کیا کہ ملکہ نیچے کھانچے جا رہا ہے چنانچہ میں اپنی گردن بچانے کی غرض سے سیدھا ہو گیا اور جب دوسری موج نے چوکھٹے کو اٹھا کر بلند کیا تو میں فوراً جھک گیا اور اس کے نکلوانے کے قبل تھے کو رسی کے نیچے سے بکسوے میں سے خارج کر دیا۔

اب دوسرا کام یہ تھا کہ تھے کو اپنے سر کے اوپر کی زنجیر سے کسی طرح پیوست کیا جائے۔ میرے پاس ابتک وہ ڈوری تھی جس سے میرے پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ اس ڈوری کے ایک سرے کو میں نے [illegible] مضبوط باندھ دیا جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ اسقدر لمبا نہیں ہے کہ تھے تک پہنچ سکے۔ پس میں نے اپنی گردن سے اپنا مضبوط ریشمی رومال کھولا اور اس کو ڈوری سے باندھ دیا۔ اس طرح میں نے بالآخر

تھے اور ڈوری کو ملا دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب میں نے اپنی نجات کے لئے بنائی ہوئی ڈوری کا معائنہ کیا تو مجھے خوف ہوا کہ یہ بہت کم زور ہے۔ جوں جوں اس پر لکڑی کے چوکھٹے کا وزن پڑتا جائے گا تو اسمیں تناؤ زیادہ ہوتا جائیگا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کے اوپر کی زنجیر پکڑ لی تاکہ جب جون علوم ہوا کہ اس توسّل کے ٹوٹتے ہی میرے ہاتھوں پاس قدر بار پڑ جائیگا کہ میں ان سے ایک منٹ بھی اپنا اور چوکھٹے کا وزن تھام نہ سکوں گا اور مجھے مجبوراً زنجیر چھوڑنی پڑے گی اور اس کے چھوڑتے ہی فوراً میرے گلے میں پھانسی پڑ جائے گی۔

وقت نہایت دہشت سے گذرتا گیا حتیٰ کہ چڑھاؤ آہستہ آہستہ کم ہونے لگا۔ ریشمی رومال تننا شروع کیا اور شیشے میں ہر موج کے گھٹاؤ پر کراکر کی آواز آنے لگی۔ مجھے صاف یقین ہو گیا کہ چند منٹوں کے بعد یہ ڈوری ضرور ٹوٹ جائیگی اور اس کے بعد یہ اغلب ہو جائیگا۔ چنانچہ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری موت کی گھڑی آ چکی۔ سیڈرم مینک اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی اور میں ہار دیا۔ لیکن یہ کیا ہوا؟ یہ زور کی آواز کہاں سے آئی اور میں کیونکر ہاتھ پاؤں پھیلائے چوکھٹے پر گر پڑا؟ ایک نظر میں مجھے معلوم ہو گیا کہ واقعہ کیا ہوا۔ حقیقت یہ تھی چٹان کے اندر دھنسایا ہوا آہنی حلقہ مجھے پھانسی دینے کے لئے جس قدر وزن درکار تھا اُس کے برداشت کرنے تک تو کافی طور پر مضبوطی کے ساتھ یہ چٹان میں پیوست تھا لیکن جب اسپر میرے وزن کے علاوہ لکڑی کے وزنی کندوں کا بھی وزن پڑ گیا۔ کیونکہ اب یہ کندے پانی سے باہر اوپر ہو چکے تھے۔ تو وہ چٹان سے باہر نکل پڑا۔ یہ بیشک ایک عجیب و غریب طرح کی رہائی ہوئی ورنہ مجھے یقین ہوا تھا کہ رسی اور ایک لحظہ میں ٹوٹ جائے گی۔ اب بدترین خطرہ تو رفع ہو گیا لیکن تب بھی میں مصیبت میں بدستور پھنسا رہا۔ تاہم میں اپنے پاؤں کو فوراً رسی کھولکر چھوڑ دیا اور طوق آہنی کو معہ حلقہ نجیر آہنی کے گلے میں ویسا ہی رہنے دیا۔ مجھے یہ دریافت کر کے خوشی ہوئی کہ اب چڑھاؤ کا تناؤ میرے لئے موجب امداد ہے کیونکہ یہ ریتیلے ساحل تک جا پہنچنے میں میری معاونت کرے گا۔

مختصر یہ کہ میں ٹکراتے ہوئے اور غوطے لگاتے ہوئے اور کبھی کبھی گردن بھر پانی میں سے گزرتے ہوئے بالآخر ساحل تک پہنچ گیا اور وہاں خستہ و ماندہ ہو کر کانپتا ہوا پڑا رہا۔

اس وقت اگر چیکے گہرا ابر بلند ہو کر چاند کو چھپا دیا تھا۔ مگر میں لڑکھڑاتا ہوا پاؤں پر کھڑا ہوا
اور سمندر کی طرف گھور کر دیکھنے لگا کہ کس وارڈ کہاں ہے۔ اس کو بچانے کے لئے جانا میرا اب فرض
اولین تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی لانبی زنجیر ہاتھ میں اٹھائی اور پہاڑ کو کے کر ایک راہ
پہاڑ سے دوڑتے ہوئے چٹان کی چوٹی پر پہونچا۔ میرا قصد تھا کہ بعلت ممکنہ پتھریلے زاروں سے گذر کر
فرش واٹر پہونچوں مگر میں تقریباً دو سو گز چٹان کی چوٹی پر چڑھا ہوں گا کہ مجھے ایک آدمی ملا۔ میں اُس کے پاس
تیزی سے پہونچا اور مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ وہ ساحل کا چوکیدار تھا۔ اُس سے میں نے فی الفور اپنا
قصہ بیان کیا اور ثبوت میں اپنے جسم پر کی مقطر پوشاک اور گلے کی زنجیر آہنی دکھلائی۔

وہ آدمی میرا قصہ سن کر ششدر رہ گیا اور مجھے نہایت ہی حیرت سے بلکہ خوف سے گھورنے لگا۔
اُس نے کہا "اچھا صاحب۔ تو آپ کے خیال میں وہ نوجوان عورت بھی اسی قسم کی مصیبت
میں مبتلا ہے؟"

جواب میں میں نے میڈم کو لیجی اور لاک ہارٹ کی وہ گفتگو دہرائی جو میں نے سن پائی تھی۔
آدمی نے کہا "تب تو انہوں نے اوس کو کشتی میں ڈالکر چھوڑ دیا ہوگا تاکہ وہ چڑھاؤ کے ساتھ
بہتی رہے۔ پس چڑھاؤ تو اب کم ہوتا جا رہا ہے اور ہوا جو کچھ ہے وہ مشرق کی طرف سے ہے۔ میں بیس سال سے
یہ سے یہاں چوکیدار ہوں لیکن اس کے قبل کوئی ایسا قصہ میرے کان میں پڑکر میرے لئے
ب برکت نہیں ہوا۔

میں نے کہا "اب پہلے ہمیں یہ چاہیئے کہ اُس کی جان بچائیں۔ پس بتلاؤ کہ زود ترین طریقہ کشتی
حاصل کرنے کا کونسا ہے۔ اگر کچھ کرنا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ ایک منٹ بھی ضایع نکریں۔"

آدمی یہ سن کر لحظہ بھر بغیر کچھ بھی زبان سے کہے کے سوچتا رہا۔

آخر کار اُس نے کہا "ایک صاحب موسم گرما بسر کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انکا نام
کپتان اولڈہام ہے اور ان کی وخانی کشتی خلیج میں ادہر کی طرف کھڑی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ ایسی شدید
ضرورت کے کام کے لئے اُس کو بھیجنے کی اجازت دیویں۔ [illegible] سے کھینچنے کی کشتی تو بے سوچے نیز کپتان اولڈہام کے

عرشہ کشتی پر متبسم روشنی بھی ہے۔"

مین نے پوچھا "کیا وہ کشتی ہی مین اس وقت ہین؟"

اُس نے جواب دیا "ہان جناب۔ وہ آج کی شب عرشۂ جہاز پر ہی سو رہے ہین کیونکہ وہ ابھی سمندر یا سے آئے ہوئے ہین۔ پس اسوقت قسمت آپکی حامی ہے۔"

مین نے کہا "اچھا۔ اُسی کو لینگے۔ چلو۔ ہمین ایک منٹ ضایع نہ کرنا چاہیئے۔"

پس ہم خلیج کا راستہ تیز چال سے طے کرنے لگے۔ اور چند منٹون کے بعد مین اور میرا دوست دونون کپتان اولڈہام کی دخانی کشتی کی جانب جانے لگے۔

جب ہم وہان پہونچے تو میرے ساتھی نے کشتی کے نگہبان کو سلام کیا اور جب ہم سیڑھی چڑھنی شروع کیے تو خود مالک صاحب بھی نمودار ہو گئے۔

مین نے اُن سوداگر چوکیدار ساحل کے روبرو پھر اپنا عجیب قصہ دہرایا۔ چنانچہ میرے الفاظ کا زور اور میرے گلے کی زنجیر نے انھین اطمینان دلا دیا۔

اس بوڑھے جہازی نے مارے جوش کے جس کے باعث اس کی آنکھین سر سے باہر نکل پڑی تھین کہا "تو کیا یہ لڑکی نے تمہارے لیے اپنی جان خطرے مین ڈالی۔"

مین نے جواب دیا "ہان اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور مین نے اسکے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا۔ یعنی اوس پر رحم کرنے سے انکار کرتا رہا۔"

اُس نے کہا۔ "تو پھر تمہارے پاس یہ خیال کرنے کی کافی وجہ موجود ہے کہ انہون نے اس کو ایک سوداگر کشتی مین سوار کروا کے چھوڑ دیا ہوگا۔"

مین نے کہا "مجھے بھی خوف ہے کہ انہون نے ایسا ہی کیا ہوگا۔ تاہم مین چاہتا ہون کہ بلا تاخیر یک لمحہ اس خلیج کو پوری طرح دیکھ ڈالون۔"

اُس نے جواب دیا "ایسا ہی کیا جائیگا مگر یا اللہ۔ مین نے کبھی ایسی خبیثانہ بیرحمی کی داستان نہ سُنی تھی۔"

وہ مڑا اور اس نے بآواز بلند اپنے احکام انجیز کو اور ملاحوں کو جو پہلے ہی سے تعمیل کرنے کو تیار ہو رہے تھے سنائے۔ انکی تعمیل میں کمسنہ جلدی سے کام لگ گیا۔ میں متجسس معرفت کو درست کرنے میں مصروف ہو گیا اور سطح اپنی ہر لحظہ بڑھنے والی بے صبری پر قابو کر سکا روشنی مذکور کو شہزادہ امیر البحری کے تازہ ترین نمونہ کی پا کر مجھے اطمینان ہوا۔ یہ وہ نمونہ کی متجسس روشنی تھی جو ہر سو برس کے وقفہ کے بعد استعمال کیا کرتے ہیں۔ ماہ صفر میں چاند غروب ہو چکا تھا اور تاریکی خوب چھا گئی تھی لیکن یہ روشنی ایسی تھی کہ اس کی موجودگی میں سطح دریا کا ایک دفعہ سادھ بھی جو ایک میل کے اطراف میں کہیں ہو نظر سے پوشیدہ نہیں رکھتا تھا۔

میں آگے بڑھا اور روشنی کو سامنے بڑھا کر پکڑ لینے والے آدمیوں کو لگا رہا تھا۔ اس کے دس منٹ بعد ہم سب کھلی دریا میں نکل گئے۔ میں نے اس بڑی روشنی کو اپنے سامنے ادھر ادھر گھمانا شروع کیا۔ دو ملاح ہر دو طرف متعدی کے ساتھ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو گئے اس طرح ہم چکیم بینڈس کے پار چلے گئے لیکن ابھی کچھ نظر نہ آیا۔ اب کپتان اور ناخدا نے جو کہ چپاک ہاتھ میں لئے ہوا تھا کشتی کو کسی دوسری طرف موڑ دیا اس پر بھی کئی میل گھوم گئے لیکن کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ مایوسی کا سا عالم چھانے لگی اور مجھے خیال آنے لگا کہ اگر وہ لڑکی مر جائے تو میں مارے شرمندگی کے سر اٹھا سکوں گا۔ میں ان خیالات ہی میں تھا کہ ایک آدمی نے کہا۔

"صاحب۔ ایک ہلکی کشتی بائیں جانب کی شہتیر کی طرف ہے۔ کہاں کا رخ سیدھے جانب کیا جائے۔"

اس پر خالی کشتی کو پوری تیزی کے ساتھ چلانے کا حکم دیا گیا چنانچہ تھوڑی دیر میں ہم نے دیکھا کہ وہ خالی کشتی ایک ہلکی سی ناؤ کی طرف جا رہی ہے جو خالی معلوم ہوتی ہے اور دھڑا دھڑ بھری جا رہی ہے جس کا ایک بادبان کھلا ہوا ہے۔ وہ کشتی دریا کے بیچ میں جا رہی ہے۔ اس کو دیکھکر میرے دل میں بہ سوالات پیدا ہوئے۔ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ کیا اس کی روح حقیقت ناخدا ہے یا کیا ہم اس کی جان بچانے کیلئے وقت پر پہنچے؟

قصہ کوتاہ ہماری خالی کشتی ناؤ کی طرف بڑھائی گئی۔ ایک چھوٹی ناؤ [illegible] اور [illegible] کہ یہ دراصل میں اور دیکھا تو [illegible] بیٹھ گئے اور ہم نے [illegible] قوت کے ساتھ اس کو چلا کر [illegible] تک لے گئے [illegible] میں ایک عورت کا جسم ہے جس دستگیری [illegible] تھا۔ اس کا سر صرف پانی سے اوپر رہ گیا تھا اور وہ مردے کی سی نظر آتی [illegible] اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالنا یہ بتلانے کے لئے کافی تھا کہ وہ کون تھی۔ میں نے اپنے دل سے پھر سوال کیا۔ کیا [illegible] وقت پر پہنچ سکے ہیں؟

مگر ہم اب عملی کام کی طرف رجوع ہو گئے۔ چنانچہ ہم نے دوربین سے غریب لڑکی کو کشتی سے باندھ دینے کا حکم دیا تھا کاٹ ڈالیں اور اس کو اٹھا کر اپنی کشتی میں لے گئے۔

مین نے ایک آدمی سے کہا "ناؤ کو ساتھ کھینچے لے چلو۔ شاید ہمین اس سے ایسا ثبوت ملجائے جو ہمارے کام کا ہو"
اس کی تعمیل بہمت کیگئی اور ہم بالآخر فرنچ ڈنکرک واپس جانے لگے۔

لیکن افسوس ہے کہ مجھے جس بات کا خوف تھا وہی درپیش آئی۔ مین بعد از وقت پہونچا۔ ویلنشیا ڈنکرک جانے کے لئے جس قدر کوشش کیا کرتی بنی گیگی لیکن وہ جانبر نہ ہوئی۔ مسدمہ اور سردی ہر دو اُس کے حق مین مہلک ثابت ہوئے اور اس طرح میرتی کو خشین اُس کی نسبت بے سود ہوئیں جس نے میرے لئے اپنی جان خطرے مین ڈالی اور بالآخر کھو بیٹھی۔

مین دوسرے دن علی الصباح ڈوفریر کو تار دیا اور وہ دوپہر مین فرنچ واٹر پہونچا۔ اُس سے مین نے اپنی غیر معمولی و خطرناک مہم بیان کی۔

اس کے بعد ہم نے نہایت احتیاط کے ساتھ کشتی کا معائنہ کیا۔ ہمین اس وقت میڈم کی خبیثانہ دیے رحمانہ سکیم بوضاحت معلوم ہوئی۔ کشتی کی تہ مین ایک سوراخ کیا گیا تھا اس طرح سے کہ اس کے ڈوبنے مین چند گھنٹے صرف ہون۔ لیں منشا یہ تھا کہ ویلنشیا بھی آہستہ آہستہ ماری جائے کشتی کے اوپر فانی چھوٹے جہاز کا نام نہ تھا جس سے وہ متعلق تھی۔ یہ اس قدر احتیاط کے ساتھ مٹایا گیا تھا کہ میڈم کے خلاف کسی قسم کی شہادت ہمہ نہ پہنچ سکتی تھی۔

## (۸)

## رازِ کمرۂ مستحکم

اسی سال کے موسم بہار کے آخری حصہ مین میڈم کو پھر ایک بار دیگر لندن مین واپس آئی۔ لاک ہارٹ کی گرفتاری سا وارنٹ اجرا ہو چکا تھا لیکن وہ یقیناً بھاگ کر ملک سے باہر کہین چلا گیا تھا۔ میڈم علی حالہ محفوظ و مصئون طریقے پر اپنی غیر مغلوب بدمعاشی سے کام لینے کے لئے آزاد تھی۔ ہمارا یقین واثق تھا کہ میڈم ہماری بربادی کے لئے کوئی نہ کوئی جال ضرور تیار کر رہی ہے ہمارے حق مین تسلی بخش و اطمینان دہ نہ تھا۔ ڈوفریر نے اور مین نے اپنے آیندہ کے امکانات پر مایوسی کے ساتھ غور کرنے مین کچھ کم وقت صرف نہین کیا۔

اواخر اکتوبر مین ایک شام کو مین اپنے دوست ڈوفریر کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے گیا۔ جس وقت مین اوس کے علاوہ نیز کل دوستی مین معروف تھا۔ یہ نیز فراق وقت کے مطابق آراستہ تھا اور اس پر تین آدمیون کا کھانا چنا گیا تھا۔

جب میں کمرے میں داخل ہوا تو میرے میزبان نے مجھ سے کہا کہ "ایک غیر متوقع مہمان کھانا کھانے کیلئے آنیوالے ہیں تم تمباکو نوشی کے کمرے میں آؤ۔ وہ کوئی دم میں یہاں آجائینگے۔"

میں ڈفریں کے پیچھے گیا جس نے آخر میں دروازہ بند کر لیا۔

وہ پھر یوں کہنا شروع کیا کہ "مجھے آپ سے جلد سب واقعات کہہ دینے ہیں۔ نیز مجھے آپ کو یہ بھی کہہ دینا ضروری ہے کہ آپ اس معاملہ میں میرے حسب مشورہ کام کریں۔ میں نے ٹاکر سے مشورہ کیا ہے اس کا بیان ہے کہ یہی ایک طریقہ ہمارے لئے مناسب ہے۔"

میں نے قطع کلام کر کے کہا "مجھے منظور ہے۔"

ڈفریں نے بسلسلۂ کلام سابق کہا کہ "جو صاحب آج کی شب یہاں آنے والے ہیں ان کا نام مارس کالٹن ہے۔ ان کی ماں یونانی النسل تھی لیکن ان کا باپ ایک قدیم خاندانی انگریزی خاندان کا فرد تھا۔ اس کو اپنے باپ کے ترکہ میں بمقام نارفک ایک جگہ کارکیسل نامی ملی ہے۔ لیکن چونکہ مالک سابق نے گھوڑ دوڑ میں بہت سا پیسہ کھویا ہے پس مالک حال نے بحیثیت سوداگر جواہرات رائیگاں گشتہ دولت کو پھر کمانے کی کوشش کی ہے۔ چند سال قبل میں اس سے شہر اتھنز میں ملا تھا اور اب وہ میرے خیال میں یا کم از کم بقول اپنے یورپ کے متمولین میں سے ہے۔ اس مجھ سے بلفعل کاروباری ملاقات کی اور دوران گفتگو میں ضمناً میڈم کو لچی کا ذکر کیا۔ میں نے جب اس کو ذرا باتوں میں لگایا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس کے متعلق بہت کچھ جانتا ہے لیکن ان کے حقیقی تعلقات کیا ہیں اس سے میں واقف نہیں ہوں۔ میں نے نہایت احتیاط سے کام لیا اور اپنا مطلب ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور بعد غور مزید میں نے یہ تصفیہ کیا کہ آج کی شب اس کو یہاں کھانا کھانے کے لئے مدعو کروں تاکہ تم ہم دونوں اس سے بات چیت کر سکیں۔ میں تو سب پہلوؤں پر باحتیاط غور کرنے سے اس نتیجہ کو پہنچا ہوں کہ ہمارے لئے میڈم کی نسبت اپنے معلومات کا کچھ اظہار کرنا ہی بہتر ہوگا۔ اگر ہم اظہار معلومات کریں تو ہمارے منصوبے ظاہر ہو جائیں گے اور ہمارے سکوت اختیار کرنے سے ہمیں میڈم کے ارادوں سے واقف ہو جانیکا بہتر موقع ملیگا۔ بس کیا تم بھی میری رائے سے متفق ہو؟"

میں نے جواب دیا "یقیناً ہمیں چاہیئے کہ کارلٹن کو میڈم کے خصائل سے آگاہ کریں۔"

ڈفریں نے یہ سن کر بے صبری کے ساتھ کندھے چڑھائے اور کہا "نہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے ہمیں

یہ کھیل تو اب کئی دفعہ کھیل دیکھا اور تم بھی بخوبی واقف ہو کہ اس کا نتیجہ ہمیشہ کیا نکلتا رہا۔ تم اعتماد رکھو کہ ہم اپنی خاموشی سے ہی اُس کے اور اپنے دونوں کے مقاصد بخوبی حاصل کر سکیں گے۔ کارلٹن اب اپنے مقام پر ہی رہا کرتا ہے لیکن ہمیشہ لندن آیا جایا کرتا ہے۔ اب سے دو سال قبل اُس نے ایک انگریزی لیڈی سے شادی کی جو ایک اطالوی شخص کی بیوہ تھی۔ میرے خیال میں انھیں ایک لڑکا بھی ہے لیکن اس کا مجھے کامل یقین نہیں ہے۔ مجھے تو وہ نہایت ہی عمدہ آدمی دکھائی دیتا ہے۔ اور میں اس کی عورت کو ایسا خاوند پانے میں خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ مگر دیکھو مجھے اس کے تالی کی آواز آرہی ہے۔ اب چلو دوسرے کمرے میں جائیں۔"

چنانچہ ہم دوسرے کمرے میں گئے اور ایک لحظہ کے اندر وہاں کارلٹن بھی آداخل ہوا۔ ڈوفریے نے جھک کر اُس سے مصافحہ کیا اور دوسرے لحہ میں ہم سب کھانا کھانے کے کمرے میں گئے۔ کارلٹن ایک خوبصورت اور وجیہ بھاری سا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ پونانیوں کا سا تھا لیکن اس کا ڈیل ڈول انگریزوں کے مماثل تھا۔ اُس کی آنکھیں سیاہ۔ لانبی اور کسی قدر تنگ تھیں اور سوائے اس حالت کے کہ جب اُس کو چوکایا جائے ہمیشہ مائل بخواب دکھائی دیتی تھیں۔ اس امر کے دریافت کرنے کے لئے صرف ایک ہی نظر کافی تھی کہ اسکے خونہیں جان بل یعنی انگریزوں کے ضبط کے ساتھ مشرقی آتشیں کی آتش بھی مخلوط ہے۔

جوں جوں دوران طعام بڑھتا گیا گفتگو گرم و پُر لطف ہوتی گئی۔ کارلٹن اچھی طرح بات چیت کرتا تھا چنانچہ اس موقع پر اُس نے ڈوفریے کی ایماء اُن کی سابقہ ملاقات کے بعد جو واقعات اپنی زندگی میں گذرے اختصاراً کہہ سنائے۔

اُس نے کہا "میں نہایت ہی خوش قسمت رہا ہوں۔ اگرچہ جواہرات کا بیوپار۔ آپ جانتے ہونگے۔ بہت ہی پرخطر بیوپار ہے لیکن میری ابتدائی تعلیم نے مجھے اپنی تجارت کے کنزو دقایق سے بخوبی واقف کرا دیا اور اب میں اپنا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتا ہوں۔ غالباً کوئی بیوپار ایسا نہیں ہے جس میں وظائف اس قدر کام میں لائی جاتی ہو جیسا کہ میرے اس بیوپار میں لیکن میں نے اس میں بہت نفع کمایا ہے۔ اتفاق کہ شاید ہی سو میں ایک آدمی کو اسقدر ملتا ہو۔"

میں نے کہا "بعض وقت آپ بھی مشکلات میں پھنسے ہونگے۔"

اُس نے جواب دیا "حسرت کی بات ہے کہ میں کبھی مشکلات میں نہیں پھنسا۔ بڑے بڑے معاملات کی انجام دہی میں یوں تو کچھ نہ کچھ دقت ہو ہی جاتی ہے لیکن صرف بڑے کام کی تکمیل میں فطرتاً جس قدر تکلیف ہونی چاہیئے اس سے زیادہ

تکلیف مین نے کبھی بھی نہین اٹھائی - میرے چند شناسا سایون کا البتہ مین نے ضرور ساتھ نہین دیا ہے اور خصوصًا ان مین کا ایک تو ایک عجیب مصیبت مین پھنسا ہوا ہے - لیکن میرا معاملہ تو ٹھیک ٹھیک ہی رہا"

مین نے جواب دیا "کیا آپ اُس بدنصیب شخص کا بیان ہم سے کر سکتے ہین ؟"

اُس نے کہا "ضرور - غالبًا آپ نے قبل ازین بڑے روشنی دل ہیرے کا ذکر سنا ہوگا -"

مین نے جواب دیا "نہین - اگر آپ کہنا پسند کرین تو اس کے کیا واقعات ہین بیان کیجیے -"

کھانا ختم ہو جانیکی وجہ سے وہ اپنی کرسی سے ٹیکا لگا کر بآرام بیٹھ گیا اور سگار پینا شروع کیا -

بعدازان اُس نے یون کہا "حیرت ہے کہ اگرچہ یہ ہیرا دنیا کے خوبصورت ترین جواہر مین سے ایک ہے لیکن تب بھی اس سے بہت کم لوگ واقف ہین - بلحاظ وزن حقیقی بہت سے مشہور جواہر اس پر فوقیت لیجاتے ہین اس کا وزن ٹھیک بیاسی کیارٹ ہے اور اس کی شکل بیضوی ہے - اس کے باریک سرے پر ایک دندانہ دار گڑھا ہے لیکن بلحاظ چمک دمک مین نے اس کا ثانی اب تک نہین دیکھا ہے - یہ صدیون تک ایک ہندوستانی خاندان کے قبضہ مین رہا - اس کے پاس سے ایک لٹیرا لیکن کروڑ پتی نے خریدا اور آج سے دس سال قبل یہ میرے ہاتھ مین ہو کر گزرا - مین اس کو اپنے پاس رکھتا - چاہے اس کی قیمت کتنی ہی کیون نہ ہوتی مگر اس وقت میرے پاس کافی سرمایہ نہ تھا - بدین وجہ مجھے اس سے دست بردار ہونا پڑا - چنانچہ اس کو ایک روسی نواب نے اُسی وقت خریدا اور نیپلز کو لے گیا - جہان وہ اوس کے پاس سے چوری گیا - جب سے ایک دو ماہ قبل تک وہ میرا دنیا سے پوشیدہ رہا اور اس کے بعد پیرس ملک مین نمودار ہوا ہے -"

جب کارلٹن نے نیپلز کا نام لیا جو برادری کا ہیڈ کوارٹر تھا تو مین نے اس کی طرف دیکھا کارلٹن نے سلسلہ کلام سابق کہا - "لیکن اُس کی ملکیت موجب ہلاکت سمجھی جاتی ہے - بہرصورت وہ اب چھ ماہ پیدا ہو گیا ہے -"

مین نے پوچھا "کس طرح ؟"

اُس نے جواب دیا "مین بیان کرنے کی کوشش کرتا ہون - اُس کے غریب ہو جانیکے ماہ بعد فیل ریخ نے ایک ماہ قبل مین اپنی بیوی کے اپنے ایک قدیم دوست کے پاس جو کہ میری ان کے ملاقی سے رشتہ مین بھی

ہوتا ہے ٹیلر سوداگر ہے اور اس کا نام رڈن فریزر ہے جو کہ کارن ہل کہ اسی نام کی کمپنی کے بڑے بڑے سوداگرون مین کا ایک ہے ۔ رڈن نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس تمہین تبلانے کے لئے ایک اچنبا ہے یہ کہکر اُس نے مجھے روغنی دل ہیرا دکھلایا ۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ مین اس کو ایک سنگہالی کے پاس سے نسبتاً کم دام مین خرید لایا ہون ڈفریزر نے مزاحم ہوکر پوچھا کہ اس کی اصلی قیمت کیا ہے ؟ ،،

اُس نے جواب دیا کہ سرسری طور پر میرے خیال مین تو پندرہ ہزار پونڈ سے کم نہ ہوگی ۔ لیکن اُس نے دس ہزار پونڈ ہی مین خریدا ۔ خیر مگر غریب اب تو اپنا ہیرا اور پیسے دونون کھو بیٹھا ہے ۔ میرا اعتماد واثق تو یہ ہے کہ اُس نے جو ہیرا خریدا تھا وہ نقلی تھا اگر چہ اُس کے جیسے تجربہ کار شخص کا دھوکا کھانا میری سمجھ سے باہر ہے الغرض یہ ہین بعینہٖ وہ واقعات جو پیش آئے ۔ مین نے جیسا کہ ابھی بیان کیا میری بیوی اور مین دونون اوس کے گھر واقع اسٹیفورڈ شائر مین ٹھہرے ہوئے تھے اور ہیرا اوس کے پاس ہی تھا ۔ اُس نے میری بیوی کی درخواست پر جس کو جواہرات کے معاملون مین بہت دلچسپی اور اچھے معلومات ہین ہمین اپنے کمرۂ مستحکم کو لے گیا اور وہ ہیرا دکھلایا ۔ اس کا ارادہ تھا کہ اُس ہیرے کو اپنی بیوی کے لئے جو کہ ایک بڑی خوبصورت عورت ہے جڑوائے ۔ چنانچہ دوسری صبح وہ اس ہیرے کو شہر لے گیا اور مین اور میری بیوی دونون کارکیل واپس آئے ۔ مجھے اوسی دوپہر مین رڈن کا ایک تار ملا جس مین اُس نے مجھ سے درخواست کی تہی کہ مین فوراً چلا آؤن ۔ چنانچہ جب مین وہان پہونچا تو اوس کو حالت مایوسی مین مبتلا پایا ۔ اُس نے مجھے ہیرا دکھلایا جو کہ بظاہر بالکل وہی معلوم ہوتا تھا جس کو ہم شب گزشتہ دیکھے تھے مگر اُس نے کہا کہ وہ محض نقلی ثابت ہوا ہے اُس کا بیان تھا کہ اُس نے کبھی اس سے بہتر نقل نہین دیکھی ۔ ہم نے اُس کو ہیرے کے طریقون سے آزمایا مگر اس کے اصلی ہیرا نہ ہونے مین کوئی شبہ نہ رہا ۔ آزمایش وزن جنسی کے لحاظ سے بھی وہ نقلی ہی ثابت ہوا ۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ کیا ہیرا اصل مین ہی نقلی خریدا گیا یا اصلی ہیرا خریدی کے بعد چوری گیا ؟ وہ تو قسم کھاتا ہے کہ روغنی دل ہیرا اس کے ہاتھ مین برابر آیا تھا اور اس نے بوقت خریدی اوس کا پورا پورا امتحان بھی کر لیا تھا ۔ نیز وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس ہیرے کا اُس کے قبضہ مین آنے کے بعد چوری جانا قطعی ناممکن ہے مگر باوصف اس کے مجھے اُس کے چوری جانے مین کوئی شبہ نہین ہے بہرحال اس قدر تو صاف ظاہر ہے کہ پتھر جواب اوس کے قبضہ مین ہے ہرگز ہیرا نہین ہے ۔ ،،

مین نے پوچھا کہ کیا اس کے بعد سے کچھ اس کا پتہ نہ چلا ۔ ،،

کارلٹن اپنی جگہ سے اُٹھتا ہوا جواب دیا "کچھ نہیں اور نہ کبھی پتہ چلنے کی توقع ہی ہے۔ البتہ اس بات
مین کوئی شبہ نہیں کہ نقل کے بنانیوالے کے پاس یہ ہیرا ایک زمانے تک رہا ہوگا۔ کیونکہ اس کی نقل بہت اصلی کے مشابہ ہے"
ڈوفرین نے کہا "کیا یہ ممکن ہے کہ راٹون کے مکان کے کمرۂ مستحکم مین کسی قسم کی دست اندازی کیگئی ہو؟"
کارلٹن جواب دیا "کہ اگر آپ اس کمرۂ مستحکم کی عجیب و غریب ساخت دیکھے ہوتے تو آپ کے ذہن مین کبھی
یہ خیال نہ آتا۔ میرے خیال مین آپ اور آپکے دوست پر اعتماد کرکے ایک خفیف سی اہمیت رکھنے والے راز کا اظہار کرسکتا
ہون۔ وہ یہ کہ دو کمرہ جات مستحکم بنوائے گئے تھے ایک تو اسٹاخور ڈشایر مین میرے دوست راٹون کا اور ایک کارکیسل
مین میرا۔ یہ کمرے ایک ایسے عجیب نمونہ پر بنوائے گئے ہین کہ جونہی کوئی کونجی قفل مین لگائی جائے برقی گھنٹیان اندر
بجنی شروع ہوجاتی ہین۔ ہر صورت مین یہ گھنٹیان اپنے اپنے مالکون کے خوابگاہون سے پیوست کیگئی ہین۔ پس
اس طرح آپ پر خود واضح ہوگا کہ کوئی شخص قفل پر دست اندازی نہین کرسکتا بغیر الارم کو اس طرح سے چھیڑے کہ
جس سے چوری ناممکن ہوجائے۔ میرے دوست راٹون نے اور مین نے یہ خاص قسم کے محافظ خانے ایجاد کئے اور اپنے
نمونون پر ان کی تکمیل کروائے۔ ہم دونون کا یہ خیال ہے کہ ہمارے نہایت ہی بیش قیمت جواہر بہ نسبت ہمارے
شہر کی دوکانون کے ہمارے مکانون مین زیادہ محفوظ ہین۔ لیکن ٹھہریئے آپ دونون صاحبین پہلے شکار چند دنون کے
لئے میرے مکان پر کیون نہ تشریف لائین۔ اس صورت مین مین بکمال خوشی آپ لوگون کو اپنا کمرہ مستحکم دکھلاؤنگا غالباً
آپ کو میری فراہم کردہ اشیاء کے ملاحظہ سے بھی خوشی ہوگی جن کی نسبت مین بصد ناز کہہ سکتا ہون کہ عجیب و غریب ہے
موسم شکار کے لئے بالکل موزون ہے۔ اور ہمارے ہان دراج بہت پائے جاتے ہین۔ رہائش کے لئے کافی گنجائش ہے
نیز ہمارے پاس ایک بڑی پارٹی جمع ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ عروسِ وقت یعنی میڈم کو بھی ہمارے ساتھ
جب اُس نے آخری الفاظ کہے تو ڈوفرین درین چون کے بغیر نہ رہ سکے۔ لیکن خوش قسمتی سے اس پر اس کی نظر نہ پڑی
مگر میرا دل دھڑکنے لگا۔

مین نے کہا "مین آپ کی مہربانی کا مشکور ہون مجھے آپ پاس آنے مین بہت خوشی ہوگی۔"
ڈوفرین نے اس پر میری طرف دیکھا اور میری آنکھ پاکر بامستگی تمام کہا۔
"ہان میرے خیال مین مین بھی یہان سے چھوٹ سکتا ہون۔ بہرصورت مین بھی بطیب خاطر حاضر ہونگا۔"

اُس نے کہا "اب تو ٹھیک ہے۔ میں آپ دونوں صاحبوں کا آئندہ دوشنبہ کے دن انتظار کروں گا۔ اور جس گاڑی کو آپ مقرر فرمائیں اُس پر آپ کو اُتارنے کا انتظام کروں گا۔"

ہم نے اپنے آنے کے وقت سے بعد میں مطلع کرنے کا وعدہ کیا چنانچہ اس کے بعد جلد ہی وہ ہم سے رخصت ہوا۔ اُس کے جانے کے بعد ہم نے اپنی کرسیاں آگ کے قریب کھینچیں۔

ڈفریں نے کہا "ہم ہوا ہوا وہ جنگ ہو رہی ہیں اور بالآخر ضرور وہ بدو ہی ہونگے۔ کچھ عجیب طرح کے گزرے گی۔ لیکن بلاشبہ وہ ہمارے آنے کی خبر سن کر وہاں ٹھیرے گی۔"

میں نے جواب دیا "مجھے توقع ہے کہ وہ ضرور ٹھیرے گی۔ اُس کو کوئی خوف نہیں ہے۔ اس اثنا میں سامنے کے دروازے کی برقی گھنٹی یکایک بجی اور میں نے کہا "یہ کون ہو سکتا ہے۔"

ڈفریں نے کہا "مجھے تو کسی کے آنے کا انتظار نہیں ہے۔ شاید کارسٹن ہی پھر واپس آیا ہو۔"

دوسرے لمحے میں دروازہ کھلا اور ہمارا خاص ایجنٹ مسٹر ٹمبلر اندر آیا۔

اُس نے کہا "صاحبو۔ السلام وعلیکم۔ مجھے چاہیئے کہ اس مداخلت کی نسبت عذر خواہی کروں لیکن میرا آنا ایک تازہ خبر سنانے کے لئے ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میڈم کوچی کے مکان میں ایک ماہ قبل نقب لگایا گیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اُس کا گھر پوری طرح لوٹ لیا گیا۔ اُس وقت مسٹر ہیڈ وہ اپنے جہاز میں کہیں باہر چلی گئی ہوئی تھی۔ یعنی آپ کی جان لینے کی کوشش کے بعد خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا مکان غیر محفوظ حالت میں رکھ چھوڑا گیا تھا۔ الغرض وہ کچھ بھی کیوں نہ ہو اس نے اس نقب زنی کی رپورٹ کہیں نہیں کی۔ اب اسکاٹلینڈ یارڈ کے فورڈ کو کہیں سے اس بات کا پتہ لگ گیا ہے۔ اُس کا خیال یہ ہے کہ اس مکان کی نقب زنی اُسی جماعت نے کی ہے جس نے کہ پکاڈیلی کے جواہر فروش کی دوکان میں چند ماہ قبل نقب لگایا تھا۔ یہ ایک عجیب معاملہ ہے۔"

میں نے پوچھا "کیا تمہارے خیال میں یہ اسی کی کوئی جماعت تو نہیں ہے جو اس پر بھی پڑی ہو؟"

اُس نے جواب دیا "یہ قرین قیاس نہیں۔ میرے خیال میں اس کے لوگوں میں سے تو کسی کی اتنی

ہمت نہ ہوگی۔ یہ باہر کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ بہرصورت خورڈ بکار سرکاری اس واقعہ کی تفتیش میں ہے۔"

میں نے کہا "مسٹر ڈفریکو اور مجھے اتفاقاً معلوم ہو گیا ہے کہ اس وقت میڈم کو لیمی کہاں ہے۔"

اس کے بعد میں نے مائر کو کارلٹن کی ملاقات کا مختصر خلاصہ سنایا اور اول اپنے آئندہ میں اپنا اس سے دوبدو ہونیکا قصد بھی ظاہر کیا۔

مارے خوشی کے ہاتھ ملکر وہ کہہ اٹھا کہ "یہ کیا ہی خوش قسمتی کی بات ہے۔ آپ مسٹر میڈم اپنی قابلیت سے کچھ نہ کچھ سراغ ضرور چلا لیں گے اور بالآخر ہم اُس کو پھانس ہی لیں گے۔ میری خواہش صرف اس قدر ہے کہ اس کی گرفتار کرنے کا موقع مجھے ملے۔"

ڈفر یہ نے کہا "اچھا تم بالکل تیار رہو۔ بہت ممکن ہے کہ ہم کو تمہیں فی الفور ذریعہ تار طلب کرنا پڑے۔ تم اطمینان رکھو کہ ہم میڈم کو اُس کے جرائم قبول کرنے لگانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں گے۔ کتنا ہی خلاف قیاس معلوم ہوتا ہو لیکن میری ذاتی رائے میں تو اس بیت کے معاملہ کی تہ میں ضرور وہی ہے۔"

دوشنبہ آئندہ کو جب ہم کارکیسل پہنچے تو اس وقت سہ پہر ڈھل چکی تھی اور اندھیرا چھا رہا تھا۔ کارلٹن خود ہم سے قریب کے اسٹیشن پر آملا اور ہمیں سواری میں بٹھلا کر مکان لے گیا۔ یہ مکان ایک عمدہ پرانے نمونے کا تھا اس کا باغ اور احاطہ بھی وضع کا اور اس کا چھت برج نما تھا۔ اس میں خوب تغیر و ترمیمات کئے گئے تھے اور یہ تمام زمانہ حال کی آسایش پہنچانے والی چیزوں سے آراستہ تھا۔

کارلٹن ہمیں راست وسطی ہال میں لے گیا اور چلتے چلتے شاہانہ لہجہ میں اپنی بیوی کو بلانے لگا۔

اس کے پکارتے ہی کہ ایک نہایت خوبصورت و نازک اندام عورت جو ابھی لڑکی سی معلوم ہوتی تھی نزدیک آئی اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ہم میں سے ہر ایک کا دلی خیر مقدم کیا اور ہمیں اُن نوجوانوں کے حلقہ میں ملایا جو کہ ایک بڑے قدیم طرز کے آتشدان کے اطراف کھڑے ہوئے تھے جس میں لکڑی کے بڑے بڑے کندے شعلہ زن تھے مسٹر کارلٹن کچھ ایک دو مہمان خاص سے متعارف کرا کر ایک میز کے پاس جا بیٹھی جس پر کافی کی چاے کا سامان دھرا ہوا تھا۔ ایک نظر میں ہمیں معلوم ہو گیا کہ اس پارٹی میں میڈم کو لیمی بھی موجود ہے۔ وہ اپنی میزبانہ کے پاس کھڑی ہوئی تھی جونہی اس کی آنکھ مجھ پڑی وہ نیچے جھکی اور میزبانہ کے کان میں کچھ کہی اس پر مسز کارلٹن کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے مجھے دیکھا اور پھر

بارہ دیگر اپنی جگہ سے اٹھ کر ایک دو قدم میری جانب بڑھایا اور کہا۔

"مسٹر ہیڈ۔ کیا مین آپ کا اپنے ایک بڑے دوست میڈم کوچی سے تعارف کراؤں۔ وہ مجھے کہہ رہی تھین کہ آپ اُن کے ایک پرانے پہچانتی ہین۔"

میڈم کلوچی نے کہا "کیون کیا آپ کی ہماری نہایت قدیم پہچانت نہین ہے؟" یہ کہکر وہ تعظیماً جھکی اور پھر اپنا ہاتھ بڑھائی۔ مین نے بڑھائے ہوئے ہاتھ پر توجہ نہ کیا مگر صرف تعظیماً جھکا۔ اس کے جواب مین وہ مسکرائی پھر اُس نے کہا "مسٹر ہیڈ۔ آئے اور میرے نزدیک تشریف رکھیئے۔ آپ سے بار دیگر ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے کچھ زمانے سے میرے ساتھ بہت بُرا سلوک روا رکھا ہے۔ آپ ایک دفعہ بھی مجھ سے ملنے تشریف نہین لائے ہین۔"

مین نے جواب دیا "کیا آپ نے میرے آنے کی توقع رکھی تھی؟" میرے لہجہ مین کچھ ایسی بات تھی جس کے باعث اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا مگر اُس نے تھوڑی دیر بعد اپنی آنکھین اُٹھائین اور مجھ پر بیباکانہ نظر ڈالتے ہوئے نرم آواز مین جو مرگوشی سے بمشکل کچھ ہی بلند ہو گا کہا۔

"نہین۔ آپ مین ضرورت سے زیادہ انگریزیت ہے۔"

یہ کہکر وہ میزبانہ کی طرف رجوع ہوئی اور کہی "لیونورا تم اپنے فرایض بھول جاتی ہو۔ مسٹر ہیڈ چائے کے انتظار مین ہین۔"

مسز کارلٹن نے کہا۔ "اوہو۔ مین ہزار بار معافی چاہتی ہون" یہ کہکر اُس نے فی الفور ایک چائے کی پیالی مجھے دی۔ لیکن جس وقت وہ پیالی دے رہی تھی اُس کا ہاتھ اس قدر کانپ رہا تھا کہ سنہری ملمع کیا ہوا چھوٹا سا سرصع کا چمچہ تشتری مین کھڑکھڑانے لگا تھا۔

میڈم کوچی نے کہا "نورا۔ تم تھک گئی ہو۔ کیا مین تمہارے فرایض ادا کرکے تمہین ان سے سبکدوش کر سکتی ہون؟"

اُس نے تقریباً تلک مزاج ہوکر جواب دیا "نہین نہین۔ مین اچھی ہون۔ مین آپ سے بمعذرت کہتی ہون کہ آپ سردست میری حالت پر کوئی توجہ نہ کرین۔"

یہ سُن کر میڈم میری طرف پلٹی اور ایک تحکمانہ لہجہ میں اس طرح سے جیسا کہ کوئی حاکم اپنی رعایا سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہی کہ "آؤ۔ اور مجھ سے بات چیت کرو۔" یہ کہکر وہ دریچہ کی جانب بڑھی اور میں اُس کے پیچھے پیچھے جانے لگا

پھر اُس نے کہا "ہاں۔ تو آپ میں اس قدر انگریزیت بھری ہوئی ہے کہ آپ اپنا پارٹ بھی اچھی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ کیا آپ عام اخلاق جنگ کو بھی تسلیم نہیں کرتے؟ کیا آپ کو جنگجوؤں کے بہادرانہ توجہات و آداب کا کوئی لحاظ نہیں ہے؟ آپ میں ابھی خامی ہے۔ اگر ہم اپنے اہم مقاصد میں باہم دیگر متحد نہیں ہیں تو اس کی وجہ سے ہمیں چاہیئے کہ جب کبھی ہم ایک دوسرے سے ملیں معمول سے بڑھکر خوش خلقی کا برتاؤ کریں۔"

میں نے بھی اُسی قدر آہستگی سے کہا "میڈم آپ ہماری حالت کو دو جنگجوؤں کی حالت سے نسبت دینے میں غلطی پر نہیں ہیں اور ہمارا جنگ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔"

اُس نے کہا "نہیں ہوا ہے؟"

میں نے جواب دیا "مجھ میں بھی میرے ملک والوں کی سی ضد ہے۔ ہم لوگوں کو آمادہ جنگ کرنے میں بڑی مشکل لگتی ہے مگر جب ایک دفعہ آمادہ ہو جاتے ہیں تو پھر ہماری جنگ مرگ مہیب کے ساتھ ہی ختم ہوا کرتی ہے۔"

اس کے جواب میں اُس نے کچھ نہ کہا۔ اُس وقت ایک نوجوان شخص پارٹی میں کا نمودار ہوا جس کو اُس نے دربان کے لباس میں آپنے پاس آنے کے لیے کہا۔ چنانچہ وہ آیا اور میں وہاں سے کھسک گیا۔

اُس رات بوقت طعام میڈم کے ہمہ گیر صفات اپنی پوری پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو رہے تھے کوئی مضمون ایسا نہ تھا جس کی نسبت اس کے پاس کچھ کہنے نہ ہوتا۔ وہ گویا منبع ظرائف و عجائب تھی۔ بلا خفیف سی وقت کے وہ گفتگو کو جس طرف چاہتی لیجاتی تھی۔ ہمارا میزبان اس کے باتوں پر لٹو ہوا جاتا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تمام پارٹی میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس نے اپنی آنکھیں اور کان اُس کے سوائے کسی اور کے لیے کام میں لائے ہوں۔

چونکہ میں طعام میں مسز کارلٹن کا شریک تھا پس جب کبھی میڈم کو لیکے گھورتے رہنے میں فصل واقع ہوتا تو اس فصل میں چاروناچار میری آنکھیں مسز کارلٹن پر پڑجاتی تھی۔ یہ سیکسن نسوانی کی خوبصورت بالوں والی

عورت تھی۔ وہ اپنے آغاز شباب میں نہایت ہی حسین رہی ہوگی۔ گو وہ اب بھی حسین دکھائی دیتی تھی لیکن اچھے دیکھنے والے کو نہیں۔ اُس کا چہرہ پتلا اور تفکر سا تھا۔ اُس کے رخسار و [illegible] غیر متغیر تھا اور اُس کے بال جنہیں سے گریز کرتے دکھائی دیتے تھے اگرچہ زمانہ حال کی طرز تنظیم اس کو بخوبی واضح ہونے نہ دیتی تھی۔ جب وہ مجھ سے باتیں کرتی جاتی تھی تو مجھ پر خود بخود منکشف ہوتا تھا کہ اس کی توجہ بٹی ہوئی ہے اور اس کی آنکھیں اکثر میڈم پر پڑتی ہیں اور ان دونوں کی آنکھیں جب دوچار ہو جاتی ہیں تو یہ عورت صاف طور پر کانپ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں میرے لئے رائے کا قایم کر لینا سہل تھا یعنی یہ کہ ہیئتہ کی سی صورت یہاں بھی واقع ہوئی ہے۔ میڈم اپنا وقت کارکیسل میں رائیگاں نہیں ضایع کر رہی ہے۔ ہماری میزبانہ اس کے زیر اثر ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کارلٹن اس بات سے واقف نہیں ہے۔ الغرض حقیقت یہ تھی کہ اس قسم کی دوستی کی مدد سے ہیئتہ کی طرح غیر محسوس طریقہ پر غرض پہنچائی جا رہی تھی۔ اب سوال یہ تھا کہ کیا میں اور ڈگریس کا اتحاد کر سکیں گے۔ کیونکہ جتنا فتنہ بظاہر معلوم دیتا تھا اس سے بڑھ چڑھ کر عالم خفایا میں موجود ہونیکا گمان کیا جا سکتا تھا۔

جوں ہی میرے دماغ میں یہ خیالات گزرے میں مستعد ہو کر بیٹھا۔ چونکہ ہو کر بیٹھا۔ مجھے بطور ایک انگریز کے اپنا پارٹ ادا کرنے کے لئے جو چیزیں سب سے زیادہ ضروری تھیں وہ ضبط و تحمل تھا۔ میں گفتگو میں شریک ہو گیا۔ اور میڈم کا جواب ترکی بہ ترکی دینے لگا۔ چنانچہ ایک بحث پر جو کہ وہ نہایت فراست کے ساتھ جاری رکھی ہوئی تھی۔ کامیابی ہوئی۔ لیکن دوران گفتگو میں اگرچہ میں اس فریب اطاری عورت سے گفتگو۔ مباحثہ و اختلاف سب کچھ کرتا مگر میری نظر مسز کارلٹن پر ہی رہا کرتی تھی۔ میں نے دیکھا تو اس کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ ہماری گفتگو کو حد درجہ اشتیاق سے سن رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں پر ایوسی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اُس نے میزبانہ کا پارٹ ادا کرنا ترک کر دیا تھا اور وہ مجھے اور میڈم کو بھی کو اسطرح دیکھنا شروع کر دی تھی جیسا کہ کوئی شخص کسی سحر کے زیر اثر ہوتا ہے۔

رات کو قبل استراحت مسز کارلٹن دیوانخانہ میں آئی اور میرے نزدیک آکر ایک جگہ پر بیٹھ گئی میڈم اُس کمرے میں نہ تھی۔ وہ مسٹر کارلٹن اور پارٹی کے دیگر ممبروں کے ساتھ بلیرڈ کے کمرے میں گئی ہوئی تھی۔ مسز کارلٹن نے بھینچ کے ساتھ اپنے اطراف چاروں طرف نظر ڈالی۔ اس کے اطوار سے وقت قطعاً متوحش معلوم ہو رہے تھے۔ اُس نے

ایک دو دفعہ رکے لیکن اور سوچتے اور رکتے ہوئے جس سے یہ پایا جاتا تھا کہ وہ کہنا تو چاہتی ہے کچھ اور مگر اس کے کہنے میں اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ میں نے اس کو مدد دینے کا قصد کیا اور کہا۔

"کیا آپ میڈم کوپی کو زیادہ عرصہ سے جانتی ہیں؟"

اُس نے جواب دیا "نہیں۔ صرف دو سال سے۔ مسٹر ہیڈ آپ ان کو کب سے جانتے ہیں؟"

میں نے جواب دیا "دس سال سے زیادہ عرصہ سے۔ اور ذرا جھنجلا کر اس طرح سے کہ میری آواز اس کے کانوں پڑے میں نے یہ کہا کہ "میڈم کوپی میری ایک قوی دشمن ہے۔"

بحالت پریشانی اُس نے کہا "یا اللہ" اور یہ کہتے ہوئے وہ اچانک اپنی جگہ سے اُٹھ گئی مگر پھر طبیعت کو قابو میں رکھکر بیٹھی اور اپنے الفاظ جوش کے ساتھ پر زور لہجہ میں ادا کرتے ہوئے بولی "وہ میری بھی ایک بہت بڑی دشمن ہے بلکہ یوں کہیے کہ عدوئے جان ہے۔ وہ درحقیقت عورت نہیں بلکہ شیطانہ ہے۔ آہ کیا میں۔ کیا میں آپ سے کچھ تنہائی میں کہہ سکتی ہوں؟"

میں نے جواب دیا "اگر آپ کا راز میڈم کوپی سے متعلق ہے تو میں آپ کی گفتگو بکمال اشتیاق سنونگا۔"

اُس نے کہا "وہ لوگ معلوم ہوتا ہے کہ آرہے ہیں مجھے اُن کے پاؤں کی آہٹ آرہی ہے۔ اُس کو معلوم نہ ہونا چاہیے کہ میں نے آپ کو اپنا ہمراز بنایا ہے۔ پس میں کل آپ سے گفتگو کرنے کا موقع نکالونگی۔"

یہ کہکر وہ مجھے تاکید کے ساتھ رخصت دیکر اور مارے خوف کے مشتعل ہوئی ہوئی آنکھوں سے ایک خوش مزاج لڑکی کے ساتھ جو کہ ہی بلیرڈ کے کمرے سے آئی ہوئی تھی باتیں کرنے چھوڑ کر چلی گئی۔

پارٹی رات ہو جانے کی وجہ سے اس کے بعد جلدی منتشر ہو گئی اور مجھے وہ فریب جو کہ مکان کے بازو کے حصہ میں آخر کی طرف سونے والا تھا بات چیت کرنے کا موقع نہ ملا۔

دوسری صبح ناشتہ کے بعد کالٹن۔ وفریز کو اور مجھے اپنا محکم کردہ دکھلانے کے لیے پیچھے لے گیا۔ یہ بڑی چالاکی اور عقلمندی کے ساتھ بنائی ہوئی تھی جس کے کہ کونچ قفل میں لگتے ہی برفی حصہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے موتی میں نے محویت کیا حافظہ خاصا مستحکم ہونے کا تھا۔ لیور کنڈیاں اور قفل کی ترتیب اپنی ذہن نشین باعث اس میں مداخلت کرنا نا ممکن تھا۔

کارلٹن نے کہا "راڈن کا محافظ خانہ میرے محافظ خانے کے ہو بہو مشابہ ہے" یہ کہکر اوس نے قفل بین کو بنجی پھرائی اور مختلف کنڈیون کو علی الترتیب ۱۱ اپنے اپنے مقام پر لگایا اور کہا "اب آپ خود معلوم کرلین گے کہ ایسے محافظ خانہ مین کوئی شخص بلا اطلاع نہین چرا سکتا۔"

مین نے جواب مین کہا کہ "اگر کوئی شخص چرائے گا تو جادو ہی کی مدد سے چرائے گا۔"

کارلٹن نے کہا "ہم نے آج صبح مین شکار کی پارٹی کا انتظام کیا ہے۔ پس مین ہیرون اور ان کے متعلق تفکرات کو بھول جاؤ گھر سے باہر نکل کر لطف اٹھانا چاہیے۔ یہان پرندے بہت ملتے ہین مجھے امید ہے کہ ہمارا وقت عمدگی سے گزر جائے گا۔"

چنانچہ اُس نے مین اور لے گیا وہان سے ہم تھوڑی دیر مین باہر روانہ ہو گئے۔

انتظام یہ کیا گیا تھا کہ وہ لیڈیز دوپہر کے کھانے کے لئے ایک نگہبان کے جھونپڑے مین جمع ہون۔ ہم نے صبح نہایت ہی عمدگی و دل لگی مین گزاری۔ شکار اس قدر تھا کہ مین نے تو شاید بہت ہی کم موقعون پر اُس سے ایسا لطف اُٹھایا ہوگا۔ البتہ کبھی کبھی میڈم کولچی کا خیال میرے لطف مین مخل ہوا کرتا تھا اور کبھی یہ بھی خیال آتا تھا کہ مسز کارلٹن کو کیا ہوا ہوگا۔ کارلٹن کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس کی عورت کا ہمراز نہین ہے۔ وہ حق میزبانی اس عمدگی سے ادا کرتا تھا کہ مین نے اس سے زیادہ خوش مزاج مہمان نواز شخص شاید ہی کوئی اور دیکھا ہوگا۔

جب ہم دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو یہ دیکھکر مجھے اطمینان ہوا کہ میڈم کولچی شریک نہین ہے۔ مسز کارلٹن نگہبان کے جھونپڑے مین ہمارا انتظار کر رہی تھی اور چند دوسرے لیڈیز بھی اُس کے ہمراہ تھے مجھے دیکھکر وہ جلد میرے پاس آئی۔

اُس نے کہا "مسٹر ہیڈے۔ کیا مین بعد فراغ طعام آپ کے ساتھ چلون؟ مین اکثر ایسے موقعون پر اس کے قتل گئی ہون اور مجھے توقع ہے کہ مین کسی طرح آپ کے مزاحم نہ ہون گی۔"

مین نے جواب دیا "آپکا شریک صحبت ہونا میرے لئے حد درجہ موجب مسرت ہوگا۔"

مسز کارلٹن نے کہا "میڈم علیل ہے۔ اُس کو سخت دردسر ہو گیا ہے اور اس کے باعث اُسے اپنے کمرے کو مجبوراً جانا پڑا ہے مگر مجھے یہ اچھا موقع ہاتھ لگا ہے اور مین اس سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہون۔"

مین نے جب دیکھا کہ وہ کھا نہین رہی ہے بلکہ اپنی غذا کے ساتھ کھیل رہی ہے تو مین بھی یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین نے خوب کھالیا ہے۔ اس کے بعد مسٹر کارلٹن اور مین باقی پارٹی کا انتظار نہ کرکے آگے نکل آئے۔ شکار پھر شروع ہوگیا۔ ہانکنے والون کی آواز اور آگے کی طرف کبھی کبھی بندوق کی آواز کبھی کبھی سنائی دیتی تھی۔

میرا ہمراہی پہلے پہل تو خاموش رہا۔ اور تیز چلتا رہا۔ معلوم یہ ہوتا تھا کہ اس کی خواہش پارٹی سے قطعاً علیحدہ ہوجانیکی ہے۔ اُس کی پریشانی نمایان تھی۔ لیکن جب مین نے دیکھا کہ وہ مطلب کی گفتگو کرنے سے گریزان ہے تو بار دیگر مین نے اس کی امداد کرنے کا ارادہ کیا۔

مین نے کہا "تو پھر آپ مصیبت مین مبتلا ہین اور اس کا باعث میڈم کولچی ہے۔ پس اب آپ مجھ سے سب واقعات من وعن کہدیجئے۔ آپ اطمینان رکھیئے کہ جہان تک مجھ سے ہوسکیگا مین آپ کی مدد کرونگا۔ میری دلی ہمدردی کا یقین کیجئے۔ مین میڈم کولچی کو جانتا ہون اور اس سے قبل مجھے کئی بار اُس کے حملون کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے کا موقع ملا ہے۔"

اُس نے جواب دیا "ہان۔ فی الحقیقت۔" یہ کہکر اُس نے مجھے متوقع اور پُر ضیا آنکھون سے دیکھا لیکن پھر ایک لمحہ کے بعد اُس کے آنکھون کی ضیا رجاتی رہی۔ اُس نے کہا۔

"میری صورت مین یہ ناممکن ہے۔ بیشبہ مین آپ پر اعتماد کرون گی اور آپ سے سب کچھ کہدون گی مجھے اس بات کا علم کہ میرے خطرناک راز مین ایک اور شخص بھی میرا شریک و سہیم ہے مجھ پر اس کی سختی کو بے حد کم کردے گا۔"

یہ کہکر وہ ایک لمحہ کے لئے ٹھہری اور پھر جلد جلد یون کہنا شروع کی۔

"مین ایک خطرۂ عظیم مین مبتلا ہون۔ زندگی میرے لئے ناقابل برداشت ہوگئی ہے۔ اور میری مصیبت اس قسم کی ہے کہ میرا خاوند دنیا مین کا سب سے اخیر شخص ہوگا جس کو مین اپنا ہمراز بنا سکتی ہون۔"

مین نے کچھ نہ کہا۔

اُس نے پھر بسلسلہ کلام سابق کہا "آپ بلاشبہ میرے آخری الفاظ پر حیرت کر رہے ہون گے لیکن جب مین سچے واقعات کا اظہار آپ پر کرون گی تو میرا مطلب آپ پر واضح ہوجائے گا۔ اس مین تو شک

ہیں کہ آپ جو کچھ ہیں کہوں گی اس کو ایک راز سربستہ تصور فرمائیں گے یا"

میں نے جواب دیا کہ "آپ مجھ سے جو کچھ کہیں گے اس میں کا ایک لفظ بھی میں کسی پر بغیر آپ کی اجازت کے ظاہر نہ کروں گا۔"

اُس نے کہا: "آپ کا شکریہ میں جو چاہتی تھی وہ صرف اتنا ہی تھا۔ پس اب میں جو کچھ آگے کہوں گی اُس کے سمجھنے کے لئے میری ابتدائی تاریخ سے واقف ہونا ضروری ہے جو یہ ہے:۔

میں جب صرف سترہ سال کی تھی تو میری شادی ایک اطالوی شخص کونٹ پورسلی سے ہوئی۔ میرے والدین کے ہاں یہ شخص غریب تھا اور وہ ایک معمولی شخص خیال کیا جاتا تھا۔ یہ نسبت بہت اچھی سمجھی جاتی تھی۔ وہ بیشک ایک خوبصورت آدمی تھا لیکن کئی سال میرے سے بڑا تھا۔ میری ماں تقریباً میری شادی کے بعد ہی مر گئی تھی اور انگلستان میں میرے کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار نہ تھے۔ پس کاؤنٹ مجھے نیپلس لے گیا اور میں وہاں کچھ عرصہ ہی رہنے پائی تھی کہ مجھ پر چند باتیں ہی خطرناک امور منکشف ہوئے۔ میرا خاوند ایک پراسرار سوسائٹی کا جس کا نام مجھے کبھی معلوم نہ ہو سکا ایک سرگرم آورده لیڈر ثابت ہوا۔ میرے مقصد کے لئے اُس عجیب زمانے کے واقعات تفصیل سے بیان کرنے ضرور نہیں ہے صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ وہ مجھ پر ہر قسم سے ظلم توڑتا تھا۔

۱۸۹۳ء کے موسم بہار میں جب ہم روم میں تھے تو ایک رات فورم میں کاؤنٹ پورسلی سے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنے ناقابل برداشت خواہشات کے تکمیل نہ کئے جانے کی وجہ سے ایک خفیف سی حکم عدولی پر غصہ ہو کر مجھ سے علیحدہ ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے اس کو زندہ یا مردہ کسی حالت میں بھی نہ دیکھا۔ پس اس پر میں وطن کو واپس ہوئی اور دو سال بعد ۱۸۹۵ء میں مسٹر کارلٹن سے شادی کی۔ جب سے اس وقت تک ہنسی خوشی سے گزری شادی کے ایک سال بعد ہمیں ایک لڑکا ہوا۔ آپ کو میں نے یہ لڑکا نہیں دکھلایا وہ اس وقت کہیں ہمکاں کے ہاں گیا ہوا ہے۔ وہی اب میرے خاوند کے وسیع اسٹیٹوں کا وارث ہے اور ایک حسین سا لڑکا ہے۔ میرا خاوند مجھے دل و جان سے چاہتا ہے وہ فی الحقیقت روح روان ہے۔ الغرض مسز کیڈیلیک میں تیسرے دور کا ہیرو نمایاں زینہ ہو رہی تھی کہ آج سے ایک سال قبل میری حالت بدل گئی۔ میں اُس انسان کے بھیس میں شیطان سے ملنے کے لئے گئی آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنے کو شاہ ہشتم کہتا ہے اور

اس سے مشورہ لینا فیشن وقت ہوگیا ہے۔ پس مین بھی اگرچہ میری شکایت خفیف سی ہی تھی اپنے شوہر کے اصرار پر اس سے ملنے گئی۔ اور ملاقات کی۔ ملاقات مین ہم دونون نے بہت جلد معلوم کرلیا کہ ہم آپس مین زمانہ گذشتہ مین ایک دوسرے سے وابستہ رہچکے ہین۔ میڈم کولچی میرے پہلے خاوند کونٹ پورسلی سے بخوبی واقف تھی۔ اوس نے مجھ سے کہا کہ وہ زندہ ہے اور انگلینڈ ہی مین موجود ہے اور ایسی حالت مین تمہاری شادی مسٹر کارلٹن سے نادرست و خلاف قانون ہے۔

پس اب آپ میرے رنج کے نسبت قیاس خود فرما سکتے ہین۔ اگر یہ نکلے تو میرے لڑکے کا کیا حشر ہو۔ اور میرے خاوند کے دلمین اس کا کیا احساس ہو۔ اس انکشاف کا اثر مجھ پر اس قدر ہوا کہ مین ایک ہفتہ تک حالت بیخودی مین رہی۔ اس عرصہ مین میڈم نے خود باصرار میری تیمارداری کی۔ وہ بظاہر مہربان تھی اور مجھ سے کہتی تھی کہ جو رنج مجھے پہونچا ہے وہ سمجھتی ہے کہ گویا خود اُسی کو پہونچا ہے۔ نیز اس نے مجھے اطمینان دلایا کہ وہ میرے راز کا کسی پر انکشاف نہ کرے گی۔ لیکن ساتھ ہی اُس نے یہ بھی کہا کہ کونٹ پورسلی کو میری شادی کا حال معلوم ہوگیا ہے اور وہ اس راز کو پوشیدہ نہین رکھیگا۔ جب تک کہ اس سے کچھ [illegible] اس کو نفع نہ ملے اس گھڑی سے بس ہولناک رشتہ ابتز کے طریقہ شروع ہوگیا۔ وقت بوقت مجھے کثیر رقمین ادا کرنی پڑتی ہین۔ مسٹر کارلٹن اس قدر متحمل اور کشادہ دل واقع ہوئے ہین کہ وہ میرے سوال کرنے پر بلا کسی قسم کے تردد کے مین جو مانگون دیدیتے ہین الغرض اس قسم کے معاملات ایک سال چلتے رہے۔"

مین نے پوچھا "آپ کو یہ اطمینان کیسے ہوا کہ کونٹ پورسلی فی الحقیقت زندہ ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ میڈم کولچی کے سے دغاباز دنیا مین بہت کم ہونگے۔ آپ نے اس امر کا یقین کیسے کرلیا کہ یہ آپ سے رقومات اینٹھنے کے لیے جعلسازی نہین کر رہی ہے؟"

میرے ہمراہی نے جواب دیا "مین نے اگرچہ کونٹ پورسلی کو نہین دیکھا لیکن ثبوت ناقابل تردید ہے کیونکہ میڈم نے اس کے کئی خطوط مجھے لاکر دیئے ہین۔ اُس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میرے امن مین کسیطرح دخل اندازی نہ ہوگا بشرطیکہ مین اس کو پیسہ دون۔ اور اگر مین نے اس کے مطالبون پر توجہ کیا تو وہ کہتا ہے کہ مین اپنے [illegible] دعوی پیش کرون گا۔"

مین نے کہا" بر نہم مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاؤنٹ پورسلی بقید حیات نہین اور میڈم ایک خطرناک
داؤن چل رہی ہے۔ مگر خیر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کچھ کہنا ہے؟"

اُس نے کہا" ہان۔ آپ نے ابھی اصل بات تو سنی ہی نہین ہے۔ میری موجودہ مشکل ایسی ہے کہ
کوئی بہت قوی دل والے شخص کو بھی پریشان کردے۔ آج سے ایک ماہ قبل میڈم ہمارے مکان آئی اور ایک
نہایت ہی ہولناک تجویز پیش کی۔ اُس نے اپنی پاکٹ مین سے ایک صندوق جواہرات کا نکالکر مجھے ایک
اتنا بڑا ہیرا دکھلایا کہ اس کے مانند مین نے کبھی اُس کے قبل نہ دیکھا تھا۔ اس کو اُس نے میرے ہاتھ مین
رکھا وہ ایک بیضوی شکل کا تھا اور اُس کے ایک سرے پر دندانے بنے ہوئے تھے۔ جب مین حیرت کے
ساتھ اُس کو دیکھنے لگی تو اس نے کہا کہ یہ صرف نقلی ہے۔ مین ہارے حیرت کے اس کو گھورنے لگی۔"

اُس نے کہا" اچھا۔ ذرا غور سے سنو۔ دیکھو اب تمہارا ساما مستقبل تمہاری حاضر دماغی۔ موزون
مزاجی اور ہوشیاری پر منحصر ہے۔ یہ پتھر جو تمہارے ہاتھ مین ہے نقلی ہے مگر نقل پوری پوری ہے
اس کو مین نے اصل کے ٹھونے پر جو میرے ذہن مین تھا بنوایا ہے۔ اس کو نقلی سمجھنے مین بڑے سے بڑے
ماہر کو بھی وقت لگیگی بشرطیکہ وہ آزمایشون کا استعمال نہ کرے اصل پتھر جس کی یہ نقل ہے موسیو راؤن کے مکان
مین ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اور تمہارے خاوند کل موسیو راؤن کے پاس جانے والے ہین۔ یہ نقلی دل
ہیرے کی ہو جو آج سے چھ ہفتہ قبل میرے مکان واقع ولبک سٹریٹ سے چوری گیا تھا۔ موسیو راؤن نے
اس کو ایک سنگھالی کے پاس سے خریدا جو چوروں کی جماعت مین شریک تھا اور اس کی قیمت بہت بڑی
ادا کی۔ لیکن تب بھی یہ قیمت اُس کی اصلی قیمت کے ثلث کے ہی برابر ہے۔ مین چند وجوہات کے باعث
جن کی صراحت ضروری نہین ہے اس نقب زنی کی رپورٹ نہین کرسکی ہون۔ اس کی وجہ سے بھی اُس
ہیرے کو اس قدر قیمت پر فروخت کرنے مین سہولت ہوئی ہے۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہوئے ہین کہ مین
چپ چاپ اس قدر بڑا نقصان برداشت کرلونگی۔ یا میری طبیعت سے بخوبی واقف نہین ہین
مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُس ہیرے کو بار دیگر حاصل کرون چاہے یہ نیک ذریعہ سے ممکن ہو یا بد
اس کام مین تم ہی صرف میری امداد کرسکتی ہو۔ کیونکہ تم پر شبہ عاید نہ ہوگا۔ تمہارا کام یہ ہوگا کہ تم اصلی

ہیرے کی بجائے نقل رکھدیں۔"

میں نے پوچھا "میں کیونکر اس طرح کر سکتی ہوں؟"

اُس نے جواب دیا "اگر تم میری ہدایت پر عمل کرو تو کام بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ جب راڈن کے مکان کو جائیں تو گفتگو ہیروں کی بابت چھیڑیں بلکہ اگر تمہارے خاوند کے روبرو گفتگو چھیڑی جائے تو اور بھی اچھا ہوگا کیونکہ تمہارا ورہی کم شبہ عاید ہوگا۔ وہ موسیو راڈن سے کہیگا کہ تم دونوں کو اپنا مستقل کمرہ دکھلائے جہاں کہ اس کے قیمتی جواہرات رکھے جاتے ہیں۔ تم کو چاہیئے کہ چپکے سے ایسا عذر نکالیں کہ ایک منٹ کے لیے کمرے میں تنہا رہ سکیں۔ اس موقع پر تمہیں لازم ہے کہ نقلی ہیرے کو اصلی ہیرے کی بجائے اس قدر پھرتی اور عمدگی سے رکھدیں کہ گویا تم جانا متی کے نزدیک کام کر رہی ہو۔ بہرحال تم کسی طریقہ سے، جو بہتر سے بہتر تمہیں معلوم ہو اس کام کا موقع نکالیں۔ میں جو چاہتی ہوں وہ صرف اسی قدر ہے کہ تم کامیاب ہو جائیں اور نہ کاؤنٹ پورسیل قریب ہی ہے۔ وہ اپنی بیوی کے نسبت دعوے پیش کر دے گا۔ پھر تم ہی سوچ لو کہ مسٹر کارلٹن ہیرس کا کیا اثر ہوگا اور تمہارے بیٹے کا کیا حشر۔ بس اب اس سے زیادہ مجھے کہنے کی کیا ضرورت۔"

غرض مسٹر ہیڈین نے اُس کے اس خوفناک تجویز کے خلاف بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ پہلے پہل تو میں نے اس معاملہ میں دخل دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ لیکن اُس نے اس کے بالکل صاف اور صریح طور پر تبلا کر مجھ پر ایک غم کا پہاڑ توڑا۔ اس نے میری کمزوری سے اور میری محبت مادری والفت شوہری سے نفع اٹھایا اور آخر میں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

دوسرے دن ہم راڈن کے پاس گئے۔ ناامیدی نے مجھے عیار بنایا۔ میں نے اپنے خاوند سے ہیروں کا مصنوعی چھڑا اور اس سے درخواست کی کہ موسیو راڈن سے اپنا محافظخانہ اور اس میں کے جواہرات بتلانے کہے۔ موسیو راڈن نے خوشی سے ہمیں دکھلانا منظور کیا۔ چنانچہ ہم اس کے محافظخانے کو گئے جو اس مکان کے ایک کمرہ میں بنا ہوا تھا۔ موسیو راڈن نے مجھے روشنی دل ہیرا ایک لحظہ کے لیے دیکھنے دیا۔ پس میں اس کو لیکر ایک قدم پیچھے ہٹی اور بالقصد ایک بے ڈھنگی طور پر جسم کو حرکت دی اور پھسل کر ایک کرسی سے ٹکرائی۔ اس حرکت کے باعث ہیرا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ میں نے نہایت پھرتی کے ساتھ اس کو اٹھایا اور قبل اس کے کہ کوئی دیکھے

اس کو جیب مین ڈالکر دوسرا ہیرا اس کے بجائے کیس مین رکھدیا۔

دوسری صبح مین اپنے خاوند کے ساتھ روشنی دل ہیرے کو جو سیسے کے مانند بھاری تھا جیب مین رکھے ہوئے چل کھڑی ہوئی۔ میرے پاس خود میرے ذاتی جواہرات بھی نہایت قیمتی تھے اور ایک عدیم المثال موتی تھا کیس ہمراہ رکھنے کا تھا۔ یہ کیس مین اپنے خاوند کے محافظ خانے مین رکھا کرتی تھی پس چند جواہرات رکھنے کے عذر سے مین نے اپنے خاوند سے محافظ خانے کی کونجی حاصل کی اور روشنی دل ہیرا اپنے ذاتی کیس مین بند کرکے رکھدی کیونکہ وہان سے قفل کی انوکھی ساخت کے باعث اس کا چوری جانا ناممکن تھا اس وجہ سے کہ اس قفل مین کونجی لگتے ہی گھنٹیان بجنے شروع ہوتی ہین۔ اب مسٹر ہیڈ واقعہ یہ ہے کہ میڈم نے اس محافظ خانے کا راز مجھ سے کسی نہ کسی طریق سے دریافت کرلیا ہے مگر چونکہ باوجود اپنی فراست و چالاکی کے وہ اس قفل کے کھولنے سے عاجز ہے۔ لہذا اس نے مجھ سے کہا ہے کہ اگر آج وہ ہیرا مین اوس کو ندیدون تو وہ میرے اصلی پوزیشن کو آشکار کردے گی۔

اُس نے مجھے صاف کہدیا ہے کہ اس معاملہ مین لاکھ منت و ہزار سماجت بھی کچھ کام نہ دے گی۔ وہ تو سنگدلی مین پتھر کی مثال ہے۔ اس کی ملائمت۔ مہربانی و ہمدردی سب سطحی ہین۔ وہ لفظ خوف کے معنی تو جانتی ہی نہین ہے۔ آہ مین کیا کرون؟ بہرحال مین ہیرا تو اس کو نہ دون گی بلکہ مین نے اوس کی بات کو جو مانا یہ بھی ایک مجنونانہ کام کیا۔"

مین تھوڑی دیر تک اپنے ساتھی کا منہ دیکھتا رہا۔ اس قصہ سے اُس چوری کی وضاحت ہوگئی جس نے مرسیورادن کو غلطان و پیچان بنا رکھا تھا۔ میرے دل مین خیال آتا تھا کہ اگر یہ قصہ کارلٹن کو معلوم ہوتا تو اُس کے خیالات کیا ہون گے۔ لیکن اس حقیقت حال کا اوس کو معلوم کرنا بھی ضرور تھا اور وہ بھی جلد سے جلد۔ مجھے تو اس کا یقین کامل تھا کہ کاؤنٹ پرسلی کی موت ایک امر واقعہ ہے اور میڈم اس بدقسمت نوجوان بیوی سے اپنے اغراض کے لئے دادن چل رہی ہے لیکن اگرچہ اس امر کا مجھے اطمینان تھا کہ مسٹر کارلٹن کو اپنے اور اپنے بچے کی عزت کے لئے خوف کرنے کی درحقیقت کوئی وجہ نہین ہے۔ مگر میرے خیالات کی صداقت کو ثابت کرنے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔ بعد وقفہ اس معاملہ مین کچھ گفتگو کرنے کا آگیا تھا اور وہ بھی جلدی کے ساتھ۔

مسز کارلٹن پر خوف بالکل طاری تھا اور اس نے میرے کی چوری سے اپنے آپ کو ایک نہایت سنگین خطرے میں بھی مبتلا کر دیا تھا۔ پس مجھے خاموش دیکھکر اس نے آہستہ سے کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ آپ مجھکو ایک گنہگار و بدخصال عورت سمجھ رہے ہیں لیکن براہ کرم ساتھ ہی آپ اس بہت بڑے خطرے پر بھی غور فرمائیے جس کے ہوتے مجھے یہ کام ہمارہ ناچار کرنا پڑا ہے۔"

میں نے کہا "میں آپ سے درحقیقت ہمدردی رکھتا ہوں۔ اس معاملہ میں ایک کام کرنا ہے۔ میں اب آپ سے صاف صاف کہتا ہوں۔ میرے خیال میں تو کاونٹ پورسلی مر چکا ہے۔ میڈم جعلی خطوط لکھنے میں مشاق ہے۔ آپ ان کو ناحق سچے سمجھے ہوئے ہیں۔ خوب یاد رکھیئے۔ کہ میں اس عورت سے پوری طرح واقف ہوں۔ وہ نہایت چالاک ہے اور کسی قسم کی بھی مدد نہیں کرتے نہیں چکتی۔ یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ آپ کو جھوٹا خوف دلا کر خوب پیسے کما رہی ہے۔ پس جب تک کہ آپ اپنے خاوند کو اپنا ہمراز نہ بنائیں اس واقعہ کی اصلاح ناممکن ہے آپ خود سمجھ سکتی ہیں کہ یہ امر ان کے حق میں بھی کس قدر خطرناک ہے۔ وہ کاونٹ سے دوبدو ہونے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ میڈم کو بالآخر اپنے ہاتھ دکھلا دینے پڑینگے اور اس طرح آپ بچ جائیں گے۔ پس کیا آپ میری نصیحت مانیں گے اور ان سے جاکر فی الفور یہ واقعہ کہدیں گے؟"

اُس نے جواب دیا "میری ہمت نہیں بڑھتی۔ نہیں بڑھتی۔"

میں نے کہا "بہت اچھا۔ آپ کو اور ایک دوسرے امر پر بھی غور کرنا ہے۔ موسیو راؤن اپنا گم شدہ ہیرا حاصل کرنے میں جان توڑ کوشش کر رہا ہے۔ خفیہ کے چالاک سے چالاک لوگ رات اور دن اسکی طرف سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اس قدر چالاک مزور ہیں کہ اس چوری کا پتہ آپ تک چلا لیں۔ آپ کو مجبوراً اُن کی موجودگی میں اپنا جواہرات کا صندوق کھولنا پڑے گا۔ پس اب آپ خود ہی سوچ لیجئے۔ مسز کارلٹن میری رائے میں تو آپ کے شوہر کو فی الفور سب حال معلوم ہو جانا چاہیئے اور ہیرا اس کے قانونی مالک کو واپس کر دیا جانا چاہیئے۔"

اس نے وفور رنج سے اپنے ہاتھوں کو مروڑا اور کہا۔

"میں اپنے خاوند سے کہہ نہیں سکتی البتہ ہیرے کو دور کرنے کا کوئی اور طریقہ سوچ لیں۔ مجھے آپکے

مشورہ پر کاربند ہونے سے تو ہیرے کو میڈم کے ہی حوالے کر دینا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اب تو میری زندگی کی بربادی اور میرے بچے کی عزت پر تو غور کیجئے۔ مسٹر ہیڈ مین جانتی ہو تم کہ آپ مجھ پر مہربان ہیں اور آپ کا مشورہ نہایت عقلمندانہ ہے مگر میں اُس پر عمل پیرا ہو نہیں سکتی۔ میڈم نے نہایت وثوق و ایمانداری سے قسم کھا کر کہا ہے کہ جب اوس کو ہیرا نجائے گا تو اس ملک کو چھوڑ دے گی اور کاؤنٹ پورسلی بھی اُسی کے ساتھ روانہ ہو جائے گا۔ پھر مجھے اس کا نام بھی کبھی سنائی نہ دیگا۔"

مین نے پوچھا "مگر کیا آپ کو اُس کی ان باتوں کا یقین ہے؟"

اس نے کہا "اس خاص معاملے میں مجھے اُس پر یقین اس وجہ سے آرہا ہے کہ وہ آجکل پریشان سی دکھائی دے رہی ہے اور خود اپنے کو ایک نہایت شدید خطرے میں مبتلا سمجھتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے اپنے پوزیشن کی کمزوری کا احساس کر کے اپنے گھر کے نقب کی بھی رپورٹ کوتوالی میں نہ کی۔ لیکن سنیئے مجھے قدموں کی آہٹ آرہی ہے۔ کون آتا ہوگا؟"

مسٹر کارلٹن یہ کہکر آگے جھکی اور جھروکے میں سے جھانکنے لگی۔ پھر اُس نے کہا۔

"مجھے اُس عورت کا حد درجہ خوف لگا رہتا ہے۔ اب اس وقت بھی بہت ممکن ہے کہ وہ ہمارے ہی تاک میں لگی ہوئی ہو اور اس کا دردسر محض بہانہ ہو۔ خدا جانے میرا کیا حشر ہوا اگر وہ یہ پائے کہ میں نے آپ پر سب باتوں کا انکشاف کر دیا ہے۔ براہ کرم آپ اُس پر یہ ظاہر نہ ہونے دیجئے کہ ہم کوئی خاص امر میں گفتگو کر رہے تھے بلکہ آپ اپنے شکار میں مصروف ہو جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دوسروں سے بہت فاصلے پر نکل گئے ہیں۔"

اُس نے بمشکل یہ الفاظ کہنے پائے تھے کہ میری نظر میڈم کولچی پر پڑی جو اگرچہ کہ دور تھی لیکن ہمارے ہی طرف آہستگی کے ساتھ ایک خاص انداز سے جو اس کے لئے ہی مخصوص تھا خرامان خرامان چلی آرہی تھی۔ اس کی آنکھیں زمین پر لگی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر فکر کے آثار آشکار تھے۔

مسٹر کارلٹن نے کہا "اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟"

مین نے جواب دیا "آپ کو اس وقت تو کچھ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ صرف قوی ہمت بننا چاہیئے ابھی

تھوڑی دیر بعد میں آپ سے ملکر کہون گا کہ آپ کو آیندہ کیا کرنا ہوگا۔ آپ نے جو کچھ مجھ سے کہا ہے اس سے تو فی الفور کوئی نہ کوئی کام کرنا لازم معلوم ہو رہا ہے۔ اب رہا اس کا نتیجہ تو میں اس کے متعلق آپ سے قسم کھا کر کہتا ہون کہ میں آپ کو اس مصیبت سے کسی نہ کسی طرح نجات دلاؤن گا۔"

اُس نے جواب دیا "آپ کی مہربانی کا بیان مجھ سے ممکن نہیں۔ لیکن براہ کرم آپ اپنا تذکرہ جاری رکھیئے۔ میڈم اس قدر قیافہ شناس ہے کہ چہرے کو دیکھکر دلکا حال سمجھ جاتی ہے۔ میری صورت سے تو پریشانی کے آثار مترشح ہین۔"

ٹھیک اُسوقت جبکہ مذکورہ صدر گفتگو ختم ہوئی ایک زوردار ٹھوکر میں سے پھڑپھڑاتا ہوا کبوتر اوپر بلند ہوا۔ میں نے اس کو دیکھکر بلا سوچے سمجھے بندوق اٹھائی اور فیر کر دیا۔ یہ پہلا وقت تھا جو میں نے دوپہر کے کھانے کے بعد بندوق چلائی تھی۔ مگر یہ کیا ہوا؟ مجھے ایک لحظہ بھر۔ صرف ایک لحظہ بھر اس کا موقع ملا کہ یہ سمجھون کہ کوئی نہ کوئی حادثہ واقع ہوا ہے۔ یعنی ایک بہرا بنا دینے والی آواز آئی اور ایک شعلہ نظر آیا جس میں سے ہزار دن چنگاریان میری آنکھون کے سامنے آئین اس کے بعد میں یکبارگی کھا کر گرا اور میرے اطراف تاریکی چھا گئی۔

تھوڑے عرصہ کے عالم فراموشی کے بعد جس وقت میں غالباً عالم دیگر میں تھا میرے حواس لوٹے میں نے اپنے آنکھیں کھولین۔ دیکھا کہ ڈفریکا چہرہ میرے روبرو ہے۔

اُس نے کہا "ہُش۔ ہیڈ خاموش رہو۔ ڈاکٹر دیکھو آخر وہ ہوش میں آیا ہے۔"

اس پر ایک نوجوان شخص جس کے چہرے پر ذہانت کے آثار تھے میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا "ہان اب آپ کو کسی قدر سکون معلوم ہوتا ہوگا۔ خیر۔ مگر ابھی آپ کو باتین نہ کرنا چاہیئے یہ لیجیئے یہ دوا کو پی لیجیئے۔"

اُس نے یہ کہکر ایک گلاس میرے منہ کو لگا دیا میں تشنہ دہن ہونے کی وجہ سے سب پی گیا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ میرا بایان ہاتھ اور بازو لکڑی میں باندھا ہوا ہے۔

میں نے یہ دیکھکر کہا "مجھے کیا ہوا ہوگا۔" مگر یہ کہتے ہی میرے ذہن میں واقعات گزشتہ

سرعت برق کے ساتھ ذہن میں آگئے۔

ڈوفریے نے کہا "تم پر ایک بڑا حادثہ گزرا۔ تمہاری بندوق پھوٹ گئی۔"

میں نے کہا "پھوٹی۔ ناممکن۔"

اُس نے جواب دیا "یہ حرف بہ حرف صحیح ہے۔ بلکہ تمہاری جان عجیب طرح سے بچ گئی اور صرف تمہارا بایاں ہاتھ اور بازو متاثر ہوا ہے۔"

میں نے جلدی سے کہا "ڈوفریے مجھے تنہائی میں تم سے کچھ کہنا ہے۔

پس کیا تم ڈاکٹر سے چلے جانے کہو گے۔"

ڈاکٹر نے کہا "مسٹر ڈوفریے میں قریب ہی میں ٹہرا ہوں۔ آپ کے بلاتے ہی آجاؤں گا۔ یہ کہکر وہ مقابل کے کمرے میں جا ٹہرا۔ مجھے بخار معلوم ہو رہا تھا لیکن میں اپنی طبیعت کو ڈوفریے سے گفتگو کر لینے تک سنبھال رکھنے کی کوشش کیا چنانچہ۔

میں نے کہا "مجھے جلدی سے اُٹھ جانا چاہیئے۔ میری طبیعت ٹھیک معلوم ہو رہی ہے۔ صرف سر میں ذرا کچھ عجیب سا درد معلوم ہو رہا ہے۔ لیکن وہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ کیا میرا ہاتھ زیادہ متاثر ہوا ہے؟"

ڈوفریے نے جواب دیا "نہیں۔ خوش قسمتی سے صرف گوشت میں زخم آیا ہے۔"

میں نے جواب دیا "لیکن بندوق کس طرح پھوٹ سکتی تھی۔ وہ تو اعلیٰ کے ساخت کی دو گنی قیمتی کی تھی۔"

میں نے آخر کے الفاظ بمشکل ختم کرنے پائے تھے کہ میرے سر میں ایک خوفناک خیال آیا۔ ڈوفریے نے میرے ذہن کا خیال تاڑ کر کہا۔

"میں نے تمہاری بندوق کا بغور امتحان کیا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے اُن پرزہ ہائے بندوق کا بغور امتحان کیا ہے جو بچ رہے ہیں۔ اس میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہے کہ یہ دھڑا کا معمولی کارتوس سے نہیں ہوا ہے نلیاں اور کندہ ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو گئے ہیں حیرت ہے تو یہ ہے کہ تم اُسی جگہ مر نہیں گئے۔"

میں نے جواب دیا "یہ شرارت کس کی ہے اس کا سمجھنا تو کچھ مشکل نہیں ہے۔"

ڈفریہ نے کہا" کم از کم اس قدر تو بالکل واضح ہے کہ تمہاری بندوق میں بوقت طعام دوپہر اخلت کیگئی ہے۔ میں اس کے متعلق ابھی دریافت کر رہا تھا۔ معلوم ہو رہا ہے کہ ایک ہانکنے والا اس معاملہ میں کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ مگر ابھی میں نے اس کو قبولنے نہیں لگایا ہے۔ نیز میں نے اس جگہ کا بھی پورا پورا امتحان کر لیا ہے جہاں کہ تم کھڑے تھے۔ اور کارتوس کے پیتلی ٹکڑے بھی پائے ہیں۔ یہ معاملہ اس قدر اہم ہے کہ میں نے ٹامکر اور فورڈ کو بھی تار دیدیا ہے وہ دونوں صبح میں یہاں آجانے والے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بہت جلد میڈم کو گرفتار کرنے کے لئے کافی شہادت بہم ہو جائے گی۔ اس میں تو کوئی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کام اُسی کا ہے دوسری مرتبہ ہے کہ اُس نے تم سے اس طرح پیچھا چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ اور اب جو کچھ بھی ہو اس کا انسداد عمل میں کیا جانا چاہیئے۔ لیکن مجھے نہیں چاہیئے کہ تمہیں اس وقت پریشان کروں۔ کیونکہ تمہیں بڑا صدمہ ہوا ہے"

میں نے پوچھا" کیا مجھے سخت مضرت پہونچی ہے؟"

اُس نے جواب دیا" خوش قسمتی سے تمہیں ذرا سا زخم چہرے پر آیا ہے اور ذرا سا بازو میں۔ تمہاری آنکھیں بچ گئی ہیں۔ کیونکہ ڈائنامائٹ نیچے طاقت نیچے کے ہی جانب خرچ کیا کرتا ہے۔"

میں نے جواب دیا" ہاں۔ خوش قسمتی سے میری آنکھیں بچ گئی ہیں۔ خیر۔ ڈفریہ۔ مجھے چند اہم باتیں مسز کارلٹن سے معلوم ہوئی ہیں مگر اس پر پہرا لگائی گئی ہے چنانچہ میں تم سے بھی بغیر اس کی اجازت کے کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔ پس کیا آپ سے یہ ممکن ہو سکیگا کہ اُس کو میرے پاس ایک لمحہ کے لئے بلا لائیں"

اُس نے کہا" مجھے یقین ہے کہ وہ آئے گی اور بخوشی آئے گی۔ وہ سخت خستہ اور مضمحل ہو گئی ہے۔ تم تو جانتے ہو کہ جس وقت یہ واقعہ پیش آیا ہے وہ منظر پر موجود تھی۔ چنانچہ جب میں وہاں آیا تو میں نے اوسکو نیم مدہوش حالت میں میڈم کو لچی کے سہارے کھڑے ہوئے پایا۔ وہ میڈم کو لچی سے مرعوب ہوئی اور کمزور ہو رہی دکھائی دے رہی تھی۔ اچھا تو میں اُس کو تمہارے پاس بھیجوا دیتا ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ڈاکٹر تمہیں زیادہ دیر تک باتیں کرنے کی اجازت دے گا۔"

میں نے جواب دیا" ڈاکٹر کا یا کسی کا کچھ خیال نہ کرو۔ مجھے مسز کارلٹن سے ملنے دو۔ ایک منٹ بھی ہمارا بیکار نہیں ہے۔"

ڈفریز فوراً کمرے سے چلا گیا اور چند لمحوں میں مسز کارلٹن اندر آ گئی۔ میں اپنی ایسی حالت میں بھی اُسکے چہرے پر رنج و غم کے آثار دیکھکر بغیر کچھ کہے کے نہ رہ سکا۔ وہ اس قدر کانپ رہی تھی کہ اُس سے کھڑے رہنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

میں نے کہا۔ "کیا آپ میرے لئے کچھ کریں گی؟" اُس وقت میں جلد جلد کمزور ہوتا چلا جا رہا تھا اور میری طاقت گفتگو بھی جواب دینے لگی تھی۔

اُس نے جواب دیا۔ "میں ہر چیز جو میرے امکان میں ہو کروں گی۔ سوائے ——"

میں نے کہا۔ "میں مستثنیات نہیں چاہتا۔ میں نے تقریباً اپنی زندگی کھو دی ہے اور اب میں ایک اجل رسیدہ آدمی کی متانت سے آپ کو یہ کہتا ہوں۔ سنئے میری خواہش یہ ہے کہ آپ راست اپنے شوہر کے پاس جائیں اور اُس سے سب کچھ کہدیں۔"

اُس نے کہا۔ "نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔" اس وقت اُس کا چہرہ اُس سفید پوشاک سے بھی زیادہ سفید پڑ گیا تھا جو وہ پہنی ہوئی تھی۔

اس پر میں نے کہا۔ "اگر آپ اُن کو ہمراز نہیں بنانا چاہتیں تو آپ نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا وہ ڈفریز سے کہدیجئے۔ وہ وکیل ہے۔ اور اسطرح کے دردناک و خوفناک واقعات سننے کا عادی ہے۔ وہ آپکے کے مشورہ دیگا۔ پس کیا آپ کم از کم یہ تو بھی کریں گی؟"

اُس نے کہا۔ "یہ میرے لئے ناممکن ہے۔" یہ کہتے وقت اس کا آواز جذبات سے متاثر ہو کر گلوگیر ہو گیا تھا نیز آہستہ سے اُس نے یہ بھی کہا۔

"میں تو اب بہت ہی خوفزدہ ہو گئی ہوں۔ کیونکہ مجھے میرے جواہرات کے صندوق کی بھی کوئی کنجی نہیں ملرہی ہے"

میں نے کہا۔ "یہ واقعہ تو اور معاملہ کو پیچیدہ بنا رہا ہے۔ اگرچہ مجھے یقین ہے کہ میڈم کولیجی بھی مستحکم کمرہ میں داخلت نہیں کر سکتی۔ بہرنہج آپ اپنے شوہر سے یا ڈفریز سے سب واقعات کہدیجئے۔ مجھ سے وعدہ کیجئے تاکہ میں بے فکر ہو کر آرام سے پڑوں۔"

اُس نے جواب دیا۔ "مسٹر ہیڈ یہ میرے لئے ناممکن ہے۔ اور آپ نے اخفائے راز کا وعدہ بھی لیا ہے"

مین نے کہا "آپ مجھے ایک عجیب کشمکش مین مبتلا کر رکھی ہین۔"

ٹھیک اس موقعہ پر ڈاکٹر ہمبرای مسز کارلٹن کمرے مین داخل ہوا۔

اُس نے کہا "دیکھیئے دیکھیئے۔ مسٹر ہیڈ۔ آپ طبیعت کو برانگیختہ کر رہے ہین۔ مسز کارلٹن مجھے خوف ہے کہ شاید مجھے آپ کو میرے بیمار کے پاس سے ہٹ جانے کے لئے درخواست کرنی پڑے گی۔ خوش قسمتی سے چہرے کو کم مضرت پہونچی ہے۔ لیکن کل جسم پر صدمہ اس قدر پہونچا ہے کہ اگر خاموش رہنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے تو بخار چڑھ آنے کا امکان ہے۔"

یہ سُن کر مسز کارلٹن کے خاوند نے کہا "فوراً۔ آو میری پیاری تمہین چاہیئے کہ آرام لین۔ کیونکہ تم خود خستہ و مضمحل دکھائی دیرہی ہو۔"

جب وہ کمرے سے باہر جانے لگے تو مین نے ڈاکٹر کو اپنے بازو پر بلایا اور کہا۔

"مسز کارلٹن کے پاس جاؤ۔ وہ کچھ اہم بات کہنے والی ہے۔ اس سے کہو کہ مین جانتا ہون کہ تمہین کوئی راز کی بات معلوم ہے۔ ہیڈ نے اصل راز تو نہین کہا ہے لیکن تم سے اتنا کہا ہے کہ مجھے ایذا پہونچانے مین"

یہ سُن کر اُس نے جواب دیا "اچھا۔ مین ابھی یہ کام کرتا ہون۔"

اس کے بعد زیادہ شام گئے پر وہ میرے پاس دوبارہ آیا اور کہا۔

"ہیڈ مسز کارلٹن کی حالت خود بھی اچھی نہین ہے کہ اس کو زیادہ مجبور کیا جاسکے۔ وہ اپنے کمرے مین جاکر آرام لینے پر مجبور ہوئی ہے اور ڈاکٹر بھی اُس کے پاس ہے۔ اُس نے ایک مُسکّن دوا دی ہے۔ اُسکا خاوند اُس کی حالت دیکھکر ششدر ہوگیا ہے۔ تم تو بڈھے میان اچھے دکھائی دے رہے ہو۔ مگر تم کو اب سو جانا چاہیئے"

میڈم نے جو کچھ بھی حساس حادثہ روح فرسا مین لیا ہو اس وقت تو وہ اپنے اصلی جبل مین دکھائی دیرہی ہے۔ آج کی شب ڈنر پارٹی مین کوئی اُس سے زیادہ خوش طبع نہ تھا۔ وہ ظاہرہ ہمدردی کے ساتھ آپ کی کیفیت دریافت کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر اُس کے دیکھنے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہو تو وہ تم کو دیکھنے آئے گی۔ لیکن مین نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اس کے پاس کسی شخص کو بھی جانے نہین دیتے۔ اب تمہین چاہیئے کہ اپنی خواب آور دوا پی لین اور حسب بالا واقعات وقوع مین آنے کی توقع رکھین۔ مین نے بندوق کے واقعہ کا سراغ جاری رکھا ہے

اور مجھے توقع ہے کہ تھوڑے سے اصرار پر ایک ہانکنی والا واقعات کی شہادت دیگا۔ اب میڈم تم کو فرد سو جانا چاہیئے

اس واقعہ کا صدمہ اور میرے ہاتھ کا سخت درد جو کہ اس وقت بڑھنے لگا تھا ہر دو کا اثر مجھ جیسے مضبوط شخص پر بھی ہونے لگا۔ ڈفریں نے وہ خواب آور دوا مجھے دی جو کہ ڈاکٹر نے میرے لئے بھجوادی تھی۔ میں اس کو پی لیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ڈفریں میرے پاس سے چلا گیا۔

ایک دو گھنٹے اس پر گزرے زاں بعد دوا کا اثر مجھ پر ہونے لگا۔ نیند غلبہ کرنے لگی۔ درد بھی کم ہونے لگا اور بالآخر مجھے ایک نیند جس میں ہولناک و عجیب خواب دکھائی دے رہے تھے لگ گئی۔ کچھ دیر بعد اس قسم کے ایک خواب میں سے میں چونک کر اٹھا دیا سلائی کی ڈبی کھینچا اور گھڑی دیکھا۔ یہ ساڑھے تین کا وقت تھا سارا مکان مصروف خواب تھا اور خاموشی بلندی طاری تھی۔ ایک فاصلے پر سے ہال کے بڑے گھڑیال کی آواز میرے کانوں میں بکسان نہایت صفائی سے آتی جارہی تھی۔ لیکن اس کے سوائے کوئی دوسری آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ میرا بخار آلودہ دماغ مستعدی سے کام کرتا جارہا تھا۔ مجھے اس وقت ایسا معلوم ہورہا تھا کہ میرے خواب کے توہمات لباس حقیقی میں نمایاں ہورہے ہیں۔ عجیب عجیب شکلیں میرے بستر کے اطراف گھومتی معلوم دے رہی تھیں۔ اُن کے چہرے سے خباثت ٹپک رہی تھی اور ان میں کا ہر ایک میڈم کولمی سے مشابہ دکھائی دیتا تھا۔ بخار بھی بڑھتا جارہا تھا ایسی حالت میں یہ ایک خیال میرے دل میں یکایک آیا کیا عجب ہے کہ اس وقت بھی کوئی خطرناک بات واقع ہورہی ہو؟ یہ خیال یقین کے درجہ کو پہنچ گیا۔ کیونکہ میں نے سوچا کہ میڈم اپنی فوق الانسانی ذہانت سے ضرور یہ معلوم کرلی ہوگی کہ وہ خطرے میں مبتلا ہے۔ ایسی صورت میں وہ آج کی رات کو بغیر کام میں لائے رائیگاں جانے نہ دیگی۔ یقیناً وہ رات ہی دل ہیرا چرا کر نکل بھاگے گی۔

اس خیال کے آتے ہی مجھے اس قدر تشویش ہوئی کہ مجھ سے زیادہ دیر تک خاموش رہنا نہ ہوسکا۔ چنانچہ میں جھٹ سے جسم پر کے استراحتی کپڑے پھینک کر پلنگ سے نیچے آدھمکا۔ بخار کی کلاوٹ سے اگرچہ میں چور ہورہا تھا۔ لیکن تب بھی ہمت کرکے میں اپنا لباس تبدیل کرتے وقت پھینے کا لبادہ اوڑھ لیا اور سیڑھیوں کے سرے پر آن پہنچا۔ یہاں سے آہستگی کے ساتھ بڑی سیڑھیوں پر سے اترا۔ ہال میں سے گزرا۔ بائیں جانب مڑا اور مڑ کر ایک راستہ سے ہوتا ہوا ان پتھر کی سیڑھیوں کے دروازے پر پہنچا

جو کو اس لداؤ کے پاس پہنچاتی تھین جہان کارلٹن کا کمرہ مستحکم تھا۔ مین جب اس دروازے کو پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے شبہات یقین کے ساتھ مبدل ہو رہے ہین۔

مین نے دیکھا کہ ایک خفیف سی روشنی شب کی تاریکی کو چیر رہی ہے۔ یہ دیکھکر مین مکان کے سنگ بست حصہ کے ایک کونے مین چھپ گیا۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ میرے سابقہ خوف اور میری پیش آمدہ خطرون کے نسبت پریشانی بلا وجہ نہ تھی کیونکہ محافظ خانے کے درِ آہنی کے مقابل میڈم کو بھی خود ایستادہ تھی۔ اُس کے ہاتھ مین ایک موم بتی تھی۔ چونکہ مین برہنہ پا ہونے کے باعث بغیر کسی آہٹ کے آیا تھا۔ لہذا میری موجودگی کا اوس کو علم نہ تھا۔ پس مین خاموش کھڑے ہوکر دیکھتا گیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ اوس وقت میری کنپٹیان مارے خوف کے پھڑکتی جا رہی تھین۔ مین ان گھنٹیون کا آواز سننے کا منتظر کھڑا تھا جو کہ درِ آہنی مین کونچی لگتے ہی بجا کرتی تھین۔ وہ محافظ خانے کو کچھ کر رہی تھی۔ لیکن اسوقت تک بھی گھنٹیان نہین بجین۔

تھوڑی دیر بعد کمرے کا سنگین آہنی دروازہ کھل گیا اور میڈم اندر داخل ہوئی جب مین یہ نوبت دیکھا تو پھر خاموش نہ رہ سکا۔ چنانچہ مین اچھلکر آگے بڑھا میرا زخمی ہاتھ تاریکی مین کسی چیز سے ٹکرایا۔ وہ پلٹی اور مجھے دیکھی۔ مین نے اس کو پکڑنے کی جان توڑ کوشش کی مگر میرا سر چکرانے لگا۔ اور میرے جسم مین رمق برابر طاقت بھی باقی نہ رہی۔ مجھے معلوم ہوا کہ مین کسی سخت چیز پر گرا اور اصل مین بھی مستحکم کمرے مین داخل ہو چکا تھا۔ چنانچہ یہان مین اس کے ہی فرش پر ایک لحظہ بعد گر کر بیہوش ہو گیا اور اس کے بعد ہی فوراً اٹھکر پاؤن کے بل کھڑا ہو گیا۔ لیکن مجھے تب بھی دیر ہو گئی تھی کیونکہ آہنی دروازہ گھناؤنی آواز کے ساتھ مجھ پر بند ہو گیا تھا میڈم کسی بعید از فہم طریقہ سے محافظ خانے کو بلا کونچی کے کھولی تھی اور مس کارلٹن کے جواہرات کے کیس مین سے جواب طاق چوبی پر کھلا ہی پڑا ہوا تھا اسکو نکال لی تھی اور مجھے کمرے مین قید کر کے قفل لگا دی تھی۔ مین بوجہ اپنی نیم بے ہوشی اور دماغی چکر کے اُس کا ستانا تکا رہا۔ اس کے بعد مین چلایا پکارا لیکن میرے قید خانے نے میری آواز کو نہ سنا دی تھی۔ پس اس کو کوئی نہ سنا۔

یہاں مین کتنی دیر تک پڑا رہا یہ بتلا نہین سکتا۔ میرے سخت بخوش پر گرنے سے درد اس قدر زیادہ ہو گیا تھا کہ اس نے مجھ جز اُبے ہوش کر دیا تھا۔ سر دی میرے ہڈیون تک سرایت کرتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ مین ایسی حالت مین ہی مبتلا پڑا تھا کہ بالآخر مستحکم کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈوفریرو کارلٹن اندر آئے۔ دروازہ کھلتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ شب گزر چکی اور دن نکل آیا ہے۔

ڈوفریرو نے کہا "ہم تمہارے لئے گھر کا چپہ چپہ دیکھہ ڈالے۔ پس اب بتاؤ کہ تمہین کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ کیونکر تم یہان مقفل ہو سکے؟"

مین نے جواب دیا "مینیم کے تعاقب مین۔ لیکن وہ کہان ہے۔ برائے خدا جلد کہو؟"

ڈوفریرو نے مضمحل لہجہ مین کہا "فرار ہو گئی۔ لیکن ہیڈیہ کیا واقعہ ہے ہم سے کہو۔ ہمین جو کچھ معلوم ہے بعد مین تم کو کہا جائے گا۔"

اس پر مین نے اپنا قصہ پندرہ الفاظ مین کہا۔

یہ سُن کر کارلٹن نے کہا "مقام حیرت ہے کہ اس نے بلا کونجی کے کس طرح محافظ خانہ کا دروازہ کھولا ہو گا۔ یہ تو جادو کا کام اُس نے کیا ہے۔"

مین نے کہا "آپ نے مستحکم کمرہ کھلا چھوڑ دیا ہو گا۔"

اُس نے جواب دیا "مین نے معمول کے مطابق ڈوفریرو کو اور آپ کو بتلانے کے بعد اوس کو بند کر دیا تھا چنانچہ یہ اس کی کونجی میرے پاس موجود ہے۔"

مین نے کہا "کہان۔ مجھے ذرا دیکھنے دیجیئے۔"

اُس نے مجھے کونجی دی اور مین اوس کو اُجالے کی طرف دیکھنے لے گیا۔

پھر مین نے کہا "اِدہر دیکھیئے۔ یہ آپ کی اصلی کونجی نہین ہو سکتی۔ یہ ضرور بدلی ہوئی کونجی ہے۔ آپ خیال کرتے ہین کہ آپ نے محافظ خانے کو کل مقفل کر دیا تھا۔ کارلٹن۔ اس مین آپ کو اُس شیطانہ نے دھوکا دیا ہے۔ کیا آپ نے کبھی ایسی کونجی جو اس طرح چھڑکتی ہو دیکھی؟"

جب مین نے اس طرح کا لفظ کہا تو کونجی کے دندانے ایک انگلی اور انگوٹھے کے درمیان مضبوط

پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اس کا دوسرا سرا پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو پھرایا۔ کونجی کا اوپر کا حصہ اپنے کندھوں کے پاس سے پھرنے لگا۔ معلوم ہوتا تھا اس کونجی کے کندھوں کے پاس اندر کی جانب دندانے اور ان میں بٹھنے والا کانٹا لگا دیا گیا تھا جس سے کونجی کا اوپر کا حصہ ذرا سختی کے ساتھ ایک ہی طرف پھر سکتا تھا۔ دوسری طرف پھرایا جائے تو کانٹا اندر کے دندانوں میں اٹک کر اُس کو اس طرف پھرنے نہ دیتا تھا۔ البتہ کونجی پوری پوری حرکت کر سکتی تھی۔

مین نے کہا "یہ دیکھئے آپ اس کونجی سے محافظ خانے کو کھول سکتے ہین لیکن اوس کو دوبارہ بند نہین کر سکتے۔"

یہ کہتے ہوئے مین نے کونجی کو قفل کے سوراخ مین ڈالا۔ اس کے ڈالتے ہی گھنٹی بجنی شروع ہوئی مین نے کہا "دیکھئے۔ یہ قفل اب تو کھلا ہے نا۔ اب اس کو بند کرتا ہون۔ ملاحظہ کیجیے۔ کونجی صرف کندھون کے پاس سے پھر رہی ہے۔ اس کے دندانے قفل کے سوراخ مین جیسے کہ ویسے ہین۔ ان کو کوئی حرکت نہین ہو رہی ہے۔ کونجی کے اندر کنڈلے رہنے سے آپ کو ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ گویا قفل ہی کٹ کٹ کرتا ہوا لگا ہے۔ پس کل صبح آپ نے جب ہمین اپنا محافظ خانہ دکھلایا تو یہ خیال کیا کہ آپ نے قفل لگایا۔ لیکن دراصل کونجی کندھون کے پاس سے کٹ کٹ کرتی ہوئی پھر گئی آپ کو قفل کے لگجانے کا غلط اطمینان ہوا۔ دراصل وہ کھلا ہی رہ گیا۔ اب اس کھلے ہوئے دروازے کو میڈم نے رات کو صرف دھکیلا اور وہ کھل گیا۔ اس لئے اوس کو کونجی قفل مین لگانے کی ضرورت ہوئی نہ گھنٹی بجی۔ بہرحال یہ اسکیم سوائے اُس عورت کے کوئی شخص نہین سوچ سکتا۔ کسی نہ کسی طریقہ سے اُس نے آپ کی اصلی کونجی کو اس نقلی کونجی سے بدلدیا ہے۔"

ڈفریے نے کہا "خیر۔ ہیڈ۔ اب تم اپنے کمرے کو چلو۔ ورنہ میڈم کی دلی خواہش خود بخود پوری ہو جائے گی۔ یعنی تم اپنی جان کھو بیٹھو گے۔"

مین کارلٹن کے ساتھ کپڑے پہن کر بنگلہ پر گیا۔ اور باقی ماندہ گھر کے لوگون کے ساتھ ایک کمرے مین جا بیٹھا۔ مین نے ہر ایک کی صورت پر سخت پریشانی کے آثار دیکھے۔ مسٹر کارلٹن تو ایک کھلے

دریچہ کے مقابل کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے نشانات تھے مگر اس کے باوصف اس کے چہرے پر خلوص و شادمانی مسلط تھی جس کو دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ اُس نے مجھے اپنے بازو آنے کے لئے اشارہ کیا اور کہا۔

"مسٹر ہیڈ۔ میرے ہمراہ آپ ایک لمحے کے لئے باہر آیئے۔"

چنانچہ جب ہم کھلی ہوا میں نکل آئے تو اُس نے مجھ سے کہا۔

"مسٹر ہیڈ۔ میرے کے گم ہونے سے اگرچہ ایک انفعال عظیم ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی سوفت انگلینڈ بھر میں کوئی عورت مجھ سے زیادہ خوش نہیں ہے۔ میری خاوند نے آج صبح میں مجھے میجسٹی کو یچ کے پاس سے ایک خط لا دیا ہے جس نے میرے بدترین وسوسوں کی نسبت مجھے مطمئن کر دیا ہے۔ اس خط میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ کاؤنٹ پورسلی کو قبر میں مدفون ہو کر مدت مدید گزر چکی ہے۔ اور یہ کہ اس نے جو کچھ سابق میں کیا وہ اس غرض سے کیا کہ خیر و قمین مجھ سے حاصل کرے۔"

میں مسز کارلٹن کو جواب دیتے ہی والا تھا کہ ڈفریہ جلدی سے میرے پاس آیا۔

اُس نے کہا "غصہ کے جاسوس آ چکے ہیں اور یہیں اب تمہاری ضرورت ہے۔"

یہ کہکر میں اس کے ہمراہ کارلٹن کے کمرہ مطالعہ میں گیا۔ وہاں حاکم اور فورڈ دونوں موجود تھے۔ انہوں نے ابھی ابھی کمرہ مستغلم کی جدیچ کی تھی اور جھوٹی کوٹھی کو دیکھا تھا۔ ان کی پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

فورڈ نے بالآخر کہا "وہ بھاگ گئی ہے لیکن اب ہم اُسے پکڑ لیں گے۔ ہمیں آخر کار مطلوبہ شہادت ہم پہنچ چکی ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ ہم سے تین چار گھنٹے قبل نکل چکی ہے لیکن ہم اس کے تعاقب میں شکاری کتوں کو چھوڑ دے سکتے ہیں۔"

( ۹ )

# تعاقب کنندہ

اب صورت حالات بالکل بدل گئی تھی۔ میڈم کوپلی۔ قانون کی طاقت کے زیر اثر آچکی تھی اور اب وہ گرفتار ہونا ناموافق ترین حالات میں بھی کچھ دنوں ہی کا معاملہ رہ گیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ اس کے اپنے ذرائع کے مقابلہ میں فاضل پولیس حاصل تھی لیکن انکا ملنڈیارڈ کو ایک فوری تار کے ذریعہ وہ کارروائی ہو سکتی تھی جو اس کے ساتھ عمل میں آئی۔ فوری تار دینے کا کافی تھا۔ اپنی صورت میں ہر ریلوے کے مقام پر گشتی اور ملکی پولیس کی ایک جماعت کی جانچ شروع ہو جاتی کیونکہ وہ گمان غالب آتی کہ راست جانے کی کوشش کرتی جہاں اگر وہ قانون میں الاقوامی کی رو سے انگلینڈ میں جرائم کی مرتکب ہونے کے باعث گرفتار بھی کی جاتی تو حکمران آتی اس کو عدالت انگریزی کے سپرد کرنے پر مجبور نہ ہوتے۔

لیکن۔ ہاں اب ہمیں یہ ضرور معلوم ہو چلا تھا کہ واقعات کا رخ بالاخر انتقام کی جانب ہو چلا ہے اور اپنے زمانہ کے سب سے بڑے جرم کی گرفتاری کو ایک ناممکن شدہ ہے۔ یہ فہم ہر شخص نہیں سمجھ سکتا ہے کہ وہ اُن وسیع ذرائع سے جو اس کے اختیار میں تھے اپنی حفاظت غیر متوقع طریقوں ہی سے کرے گی اس لئے کہ ملک میں اس کے بہت سے دوست تھے اور ان میں سے چند ایسے بھی تھے جو بہت ہی اثر رکھنے والے لوگوں میں آمد و رفت رکھتے تھے۔

علی الصباح ایک گاڑی سے وہ فرنچ کے جاسوس ڈٹیکٹو کریو اور میں شہر کو واپس آئے۔ میڈم نے تو بیلجیک ریل سے سفر کرنا مناسب نہ جانا اور یقیناً اسٹرک کے راستہ سے کسی سابقہ قرارداد کے بموجب اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ چلی گئی۔

راستہ میں ٹائلر نے جو کچھ عرصہ سے خاموش بیٹھا ہوا تھا جھلکر انسپکٹر سرکاری سے کہا۔ مسٹر ڈین اس معاملہ میں مس بیرنگر کو لگاتا ہوں۔ مجھے اُس کے فہم و فراست و دانائی میں خصوصاً

ایسے معاملہ مین جہانکہ عورت کو گرفتار کرنا ہے اپنے آدمیون اور تمہارے آدمیون سے بھی زیادہ اعتماد ہے۔"

یہ سُنکر اسپکٹر مسکرا دیا۔

اُس نے کہا "جو تم چاہو کرو۔ مین مس ہیرنگٹن کی فراست سے واقف ہون۔ لندن بھر مین کوئی خفیہ کی عورت اُس سے زیادہ ہوشیار نہین ہے۔ لیکن اس معاملہ مین چاہے اس کو لگا یا جائے یا نہ لگایا جائے میڈم ہارڈن ہاتھ سے اب زیادہ عرصہ تک محفوظ نہین رہ سکتی۔ گمان غالب وہ اسوقت تک لندن پہنچ چکی ہوگی۔ ایک دفعہ وہ وہان پہنچ جائے تو پھر مین قسم کھاکر کہہ سکتا ہون کہ وہ وہان سے باہر نہ نکلے گی۔ مین پہنچتے کے ساتھ ہی جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ سیدہا ہوا سٹریٹ جائین اور وارنٹ گرفتاری مرتب کروالین۔"

ڈفریہ نے میری طرف دیکھکر کہا "ہیڈ۔ تم بہت خستہ و مضمحل معلوم دیتے ہو۔"

مین نے جواب دیا "مجھ پر سے اُس صدمہ کا اثر پورا پورا رفع نہین ہوا ہے۔ لیکن میرے ہاتھ کا زخم تقریباً اس قدر درد نہین دیتا ہے جیسا کہ اس کے قبل دے رہے تھے۔ رہا مابقی حالت کا تو مین اب اس قدر پریشان ہون کہ اس پر غور نہین کرسکتا۔ البتہ شہر کو پہونچون گا تو مین سیدہا ہو میپول اسٹریٹ کے منک ہاؤس کے پاس جاؤن گا اور اوس سے مشورہ کرون گا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ میرا بازو ایک ہفتہ کے عرصہ مین درست ہوجائے گا۔ الغرض ارادہ یہ ہے کہ دم آخر مین بھی موجود ہون۔"

یہ سنکر ڈفریہ مجھے گھورنے لگا۔ مگر اس نے میری مخالفت کرنی بے سود سمجھی کیونکہ اس نے معلوم کرلیا کہ میرا ارادہ مستقل ہوچکا ہے۔

لندن پہنچکر مین اپنے ساتھیون سے جدا ہوا جنہون نے مجھ سے ایک بجے میرے مکان پر ملنے کا وعدہ کیا اور ڈاکٹر منک ہاؤس کے مکان کو گیا۔ یہان اپنے ہاتھ اور بازو کی عمدگی کے ساتھ پٹی بندھوایا۔ اس کے بعد پھر مین اپنے مکان کو آیا اور وہان ڈفریہ اور پولیس کے افسرون کا انتظار کرتا رہا۔ وہ وقت مقررہ

کے تھوڑی دیر بعد ہی میڈم کولچی کی گرفتاری کا وارنٹ لئے ہوئے آئے۔ اُنہوں نے اپنے ہمراہ ایک بلند قامت قریب الجثہ ۲۰ سالہ لڑکی کو بھی لایا تھا جس کو دیکھکر مجھے حیرت ہوئی۔ ٹائلر نے مجھے اس سے مس آنیا بیرنگر کے نام کے ساتھ متعارف کرایا اور آہستہ سے کہا کہ اب ہم اس عورت کے خدمات حاصل کرنے کی وجہ سے بخوبی مسلح ہو چکے ہیں۔"

اس پر میں نے خفیف سی حیرت کے ساتھ اس عورت پر نظر ڈالی۔ وہ خوبصورت دکھائی دیتی تھی۔ اور اُس کے چہرہ سے ذکاوت و فراست ٹپکتی تھی۔

اُس نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا "مسٹر ٹائلر نے مجھ سے اس معاملہ کے سرسری حالات بیان کردئے ہیں۔ چنانچہ کل جو واقعات پیش آئے ان سے میں بخوبی واقف ہوں۔ بسبیل تذکرہ مسٹر ہیڈ میں امید کرتی ہوں کہ اب آپ کا مزاج اچھا ہوگا۔ میڈم کولچی نے آپ کے ساتھ نہایت ہی نرمدلانہ سلوک کیا ہے۔ اور آپ کا بچ نکلنا گویا ایک معجزہ ہے۔ مجھے اب یہ کہنے کی حاجت نہیں ہے کہ میں میڈم سے بخوبی واقف ہوں۔ چند سالوں سے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی رہی ہے کہ میں اُس کی گرفتاری میں کوئی نہ کوئی حصہ لوں۔ وہ اب مجھ سے بچ نہ سکے گی۔"

فورڈ نے کہا "خیر اب ہم نے وارنٹ حاصل کرلیا ہے۔ آگے معاملہ صاف ہے۔ پہلا کام جو کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میڈم کے مکان کو جائیں۔ وہ تو شاید ہی اسوقت تک وہاں پہنچی ہو۔ لیکن ہم کم از کم اس کے جگہہ کی تلاشی لے سکیں گے اور ایک آدمی کو نگران مقرر کردیں گے مگر مسٹر ہیڈ۔ کیا آپ بھی اپنے کو ہمارے ساتھ چلنے کے قابل پاتے ہیں؟"

میں نے جواب دیا "یقیناً۔"

اُس نے کہا "تو پھر بہتر یہ ہے کہ ہم ذرہ بھر بھی وقت ضایع نہ کریں۔ دروازہ پر میں نے گاڑی کھڑی رکھوائی ہے۔ اور جھٹکہ بھی موجود ہے۔"

ایک لمحہ کے بعد مس بیرنگر، فورڈ اور میں لینڈو گاڑی میں سوار ہوئے اور دو نفر خفیہ والے جھٹکہ میں ہمارے پیچھے ہو لئے۔ ہم سب کے سب راحت و لیک اسٹریٹ کو روانہ ہوئے۔ جب ہم

میڈم کے مکان کے قریب پہونچے تو اس کی شکل ہیئیہ کی سی دیکھے یعنی اوس کے دریچے بند تھے اور وہ خالی معلوم دیتا تھا۔ فوراً ہی ہم دروازہ پر پہنچے اور گھنٹی بجائی۔ فورڈ ٹامکر اور مس بیرنگٹن گاڑی ہی میں ٹھیرے رہے۔

اس وقت تک ہماری طلبی کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ چنانچہ ایک لمحہ ٹھہر کر میں نے کہا "بالفرض اگر ہم اندر نہ جا سکیں تو؟"

اس کے جواب میں فورڈ نے ہنستے ہوئے کہا "اس وارنٹ کی موجودگی میں ہم ضرورت پڑے تو دروازہ کو توڑ کر داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن دیکھئے کوئی ضرور آ رہا ہے۔"

ہم نے پاؤں کی آہٹ سُنی۔ بالآخر دروازہ کی زنجیر کھلی۔ کھٹکے گرائے گئے۔ اور ایک اونچی بوڑھی عورت دہلیز پر کھڑی ہوئی دکھائی دی۔

اُس نے پوچھا "تم لوگ کیا چاہتے ہو؟"

فورڈ نے کہا "ہم میڈم کولچی سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیا وہ اندر ہیں؟"

یہ سن کر عورت علانیہ کانپ گئی اور کہنے لگی "میڈم مکان میں نہیں ہیں۔"

فورڈ مزاحم ہوا اور کہا "دیکھو۔ مس۔ میرے پاس میڈم کولچی کی گرفتاری کا وارنٹ موجود ہے اس کی بنا پر میں مکان میں داخل ہونا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ فی الفور مکان کی تلاشی لوں"

یہ سُن کر عورت اس طرح پیچھے ہٹ گئی کہ گویا اوس کو لقوہ مار گیا اور ہم سب کے سب اکٹھے مکان میں داخل ہوئے۔

اس پردہ عورت آہستہ سے بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگی "میں آپ سے کہتی ہوں کہ میڈم مکان میں نہیں ہے وہ شب گذشتہ سے یہاں نہیں ہے۔"

فورڈ نے اُس کو بلا لحاظ آداب بازو سرکا دیا اور ہم سب مکان کی تلاشی لینے لگے۔ ہم نے عظیم الشان دیوانخانے سے ابتدا کی۔ یہ پہلی مرتبہ تھی جو میں نے میڈم کے مکان داقع ولبک سٹریٹ کو دیکھا تھا لیکن اس کے وسیع کمروں اور ان کے قیمتی آرائشوں نے مجھے ذرہ بھر بھی متحیر نہیں کیا کیونکہ میں ان کی

مالکہ کے مذاق سے بخوبی واقف تھا۔ میں نے میڈم کو پچی کا محل نیپلز میں اوسوقت دیکھا تھا۔ جبکہ میں اس کے اُس مُہلک افسون کے زیر اثر تھا۔ جس نے میرا سارا مستقبل خاک میں ملا دیا تھا۔

یہ انگریزی مکان اپنے غیر ملکی مکین کے متصنہ کی بہت سی علامتیں ظاہر کر رہا تھا۔ مدوّر زمین کے جلا قطاع سے فراہم کی ہوئی لاقیمت وعجیب وغریب اشیاء اوہر اُوہر بکھری ہوئی پڑی تھیں۔ سقف کفارون کی دیوتاؤں کی عجیب عجیب منبت کار تصویرون اور استر کاری یہ کی نقشہ کشی سے اس قدر دانائی کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا کہ زمانۂ حال کی صنعتی ترقی کا بہترین نمونہ بن گیا تھا۔ دیوار و نیم زمانۂ قدیم وزمانۂ حال کے انگریزی وغیر ملکی نقاشون کی کھینچی ہوئی عظیم الشان تصویرین نصب تھیں۔

یہان سے ہم کمرۂ مشاورت مین داخل ہوے جس کے دروازے پر ایک شاندار تموّنے کے منجر کا پردہ آویزان تھا۔ یہان بھی وہی شان وشوکت در و دیوار سے ٹپک رہی تھی جو پہلے دیکھی گئی تھی میڈم کی ذات خاص کا چھوٹا میز اخروٹ کی لکڑی کا تھا اس پر نقش مرغول، صفات حمیدہ کی نمایندہ دیویون کی تمثالین وکفارون کے بت منقوش تھے۔ اسکے قریب ایک کرسی دھری رکھی تھی۔ جس پر غالباً وہ اپنے بیشمار مریضون سے ملتے وقت بیٹھا کرتی رہی ہوگی۔ یہ قدیم شاہ بلوط کی لکڑی کی بنی ہوئی تھی اور اس کے بازو اور پشت پر عہد عتیق کے مینا کار سکے کچھ جڑے ہوے تھے۔ اس کے قریب ایک بہت لمبی پانزدہم کے زمانے کی وضع کا خانہ دار لکھنے کا میز تھا جس مین مختلف اقسام کی لکڑیون سے پچی کاری کیگئی تھی اور جس پر مس آمیختہ برنجی کام کے کندیدہ بیل بوٹے چڑھائے ہوئے تھے۔ قلمدان بھی کرسی کے پاس ہی حصہ کی مناسبت سے تھا۔

دیوارون فرش سے لے کر چھت تک چوبی تھین ان پر منبت کاری کی گئی تھی۔ سقف گنبد نما تھا اور اس نے کمرے کو ایک عظیم الشان صورت دے رکھی تھی۔ لیکن باوصف اس شان وشوکت کے مکان مین ایک عجیب طرح کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اس کی دیوارون کے درمیان کھڑا رہنا ہی اس امر کے محسوس کرنے کے لیے کافی تھا کہ یہ سب ایک تمثالب بے جان ہے جس کو زینت بخشنے والی اور جس مین جان پھونکنے والی روح اس وقت موجود نہین ہے۔

ہم مکان کے نیچے کے حصے کی تلاشی ختم کر کے بنگلا پر گئے۔ اوپر کا حصہ اس قدر شکستہ تھا کہ راستہ تو نہ تھا لیکن اس کی سادہ طرز بھی موجب فرحت طبع تھی۔ سنا ٹا یہاں بھی چھایا ہوا تھا۔ یہاں سے سب دیکھ بھال کر ہم پھر نیچے آنے ہی والے تھے کہ فورڈ کی نظر ایک سیڑھی پر پڑی جو چھت سے لگی ہوئی تھی۔ وہ اس پر چڑھا اور اس کا یکرخی دروازہ کھولا۔ ہم بھی اوس کے پیچھے ہو لئے۔ چھت کے ایک محفوظ حصے میں دو شہتیروں کے درمیان ہمیں ایک کبوترخانہ دکھلائی دیا۔ جو اوس وقت کھلا ہوا اور خالی تھا۔

میں نے بے صبری سے کہا "یہاں ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ بہتر تو یہ ہوگا کہ ہم فی الفور تجربہ گاہ اور کمانوں کی تلاش شروع کر دیں۔"

جب میں نے مذکورۂ صدر الفاظ کہے تو مجھے اس کا وہم گمان بھی نہ تھا کہ یہ ہماری کبوترخانے کی بظاہر غیر اہم دریافت کو قضا و قدر نے ہمارے معاملات میں نہایت ہی عجیب و غریب طرح سے حصہ لینے کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ خیر ہم مکان کے حصہ زیرین کو گئے اور ہماری تفتیش جاری رکھے۔ وہ بوڑھی عورت جو اس سے قبل ہم سے ملی تھی پھر آئی اور عاجزی و گھبراہٹ کے لہجے میں ہم سے کہنے لگی کہ مکان میں اس وقت صرف وہی ایک متنفس موجود ہے باقی دوسرے ملازمین برخاست کر دئے گئے ہیں۔

میں نے اُس سے کہا "کیا تم تجربہ گاہوں کا راستہ بتلا سکتی ہو؟"

وہ یہ سُن کر کچھ بے چین سی تو ہوئی لیکن تعمیل کرنے میں پس و پیش نہ کی۔ کارگاہ کا بیرونی دروازہ کھلا ہی تھا چنانچہ ہم اندر داخل ہوئے۔ اس کے آگے اور بھی ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ دونوں کمرے زمانۂ حال کے تمام ایجادات سے آراستہ تھے چنانچہ انھیں دیکھکر مجھے حیرت اور شک دونوں ہوئے۔ لیکن ہم جتنا بھی زیادہ ڈھونڈے مگر ہمیں سیڈم کے مقام موجودگی کا ذرہ بھر بھی پتہ نہ ملا۔

فورڈ نے کہا "یہ تو یقینی بات ہے کہ وہ مکان میں موجود نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہم

سوائے اس کے اور کچھ نہیں کر سکتے کہ مکان کے اطراف سخت پہرہ قایم کر دیں کہ اگر وہ اندر آنے کی جرأت کرے تو گرفتار کیا جا سکے۔"

اس وقت میری توجہ اوس بوڑھی عورت کی طرف رجوع ہوئی جس نے اب ایک عجیب طرز اختیار کر لی تھی۔ اب تک تو وہ ہمارے پیچھے پیچھے ایک ناخوش کتے کی طرح غراتے ہوئے اور متعرض ہوتے ہوئے چلی آتی تھی لیکن حملہ کرنے کی جرأت نہ کرتی تھی مگر اب وہ بے باکی کے ساتھ کمرے میں آئی اور ہمارے بالمقابل دیوار سے سہارا لے کر کھڑی رہی۔ اُس کی آنکھیں سیاہ تھیں اور آگے کو بڑھ آئی ہوئیں بھوؤں کے تلے خوب چمکتی تھیں اُس کے منہ میں دانت نہ تھے۔

اُس نے یوں بڑبڑانا شروع کیا۔ "تم اوس کو پا نہ سکو گے۔ تم لوگ جس قدر چاہو ڈھونڈتے پھرو لیکن اس کو تو ہرگز پا نہ سکو گے۔ وہ تمام عورتوں کی سی نہیں ہے بلکہ اُس نے عام عورتوں سے کہیں زیادہ جرأت کا حصہ پایا ہے حتیٰ کہ خود شیطان بھی اوس کا دوست ہے" یہ کہکر وہ مارے خوشی کے کھل کھلا کر ہنس پڑی۔"

میں نے فورڈ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ "کیا اس بڑھیا کو گرفتار کر لینا مناسب ہو گا؟"

اس پر اُس نے گردن ہلائی اور کہا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ اس کا سازش سے کوئی تعلق ہے۔ وہ مسٹر ہم کی ایک محض تنخواہ یاب ملازمہ ہے۔ ماسوا اس کے اگر ہم اس کو گرفتار کرنا بھی چاہیں تو محض شبہ پر کر نہیں سکتے۔ البتہ ہم اس پر سخت نگرانی رکھ سکتے ہیں۔"

میں نے تحیر کے لہجے میں استفسار کیا۔ "تو پھر اب کچھ کام ہمارے لیے نہیں ہے؟"

ٹالمر نے جواب دیا۔ "مسٹر ہیڈلے اب آپ کے متعلق تو کوئی کام باقی نہیں رہا ہے۔ میں تو آپکو اب یہ رائے دوں گا کہ آپ گھر جائیں اور خوب آرام لیں۔ اگر کوئی غیر معمولی بات واقع ہو گی تو ہم آپ کو فی الفور مطلع کر دیں گے۔"

گھر کے باہر جہاں کہ اس وقت بھی ایک افسر سادہ لباس میں ڈیوٹی پر کھڑا ہوا تھا ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے ڈفریں نے مجھ سے شام میں ملنے کا وعدہ کیا اور مسٹر ہیزنگر و دیگر خیر خواہوں نے

اپنا راستہ لیا۔

مین نے ایک گاڑی والے کو اشارہ سے بلایا۔ اور اس مین سوار ہو کر گھر کو واپس ہوا۔ مین نے پہلے ہی بیان کیا ہے کہ پریشانی کے باعث میرے لیے آرام لینا ناممکن ہو گیا تھا۔ اس بوڑھی عورت کے الفاظ نے مجھے نیز معمولی طور پر چونکا دیا تھا۔ لیکن نتیجہ موافق مرام نکلنے کی نسبت مجھے یقین تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ ڈفریہ۔ مس بیزنگر۔ ٹالمگر اور فورڈ سب کے سب میڈم کے گرفتار ہو جانے کا مکمل یقین کئے ہوئے تھے۔ لیکن مجھے کچھ خوف لگا ہی ہوا تھا جو مجھے پریشان کر رہا تھا۔ دنیا یہ جانتا تھا کہ لیاہجم عظیم اپنی انتہائی قوتین اس نازک و آخری موقع پر اپنی حفاظت پر صرف نہیں کریگا۔

جس وقت مین اس امر پر غور کرنے لگا تو مجھے کیا کہ ایک قسم کے اطمینان کا احساس ہونے لگا۔ یہ احساس مس بیزنگر کی صورت کے تصور سے پیدا ہوا اگرچہ سرسری طور پر دیکھنے والوں کو اس کی صورت عامیون کی سی دکھائی دیتی تھی لیکن غور دیکھنے والون سے اس مین کی پوشیدہ خاص طاقت مخفی نہ رہ سکتی تھی۔ اس کے ہونٹون کی وضع ایسی تھی کہ اس سے اس عورت کے مزاج کی سختی ظاہر ہوتی تھی۔ اس کے آنکھون کی بھوری رنگت سے یہ ظاہر طور پر مترشح ہوتا تھا کہ اگر اتفاق پڑ جائے تو بیرحمی کا برتاؤ اس سے بعید نہیں۔ میڈم کا مقابل اگر کوئی ہو سکتا تھا یہ عورت ہی ہو سکتی تھی۔ مجھے بخوبی معلوم تھا کہ جس قدر اپنے فن سے واقف ہے اس قدر فورڈ اور ٹالمگر بھی باوجود اپنے عرصہ دراز کے تجربہ کے اتنے واقف نہیں۔ مس بیزنگر وہ کام کر سکتی تھی جس کے کرنے کی یہ لوگ جسارت ہی نہ کر سکتے تھے کیونکہ اس مین نکتہ رسی و دقیقہ شناسی کا وہ خاص مادہ تھا جو عورت ہی کا حصہ ہے۔ ٹالمگر نے مجھے اس کا خانگی پتہ بتلایا تھا۔ چنانچہ اب مین نے تہیہ کیا کہ اس کو تار بھیجون۔ اس تار مین مین نے بوقت شام ملنے کی اس سے اجازت چاہی تھی اس کا جواب ایک گھنٹے کے اندر مجھے وصول ہوا۔ اس نے لکھا کہ:۔

"آپ آج شب کو تو نہ آئیے لیکن کل علی الصباح میرے آنے کی توقع کیجئے۔"

مین تار پڑھ ہی رہا تھا کہ ڈفریہ اندر آیا۔

اُس نے پوچھا "آپ کے پاس وہ کیا ہے؟"

مین نے تار کو اُس کے ہاتھ مین رکھکر کہا "مس برنگر کے پاس سے آیا ہوا ایک تار ہے۔"

اُس نے آہستہ سے کہا "تو پھر آپ ہمارے نئے خفیہ کے جاسوس سے متاثر ہو چکے ہین۔"

مین نے جواب دیا "ہان۔ ایک بڑی حد تک۔" اور اس کی وجوہات بتلائے۔ جس پر اُس نے مجھے ایک تبسم سے ممنون کیا۔

پھر اُس نے کہا "مجھے کبھی اس قدر امید نہ بندھی تھی اور نہ ہم اب سے قبل اس عدد تک کبھی پہونچے تھے۔ مالڈر کے قول کے مطابق اب یہ مسئلہ صرف چند دنون کا ہے۔ اتنے لوگون کے ڈھونڈتے رہنے پر میڈم زیادہ دنون تک چھپکر بچ نہ سکے گی۔"

مین نے جواب دیا "یاد رکھو۔ جسے ہمین پکڑنا ہے وہ میڈم کولچی ہے۔ بہت اطمینان بھی مت کرلو۔ میرا تو اس کے قطعی طور پر قیدی بن جانے تک کبھی کامیابی کا پورا پورا یقین نہین کرون گا۔"

وہ تمام رات مین زیادہ دیر تک نہ ٹھہرا اور مین نے جون تون رات گزاری۔

دوسرے روز صبح مین دس اور گیارہ کے درمیان مس برنگر پہونچی۔ وہ میرے کمرے مین جلدی سے داخل ہوئی اور میرے بازو کے قریب آئی اور اپنی آنکھین میرے چہرے پر جمائین۔ مین اس کے چہرے کا تغیر دیکھکر خوفزدہ ہوا کیونکہ وہ زرد اور کسی قدر کشیدہ ہو گیا تھا۔

اُس نے پیش کردہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا "مسٹر ہیڈ۔ یہ مقدمات بری جان لیوا ثابت ہوتے ہین جب مین ایک دفعہ سراغ کے پیچھے پڑ جاتی ہون تو رات اور دن چین نہین لیتی مگر مین اس وقت تک ناکام نہین رہی ہون اور میرے خیال مین اگر مین ناکام رہون تو شاید یہ ناکامی میرے لئے موجب ہلاکت بن جائے۔"

مین نے کہا "مس برنگر مجھے معلوم ہوتا ہے آپ کوئی نہ کوئی اچھی خبر لے آئی ہین۔"

اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا "ہان مین خبر لے آئی ہون اور توقع ہے کہ یہ خبر اچھی بھی ہے اسی کی وجہ سے مین شام مین آپ سے مل سکی ہون کیا آپ اس وقت اس قدر اچھی حالت مین ہین کہ

فورڈ کے ساتھ ہیسٹنگس جاسکیں ؟"

میں نے جواب دیا "یقیناً"

اُس نے کہا "میں آپ سے اس قسم کی درخواست کرنے کے وجوہات بتلاتی ہوں۔ ایک بجرہ ساحل کے متصل گشت لگا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق مارچنٹ نامی ایک کپتان سے ہے۔ اس کے نسبت مجھے پہلے ہی سے شبہ ہے اور اس کا میرے کوئی تعلق ہے۔ چنانچہ انھی شبہات کے باعث میں کلارا ہیسٹنگس گئی ہوئی تھی۔"

میں نے پوچھا "ہیسٹنگس کو ؟"

اُس نے جواب دیا "ہاں۔ میں نے شام کے اور رات کے چند گھنٹے اون اونی درجے کے ملگیوں میں گزارے ہیں جو مچھلیوں کی مارکٹ کے قریب گاؤں میں واقع ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اس ٹولی کے چند آدمی ہیسٹنگس کے قرب وجوار میں پوشیدہ ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ بجرے تک پہنچ جائیں۔ اس سے انھیں باز رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔"

میں نے پوچھا "آپ نے پہلے پہل بجرے کا پتہ کیونکر پایا ؟"

اُس نے جواب دیا "مجھے تھوڑا سا پتہ ملگیا۔ اب یہ کیونکر ہوا اس کا بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ بہرحال مجھے کل جبوقت آپ کا تار ملا میں اُس وقت بھنگی کے لباس میں ہیسٹنگس روانہ ہو رہی تھی۔ جب گاڑی پہنچی تو تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لے کر ہیسٹنگس گئی اور وہاں مچھلیوں کی مارکٹ کے قرب وجوار کا معائنہ کی۔ وہاں پر ایک بھنگی میری دوست ہے جو میری اصلی حیثیت سے واقف نہیں ہے لیکن میرے ملنے سے بہت خوش ہوتی ہے۔ میں اپنا پارٹ نہایت عمدگی سے ادا کر سکتی ہوں۔ چنانچہ میں نے اُس سے ایک بڑے شراب خانہ کو چلنے کہا۔ وہ رضامند ہوگئی۔ حقیقت یہ تھی کہ میں دو آدمیوں کے پیچھے پیچھے چلی جا رہی تھی لیکن اس کا اُسے علم نہ تھا۔ الغرض جب یہ آدمی شراب پینا شروع کر دئے تو میں اون کے نزدیک پہونچی اور خوش قسمتی سے ان کی گفتگو کے چند الفاظ سن سکی۔ وہ زیادہ تر اطالوی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ جس سے اتفاقاً میں واقف تھی۔ اُن میں سے ایک کے منہ سے کپتان مارچنٹ کے بجرے کا نام سنو خلیک اتفاقاً نکل گیا۔ نیز ایک عورت کا بھی

ذکر کیا گیا لیکن بلا نام۔ یہ صنوبیا اس عورت کے لئے ٹھہرایا ہوا تھا۔ اور اس عرصہ میں ٹولی کے آدمی ایک پرانے غیر مستعمل مارٹلو وضع کے برج میں جو پوٹنی کے دلدلوں پر واقع ہے چھپے ہوئے تھے میں نے اس قدر معلومات بالاقساط حاصل کئے اور یہ میری غرض کے لئے کافی تھے۔ چنانچہ میں آج صبح کی پہلی گاڑی سے شہر واپس آئی ہوں۔ فورڈ اور ٹالبوٹ بھی ان امور سے جو میں نے آپ سے ابھی کہے واقف کر دئے گئے ہیں اُنھیں اس کا یقین کامل ہے کہ یہ بجز میڈم ہی کا ہے۔ وہ ۱۲ بجے کی گاڑی سے ہیسٹنگس جانیوالے ہیں اور اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ اُن کے ساتھ جا سکیں گے اور مسٹر ڈفریا آپ کا ساتھ دینے آمادہ کئے جا سکیں گے یا نہیں۔ آپ چونکہ سوسائٹی سے یقیناً بخوبی واقف ہیں لہذا آپ کی امداد لاقیمت ثابت ہوگی۔

میں نے کہا "میں جاؤں گا اور ڈفریکو تیار دونگا۔"

اُس نے جواب دیا "بہت اچھا۔ ابھی گیارہ نہیں بجے ہیں۔ آپ ٹھیک بارہ بجے خفیہ کے جاسوسوں کو چیرنگ کراس پر پائیں گے۔"

میں نے پوچھا "کیا آپ ہمارے ساتھ نہ ہیسٹنگس؟"

اس پر وہ کچھ غمزدہ سی پڑ گئی اور کہی۔

"نہیں۔ میرا کام مجھے شہر میں رہنے پر مجبور کر رہا ہے۔"

میں نے پوچھا "کیا آپ کو یہ کہنے میں تو مضائقہ نہیں ہے کہ آپ اب اس کے بعد دوسری کارروائی کیا کرنے والی ہیں؟"

اُس نے کہا "میں تو یہ کہنا ہی مناسب سمجھتی ہوں۔ بہت ممکن ہے کہ یہاں بھی دیوار کو کان ہوں سوائے اس کے میں اپنے ارادے قبل از قبل کسی پر ظاہر نہیں کیا کرتی۔ مجھے بہت کچھ کرنا ہے میرا ایک لمحہ بھی بیکار نہیں ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے۔ اس کو آپ اپنے ہی حد تک رکھیئے۔ میڈم کو جیل سے نکالنے کا بہت ہی کم موقع ہے مگر ساتھ ہی اس کے اگر ہم ایک قدم بھی چوکیں یا ذرا سی بھی بے احتیاطی کریں تو اس کا نتیجہ بربادکن ہوگا۔ خیر اب مسٹر ہیڈ۔ آداب عرض ہے۔ میں خوش ہوں کہ آپ مجھ پر اطمینان رکھتے ہیں۔"

میں نے اس کا ہاتھ مصافحۃً دباتے ہوئے کہا "بیان میں آپ پر اطمینان کلی رکھتا ہوں۔"

اس کے ایک لمحہ بعد ہی وہ مکان سے چلی گئی۔ میں نے چند چیزیں باندھ لیں۔ ڈوفر کو تار بھیجا۔ اور ٹھیک وقت پر سواری میں بیٹھکر چرنگ کراس روانہ ہوا۔ یہاں میں اپنے دوست اور دو خفیہ والوں سے ملا۔ جب ہم ریل میں سوار ہوئے تو اتفاقاً ڈبہ میں ہمارے سوائے کوئی نہ تھا۔ فورڈ اس قدر پریشان ہوگیا تھا کہ بمشکل ایک جگہ ٹک کر کچھ دیر بیٹھ سکتا تھا۔ ڈوفر نے استفسار پر اُس نے کہا۔

"قدیم برج کے استعمال کا خیال تو خوب سوچ کر نکالا گیا ہے میرے خیال میں ہمیں جس پر نگرانی رکھنی چاہیئے وہ برج نمبر ۵۹ ہے جو خلیج ہیوسی کے دلدلوں پر ساحل کے قریب واقع ہے۔ یہ بدمعاشوں کی ٹولی وحشی بجرے کے انتظار میں ہے۔ پس ہم بہت آسانی سے راست برج تک جا سکتے ہیں اور ان لوگوں کو تو گرفتار کر سکتے ہیں جو وہاں ہوں لیکن ہم جو میڈم کو پکڑنا چاہتے ہیں تو وہ میرا خیال ہے کہ وہاں آج شب میں یا کل صبح کو یقیناً آئیگی خیر ہمارا کام فی الحال یہ ہے کہ برج پر رات اور دن نگرانی رکھیں تاکہ جب کبھی وہ آئے اُس کو گرفتار کر لیں۔ مسٹر ہیرنگٹن کو اس بات کا قوی احتمال ہے کہ میڈم لندن ہی میں چھپی ہوئی ہے۔ ٹولی کی گرفتاری کے وقت ہمیں ذرا دھینگا مشتی کرنی ہوگی۔ لیکن میں نے بہت سارہ امداد حاصل کرنے کا انتظام کر رکھا ہے۔"

جب ہم ہیسٹنگس کے اسٹیشن پر پہنچے تو ٹاؤن کے ایک دو ایجنٹ ہم سے ملنے ہم ریل سے اتر پڑے۔

فورڈ نے اُن سے پوچھا "کیا کوئی تازہ واقعات پیش آئے ہیں؟"

اُن میں کے ایک آدمی نے جواب دیا "نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ٹولی میں کے چند افراد برج نمبر ۵۹ میں موجود ہیں اور وحشی بجرہ خلیج کے دہانے میں لنگر انداز ہے۔"

فورڈ نے کہا "میں بھی یہی توقع کیا ہوا تھا۔ ہمارا پیرہ بتنا جلد شروع ہوا سی قدر اچھا ہے۔ ہم شب کی تاریکی چھاتے ہی یہاں سے نکل پڑیں گے۔"

اس کے بعد کے چند گھنٹے ہم نے ضروری تیاریوں میں صرف کئے۔ ہم نے اس طرح انتظام کیا کہ گو باہم جنگلی ظلموں کے لڑنا کو جا رہے ہیں کیونکہ ہم اس عذر پر بندوقیں لیجا سکتے تھے جن کی ضرورت ٹولی کے افراد کے مقابلہ پر آجانے کی صورت میں ہمیں غالباً پڑتی۔

چھ بجے ہماری چھوٹی سی جماعت جو ڈفریہ۔ فورڈ۔ ٹاملر اور ایک دو جاسوسوں پر اور مجھ پر مشتمل تھی سادے کپڑے پہن کر سواری میں بیٹھے ساحل کے سنسان حصہ پر مغرب کی جانب پہنچی۔ یہاں پر ایک کشتی ہماری منتظر تھی جس میں ہم بیٹھکر خلیج میں داخل ہوئے۔ چاند بلند ہو چکا تھا اور ہم مارملو وضع کے برجوں کی قطار ساحل پر دیکھ سکتے تھے اور ان کے پیچھے کا ویران و سنسان ولدل بھی نظر آتا تھا۔ فورڈ کشتی چلا رہا تھا۔ چنانچہ اُس نے گھنٹہ بھر کوشش سے کشتی چلانے کے بعد اس کا رخ ساحل کی طرف پھیرا۔

اُس نے دو سو قدم کے فاصلے پر کے ایک برج کی طرف اشارہ کیا اور کہا "وہ اس برج میں ہیں۔ اگرچہ وہاں کوئی روشنی نمایاں نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ لوگ وہاں ہی ہیں۔ اب ہم کو چاہیئے کہ کشتی کو چھوڑ دیں اور اس بلند ریتلے کنارے سے رینگتے رینگتے آگے چلے جائیں وہاں تک ہم چھپتے ہوئے پہنچ جا سکیں گے۔ اور پورے رہیں گے۔ آج شب میں اگر میڈم تے گی تو گو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کشتی میں آئے گی یا کسی اور طریقہ سے لیکن بہر نوع وہ جس وقت آئے گی پھر ہم سے بچ کر نکل نہ سکے گی۔ اُس نے ذرا بعد دخانی کشتی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ دیکھو وہ دخانی بجرہ وہاں ہے۔"

میں نے نظر اوپر اٹھائی اور دیکھا کہ دو سُرخ و سبز روشنیاں آہستہ آہستہ ساحل کے بازو بازو ایک میل کے فاصلہ سے گذر رہی ہیں۔

اب ہم اپنے بندوقیں سنبھال اور توشہ و چراغ دان لے گھاس میں سے اور پھر اس کے بعد کنکریلی زمین پر سے رینگنا شروع کئے حتیٰ کہ ہم برج سے بیس گز سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئے۔ ہم اب اس قدر قریب پہنچ چکے تھے کہ ہر ایک چیز کو تفصیل وار دیکھ سکتے تھے۔ سیڑھی جو برج کے دروازے تک جاتی تھی دیوار کے نصف حصہ تک برابر نمایاں تھی نیز ۲ پونڈ والی توپ بھی جو اب سمندر کی جانب بکا مُنہ کئے ہوئے تھی ہمیں دکھائی دے رہی تھی۔ برج حالت خستگی میں تھا۔ رات سنسان تھی۔ صرف سمندر کی تھاپ خاموشی شکن تھی۔ میں تھوڑی دیر میں یہ سب دیکھکر پھر ہموار کنکروں اور گوٹوں پر لیٹ گیا اور اپنی بندوق کو اپنے

بازو رکھدیا۔ وقت ساعت بساعت گذرتا گیا۔ ہمارے اشتیاق و نگرانی نے ہمین ایسا متوحش و پریشان بنا دیا تھا کہ ہم اوس کے باعث خود بخود بیدار رہے۔ تھوڑی دیر ہی مین ہوا کے جھونکے چلنے لگے۔ یہ ناگر موتے مین سے سائین سائین کرتے ہوئے ہمارے عقب کے دلدلون کی جانب گزر رہے تھے لیکن برج کے اندر کامل خاموشی مسلط تھی۔ نہ تو دریچون کے ریخون مین سے ذرہ سی بھی روشنی چمکتی تھی اور نہ قدمون کی کوئی آہٹ ہی سنائی دیتی تھی۔ مین جہان پڑا ہوا تھا وہان سے وخانی بجرہ کی روشنی کو شب کی تاریکی مین ادھر سے اُدھر جنبش کرتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ وقت نہایت آہستگی سے گزرتا گیا لیکن کوئی بات وقوع مین نہ آئی بالآخر تسفق پھوٹنی شروع ہوئی اور ہر لحظہ روشنی بڑھنے لگی۔ مین فورڈ سے کشتی کو واپس چلنے کے لئے اشارہ کرنے ہی والا تھا کہ اوس کو تیزی سے اچھل کر بندوق اوپر اوٹھاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک بڑی زور کی آواز صبح کی پرسکون ہوا مین گونج اٹھی۔ مین بھی اچھلکر کھڑا ہوگیا اور دوسرون نے بھی میری پیروی کی۔ برج کا چھوٹا سا دریچہ کھلا اور ریوالور کے دو آواز ہوا مین لیے وقت گونج اوٹھے جبکہ ٹالبرڈ فریاد اور تین دوسرے آدمی برج کے اندر گھسکر سیڑھیون پر سے اوپر دوڑے۔ مین بھی اس واقعہ سے بہ حیکا ہوگیا اور اس اچانک تبدیلی خیال کے معنی نہ سمجھکر ان کے پیچھے دوڑا۔ چند لمحون مین ہم تپلے سے چوبی دروازے کو توڑ کر چار آدمیون سے مقابل ہوئے جنہون نے ریوالور سے مسلح ہوکر اندر سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ لیکن ہمارا حملہ اس قدر اچانک و غیر متوقع تھا کہ ہم اس کے باعث تھوڑی دیر کے خطرناک کشمکش کے بعد ہی ان چارون کو مقید بنا چکے اور نہین فی الفور ہتکڑی پہنا دیگئی اور فورڈ اور ٹالبرڈ و دیگر کو توالی کے عہدہ دار انکو ساحل کی جانب لیگئے فورڈ کی آنکھین جوش کے مارے مشتعل ہوگئی تھین۔ ایک کبوتر مرا ہوا اوس کے پاؤن کے پاس پڑا ہوا تھا جس کو دیکھکر مجھے حیرت ہوئی۔

اُس نے مجھے ایک چیز جو سگریٹ کے کاغذ کے پرزے کے مانند بادی النظر مین دکھائی دیتی تھی اٹھا کر دیا اور کہا "مسٹر ہیڈ یہ کبوتر ولبک اسٹریٹ کا پیغام رسان تھا۔"

مین حیرت زدہ ہوکر کہا "پیغام رسان کبوتر!" اب مجھے اس کے پہلے فیر کا مطلب سمجھ مین آیا

اُس نے جواب دیا "ہان۔" اور کہا۔ میرا نشان اتفاق سے اس دُھندلی روشنی کے باوجود بھی ٹھیک لگا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے کوئی نکوئی اس قسم کے معاملہ کے درپیش آنے کی توقع ہی تھی۔ اسلئے گویا میں اوس کبوتر کے انتظار ہی میں تھا۔ گزشتہ شب مجھے پچھلی باتوں کا خیال آیا اور ولبک اسٹریٹ کے مکان پہ کا چھت میں لگا ہوا خانی کبوتر خانہ یاد آیا مگر خراب اس واقفیت کے باعث کہ ایک پیغام بھجوایا جا رہا تھا اس امر کا یقین ہو سکتا ہے کہ میڈم اپنے شہر کے مکان میں واپس آ چکی ہیں۔ اب ہم یقیناً اوس کو گرفتار کر سکیں گے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوصف ہمارا ایک نگران رہنے کے وہ کس طرح داخل مکان ہوئی ہوگی۔ کیا آپ پڑھ سکتے ہیں؟"

یہ کہکر اُس نے سگریٹ کا کاغذ مجھے دیا۔ میں نے نزدیک سے اوس کو گھور گھور کر حسب ذیل الفاظ پڑھے۔

"لندن میں ٹھہرے رہو یہاں نہ آؤ خطرہ ہے۔"

فورڈ نے کہا "ہان۔ انھوں نے صبح کے ہوتے ہی یہیں دیکھ لیا اور یہ سمجھ گئے کہ اپنا معاملہ بگڑ گیا اور یہ پیغام میڈم کے پاس روانہ کیا۔ پس اگر وہ میرا فیر کامیاب نہ ہوتا تو شاید پھر وہ ہم سے بچ کر نکل جاتی اب تو وہ بلا کھٹکے ہمارے قبضہ میں ہے۔"

میں نے جواب دیا "لیکن یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ کبوتر مر چکا ہے۔ چنانچہ اس کو نہ ملے گا۔ اور وہ غالباً ہٹینگس کو آج دن کے وقت یا شام میں آئے گی۔"

فورڈ نے اس طرح سے گویا کہ وہ اب سب کچھ جانتا ہے کہا "ہان۔ اس کو اب بھی پیغام بھیجنا ہے اور دو ہی گھنٹوں کے اندر۔ ٹام اوسے لے آؤ۔"

اوس وقت ایک آدمی سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چوبی پنجرہ تھا جس میں دو کبوتر پھڑپھڑا رہے تھے۔ میں نے اوس کا مطلب تاڑ لے کر کہا "غذا کی قسم یہ تو خوب ترکیب ہے۔"

اس نے جواب دیا "ہان۔ اس سے بڑا ہوشیاری کا کام میں نے عمر بھر میں نہیں کیا ہے

اور اس کے لیے ہمین مس ہیرنگر کا ممنون ہونا چاہیئے اُس نے ہمین اس بات کا پہلے ہی سے پتہ دیا تھا"
یہ کہتے کہتے اُس نے مجھے دوسرا ٹکڑا سگریٹ کے کاغذ کا بالکل پہلے ٹکڑے کا سا جس پر کہ پیغام لکھا
گیا تھا دیا اور کہا "مسٹر ہیڈ۔ ذرا زور دار لکھنا۔"
چنانچہ میں نے ایک لحظہ بھر غور کیا اور پھر یہ لکھا "ہمارے مین سے کسی شخص کے آنے تک والک اسٹریٹ
مین ٹھیرئیے۔ معاملہ اہم ہے۔ اگر آپ ہل چل کرین تو خطرہ مین مبتلا ہون گے۔"
فورڈ نے چٹھی پڑھی اور اس کو ایک کبوتر کے گلے مین ہشیاری کے ساتھ باندھ دی۔ اور اُسے
یہ کہکر اُڑا دیا۔
"ہان۔ اب تم چلے جاؤ۔ خوش قسمتی کی بات تو یہ ہے کہ پرندے بات چیت نہین کر سکتے۔"
پرند تیزی سے ایک سے ایک وسیع تر چکر کاٹتا ہوا بلند ہوا اور پھر تیر کی طرح سیدھا شمال کی طرف
روانہ ہو کر تھوڑی دیر مین میرا پیغام میڈم کوپی کے نام لئے ہوئے نظرون سے غائب ہو گیا۔
جونہی کبوتر ہوا مین اُڑا مین نے ایک قیدی کے مُنہ سے کلمۂ استعجاب نکلتے ہوئے سنا اور اُس کو
اپنے ساتھی کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا غالباً ہمارا یہ کام اُس کے خلاف توقع ہوا۔ اُس آدمی نے جسکی
طرف مذکورۂ بالا قیدی نے دیکھا اُس کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ آنکھ تک بھی اشارتاً نہ ہلایا۔ صرف سینہ پر
ہاتھ باندھے اس طرح سے گویا کہ وہ ڈیوٹی پر کھڑا ہوا ہے۔ چپ چاپ کھڑا رہا۔ ایک نظر مین مجھے
معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ اگرچہ جان پر سے اُٹھے ہوئے ہین لیکن میڈم کے ساتھ وفادار ضرور ہین۔
اور اگر ان کو تکلیف و اذیت سے بھی مارا جائیگا تو یہ کبھی برادری کے سردار کو افشا نہ کرین گے۔ یہ
لوگ سب خوش پوشاک تھے اور جنٹلمینون کے سے دکھائی دیتے تھے اور اپنے قسمت کے بظاہر
مایوس کن فیصلہ پر راضی معلوم دیتے تھے۔ چنانچہ انھون نے بھاگنے وغیرہ کی کوئی کوشش نہ کی۔
اس عرصہ مین سورج اچھی طرح طلوع ہو چکا تھا اور ایک شاندار صبح نے رات کی تاریکی کا تعاقب
کر کے اُس کو بھگا دیا تھا۔ ہم تھوڑی دیر چلنے کے بعد ساحل پر پہونچے کشتی مین قیدیون کو سوار کیے اور
نیچے کی جانب تھوڑی دور جا کر اُتر گئے۔ یہان حسب انتظام سابق ایک گاڑی ہمارے انتظار مین

کھڑی ہوئی تھی چنانچہ ہم اس مین سوار ہوکر نصف ساعت کے اندر لندن کا راستہ لئے۔ ہماری کوشش کو بالآخر کامیابی نصیب ہوئی۔ ہم نے میڈم کے کارپردازون کو گرفتار کرلیا اور اب خود میڈم کا گرفتار کرلینا ایک آسان کام تھا۔

فورڈ نے مس بیرنگر کو اسٹیشن پہ ملنے تار دیا اور راستہ مین گھڑی گھڑی اس معاملہ کی نسبت اپنا اطمینان مجھ سے ظاہر کرتا رہا۔ اُس نے کہا "یہ مت خیال کرنا کہ ہم اوپر کام مین مشغول تھے تو مس بیرنگر اُدھر بیکاری مین وقت گذارتی ہوگی۔ غالباً وہ ہمین تیلاش کرتی کہ میڈم کو پولیس کس طرح اپنے گھر آسکتی ہے غرض ہم نے میڈم کو پولیس کو بالآخر نبٹ ہی لیا۔ اس عرصہ مین مرغ نامہ بر کا پیام اسکو مزہ دیگیا ہے لیکن وہ ہرگز نہ سمجھ سکی ہوگی کہ کون اُس سے ملاقات کے لئے آرہے ہین۔"

یہ کہکر وہ خوب کھلکھلا کر ہنسا۔ گاڑی اپنی منزل مقصود کے قریب پہنچنے لگی اور اسٹیشن مین داخل ہونے کے لئے اُس کی رفتار دھیمی ہوگئی۔

فورڈ نے کہا "پہلا کام جو ہمین کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم ان ہمارے قیدیون کو بواسٹریٹ لیجاکر باضابطہ سپرد حوالات کروائین۔ اس کے بعد ہم سب کے سب جاکر میڈم سے ایک ہی وقت مین ملین گے۔ لو۔ بالآخر ہم پہنچ ہی چکے۔ مین ذرا پہلے کود جاتا ہون اور چارون طرف دیکھ لیتا ہون کہ کہ مس بیرنگر ہے یا نہین۔"

چنانچہ وہ پہلا شخص تھا جو پلیٹ فارم پہ اترا۔ لیکن اگرچہ اُس نے مس بیرنگر کے لئے ہر طرف نظرین دوڑائین مگر اس خفیہ کی عورت کا پتہ کہین نہ ملا پس وہ اپنا سامنہ لے کر تھوڑی دیر بعد ہم لوگون سے آملا اُس نے کہا "یہ عجیب بات ہے۔ لیکن اس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہمارے کام مین حد درجہ مصروف ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ ہم کو وہ مکان کے قرب وجوار مین ملے گی۔ خیر پہلے قیدیون کو تو تصفیہ ہولے۔"

اس کے بعد ہم ایک دو گاڑیون مین اپنے قیدیون کو سوار کرواکے بواسٹریٹ لے گئے وہان انھین کمرہ حاجات محبوسی مین بحفاظت داخل کرواکے اور پھر سوار ہوکر سیدھا میڈم کے گھر کو چلے۔ ابھی

ہمارے کام کی تکمیل کے لئے ہماری آخری عظیم الشان گرفتاری باقی تھی۔

جب ہم سب کے سب مکان کے قریب پہنچے تو مجھ پر ایک عجیب اور ناقابل ضبط پریشانی طاری ہوئی۔ میرا اور دیگر دو جاسوس بھی خاموش تھے کیونکہ یہ وقت بات چیت کرنے کا نہ تھا۔ میرے قلب کی حرکت زور دار اور تیز ہو گئی تھی۔ گذشتہ ۲۴ چوبیس گھنٹوں کے واقعات کے باعث میرا دماغ حالت بخار میں اپنا کام کرتا جا رہا تھا اور چونکہ میں اپنے حالیہ صدمہ کے باعث کمزور بھی ہو گیا تھا۔ لہٰذا مس تگلا پوکا بار بھی مجھ پر سوس ہونے لگا تھا۔ ایک دو مرتبہ تو میں اپنے کو خواب کی سی حالت میں پایا اور اپنے جسم کو ہلا جلا کر بیدار رہنے کی کوشش کیا۔ حقیقت میں مجھے غیر معمولی جوش و ولولہ اور طاقت مطلق رکھنے والی میڈم کوچھ کے چند غلاموں کے اندر ہماری قیدی بن جانے کے امکان پر بھروسہ کرنا تقریباً ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

ہم آخر کار اس مشہور و معروف دروازے پر پہنچ گئے اور اس شخص سے جو ڈیوٹی پر تھا چند باتیں کیں۔ اس نے جواب دیا "سب خیریت ہے۔ کوئی نئی قابل ذکر بات نہیں ہے۔ صرف وہ بوڑھی عورت ایک دو مرتبہ باہر نکلکر دوکان تک کھانے کی کچھ چیزیں لانے کے لئے گئی تھی مگر کوئی شخص مکان میں داخل نہیں ہوا۔"

میں نے پوچھا "مس بیرنگر کہاں ہیں۔ کیا وہ یہاں آئی تھیں؟"

اس نے جواب دیا "وہ کل شام کو یہاں آئی تھیں لیکن جب سے پھر میں نے انہیں نہیں دیکھا"

اس پر ہم نے اس کو بالکل تیار و ہشیار رہنے کے لئے کہا اور زور سے تکلیف دہ طور پر دروازے کو بجایا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہی بوڑھی عورت نمودار ہوئی وہ اسی قسم کی رات کی ٹوپی بڑی بڑی جھالروں والی پہنی ہوئی تھی اس نے اپنی تیز آنکھوں سے ہمیں دیکھا۔ اب تو اس نے صرف چند ہی انچ دروازہ کھولنا مناسب سمجھا۔

یہ مقام اس وقت روشنی کی کمی کے باعث نصف تاریک تھا کیونکہ ہر ایک پردہ گرا ہوا تھا اور ہر ایک روشن دان بند کیا ہوا تھا۔ بڑھیا کی خمیدہ قامت کو بھی ہم صاف طور پر دیکھ سکتے تھے

فورڈ نے بڑھیا سے کہا "دیکھو تمہاری بیگم صاحبہ اس مکان میں ہیں یا نہیں ہیں۔ ہم کو یہ بات قطعی طور پر ایک واقعہ کی بدولت معلوم ہوئی ہے۔ پس اب تم ہم لوگوں کے پاس خود بخود لیجاؤ ورنہ لیجاؤ بہرصورت ہم اون کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ اس پر اس عورت نے آہستگی سے ہنس دیا اور پھر فوراً ہی چپ ہو گئی۔"

اس کے بعد میں پھر اس نے کہا "تم جتنا چاہو دیکھو۔ میڈم جبکہ موجود ہی نہیں ہے تو ملیگی کیونکر۔ الغرض آپ دل بھر کر مکان میں انھیں تلاش کر لیجئے۔ آپ کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔"

یہ کہکر وہ کچھ اپنا آپ منہ میں بڑبڑائی اور مکان میں واپس جانے لگی۔

ہم سب کے سب مکان میں داخل ہوئے۔

فورڈ نے کہا "اب ہم تہ خانے سے لے کر چھت تک ڈھونڈ ڈالیں گے اور اب کی مرتبہ نیچے سے تلاش شروع کریں گے۔"

چنانچہ ہم چھوٹے پیمانہ آتشی کے کارخانہ کے متعلق مختلف کمرے ڈھونڈنے ڈھونڈتے بالآخر میڈم کو لیجانے کے پہلے شاندار کمرہ امتحان کیمیائی میں بار دیگر داخل ہوئے۔ فورڈ نے برقی روشنی کے بٹن دبائے اور ہم سب کے سب اپنے اطراف واکناف دیکھنے لگے۔ کمرہ بالکل مہذب حالت میں تھا لیکن ایک عجیب بو بطور بقیہ لطیف روح شراب کے کمرے میں بسی ہوئی تھی۔ اس وقت تو مجھے اس بو کی وجہ معلوم نہ ہو سکی اگر چہ اس سے ایک موہوم سا خوف مجھ پر طاری ہوا یہاں سے ہم دوسرے امتحان گاہ میں گئے۔ یہ بھی مہذب حالت ہی میں تھی مگر یہاں پچھلے کمرے سے بھی زیادہ بو تھی۔ اس کمرے کے آخری حصہ میں ایک پست دروازہ تھا جس پر کیلے اور لوہے کی پٹیاں بہت سی نصب تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس دروازے سے کسی تہ خانے کو راستہ جاتا ہے۔ مجھے یکایک یاد آیا کہ اس کے قبل ہم نے اپنی تلاش کو اس دروازے کے کواڑوں کے آگے وسعت نہ دی تھی۔ بوڑھی عورت ہمارے پیچھے پیچھے امتحان گاہوں میں چلی آتی تھی لیکن ہم سے فاصلے پر رہا کرتی تھی۔ فورڈ جس نے غالباً اس دروازے کو اسی وقت دیکھا تھا جبکہ وقت میری نظر اس پر

بڑی تھی بڑھیا کی طرف مڑا اور اُس سے پوچھا۔

"اس دروازے کی کونجی کہان ہے؟"

اُس نے جواب دیا "مین نہین جانتی۔"

فورڈ نے کہا "جاؤ اور فوراً ڈھونڈھکر لیتی آؤ۔"

آہستگی سے جواب یلا کہ "میری مالکہ اس کمرے کی کونجی اپنے پاس رکھا کرتی ہین۔ پس جبتک وہ نہ آجائین آپ اندر داخل نہین ہوسکتے۔"

فورڈ نے کہا "اچھا ہم ابھی دیکھ لین گے۔"

چنانچہ وہ اپنے ایک آدمی کی طرف مخاطب ہوا اور کہا۔

"ذرا باہر جاؤ اور جو آدمی ڈیوٹی پر کھڑا ہوا ہے اُس سے کہو کہ مجھے ایک کلہاڑی اور سبل دیدے۔ جلدی جاؤ جانسن۔ ہمارا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔"

آدمی جلد روانہ ہوگیا۔

فورڈ نے کہا "میرے خیال مین اس مقفل دروازے کے اندر داخل ہونے پر ہمین کچھ پتہ ملے گا۔ جانسن سے توقع ہے کہ جلدی آئیگا۔"

پاؤ گھنٹے کے اندر یہ آدمی ضروری ہتیارات لے کر داخل ہوا۔ مارٹن اور مین دونون اسکے پاس سے لینے کے لیے گئے۔

فورڈ نے کلہاڑی اپنے ہاتھ مین لی اور قفل پر چند ضرب لگائے اور پھر سبل کو اندر داخل کرکے اپنی طرف کھینچا دروازہ دھڑ سے کھلا اس کے کھلتے ہی وہ فی الفور اندر داخل ہوا لیکن داخل ہوتے ہی ٹھٹک کر پیچھے ہٹا اور اس کے چہرے پر وحشت برسنے لگی۔ ہم سب کے سب یہ دیکھکر اندر داخل ہوئے

اس نے کہا "یا اللہ ہم بعد از وقت آئے۔ وہ ہم سے پہلے نکلی۔"

مین نے پوچھا "کون نکلی؟ کیسے؟" اور یہ کہکر آگے بڑھا۔

اُس نے جواب دیا "مرکر بچ نکلی۔"

وہ آگے بڑھا اور کمرے کے فرش پر گھٹنے ٹیک دیا۔ مجھے دھندلی روشنی میں اسوقت ایک عورت کا جسم نظر آرہا تھا چنانچہ فورڈ نے ایک دیاسلائی کھینچی اور اُس کے منہ کے قریب لیجا کر اس کو پکڑا۔ وہ میڈم کوچی کا جسم تھا وہی وہاں پڑی ہوئی تھی۔ اُس کے حسین اور مشہور نام چہرے پر موت کی آسودگی مسلط تھی۔ اس کے بازو ایک زیر جلد دوا پہنچانے والی پچکاری اور ایک کھلی شیشی جس میں کوئی صاف مرکب رکھا ہوا تھا دھری تھی۔ اس کھلی شیشی سے وہ بوتل خارج ہو رہی تھی جو بیرونی اور اندرونی کمرہ جات امتحان کیمیائی میں پھیلی ہوئی تھی۔

ہم سب کے سب ایک لمحہ بھر تک قوتِ مردہ عورت کو بحالت سکوت دیکھتے رہے۔ اس انکشاف نے ہمیں درحقیقت مبہوت بنا دیا تھا۔ وہ مکان کے اندر باوصف شدید نگرانی کے کس طرح داخل ہوئی یہ ایک راز سربستہ تھا۔ بہرحال اب ہم کو ان باتوں سے سروکار نہ تھا۔ خاتمہ کا وقت آچکا تھا اور یہ خاتمہ بھی ایک ایسی ہستی کے لئے جیسی کہ اوس کی تھی موزون تھا۔ ہم بالآخر اس کمرے کی دھندلی تاریکی سے نکلکر بیرونی تجربہ گاہ میں آئے۔ ڈفریز نے یہاں سے چاروں طرف نظر دوڑائی اور کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ وہ بوڑھی کہاں غائب ہوگئی۔"

میں نے کہا "ایک لمحہ قبل وہ ہمارے ساتھ تھی۔ کیا اب وہ یہاں کہیں نہیں ہے؟"

اُس نے کہا "نہیں۔ بگمان غالب وہ اپنے کوارٹروں میں کہیں جاکر بیٹھ گئی ہوگی۔ مگر کیا اوسکو بلا بھیجنا مناسب نہ ہوگا؟ میڈم کا اُس کی امداد کے بغیر مکان میں داخل ہونا ناممکن ہے۔"

ٹالمر نے کہا "میں جاکر اوسے ڈھونڈھ لاتا ہوں۔"

چنانچہ یہ کہکر وہ کمرے سے باہر نکلا۔ ہم اُس کے قدموں کی آہٹ سنتے رہے۔ مگر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا اور کہا۔

"عورت باورچی خانے میں نہیں ہے شاید بنگلہ پر گئی ہوئی ہو۔ لیکن اب اُس کی کیا ضرورت ہے؟"

میں نے کہا "کچھ نہیں۔ اور یہ کہکر ہم سب بار دیگر خاموش ہو رہے۔ ہم میں اب زیادہ باتیں کرنیکا بھی یارا باقی نہ تھا اور فورڈ تو شاید سے زیادہ سہمیدہ خاطر ہوگیا تھا۔ چنانچہ اُس نے کہا۔"

"یہ کون کہہ سکتا تھا کہ میڈم اس طرح ہم سے خلصی پائیگی؟ لیکن اس سے اس حرکت کا سرزد ہونا خلاف توقع نہ تھا۔"

مین نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ میڈم پر اُس پیغام کا جو کبوتر کے ذریعہ بھیجا گیا تھا بہت گہرا اثر ہوا اُس نے غالباً یہ سوچا کہ مین چاروں طرف سے مسخر ہو چکی ہون اور مجھ جیسی عورت کا زندہ گرفتار ہونا سیسرے شایان شان نہین ہے۔"

فورڈ نے پھر کہا "خیر ہماری تفتیش غیر متوقع نتیجہ پر پہنچی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ مسٹر ہیگر نہ تو اب تک دکھائی دیے اور نہ کچھ اس کی نسبت سننے مین آیا۔"

اس وقت ڈفریہ نے زبان کھولی اور کہا۔

"سنو یہ کاہیکی آواز ہے؟"

ہم سب خاموش کھڑے رہے اور ادھر کان لگائے رکھے۔ ہمین ایک آواز دور کی سنائی دی جو ایک بہت بڑے فاصلہ کو طے کر کے آتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ یہ آواز کئی بار آئی اور یہ اس قدر مدہم تھی کہ گلی سے نکلتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔

فورڈ نے چاروں جانب نظر دوڑا کر کہا "خدا جانے کاہیکی آواز ہوگی؟"

تھوڑی دیر بعد ہم آہستہ سے قدم بڑھائے اس طرح گویا کہ ہم اُس چپ چاپ پڑی ہوئی لاش کے وحشت ناک استراحت مرگ مین مخل ہونے سے ڈرتے ہین مگر پھر وہ آواز سنائی دی۔ اور اب بار بار سنائی دینے لگی۔ ہم بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد بغور سننے کے لئے کھڑے رہجایا کرتے تھے۔ آخر ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جہان سے وہ بالکل واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ پس مین نیچے لیٹ گیا اور اپنے کان فرش کے پتھر پر لگا دیے۔

تھوڑی دیر بعد مین گھبراہٹ کے لہجہ مین چلا کر کہا "دیکھو آواز یہان سے آرہی ہے۔ سنو! ہان۔ اب اس مین غلطی کی کوئی گنجائش باقی نہین۔ آواز ہمارے پاؤن کے تلے سے آرہی تھی۔ مین نے کہا "اس کے نیچے تہ خانہ ہے۔ کوئی اس مین کو ٹھونسا گیا ہے۔"

اس خیال کے آتے ہی ہم نے داخل ہونے کا راستہ جلدی سے ڈھونڈا مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی پھر ایک بار آواز آئی لیکن اس مرتبہ وہ اس قدر کمزور تھی کہ گویا وہ کسی بچے کے حلق سے نکل رہی ہے۔

ڈفریہ نے کہا "کوئی شخص اس کے نیچے ضرور ہے۔ ہمیں فوراً فرش کا پتھر توڑ ڈالنا چاہیئے فوراً وہ اور ٹاملر دونوں نے سبل ہاتھ میں لیا اور چند لحظوں میں پتھر کو ڈھیلا کر کے سبل کے نوک پر اوٹھایا اور پھر اس کو الٹ دیا۔ جب انھوں نے یہ کیا تو میں نے دیکھا کہ نیچے کی جانب ایک چھوٹی سی کل لگی تھی۔ اگر ہم کافی عرصہ تک دیکھ بھال کرتے تو پتھر کو بلا سبل کی امداد کے بھی اٹھا سکتے الغرض اس کے اٹھتے ہی ایک نہایت سرد ہوا نے اندر سے نکلکر ہمارا خیر مقدم کیا اور میں فی الفور ہی ہمارے پاؤں کے تلے ایک گول تاریک سوراخ نظر آیا اور تاریکی سے کراہنے کی ایک نہایت آہستہ سی آواز سنائی دی۔ میں نے سبل کو آہستہ سے نیچے چھوڑنا شروع کیا وہ کسی نرم چیز پر نیچے جا لگا۔

ہماری گھبراہٹ اوس وقت انتہائی درجہ پر تھی مگر میں نے اپنا کوٹ نکالا اور رسہ کے کناروں کو ہاتھوں میں پکڑ کر اپنے جسم کو نیچے چھوڑنا شروع کیا حتی کہ میرے پاؤں زمین پر ٹک گئے میرے جسم کے اطراف سردی اس قدر تھی کہ مجھے بڑی مشکل سے سانس لینی پڑ رہی تھی اور مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا میں ایک دوزخی طبقے میں ہوں۔ میں نے اپنے ہاتھ اب چھوڑ دئے اور ایک دیا سلائی کھینچی اور چاروں جانب نظر دوڑائی پناہ بخدا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عورت اس مہیب قید خانے میں پڑی ہوئی ہے میں نے ایک لحظہ میں اس کے جسم کو اوپر اوٹھا لیا۔ جب اس پر روشنی پڑی تو دیکھا کہ وہ مس بیرنگر ہے۔ میرے دوسرے ساتھیوں نے اوس کو اوپر نکال لیا اور میں بھی اوچھل کر اون کے بازو آ دھمکا۔ اوس کے ہاتھوں میں فولادی ہتکڑی پڑی ہوئی تھی اور قید خانے کی ہیبت ناک سردی سے وہ اس قدر سرد معلوم ہو رہی تھی کہ گویا وہ مر چکی ہے۔ اوس کا منہ پھٹا ہوا تھا اور ہاتھ پھولے ہوئے تھے۔ جب وہ بیرونی گرم ہوا میں لائی گئی تو بظاہر چند لمحوں تک بے ہوشی سی دکھائی دی۔ ڈفریہ نے فی الفور ایک برانڈی کی بوتل اپنے جیب سے نکالی اور

اس کے منہ کو لگا دی۔ پہلے پہل تو وہ نگل نہ سکی مگر بعد میں جب چند قطرے اُس کے منہ میں گئے تو اُس نے ایک آہ سرد بھر کر آنکھیں کھولدیئے۔ اب ہمارے دل کو ایک گونہ اطمینان ہوا۔ آنکھوں کے کھولتے ہی وہ چاروں جانب بھونچکا ہو کر دیکھنے لگی اور ایک لمحہ کے اندر اچھی طرح ہوش میں آگئی۔ گزشتہ واقعات سرعت کے ساتھ اس کے ذہن میں آئے اور اوس کی آنکھیں شعلہ فشاں ہوگئیں۔ اب وہ اُٹھ بیٹھی اور چاروں طرف گھبرائے ہوئے دیکھکر پوچھی۔ "کیا آپ نے اوس کو پکڑ لیا ہے؟"

میں نے جواب دیا "مس ہیرنگٹن ہم نے پکڑ تو لیا ہے لیکن زندہ نہیں۔ مگر اب یہ کہو کہ آپ کس طرح یہاں آئیں۔ کیا واقعات کو آپ کو درپیش آئے؟"

اُس نے پوچھا "لیکن کیا آپ نے بوڑھی عورت۔ میڈم کوچی کو گرفتار کر لیا ہے؟"

میں نے یہ خیال کرکے کہ شاید ابھی تک اس کے حواس پوری طرح بجا نہیں ہوئے ہیں بارہ بگیر کہا "میڈم کوچی مر چکی ہے۔"

اس نے منکسر لہجے میں کہا "لیکن وہ نہیں مری۔ بوڑھی عورت کو گرفتار کیجئے۔"

فورڈ اپنے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا "اوس کو یہاں پکڑ لاؤ۔"

ٹاملر نے کہا "میں نے قبل ازیں اوس کو اچھی طرح تلاش کیا مگر نیچے کے حصہ میں کہیں نہ پایا۔"

یہ بات اس نے آہستہ سے کہی اور میرے خیال میں مس ہیرنگٹن اس کو سن نہ سکی۔ وہ اب پھر آنکھیں بند کرکے لیٹ گئی تھی۔ اس عرصہ میں فورڈ کا آدمی کمرے سے نکلکر پڑیا کی تلاش کرکے واپس بھی آگیا تھا چنانچہ اُس نے کہا۔

"میں نے اس کو خوب تلاش کیا لیکن وہ نیچے یا اوپر کہیں نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں سے چلی گئی ہے۔ غالباً وہ اس وقت گئی ہے جب مارٹن اور میں کلہاڑی و سبل لانے کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ مجھے اب یاد پڑتا ہے کہ ہم گزبڑ میں دروازہ کھلا چھوڑ دئے تھے۔"

مس ہیرنگٹن یہ الفاظ سنکر چونکی اور اب کی بار اٹھکر پاؤں کے بل کھڑی ہوگئی۔

اُس نے کہا "مجھے یہ پہلے ہی سے خوف تھا۔ تم سب کے سب بے وقوف ہو۔ کیا تم نے اس کو نہیں پہچانا؟ وہ کس طرح بچ نکلی؟"

مین نے کہا "میڈم کو پچی مر چکی ہے۔ اگر آپ کو مجھپر اعتماد نہین تو آپ خود جاکر دیکھیے۔ وہ اسی کمرے مین پڑی ہوئی ہے۔ آپ اپنی اس سنگین مصیبت کے باعث یہ نہین سمجھ سکتے کہ آپ کیا کہہ رہی ہین۔ لیکن میڈم کو پچی کم از کم بچ نہین نکلی۔ وہ اب کسی کو اذیت نہین پہنچا سکتی وہ اپنے کیے کا حساب دینے کے لئے جا چکی ہے۔"

مس ہیرنگٹن آہستہ سے ہنس پڑی اور کہا "مین اب اچھی ہو چکی ہون مجھے ہوش مین آنے دیر نہین لگا کرتی ہے۔ آہ مرد کس قدر بیوقوف ہوا کرتے ہین۔ میڈم نے بس وقت مجھے ڈھیل کرنندہ درگور کیا تھا تو اوسے بخوبی یہ معلوم تھا۔ کیا آپ لوگ اُسے میڈم کو پچی کہتے ہین؟ اچھا تو آئیے اور پھر ایک مرتبہ اُس کو دیکھیے۔"

ہم سب امتحان گاہ مین پھر اور داخل ہوئے اور دھندلی روشنی مین اُس مردہ عورت کو از سر نو دیکھے۔ اس مین شک نہین کہ مس ہیرنگٹن کے ہوش و حواس مجھے بجا معلوم نہ ہوئے۔ وہ عورت جس کو مین نے دوبارہ دیکھا میڈم کو پچی ہی تھی۔ شکل و شباہت موجود ہی تھی۔

مس ہیرنگٹن نے کہا "آپ کو شاید شبہ ہو رہا ہے۔ خیر میرا قصہ پہلے سن لیجیے۔"

یہ کہکر وہ ہمارے سامنے کھڑی ہوئی اور کہنا شروع کی۔ ہم سب اس کے اطراف اکٹھا ہو کر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس کی زبانی ایک ایسا عجیب و غریب قصہ سُنا کہ جو جرأت اور بے رحمی پر دو مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔

اس نے یون کہا "مسٹر ہیڈ۔ مین نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے کچھ کام ہے۔ جس کے انجام دینے کیلئے مجھے شہر مین رہنا پڑے گا۔ پس مین شہر مین رہی اور اوس وقت سے جبکہ آپ شنگس کو کل کے دن گئے اس مکان پر نگرانی کرتی رہی۔ مسٹر فورڈ مجھے اُن کو توالی کے عہدہ دارون پر جن کو آپ نے مقرر کیا تھا۔ اعتماد کلی تھا۔ تاہم مین نے خیال کیا کہ میڈم اپنے وسیع ذرایع سے کام لے کر یقیناً مکان مین داخل ہو سکتا

کوئی طریقہ دریافت کرے گی۔ ایسی صورت مین ایک عورت کی حاضر دماغی کی ضرورت مین نے محسوس کی۔ جو اس کو اس ارادے سے باز رکھتی۔ وہ مجھ سے اس قدر واقف تھی جس قدر کہ مین اُس سے واقف تھی۔ نیز وہ لندن مین کسی آدمی سے نہ ڈرتی تھی لیکن مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ہونگہ اس کے دل مین اغوا بنیکر کا خوف بہت تھا۔

"بہرحال میری نگرانی شروع ہوگئی۔ اور اس کے پہلے گھنٹے مین کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔ لیکن جونہی شام کی تاریکی چھاگئی وہ محافظ بڑھیا جس نے پہلی مرتبہ آپ کو سب مکان دکھلایا تھا نمودار ہوئی۔ یہ احاطے کے دروازے سے باہر آئی مین بھی اوس کے ساتھ ہوگئی۔ وہ مارلی بون ہائے اسٹریٹ کے ایک بنیئے کی دوکان کو سیدھی گئی۔ وہان نصف ساعت تک تقریباً ٹھیری۔ جب واپس ہوئی تو اُس کے ہمراہ ایک چھوٹی سی تھیلی تھی جس مین بظاہر کچھ سامان خورد و نوش تھا۔ مین پھر اوس کے ساتھ ہوگئی اور اس کو بغور دیکھتی رہی اُس کی رفتار نے پہلے تو اپنی جانب میری توجہ مبذول کرائی۔ جب ہم ولبک اسٹریٹ سے واپس آنے لگے تو ڈیوٹی پر کا آدمی ہمارے بازو سے گزرا۔ اب مین نے اپنی رفتار اور تیز کی اور اس عورت کے اسقدر قریب آگئی کہ اس مین مجھ مین فی الحقیقت دو یا تین قدم کا ہی فاصلہ رہگیا۔ مجھے اب تو اس کے خوہی میڈم کو لچی ہونے کا شبہ اور بھی مستحکم ہوگیا۔

"جونہی ہم احاطہ کی کھلی گیٹ کو پہونچے اور مین نے اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھنا چاہا وہ بجلی کی طرح یکایک مجھ پر پلٹ پڑی اور میرے چہرے پر ایک عرق چینکی جو یقیناً خالص نوشادر کا مرکب تھا۔ اس کا اثر مجھپر فوری ہوا۔ مین دم توڑتی ہوئی پیچھے گری اور مذبوحہ سی آواز بھی منہ سے نکالنے کے قابل نہ رہی۔ اس کو اسکا بخوبی علم تھا کہ نوشادر کا اثر کیا ہوگا۔ یعنی وہ فی الفور حلق کو خشک بنا دے گا۔ اور چند لمحون تک مجھے ذرہ بھی آواز نکالنے کے ناقابل بنا دیگا۔ فرض قبل اسکے کہ مین ذرہ بھی سنبھلنے پاؤں اُسنے اپنا ہاتھ میری مکر مین ڈالا اور مجھے احاطے کے اندر گھسیٹ کر نیچے مکان کی طرف لے گئی۔ مکان مین داخل ہوتے ہی اُس نے مجھے ہتکڑی پہنادی اور میرا منہ بند کر دیا نوشادر کے اثر سے مین اس قدر مختل ہوگئی تھی کہ ایک عرصہ تک ذرہ سی بھی مدافعت یا مقاومت نہ کر سکی۔ جب اُس نے میرا منہ بندھ کر دیا اور مجھے باندھ ڈالا تو وہ مجھے ایک تنگ راستہ سے کھینچتے ہوئے اس امتحان گاہ مین لے آئی۔

جہان ہم اب کھڑی ہوئے ہین۔ یہان پر اُس نے مجھے نیچے اُتارا یا اور مضبوط کس دیا۔ آخر مین جب وہ اپنے اس کام سے فارغ ہوئی تو مجھ پر ایک نظر ڈالی اور ایک خبیثانہ بے رحمی کے تبسم سے متبسم ہوئی اور کہا۔

"مس بیرنگر تم ایک ہوشیار عورت ہو۔ لندن بھر مین باستثنا ایک عورت کے سب سے زیادہ ہوشیار ہو۔ نیز تم مجھ مین دلچسپی لیتی ہو۔ مین ابھی تمہاری تشفی کئے دیتی ہون۔"

"اس پر وہ چند لمحون کے لئے مجھ سے جدا ہوئی اور تھوڑی ہی دیر بعد کسی وزنی چیز کو اپنے پیچھے گھسیٹ کر لے آئی۔ وہ ایک سخت و ہشت ناک چیز یعنی ایک عورت کی لاش تھی۔ مین اپنے حواس کی شہادت پر بمشکل بھروسہ کر سکی۔ خیر اُس نے اُس لاش کو فرش پر لٹا دیا اور اُس کو اپنا لباس پہنانا شروع کیا۔ جب اس سے فارغ ہوئی تو اُس نے اُس لاش کو اس طرح رکھا گویا کوئی یکایک گر کر فوت ہوا ہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئی اور یون آہستہ آہستہ میرے منہ سے تقریباً ایک فٹ کے فاصلے پر اپنا منہ لگا کر کہنے لگی۔

"دو سال قبل نیپلز مین ایک عورت رہا کرتی تھی جو ہر لحاظ سے میرے مماثل تھی۔ اس کی ہر ایک وضع قطع میرے وضع قطع کے بموجب تھی۔ اوس کی اونچان میری اونچان اوس کا تن و توش میرا تن و توش حتی کہ اس کے چہرے کی شباہت بھی میرے چہرے کی شباہت کے بموجب تھی۔ وہ ایک دہقان عورت تھی لیکن اُس کی مشابہت میرے ساتھ ایسی کچھ تھی کہ نیپلز کی پولیس نے دو مرتبہ میرے خیال مین اوس کو گرفتار کیا اور بالآخر اپنی غلطی کو معلوم کر کے اسے فی الفور رہا کیا بمقتضائے الٰہی یہ عورت فوت ہوئی اور بظاہر مدفون کر دی گئی۔ لیکن دراصل یہ جھوٹ موٹ کی تجہیز و تکفین تھی کیونکہ مین اسپر نگرانی رکھی ہوئی تھی اور مجھے معلوم تھا کہ یہ عورت میرے لئے کسی مشکل وقت مین نہایت کام کی ثابت ہوگی۔ چنانچہ مین نے اُس کے شوہر کو اوس کی بیوی کی لاش کے لئے ایک بہت بڑی رقم پیش کی۔ الغرض وہ نیپلز مین میرے مکان پر کسی نہ کسی طریق سے لائی گئی۔ شوہر نے اگرچہ قیمت حاصل کر لی لیکن لگائی بجھائی کے خوف سے اُس کا میرے ایک ساتھی کے ہاتھون تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انجام بخیر کرایا گیا۔ مین نے اُس لاش کو حرارت کے نہایت ہی کم درجہ پر رکھا۔ اور جب انگلینڈ کو اپنے ذاتی بجرے مین آئی تو اسکو

بھی اپنے ساتھ لے آئی۔ اُس وقت سے وہ ایک سرد و منجمد کرے مین اس امتحان گاہ کی فرش کے نیچے رکھہ چھوڑی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اوس کی شکل و شباہت برقرار ہے۔ اور ان حالات کی موجودگی مین وہ ہمیشہ یونہی رہتی مگر اب وقت آگیا ہے کہ مین اپنے ثانی کو اپنے بیچ نکلنے کی خاطر استعمال کرون۔ قبر کے کنارے تک پہنچکر دنیا کی شدید سے شدید انتقام لینے والی عدالت بھی ٹھہر جاتی ہے۔ پس میرے دشمن یہ خیال کرینگے کہ مین مرچکی ہون اور مین اون کے پنجہ سے بچ نکلون گی۔ ثالث اس قدر موہوم ہے کہ اصل حقیقت کا معلوم ہونا ناممکن ہے۔ اس عرصہ مین مین اچھی طرح ملک سے باہر چلی جاسکون گی کیونکہ جونہی میری خودکشی کی کیفیت عام طور پر معلوم ہو جائے گی وہ آدمی جو کہ مجھہ پر نگران ہین ہٹ جائین گے۔ میرا ارادہ ہے کہ ایک زبردست رسان پچکاری اور ایک نہایت مہلک زہر کی شیشی لاش کے قریب رکھدون۔ اس طرح سب انتظام مکمل ہو جائے گا۔ یہ میری آخری موثر تجویز ہے۔"

یہان پہونچکر وہ ایک عجیب طرح سے ہنس پڑی چنانچہ اُس کی اُس وقت کی ہنسی اب تک میرے کانون مین گونج رہی ہے۔ پھر وہ مجھہ سے مخاطب ہوکر کہی "اب مین تم سے اس دہشت ناک کھیل مین جو تم نے حصہ لیا ہے اُس کی نسبت کہتی ہون۔ مین چاہتی ہون کہ تمہاری جانب سے زبان بندی کا کامل اطمینان ہو جانے کی غرض سے تمہین اُس سرد و منجمد کمرے مین ڈالدون جس مین سے مین نے ابھی اس عورت کی لاش نکالا ہے وہان دوست و پابندی کے بعد تمہین وہان بہت دیر تک تکلیف برداشت کرنی نہ پڑے گی کیونکہ موت تمہین فی الفور ان سے رہائی دلادے گی پس اب واقف ہو جاؤ کہ تم نے میری طاقت کے مقابلہ مین طاقت آزمائی کرکے بڑی غلطی کی۔ کیونکہ میری طاقت بالآخر برتر ثابت ہوئی۔ خیر اب آؤ۔"

وہ یہ کہکر وہ مجھے ایک طفل صغیر کی طرح اُٹھائی اور کمرے مین لے گئی یہان مین نے فرش کا ایک تختہ اُٹھا ہوا دیکھا مگر منہ پر کے بندھنون نے مجھے بات چیت کرنے سے اور ہاتھ پاؤن کے بندھنون نے مجھے کشمکش کرنے سے باز رکھا۔ میڈم نے بالآخر مجھے کمرہ سرد مین دھکیل دیا اور پتھر کو اپنی جگہ پر جلوایا۔ اُس مقام مین مین نے گزشتہ پندرہ ساعت بسر کئے مین نے جو کچھہ وہان مصیبت جھیلی وہ حد بیان سے باہر ہے۔ آخر کار مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے کانون مین میرے سر کے اوپر سے کچھہ قدمون کی آہٹ آرہی ہے۔ مین نے اس وقت

ایک جانبازانہ کشمکش کی اور اپنے ہونٹون پر کا بندھن ہٹا دیا۔ اور ساتھ ہی زور سے چیخ ماری۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کو تم نے سن لیا۔"

مس برنگر کے متذکرہ صدر الفاظ نے ہمین اس قدر حیران و سرگردان بنا دیا تھا کہ ہم جواب بھی نہ دیسکتے تھے۔ میڈم پھر ایک مرتبہ ہمارے ہونٹون مین پھنسی تھی مگر پھر اچک کر نکل گئی۔

(۱۰)

# قسمت کا فیصلہ

اب میڈم کوٹچی کی پراسرار روپوشی کا واقعہ عامہ خلایق کے مباحثون کا مضمون بنگیا تھا۔ اس کا مکان ویران اور اس کے بے شمار زر و دیا ہیرے جواہر ہوگئے تھے۔ خود یہ عورت ایسی چلی گئی تھی گویا اب صفحۂ دنیا پر اس کا وجود ہی باقی نہ تھا۔ لندن کا تقریباً ہر ایک جاسوس اس کے تعاقب مین مصروف تھا۔ اسکاٹلینڈ یارڈ شاید ہی کبھی اس قدر سرگرم تحقیقات رہا ہو جیسا کہ اب تھا۔ لیکن ایک دن کے بعد دوسرا اور پھر دوسرے کے بعد تیسرا گزرتا چلا گیا مگر اُس کی گرفتاری کی کوئی خبر سنائی نہ دی۔ اُس کے قیام و موجودگی کا دنیا بھر بھی کہیں پتہ نہ لگا۔ اُس کا بقید حیات ہونا یقینی تھا۔ اور میرے خوف بھی اس کے متعلق فوایدہ نہ ہوئے تھے۔ بلکہ مجھے اُس کا بے رحم چہرہ میرے خوابون مین نظر آتا تھا اور خواہ مین باہر جاؤن یا گھر مین رہون وہ ہمیشہ میرے دل مین بسا رہتا تھا۔

کرسمس کے چند دنون بعد ڈفریا ایک روز مجھ سے ملنے آیا تو مجھے امتحان گاہ مین ٹہلتا ہوا پایا۔ اس نے پوچھا "

"کیون۔ کیا معاملہ ہے؟"

مین نے جواب دیا "وہی پرانا قصہ"

اس نے گردن ہلا کر کہا "نارمن اب یہ ٹھیک نہین۔ تمہین چاہیئے کہ اپنی توجہ کسی اور طرف مبذول کرین۔

مین نے اپنی حلقہ پڑی ہوئی آنکھین اس کے چہرے پر جمائین اور کہا "یہ تو ناممکن ہے۔"

اُس نے کہا "ہیڈ۔ تمہین تبدیل مقام کی ضرورت ہے۔ مین عین مناسب وقت پر ایک دعوت کا رقعہ لئے ہوئے آیا ہون مجھے روکسی رکٹری پر میرے دوست رکٹر لینی پادری نے کرسمس بسر کرنے کی دعوت دی ہے۔ تم نے مجھے ولیم شیرووڈ کا ذکر کرتے ہوئے اکثر سنا ہے۔ یہ وہی شخص ہے۔ اور یہ میرے بہترین دوستون مین سے ہے۔ پس کیا مین ہم دونون کی دعوت قبول کر لون؟"

مین نے پوچھا "روکسی رکٹری کہان ہے؟"

اُس نے جواب دیا "دی کمبرلینڈ مین خلیج وندر میرے تیس میل کے فاصلہ پر نہایت دلاویز خطۂ ملک مین واقع ہے۔ ہم کو شیرووڈ کے مکان مین غرلت گزینی ممکن ہوگی۔ وہان کی آب وہوا بھی چاق وچوبند بنا دیگی ہے پس اگر ہم پیر کے دن چلے جائین تو کرسمس وہان منا سکین گے۔ اس کا کیا جواب ہے؟"

مین نے ڈفریز سے رضامندی ظاہر کی اور آیندہ دوشنبہ کو دونون سویرے ہی عازم سفر ہو گئے۔ راستہ مین کوئی اہمیت کی بات واقع نہ ہوئی سوائے اس کے کہ چند جپسی لوگ ہمارے قریب کے ایک سوم درجہ مین سوار ہوئے۔ ان مین مجھے ایک عورت ایسی دکھائی دی جو دوسری عورتون سے کسی قدر کشیدہ قامت تھی یہ سر پر ایک شال اس طرح اوڑھی ہوئی تھی کہ اُس سے اس کا چہرہ چھپ گیا تھا۔ جپسی لوگون کا ذریعہ ریل سفر کرنا ایک ایسا عجوبہ تھا کہ اس کی جانب میری توجہ منعطف ہو گئی اور مین نے اس معاملہ پر ڈفریز سے بھی ایک دو باتین کہین۔ کچھ عرصہ بعد مین نے انھین گاتے ہوئے سُنا۔ ان مین کی ایک آواز صاف اور سریلی مجھے سنائی دی لیکن ان واقعات کا اثر دونون پر اوس وقت کچھ یون ہی سا ہوا۔

روکسی کے اسٹیشن پر جپسی لوگ گاڑی سے اُترے اور اپنی اپنی پوٹلی لے کر سب کے سب تھوڑے ہی عرصہ مین صنوبر کے جنگل مین جو کہ اسٹیشن کے بائین جانب دور تک پھیلا ہوا تھا غائب ہو گئے۔ اُس دراز قامت عورت کی چال مجھے ذرا عجیب سی معلوم ہوئی۔ چنانچہ مین اس کا ذکر ڈفریز سے کرنے ہی والا تھا کہ شیرووڈ کی کالیکہ نمودار ہوئے اور اس کے عاجلانہ مہمان نواز فیر مقدم نے اس خیال کو میرے دل سے دور کر دیا۔

پادری منزل قریب ترین اسٹیشن سے چھ میل کے فاصلے پر واقع تھی لیکن صاف وصحت بخش ہوا مین سے

سوار ہو کر گذرنے سے مجھے اس قدر فرحت حاصل ہوئی کہ میرا رنج و تعب جس نے کہ میری زندگی کچھ عرصے سے میرے لئے وبال جان بنا دی تھی کچھ کچھ دفع ہوتا ہوا معلوم ہونے لگا۔ جب ہم مکان کو پہونچے تو مہین ایک لاغر اندام لڑکی پیشگاہ مین کھڑی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ مین ایک چراغ تھا۔ اور اس کی روشنی اس کی ہر شکل و شباہت کو منور ہویدا کر رہی تھی۔ اُس کی آنکھین سیاہ تھین۔ اُس کا چہرہ زرد و کسی قدر مضطرب سا تھا۔ وہ حسن مین کسی طرح اٹھارہ سے متجاوز نہ دکھائی دیتی تھی۔

اُس کے باپ نے جب ہم سب نزدیک پہونچے تو کہا "روڈرلے۔ لو ہم آگئے۔ اور مسافت کے باعث خوب سردی محسوس کر رہے ہین۔ کیا تم نے انگیٹھیون کا بخوبی انتظام کر رکھا ہے؟"

جواب ملا۔ "ہان۔ ابا۔ مکان گرم و آرام دہ ہے۔"

یہ کہکر لڑکی کنکری پر اُتر آئی اور ڈفریک کی طرف جو کہ اس کا قدیم دوست تھا ہاتھ بڑھائی۔ اُس نے بڑھکر میرا تعارف اُس سے کرایا۔ اور کہا "روڈرلے یہ مسٹر ہیڈ ہین جن کی نسبت تم نے مجھے اکثر ذکر کرتے ہوئے سُنا ہے۔"

اُس نے جواب دیا "کئی مرتبہ" اور سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا "مسٹر ہیڈ۔ مزاج شریف ہم مجھے ایکا خیر مقدم کرتے ہوئے بڑی مسرت حاصل ہو رہی ہے۔ آپ مجھے ایک قدیم دوست کی طرح دکھائی دیرہے ہین۔ لیکن آپ دونون صاحب اندر آجائین۔ آپ غالباً سردی کے مارے ٹھٹھر گئے ہونگے۔"

یہ کہکر اُس نے مکان کی جانب ہماری رہنمائی کی۔ اور ہم خود کو ایک وسیع و بلند ہال مین پائے۔ یہ ایک یا دو صدیون کی روشنی سے جگمگا رہا تھا اور اس کا انتظام ہر پہلو سے دیہات کے عام پادریون کے مکانون سے زیادہ وسیع و شاندار پیمانہ پر تھا۔

لڑکی نے میرے چہرے پر دلچسپی کے آثار دیکھکر کہا "ابا۔ آپ ہمارا ہال دیکھہ رہے ہین۔ یہ روڈی ہم مین مشہور ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک قدیم مکان ہے اور حالیہ صدی کے اوائل حصہ سے قبل پادری منزل کی حیثیت مین تبدیل نہین کیا گیا ہے۔ کل مین آپ کو تمام مکان دکھلاؤن گی۔ اب آپ اپنے والد کے کمرہ خلیان کی مین تشریف لے چلیئے۔ مین نے آپ صاحبون کی خاطر چائے تیار کروا رکھی ہے۔"

یہ کہکر وہ بائین جانب مڑی اور ایک وزنی شاہ بلوط کا دروازہ کھولا اور ہمین ایک کمرے مین لیگئی

جس کی چھت سے لیکر فرش تک شاہ بلوط کے تختون سے استرکاری کی گئی تھی۔ لکڑی کے بڑے بڑے کندے آتش دان مین پڑے جلرہے تھے اور چائے تیار تھی۔ مس شیرووڈ نے ہمارے آسایش کی سب چیزین فراہم کین اور تھوڑی دیر کے بعد ہمین قلیان کشی سے لطف اُٹھانے تنہا چھوڑا۔

جب وہ جانے لگی تو پادری نے محبت آمیز نظر سے اس کو دیکھا۔

اس پر مین یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ "کیا ہی دلفریب لڑکی ہے!"

پادری نے جواب دیا "مسٹر ہیڈ مین خوش ہونگے آپ اس کو چاہنے لگے ہین۔ مجھے اس کے کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ یہ مجھ بوڑھے کی آنکھون کی جوت ہے۔ روز لے کی ماں اس کی پیدایش کے پانچ ہی دن بعد مرگئی تھی۔ چنانچہ جب سے مین نے اس کو نہایت لاڈ و پیار سے پرورش کیا ہے۔ لیکن بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ نہایت ہی نازک اور بودہ طبیعت کی واقع ہوئی ہے اور اُس کی وجہ سے مجھے بعض اوقات گھنٹون غور و فکر مین مبتلا رہنا پڑتا ہے۔"

مین نے جواب دیا "بیشک۔ یہ سچ ہے کہ وہ زرد رنگ دکھائی دیتی ہے۔ لیکن مین قیاس کرتا ہون کہ وہ صحتور ہے صرف اس کی ساخت اکہری واقع ہوئی ہے۔"

اُس نے کہا "جسمانی حالت کے لحاظ سے تو وہ صحتور ہے۔ لیکن اس کی طبیعت نہایت کمزور واقع ہوئی ہے۔ ہر قسم کے خوف اوس کو ستاتے رہتے ہین اور اس کے اطراف و اکناف اس کے لئے اچھے نہین ہین نیز جب وہ لڑکی تھی تو اس کو ایک صدمہ بھی پہونچا تھا۔ مین اس کے متعلق تفصیل سے بعد مین کسی وقت گفتگو کرونگا"

اس کے تھوڑی دیر بعد وہ فریادرسی مین اپنے اپنے متعلقہ کمرون مین گئے اور پھر باہر دیوانخانے مین کچھ وقفہ کے بعد آملے۔ اُس وقت مس شیرووڈ بھی خوبصورت لباس مین آتشدان کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے طور سادہ اور بے ریا تھے مگر ساتھ ہی پُرشان بھی ضرور تھے یہ صاف ظاہر تھا کہ اس نے اپنے باپ کے مہمانون کی مہمانداری کرنے کی عادت ہے۔ الغرض ہم باتون چیتون مین مصروف ہوگئے۔ اور اس کے نوجوان آواز اور اس کی سیاہ آنکھون نے اسوقت کے خوشنما منظر مین مزید دلفریبی پیدا کردی۔ بہت بڑی مدد دی طور کے خاتمہ پر مین نے پھر ایک مرتبہ اُس قدیم مکان کے متعلق گفتگو چھیڑا۔

مین نے کہا "میرے خیال مین یہ ایک نہایت ہی قدیم مکان ہے۔ مجھے توقع نہ تھی کہ یہ مکان اتنا قدیم ہوگا۔ مجھے تو یہ ایک اچھا خاصا علوم ہو رہا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ضرور مجھے اس کی تاریخ بیان کریں۔"

مذکورہ بالا گفتگو کرتے وقت مین اپنی نوجوان میزبانہ کو پوری طرح نظر بھر کر دیکھتا رہا۔ اس کے واضح چہرے پر اس وقت کچھ افسردگی طاری ہوئی جس کو دیکھکر مجھے حیرت ہوئی۔ اس نے کچھ پس و پیش کیا اور پھر آہستہ سے یون کہا۔

"ہر شخص مکان کو دیکھکر یہی کہتا ہے۔ میرے خیال مین اس کے بعض حصے سو صد سالہ ہین۔ لیکن بعض حصص حال کے تعمیر شدہ بھی ہین۔ والد فرمایا کرتے ہین کہ ہماری بڑی خوش قسمتی تھی جو یہ مکان پادری دانہ بنا دیا گیا۔ لیکن ۔۔۔ یہان وہ یکایک رک گئی اور اس کے لبون سے ایک آہ سرد نکل پڑی۔ مین نے اس پر دوبارہ حیرت کے ساتھ نظر ڈالی۔

اس نے پھر کہا "یہ مقام مابقہ پادری کے ہاتھون تباہ ہوا۔ اس کے [illegible] سے بہت سے وحشیانہ اور بے رحمانہ حرکات کئے لیکن والد نے حتی الوسع مکان کو اپنے قدیم رنگ پر لے آنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کو کل مین پورا مکان ضرور دکھلاؤن گی شرط یہ کہ آپ کو درحقیقت اسمین دلچسپی ہو۔"

مین نے جواب دیا "قدیم مکانات مین مین بہت دلچسپی لیا کرتا ہون۔ اس مین تو شک نہین ہو سکتا کہ اس کے متعلق بہت سے افسانے مشہور ہون گے۔ اور اگر ایک بھوت بھی اس مین موجود ہے تو پھر تو اس کی دلفریبی ہر طرح سے مکمل ہے۔"

مین نے مسکراتے ہوئے یہ کہا تھا مگر دوسرے ہی لمحہ مین میری مسکراہٹ منقبض ہو گئی۔ کیونکہ جب مین نے مس شیرووڈ کے چہرے کو دیکھا تو پہلے تو وہ یکایک سرخ شعلہ سا دکھائی دیا اور تھوڑی ہی دیر بعد ہمیشہ سے بھی زیادہ زرد ہو گیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی دستی نیچے گرا دی اور پھر اس کو اٹھانے کیلئے جھکی۔ اسوقت پادری بھی اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اس نے فی الفور گفتگو کا سلسلہ چھیڑ دیا اور مضمون زیر گفتگو کو بالکل بدل کر ایک ایسے بحث پر جو میرے نزدیک بالکل مہمل و فضول تھا باتین کرنے لگا

شیفاف نظر آرہا ہے۔ اگر ہم لنچ کھانے کے بعد سیر کو نکلیں تو آپ کی رائے میں کیسا ہوگا؟ اگر آپ پسند کریں تو ہم آپ سے ملاقات کریں گے۔"

میں حیرت زدہ ہو کر پوچھا "کیا ہیریوٹ اماں سے۔"

اُس نے کہا "ہاں۔ ہیریوٹ اماں گھسیاری سے۔ کیا آپ اس کے متعلق واقعات سے واقف ہیں؟"

میں نے کہا "ہاں۔ آپ کے والد نے اس نام کی ایک عورت کے متعلق کل رات میں ذکر کیا ہے۔"

مس شیرووڈ نے کہا "آہ۔ یہ جانتی ہیں۔ لیکن لوگوں نے ان کے متعلق کہا جس کی نسبت یہ خیال ہے کہ بھوت بن کر روکسبرا آیا جایا کرتی ہے۔ یہ بیٹی ہے۔ ایک زمانہ قبل جب اس کی ماں ہیبت ناک قتل کا ارتکاب کر کے مر گئی تو اس نے اس کا نام اور اُس کا پیشہ اختیار کر لیا۔ یہ ایک عجیب شخصیت ہے اور میں چاہتی ہوں کہ آپ اُس کو دیکھیں۔ اس مقام کے سب لوگ اُس سے بہت ملا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس سے خوف بھی کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس ہر دکھ کی مجرب دوا ہے۔ اس کو ہر بناس پتی کی خاصیت معلوم ہے جو اس نواح میں پیدا ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی بالکل سچ ہے کہ اس نے بعض عجیب و غریب علاجات کئے ہیں۔"

میں نے پوچھا "کیا یہ جادوگرنی اور طالع گوئی بھی کیا کرتی ہے؟"

لڑکی نے ہنستے ہوئے جواب دیا "بلاشبہ آخر الذکر کام کچھ کیا کرتی ہے۔ وہ آپ کے طالع کا حال ضرور آج دوپہر میں بیان کرے گی۔ بڑا لطف رہے گا۔ ہم کو لنچ کھانے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آج کل دن بہت چھوٹے ہوا کرتے۔"

ہم بارہ بجے کا کھانا کھاتے ہی نکل پڑے۔ اور گھر سے ایک دو میل جانے کے بعد سیدھی جانب سے سامنے کی پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ ہمارا راستہ گہرے رنگ کے صنوبر کے جنگل میں سے ہو کر گزرتا تھا جو اس پہاڑی کی چوٹی کو اطراف سے گھیرے ہوئے تھا۔ ہوا بہت سرد تھی اور اس کی

رطوبت ہم کو محسوس ہو رہی تھی۔ سفید کُہر بارون کی طرح بھیگی ہوئی ٹہنیوں کے اطراف لپٹی ہوئی تھی۔ زمین مردہ گھاس تیی اور منویر کے گھسے ہوئے پتوں کے باعث پاؤں کے تلے دبی جاتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔

روزے نے کہا "ہیریوٹ آن کی جھونپڑی بالکل جنگل کے پرے واقع ہے۔ ہم اس کے پار ہوتے ہی اُس کو دیکھ سکیں گے۔ ہاں۔ دیکھیے۔ وہ نظر آ رہی ہے۔"

میں نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے پھر اور کیچڑ کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی نظر آئی جو پہاڑ کی ڈھلوان سے چپکی ہوئی تھی۔ جب ہم قریب پہنچے تو ہم نے اُس کا دروازہ بند پایا۔ میں آگے بڑھا اور اپنی لکڑی سے اوس کو پیٹا۔ ایک پتلی متوسط عمر کی عورت نے جس کا چہرا سوکھا ہوا تھا اور جس پر بہت سی جھریاں پڑی ہوئی تھیں اس دروازے کو کھولا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔ اس پر اُس نے پہلے تو اپنے منکوں کی سی آنکھوں سے مجھے خوب گھور کر دیکھا مگر پھر روزے کو دیکھ کر اُس کا چہرہ کسی قدر شانت ہوا۔ اُس نے اپنے ہاتھ سے ایک عاجلانہ اشارہ کیا اور پھر اپنی انگلیوں کی مدد سے کچھ بولنا شروع کی۔

پادری کی لڑکی نے مجھ سے کہا "یہ عورت اچھی طرح سن تو سکتی ہے لیکن بات چیت نہیں کر سکتی۔ وہ مکے بہروں کی عام زبان استعمال نہیں کرتی۔ زمانہ ہوا کہ اس نے مجھے اپنے مخصوص اشارے سکھلا دیئے ہیں اور میں اکثر اسی طرح اُس سے بات چیت کیا کرتی ہوں۔"

لڑکی نے بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہا "آن۔ اوہ دیکھو۔ میں نے ان دو شریف آدمیوں کو تم سے ملانے کے لئے لایا ہے ہم سب چاہتے ہیں کہ تم ہمارے طالع بیان کرو۔ کہ تمھیں کس کے طالع کا حال دریافت کرنا مسعود ہے۔ نہیں؟"

گھسیاری نے گردن ہلائی اور پھر جھونپڑی کے اندر کی جانب اشارہ کیا اور انگلیوں سے جلدی سے بولنے لگی۔ روزے نے اشاروں کے ختم ہونے پر ہماری طرف مڑ کر کہا۔

وہ ہم نہایت خوش قسمت ہیں۔ ایک عجیب بات واقع ہوئی ہے ہیریوٹ آن کے پاس

اگرچہ اس راستہ کو بہت تلاش کیا بلکہ واقفان فن کو بھی اس کی دریافت کے لئے مقرر کیا۔ لیکن اس کے ٹھکانے کا ذرا سا پتہ بھی نہ لگا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ایک زمانہ قبل اس راستہ کو چھپا دیا گیا ہے۔ اور قفل جس کسی نے کیا ہے وہ کسی دوسرے ذریعہ سے مکان مین داخل ہوا ہے۔ الغرض حقیقت نفس الامری کچھ بھی ہو لیکن راستہ دریافت نہین ہو سکتا۔ چنانچہ عرصہ بعید گزرا کہ ہم اس کی تلاش سے دست بردار ہو بیٹھے ہین۔"

مین نے پوچھا "کیا اس کے ٹھکانے کا کچھ بھی پتہ آپ کو معلوم نہین ہے؟"

اُس نے جواب دیا "ایسا کوئی پتہ معلوم نہین جس کو سُراغ کہا جا سکے۔ میرا خیال یہ ہے کہ تہین اس قدیم مکان کو منہدم کئے بغیر اس کا پتہ نہ مل سکیگا۔"

مین فی الفور کہہ اُٹھا کہ "مین اس کو دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہون۔ اس قسم کی باتون مجھے بیحد دلچسپی ہوتی ہے۔"

اس نے کہا "بیشک۔ مین تمہین ایک مفتاح العقد بتلا سکتا ہون۔ شاید یہ تمہارے کام نکلے۔ یہ ایک قدیم کتاب مین درج ہے۔"

یہ کہکر اُس نے ایک مجلد کتاب اپنی مقفل الماری مین سے نکالی اور کھولکر میرے سامنے رکھدی اور کہا۔

"اس کتاب مین روکبی کی تاریخ مندرج ہے۔ کیا آپ چیستانون کے پڑھنے کے عادی ہین؟"

مین نے جواب دیا "ہان شاید کسی قدر۔"

یہ کہکر اُس نے ایک صفحہ اُلٹایا اور مجھے چند اشعار بتائے۔

مین نے زور سے ٹھیر ٹھیر کر یون پڑھا۔

"جب ستارہ چنارہ سے مل لے،
بیس کیوبٹ کی تو لکیر کرے،
ٹھیرے وان جس جگہ کنارۂ پاک،

"گھنٹہ گھر کے مینار کو ڈھک لے،
اٹھ کیو بٹ لکیر قبیل کے پار،
وہ قبر منحوس بے گمان پائے"

مین نے کہا "کیا آپ کو اس چیستان کے حل کرنے مین کبھی کامیابی نہین ہوئی؟"

اُس نے جواب دیا "ہم نے اکثر کوشش کی لیکن ہماری کوشش کبھی کامیاب نہ ہوئی۔ مشہور تو یہ ہے کہ یہ راستہ گرجا کے احاطے مین نکلتا ہے اور یہ کسی پرانے گنبد سے ملا ہوا ہے۔ بس اس کے سوا مجھے اور کچھ معلوم نہین ہے۔ اب کیا ہمین روزلے سے دیوانخانے مین جانا چاہیئے؟"

مین نے پوچھا "کیا مین۔ کیا مین پہلے اس قدیم نظم کی نقل آتار لون؟"

میرے میزبان نے پہلے تو مجھ پر حیرت سے نظر ڈالی اور پھر مین اجازت کا گردن ہلانا اس پر مین نے اپنی یادداشت کی کتاب نکالی اور ان الفاظ کو لکھ لیا۔ مسٹر شیرووڈ نے کتاب کو اپنی اصلی جگہ پر رکھکر قفل لگا دیا اور ہم سب نے راستہ اور بھوت کے مبحث کو چھوڑ کر باقی شام کا حصہ حسب معمول روزانہ بسر کیے۔

دوسری صبح مس شیرووڈ نے ڈفریسے اور مجھ سے گوتھا کی آرائش مین مدد دینے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ ہم نے یہ صبح نہایت مسرت و فیت کے ساتھ گزاری جب وہان سے فارغ ہو کر نکلے تو مین نے گرجا کے صحن مین چاروں طرف نظر ڈالی اور یہ سوچتا رہا کہ متذکرہ صدر منحوس قبر کہان ہوگی جس مین خفیہ راستہ نکلتا ہے۔ مگر مین چونکہ اس مضمون پر مس شیرووڈ کے ساتھ گفتگو نہین کر سکتا تھا اس لیے مین نے فی الحال اس خیال کو دل سے دور کر دینے کا قصد کیا۔ تاہم میرے دل پر ایک قسم کا بار محسوس ہونے لگا اور مجھے ہر جگہ میڈم کوپچی کا اثر نظر آنے لگا۔ ساتھ ہی یہ بھی یقین تھا کہ میڈم کوپچی کی جو ناکامیاں تھے کوئی جگہہ اس قدر محفوظ و مصئون نہین ہوگی جتنا کہ یہ پاوری گہر جو کمبرلینڈ کی پہاڑی کی تہ مین واقع ہے۔

جب ہم مکان مین داخل ہونے لگے روزلے نے میرے منہ کو دیکھکر کہا "دن تو صاف و

اس کے چند لمحے بعد یہ نوجوان لڑکی اٹھ کر چلی گئی اور ہمیں شراب نوشی کے لیے چھوڑ دی۔ ہمارے تنہا ہوتے ہی شیرداد نے ہم لوگوں کو اپنی کرسیاں آتشدان کے پاس کھینچ لینے کے لئے کہا۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔

"مسٹر ہیڈ۔ آپ نے جو روز کے بارے میں سنا۔ مجھے اب افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے آپ کو پہلے پہل ہی کیوں اس کے متعلق متنفر نہیں کیا۔ اس قدیم مکان سے ایک دردناک افسانہ متعلق ہے اور بھوت بھی جس کا آپ نے ہنستے ہنستے ذکر کیا تھا میرے لڑکی کے بعد تعلق موجود ہے۔ اور باعث رنج و غم ہے۔"

میں نے جواب دیا "واقعی ہے"

اس نے کہا "میں اپنی حد تک تو بھوت پریت کو نہیں مانتا۔ لیکن میں روز کے پراسرار کی قوی دوشنناک اثر کو تسلیم کرتا ہوں۔ اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو میں آپ کو یہ قصہ سناتا ہوں۔"

میں نے جواب دیا "مجھے کسی چیز سے اس سے زیادہ خوشی نہ ہوگی۔"

اس وقت پادری نے گلاس اپنی کرسی کے پاس رکھ دیا۔ اور یوں کہنا شروع کیا۔

[illegible] اس قصبہ [illegible] میرا چچیرا بھائی [illegible] اس کو ایک بے حیا لڑکا تھا وہ اس جنگل کی ایک [illegible] لڑکی کے ساتھ سخت مصیبت میں مبتلا ہوا۔ اس نے اس لڑکی کو لندن لے جا کر وہاں اس [illegible] ضائع کر دی۔ چنانچہ وہ ڈوب کر مر گئی۔ اس پر لڑکے کے باپ نے عہد کر لیا کہ کبھی اس کی صورت نہ دیکھیگا۔ لیکن مان بیچ میں پڑ کر آپس میں ایک قسم کا سمجھوتہ کرا دی۔ لڑکا کرسمس منانے کے لئے مکان آیا اور یہ وعدہ کیا کہ اب وہ زندگی کا ورق جدید الٹے گا۔ اس تقریب میں بہت خوشیاں منائی گئیں اور خوب ہنسی و چہل رہا۔

"کرسمس کی شب کو تمام خاندان حسب معمول سو گیا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ایک چیخ اس کے کمرے سے نکلتی ہوئی سنائی دی جس میں یہ جوان لڑکا سویا ہوا تھا۔ اس کمرے کو مغربی کمرہ کہتے ہیں بسبب تذکرہ۔ تعریف۔ تم جس کمرے میں سونے والے ہو یہ وہی کمرہ ہے۔ القصہ پادری کمرے میں

دوڑتا ہوا گیا اور اس بدقسمت نوجوان کو دیکھ کر سناٹے میں آ گیا۔ وہ نوجوان خوف زدہ ہو گیا۔ اس واقعہ سے ایک کھلبلی مچ گئی اور گھسیاری کی آمد و رفت کا اس مکان میں ہونا اور اس کی لڑکی کو کہ اس نوجوان شخص نے دھوکہ دیکر اندر لے گیا تھا معلوم کر کے اور بھی دہشت و خوف زیادہ ہو گئی۔ افواہ سے تو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ عورت ایک خفیہ راستہ سے جس کا پتہ اور کسی کو نہ تھا داخل ہوئی تھی۔ اس کا نام میریوٹ اماں تھا اور اس کو سب دیہاتی جادوگرنی کہتے تھے۔ چنانچہ یہ عورت شبہ میں گرفتار کی گئی۔ لیکن اس کے خلاف کوئی قطعی ثبوت بہم نہ پہنچ سکا اور نہ کوئی مقدمہ رجوع عدالت ہو سکا۔ اس کے چھ ہفتے بعد یہ عورت اپنی جھونپڑی واقع گیبے ٹور میں مردہ پائی گئی۔ اس وقت سے یہ افواہ مشہور ہے کہ پادری گھر کو یہ عورت ہر رات کس کی شب آیا کرتی ہے۔ اور اس خفیہ راستہ سے مکان میں داخل ہوتی ہے جو ہم میں سے کوئی دریافت نہیں کر سکا۔ یہ قصہ مکان کے نسبت مشہور ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے اس کو بھی دیہاتی روایت سن لیا ہے اس حد تک تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ سب یہ باتیں سال کی آخری رات کو ہوتی ہیں کہ سب کو ڈر زدہ دیکھ کر چیختی ہوئی سنائی دی اور دریافت کرنے پر کہنے لگی کہ اس نے گھسیاری کو دیکھا ہے جو اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور اس پر جھکی اور اس وقت سے وہ بیمار ہو گئی ہے۔ جب کرسمس آتی ہے تو اس پر دماغی خوف طاری ہو جاتا ہے اگرچہ وہ اس کے برخلاف سخت کوشش کرتی ہے اس کے سبب سے کرسمس عید ختم ہو جاتی ہے تو میں بہت خوش ہو جاتا ہوں۔ میں حتی المقدور اس امر کی کوشش کرتا ہوں کہ اس موقع کو پُر مسرت بناؤں لیکن باوجود اس کے میں دیکھتا ہوں کہ اس کا خوف لگا ہی رہتا ہے۔"

میں نے قطع کلام کر کے پوچھا "خفیہ راستہ کی نسبت آپ کو کیا معلومات ہیں؟"

پادری نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا "آہ مجھے اس کے متعلق عجیب باتیں معلوم ہیں۔ میں تو شبہ نہیں ہے کہ یہ ضرور عالم وجود میں ہے نیز یہ کہا جاتا ہے کہ مانسٹھ کی بغاوت کے زمانے میں یہ بنایا گیا تھا۔ اس کا سلسلہ گرجا کے احاطے سے ملایا جانا خیال کیا جاتا ہے جو دو سو گز کے فاصلے پر ہے۔ ہم نے

کوئی ملاقاتی عورت آنکر ٹھیری ہوئی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی حیثیت کی نہیں ہے بلکہ انگلینڈ کی سب سے بڑی طائفہ گو یعنی جاپیون کی ملکہ ہے۔ وہ اس جھونپڑی مین چند راتین بسر کرنے والی ہے۔ ہیریوٹ اماں کی رائے ہے کہ جاپیون کی ملکہ ہمارے طائفہ دیکھے۔ یہ واقعی بڑی عمدہ بات ہوگی"

مین نے ڈفریر کی طرف مڑکر کہا "کیا عجب ہے کہ جس عورت کا ذکر کیا جارہا ہے وہ وہی ہو جس کو ہم نے کل روکسبی کے اسٹیشن پر اترتے ہوئے دیکھا تھا۔"

اُس نے جواب دیا "بہت ممکن ہے کہ وہی ہو۔"

روزلے نے ہم سے دریافت کیا کہ آیا ہم اُس عورت سے اپنی قسمتون کا حال دریافت کرنے پر راضی ہین یا نہین۔

اس پر ڈفریر نے مسکراتے ہوئے کہا "یقیناً"

جس پر روزلے نے گھسیاری سے مخاطب ہوکر کہا "اچھا اماں۔ ہم اپنی قسمتون کا حال سنین گے اور تمہارے دوست سے بھی رجوع ہونگے۔ اب یہ کہیئے کہ کیا وہ یہان آئینگے یا ہم اون کے پاس جائین۔"

پھر انگلیون اور ہاتھون کی عاجلانہ نمایش شروع ہوگئی اور روزلے نے اوس کا مفہوم یون سمجھانا شروع کیا۔

"ہیریوٹ اماں کہتی ہین کہ وہ پہلے اُن سے مل لین گے اور معاملہ کو سمجھا دین گے۔ وہ اُس عورت سے بہت ڈرتی معلوم ہوتی ہین۔"

اس کے بعد ہی گھسیاری جھونپڑی کے اندر غائب ہوگئی اور ہم دیر تک بدستور کھڑے رہے۔ مین ڈفریر کو دیکھا اور اُس نے بھی مجھے جواب مین دل لگی کی نظرون سے دیکھا۔ ہمارا پوزیشن اس وقت بہت ہی خندہ آور ہوا جارہا تھا تاہم باوجود اس کے میرے دل پر ایک عجیب قسم کا بار محسوس ہورہا تھا اور مین زیادہ سے زیادہ خاطر ہوتا جارہا تھا۔ مجھے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ مین کسی غار مصیبت کے کنارے کھڑا ہوا ہون اور میرے حواس مختل ہوگئے ہین۔

گھسیاری اس عرصہ مین اندر سے لوٹ آئی اور اس نے جو کچھ اشارون سے کہا اس کو مس شیروڈ نے بڑے اشتیاق سے یون بیان کیا۔

"بڑی حیرت کی بات ہے کہ جیسی عورت مجھ سے تنہا ملنا چاہتی ہے اور مجھے جھونپڑی کے اندر ملنا ہوگا پس کیا مین جاؤن ؟"

ڈوڈریے نے کہا "مین تو آپ کو رائے دون گا کہ اس معاملہ مین نہ پڑین۔"

اُس نے جواب دیا "لیکن مجھے بہت شوق ہو رہا ہے اور مین جانا چاہتی ہون۔"

ڈوڈریے نے کہا "اچھا۔ ایسا ہے تو ہم یہان آپ کا انتظار کرتے ہین۔ لیکن آپ اُس کی چھوہ باتون پر اعتماد نہ کر لینا۔"

یہ سُن کر لڑکی کا چہرہ کسی قدر زرد پڑ گیا۔ وہ جھونپڑی کے اندر داخل ہوئی اور ہم باہر ٹھیرے رہے۔ تھوڑی دیر بعد مس شیروڈ دوبارہ نمودار ہوئی اس کے چہرے پر ایک دہشتناک تبدیلی نمایان ہو گئی تھی۔ یہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔ چنانچہ اوس نے ہماری آنکھون سے بچنے کی کوشش کی اور ایک چاندی کا سکہ میرے ہاتھ مین جلدی سے ڈالدیکر یون کہنے لگی:

"چلو اب مین جلدی سے چلے چلنا چاہیئے۔ سردی بڑھتی جا رہی ہے۔"

جب ہم پہاڑی پر سے اُترنے لگے تو ڈوڈریے نے پوچھا "معاملہ کیا ہے؟ آپ ایسی دکھائی دیتی ہین گویا کہ آپ نے کوئی بُری خبر سُنی ہے۔"

لڑکی نے جواب دیا "ہیسیون کا ملک کا بیان عجب پراسرار تھا۔"

مین نے پوچھا "وہ کس قسم کی عورت تھی؟"

اُس نے کہا "مسٹر ہیڈ۔ مین آپ کو بتلا نہین سکتی کیونکہ مین اس کو بخوبی دیکھ نہ سکی۔ وہ جھونپڑی کے تاریک حصہ مین تھی۔ اُس نے میرا ہاتھ دیکھا اور کچھ کہا جس کی مجھے کسی سے کہنے کی اجازت نہین ہے۔"

مین نے جواب دیا "مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے آپ نے اُس کو ناحق دیکھا۔ لیکن یقیناً آپ اس پر بھروسہ نہ کرتے ہون گے۔ آپ جیسی اُنیسویں صدی کے آواخر کی لڑکی کا نجومیون پر بھروسہ رکھنا

مناسب ہے۔"

اُس نے کہا "یہی تو ہے۔ میں اُنیسویں صدی کی لڑکی مطلق نہیں ہوں اور علم نجوم پر پورا یقین رکھتی ہوں۔ کاش میں نے وہ باتیں جو کچھ سُنا ہے اُس نے مجھے عجیب طرح سے متاثر کر رکھا ہے۔"

جب ہم پہاڑی پر سے اُترنے لگے تھے لیکن آتشیرہ چلتے چلتے پیچھے بھی دیکھتی جاتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ اسے کسی امر کا خوف ہے۔ یکایک وہ رکی میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پیچھے کو دیکھ کر کہا۔

"سُنو۔ وہ کون ہے؟" یہ الفاظ اُس نے درختوں کے جھنڈ میں کسی تاریک سایہ کی طرف اشارہ کرکے کہے اور پھر کہا "بلاشبہ کوئی شخص ہمارے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ کیا آپ کو اُس جھنڈ کے پیچھے کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی؟"

ہم تھوڑی دیر ساکت رہکر اُس مقام کو دیکھتے رہے جس کی جانب لڑکی نے اشارہ کیا تھا اتنے میں ایک خشک شاخ کی آواز کان میں آئی۔ اس کے ٹوٹنے کی کڑکڑاہٹ اور ساتھ ہی سرسراہٹ کی سی آواز سنائی دی۔ میں نے مس آتشیرہ کا ہاتھ اپنے بازو پر کانپتا ہوا محسوس کیا۔

ڈوقریہ نے کہا "اس میں شک نہیں کہ وہاں کوئی شخص ضرور تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہاں کسی کا رہنا کیوں باعث خوف ہو؟"

میں نے کہا "واقعی مس آتشیرہ کوئی امر باعث خوف نہیں۔ بلاشبہ وہ کوئی ہیریوٹ اماں کا معتقد چرواہا ہوگا۔"

اُس نے جواب دیا "اب اس وقت کوئی اُن [illegible] کو جانتا نہیں کرتا۔ لوگ اُس کے معتقد ضرور ہیں مگر [illegible] اُس سے ڈرتے بھی ہیں۔ تاہم کبھی کبھار کے بعد ہیریوٹ اماں سے کوئی نہیں جاتا۔ چلو ہمیں جلدی سے مکان چلے جانا چاہئے۔"

ہم نے ہنس دیا کہ وہ ہمیں پر فسانہ ہوئی ہے اور مناسب سمجھا کہ اُس کے خیال کو کسی دوسری طرف

رجوع کیا جائے۔ چنانچہ ہم جلدی جلدی آگے بڑھے۔ جونہی ہم صنوبر کے جنگلے میں داخل ہوئے میں نے پیچھے مڑکر دیکھا۔ مجھے اس پہاڑی کی چوٹی پر جس سے کہ ہیریوٹ اآن کی جھونپڑی لگی ہوئی تھی ایک اونچی شکل کہر میں سے دھندلی نظر آئی۔ مگر جونہی میری نظر اوس پر پڑی وہ غائب ہوگئی۔ اوس کے قامت اور رفتار میں مجھے کوئی ایسی بات معلوم ہوئی جس نے میرے دل کو ساکت بنا دیا وہ بالکل اوس بلند قامت جیپسی کی سی شکل تھی جس کو کل میں نے دیکھا تھا۔ نیز۔ ہان۔ خدا شاہد ہے میں ضرور کہوں گا کہ اس کی حالت غیر محسوس مگر حقیقی اور قطعی طور پر ہیئت کو بھی بدل جاتی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ میرا دماغ مجھے دھوکہ دے رہا ہے۔ چنانچہ مجھے اپنی کمزوری پر ہنسی آئی۔ مجھے اب یقین ہونے لگا کہ کم از کم یہاں تو ہمیں ہر ضرور اس عجیب کی جاسوسیوں سے محفوظ و مصئون ہیں۔

تھوڑی دیر۔ جب ہم مکان کو پہنچے تو میں نے اپنے شبہات کا اظہار ڈذیرے سے کیا۔

میں نے کہا "میرے دل میں ایک وحشیانہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔"

اُس نے پوچھا "وہ کیا ہے؟"

میں نے کہا "میرے دماغ میں یہ خیال سما رہا ہے کہ ہیریوٹ اآن کی جھونپڑی میں جو چیز ہے وہ عجب نہیں کہ میڈم کوپلی خود ہو۔"

یہ سن کر وہ تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا۔

پھر اُس نے کہا "ہم یہ تو نہیں بتلا سکتے کہ میڈم کوپلی کہاں اور کس طرح بار دیگر نمودار ہوگی۔ لیکن ہیڈ اس خاص معاملہ میں تو تم اپنے شبہات دل سے زائل کر دو سکتے ہو۔ کیونکہ اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس عورت نے تمہارے گذرنے کے بعد اگلینڈ کو ترک کر دیا ہے۔"

شام گزر گئی مگر میں نے دیکھا کہ دوسرے تماشوں اور خیالات میں غرق تھی۔ اس کی پریشانی بالکل اب بالکل نمایاں تھی۔ اُس کا باپ جس پر اُس کی یہ حالت چھپی ہوئی نہ تھی اس پر خاص طور پر چہرہ تھا کرسمس کا دن بھی سنسان اور خاموشی سے گزر گیا۔ صبح چھوٹی گرجا میں ہم سب شریک عبادت ہوئے رات میں چند مہمان آئے اور معمولی تقاریب میں شریک رہے۔ غرضیکہ شب بھی خوشی میں گذری۔

مس نیرو ڈ کے چہرے پر کچھ رنج و غم کے آثار نظر آتے تھے ۔ یہ سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھی اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دیرہی تھی ۔ مگر آنکھون سے اس کے بے چینی کے آثار ہویدا تھے اور اس کے کانپتے ہوئے ہونٹ اس کی خوبصورتی کو بگاڑ رہے تھے ۔ معلوم ہوتا تھا کہ اسے سکون قلب نصیب نہین ہے ۔ اس بات نے مجھے بھی متاثر کیا ۔ چنانچہ مجھے یکایک یہ خیال آیا کہ اس کے دل کے خیالات معلوم کرلون اور ان کو رازمین رکھنے کا وعدہ کرون ۔ ہم چونکہ ایک دوسرے کے قریب ہی کھڑے ہوئے تھے لہذا جب وہ کسی چیز کو جو نیچے گری ہوئی تھی لینے کے لئے جھکی تو مین نے اس سے پوچھا ۔

"معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کچھ فکر ہوگئی ہے ؟"

اُس نے جواب دیا "آہ مین ایک بہت بیوقوف لڑکی ہون ۔"

مین نے کہا "کیا آپ مجھپر اپنے خیالات ظاہر کرین گے ؟ مین ان کو رازمین رکھونگا ۔ اور شریک ہمدردی ہونگا ۔"

اُس نے کہا "کیا آپ کو والد نے وہ افسانہ کہا ہے جو اس مکان کے متعلق مشہور ہے ؟"

مین نے کہا "ہان ۔ انہون نے کہا ہے ۔"

اُس نے کہا "تو آج کی رات گھبیاری نکلا کرتی ہے ۔"

مین نے کہا "میری پیاری بچی ۔ یقیناً تم یہ تو خیال نہین کرتی ہونگی کہ ایک روح دوسری دنیا سے اس طریقہ پر آسکتی ہے ! یہ خیال تم اپنے دل سے نکال ڈالو اس کی کوئی اصلیت نہین ہے ۔"

اُس نے جواب دیا "آپ کا خیال تو یہ ہے ۔ مگر آپ نے دیکھا نہین ہے ۔" یہ کہکر وہ کانپنے لگی اور ہاتھ سے اپنی آنکھین ملکر کہنے لگی ۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہوا مین شیطانی شرارت کئے ہوئے ہے اور آج رات مین کوئی خطرناک واقعہ درپیش ہونے والا ہے ۔"

مین نے کہا "تم یہ اس وجہ سے خیال کر رہی ہو کہ اس منجم نے تمہین یہ بطور پیشینگوئی کہا ہے ۔"

میرے کہنے پر اُس نے مجھے چونکتے ہوکر اور خوب آنکھین پھاڑ کر دیکھا ۔ اور کہا ۔

"آپکا کیا منشا ہے ۔ براہ کرم صاف صاف الفاظ مین فرمائے ۔"

مین نے کہا" اگر آپ ذرا ہمت سے کام لین اور اپنے دلکا حال مجھے کہدین تو شاید مین آپکے دل کے خوف دور کرسکون۔"

اُس نے کہا" لیکن اُس عورت نے مجھے رازمین سب باتین کہی ہین۔ کیا مین پیمان شکنی کی جرأت کرسکتی ہون۔"

مین نے جلدی سے جواب دیا" موجودہ حالات کے مدنظر آپ پیمان شکنی کرسکتی ہین۔"

اُس نے کہا" اچھا۔ مین کہدیتی ہون کیونکہ میرے دلمین اب یہ خیالات ایک لمحہ بھر بھی زیادہ روکے نہین جاسکتے۔ لیکن آپ کو مجھ سے یہ عہد واثق کر لینا چاہیئے کہ یہ باتین آپ کی حدتک ہی رہینگین"

مین نے کہا" اچھا۔ مین اس کا اقرار کرتا ہون۔"

اُس نے جواب دیا" آپ محافظخانہ درختان مین چلے چلیئے۔"

چنانچہ ہم ایک ایسے وسیع محافظخانہ درختان مین داخل ہوئے جس کو چینی قندیلون سے روشن کیا گیا تھا اور وہان ایک لیمو کے درخت کے تلے کھڑے رہے۔

مس تیروڈنے کہا" مین کل کا منظر کبھی نہ بھولون گی۔ مجھے اُس جیسی سنجمہ کی صورت تو بالکل دکھائی نہین دیرہی تھی۔ البتہ اس کی چمکیلی بڑی بڑی آنکھین تاریکی مین جھلک رہی تھین اور اُس کا لہجہ ایک غیرتعلیم یافتہ عورت کا سا نہ تھا۔ اُس نے کہا۔

"مجھے تم پر ترس آتا ہے۔ کیونکہ تم موت سے قریب ہو۔"

"یہ سُن کر مین اُس کا جواب دینے کے قابل نہ رہی۔ مگر اُس نے سلسلۂ کلام جاری رکھکر کہا" تمہاری موت کے تم قریب نہین ہو اور نہ تمہارے والد کی موت کے۔ مگر بہرحال تم موت قریب مرور ہو۔ وہ تمہین ضرور چھو لیگی۔ وہ غیر مشتعل حالت مین واقع ہوگی اور ہیبتناک و پراسرار ہوگی۔ تم اُس کا کوئی بچاؤ نہ کرسکو گی کیونکہ وہ غیر متوقعہ ذریعہ سے آئے گی اور اپنے کام مین بہت تیز ہوگی اور فوری واقع ہوگی۔ اب جاؤ۔ مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔"

"اس پر بھی مین دریافت کی کہ آپ نے اُن دو آدمیون کے طالع نہین بیان کئے جو اس وقت باہر

ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

اُس نے کہا "میں نے اُن آدمیوں کے طالع بیان کر دئے ہیں۔ جاؤ۔"

"اُس نے اپنے ہاتھ سے مجھے چلے جانے کا اشارہ کیا اور میں چلے آئی۔ مسٹر ہیڈ۔ اسی قدر باتیں ہوئیں مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس کا کیا مطلب ہے لیکن آپ جان سکتے ہیں کہ مجھ جیسی مزدور لڑکی کیلئے یہ بہت ہی شاندار پیشینگوئی ہے۔"

میں نے جواب دیا "میں بیشک اس کا اندازہ کر سکتا ہوں۔ اب مجھے چاہیئے کہ خوب دلکو مضبوط کریں اور اس معاملہ پر غور کرنا ترک کر دیں۔ اس جپسی عورت نے دیکھا کہ آپ بودہ طبیعت واقع ہوئے ہیں اور ایسی باتیں کہدیں جن سے آپ پریشان ہو۔ درحقیقت یہ سب مہمل ہیں۔"

ڈاکٹر نے یہ سن کر ہنسنے کی کوشش کی اور میرے خیال میں میری باتوں نے اُس کی تشفی بھی کی۔ مگر وہ یہ کیا جان سکتی تھی کہ اُس کی باتوں نے خود مجھ میں اور میرے دل میں ایک عظیم خلجان برپا کر دی ہے۔ اب وہ ناقابل تشریح سچی دہشت کہ جو عرصہ سے پیشہ طاری رہنے لگی تھی بہت زور سے حملہ آور ہوئی۔

زیادہ رات گئے پر میں ڈاکٹر کے کمرے میں گیا۔ میں نے مس شیرڈ سے اس کی باتوں کو راز میں رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ لہذا اُس کے متعلق ذکر نہ کر سکا لیکن جپسی کی اس پیشینگوئی کا خیال رہ رہکر میرے دل میں بُرا اثر پیدا کر رہا تھا۔

"مجھے تم پر ترس آتا ہے کہ تم موت کے قریب ہو۔ تم اس کا کوئی بچاؤ نہیں کر سکتی کیونکہ وہ غیر متوقعہ ذریعے سے واقع ہوگی اور فوری ہوگی اور اپنا کام بہت تیزی سے کر جائیگی۔"

ڈاکٹر نے مجھے دیکھکر کہا "کیوں۔ کیا معاملہ ہے؟"

میں نے جواب دیا "بھوت کا افسانہ جو اس مکان کے متعلق مشہور ہے مجھے متاثر کئے ہوئے ہے۔"

اُس نے یہ سُن کر مسکرایا۔

میں نے پھر کہا "تم اسی کمرے میں سوتے ہو جس میں قتل کا ارتکاب کیا گیا تھا۔"

وہ پھر مسکرایا۔ اور اس نے مجھ پر ایک ہمدردانہ نظر ڈالی پھر کہا۔

"درحقیقت ہیڈ۔ یہ بات تو تمہارے عادت کے خلاف ہے۔ پرانی بڈھیوں کے قصوں پر تمہیں

ایک سنٹ بھی توجہ نہ کرنی چاہیئے۔ رہا یہ کہ ایک بدقسمت لڑکا اس کمرے میں قتل کیا گیا تو یہ قصہ مجھے اب کوئی بیس برس کے بعد پریشان نہیں کر سکتا۔ میرے پیارے دوست جلدی سے بستر پر جا لیٹو۔ تمہیں ایک آرام دہ و پرسکون نیند کی ضرورت ہے۔"

اُس نے مجھے سلام کیا اور چونکہ مجھے ٹھیرے رہنے کے لیے کوئی عذر اب باقی نہ تھا لہذا میں کمرے سے باہر نکل آیا۔ جب میں دروازے سے باہر آ رہا تھا تو اُس نے پکار کر کہا۔

"سلام علیک۔ میرے بڑے دوست اچھی طرح رہ جاؤ۔"

میں مڑا اُس کو دیکھا۔ وہ ایک شیشے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اُس کا چہرہ میری جانب تھا اور وہ ایک خصوصی قسم کی حواس کی ایک خاص طرز تھی مجھے دیکھ کر متبسم ہوا۔ میں اُس سے جدا ہوا۔ مجھے اُس کا خیال تک نہ آیا کہ۔ . . . . .

الغرض میں اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ میرا دماغ حرارت سے [illegible] اور میرا [illegible] چین حرام ہو چکا تھا۔ کل مجھے جس بات کا [illegible] تھا جو [illegible] اخفیا [illegible] جا چکی تھی۔ مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ مسٹر شیرلوڈ نے جو باتیں کہیں وہ صرف ایک ہی انسان کہہ سکتا ہے۔ [illegible] کو بھی ہاتھ کی بجھوزہ موت کی آمد سے واقف ہو چکی تھی۔ اور [illegible] وہ چیستیوں کے ساتھ [illegible] میں سوار ہوئی اور جہاز کے ساتھ رہ کہی کے اسٹیشن پر اُتری۔ چیستیوں کے نسبت معلومات حاصل ہونے کے باعث ہیریوٹ اور اس سے ہمدردی پیدا کر لینا اس کے لیے کوئی مشکل امر نہ تھا۔ پس اس حالت کے موجود گی میں اُس کی جھونپڑی میں قیام پذیر ہونا قرین قیاس ہو سکتا تھا۔ اب امر غور طلب یہ تھا کہ اس بیکام کس غرض سے کیا ہے اور وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتی ہے؟ اسوقت یکایک مجھے وہ خفیہ راستہ یاد آ گیا جس سے مکان والوں میں سے کوئی شخص واقف نہ تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اس راستہ سے ہیریوٹ امان بگمان غائب ہو گئی ہوگی کیونکہ اس کی جان نے ہی اس قتل کا ارتکاب کیا تھا جو اس مکان میں واقع ہوا تھا اور افسانہ متعلقہ یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ ایک خفیہ راستہ سے مکان میں داخل ہوئی اور واپس گئی تھی۔

پس مین نے دل مین تصفیہ کرلیا کہ مجھے فی الفور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ مین نے ارادہ کیا کہ راست جھونپڑی کو جاؤن اور میڈم سے دو بدو ملاقات کرون کیونکہ کھلم کھلا مقابلہ مین مجھے کسی قسم کا خوف نہ ہوسکتا تھا۔ الغرض اس روح فرسا حالت تذبذب سے تو مجھے جو کچھ بھی درپیش آئے اُس کا برداشت کرنا بہتر معلوم ہوا۔

چنانچہ مین اپنے کمرے مین پڑھے پادری کے خواب شب کے لئے چلے جانے کے انتظار مین اُس کے قدمون کی آہٹ سننے کے لئے ٹھہرا رہا اور پھر آہستہ سے نیچے اترا اور ہال کے دروازہ کی کونجی ہوک پر سے جو دیوار مین لگا ہوا تھا نکالا اور اوس کو کھولا اور پھر باہر نکلنے کے بعد اُسے مقفل کردیا۔ پھر وہان سے اصطبل کو جاکر ایک قندیل لیا اور گرے ٹور پر چڑھنا شروع کیا۔ الغرض ایک گھنٹے سے کچھ زاید عرصہ تک تیزی سے چلنے کے بعد مین گہبیاری کی جھونپڑی پر پہونچا اور اپنی لکڑی سے اُس کے دروازہ پر گرج پڑا۔ ایک لحظہ مین وہ اندر سے نمودار ہوئی۔ مجھے یکایک خیال آیا کہ وہ گونگی تو ہے مگر سُن سکتی ہے۔ چنانچہ مین نے اس سے کہا۔

"مجھے اُس اجنبی عورت سے جو کل یہان تھی کچھ کہنا ہے۔ کیا وہ اندر ہے؟ مجھے اُس سے فی الفور ملنا ضرور ہے۔"

گہبیاری نے یہ سُن کر نفی مین گردن ہلائی۔

مین نے کہا "مجھے تم پر یقین نہین آتا۔ تم بازو کھڑی ہوجاؤ۔ مجھے جھونپڑی تلاش کرنی ہے۔"

وہ بازو کھڑی ہوگئی اور مین اندر داخل ہوا۔ وہان اور کوئی موجود نہ تھا۔ جھونپڑی چھوٹی سی تھی۔ ایک نظر مین چارون گوشے دیکھ گئے یقیناً گہبیاری کی مہمانہ رخصت ہوچکی تھی۔

یہان سے مین اپنی اچانک مداخلت کی معذرت تک ذکر کرکے فوراً پہاڑی سے دوڑتے ہوئے نیچے اترنے لگا جب مین اس کام مین مصروف تھا تو میرے دماغ مین وہ اشعار جو کہ نفیسہ کے مفتاح العقد سمجھے جاتے تھے سما رہے تھے۔ میرن یادداشت کی کتاب میرے ساتھ تھی۔ مین نے اس کو کھولا اور حسب ذیل پڑھا۔

جب ستارہ چنار سے مل لے — بیس کیوبٹ کی تو لکیر کرے
ٹھیرے واں جس جگہہ کنارۂ پاک — گھنٹہ گھر کے مینار کو ڈھک لے
آٹھ کیوبٹ لکیر قبل کے پار — قبر منحوس بے گمان پا لے

میں پھر ان اشعار پر غور کرنے لگا۔ میں نے خیال کیا کہ گرجا کے صحن میں ایک چنار کا درخت تو ہے۔ لیکن باقی سطور کا کیا مطلب ہے۔ مکان کو پانے کے لئے گرجا کے صحن میں سے ایک نزدیک کا راستہ بھی تھا۔ چنانچہ میں نے اوس کو ہی اختیار کرنے کا قصد کیا۔ میں وہاں گیا اور چنار کے درخت کے پاس راست پہونچا۔

جب میں نے کسی قدر زور سے یہ پڑھا۔ "جب ستارہ، چنار سے مل لے" تو مجھے خیال آیا کہ قطب تارہ ہی ایک تارہ ہے جو اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرتا چنانچہ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو قطب تارہ برابر میرے سر کے اوپر چمک رہا تھا۔ اس کو دیکھکر ذرا کسی قدر مجھ میں جوش پیدا ہو گیا، اور دلچسپی ہونے لگی میں آگے بڑھا۔ اور درخت کو جا لیا۔ اوپر دیکھا تو ستارہ اور درخت کی پتی کو ایک ہی سیدھ میں پایا۔ پھر میں اس حل کو پڑھا۔ آگے یہ تھا۔

"بیس کیوبٹ کی تو لکیر کرے"

بیس کیوبٹ برابر ہوئے تیس فیٹ کے۔ پس میں تیس فیٹ ایک سیدھ میں چلا اور پھر چاند کی روشنی میں کیونکہ چاند اسوقت تک اچھا خاصہ بلند ہو چکا تھا۔ یہاں کھڑے رہکر گھنٹہ گھر کے مینارے کی طرف دیکھا تو ایک ولی کی مزار کے منقوش کنارے نے گھنٹہ گھر کے مینارے کو نظروں سے ڈھانک دیا تھا۔ اب دوسرے شعر کی معنی بھی خود بخود واضح ہو چکے جو یہ تھا:-

ٹھیرے واں جس جگہہ کنارۂ پاک — گھنٹہ گھر کے مینار کو ڈھک لے

تیسرا اور آخری شعر یہ تھا۔

آٹھ کیوبٹ لکیر قبل کے پار — قبر منحوس بے گمان پا لے

میرا دل دھڑکنے لگا۔ میں نے جلدی سے آٹھ کیوبٹ یعنی بارہ فیٹ گئے اور پھر ایک دھنستی ہوئی زمین کے ساتھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا کیونکہ میں ایک بڑے گنبد کے پاس پہنچ گیا تھا جو کھا پڑا تھا۔ اس کی دیوار

پتھر بازو ہٹا دیا گیا تھا اب مین ایک لمحہ بھر بھی پس و پیش نہ کیا سیڑھیون سے نیچے اترا۔ مزار بہت بڑی تھی اور بالکل خالی تھی۔ اس مین کبھی کسی آدمی کو رکھا ہی نہین گیا تھا۔ بلکہ اس مین سے ایک راستہ پیچ در پیچ ہو کر بائین جانب جاتا تھا۔ مین اس راستہ سے جلدی کے ساتھ آگے چلا۔ میری قندیل کافی طور پر اس خوفناک راستے کو روشن کر رہی تھی اور ہوا اس قدر خراب نہ تھی کہ بتی کو بجھا دیتی۔

مین یہ سوچنے لگا کہ کیون یہ قبر کھلی ہوئی ہے اور کیا واقعات پیش آرہے ہین۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ خود خوف مجسم ہو کر میرے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ مین نے کبھی اس کے قبل اس کی دہشتناک موجودگی اس طرح محسوس نہ کی تھی۔ بہرصورت مین نے اپنے قدم تیزی سے اُٹھائے اور دیکھتا کیا ہون کہ ایک دھندلی روشنی آخری سرے پر ہے دوسرے ہی لمحہ مین مین پرانے مکان کے ہال کے اندر داخل ہو گیا۔ میری آمد ایک سوراخ سے ہوئی جو کہ تختے کو ہٹانے سے پیدا ہوا تھا میرے دل مین یہ خیالات آئے کہ کیا کوئی مجھ سے قبل اس راستہ سے آیا ہے؟ اگر آیا ہے تو کون؟ قبر کس نے کھولی؟ کون مجھ سے پہلے اس دہشتناک راستہ سے مکان مین داخل ہوا؟

مین سیڑھیون پر سے ہو کر اوپر جانے ہی والا تھا کہ ایک دل ہلا دینے والی چیخ مجھے سنائی دی۔ وہ اوپر سے آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ مین نے کوشش کر کے دو تین ڈگ مین سیڑھیان طے کر لیا اور اوپر پہنچا۔ ایک گول منڈول کھڑکی سیڑھیون کے ابتدائی وسیع حصہ پر پڑتی ہوئی تھی۔ نزدیک جھانک کر دیکھا تو وہ روزے تھی۔ اس کی صورت خوفناک بنگئی تھی اور اس کی دریدہ آنکھین میری طرف گھورتی ہوئی معلوم دیتی تھین۔ گویا کہ وہ مجھے نہین پہچانتی اوس کے ہونٹون سے آہستہ آہستہ "اوس کو پکڑو! اوس کو پکڑو!" کی آواز آرہی تھی۔

تھوڑی دیر مین پادری بھی لبادہ اوڑھے جلدی جلدی آتا ہوا نظر آیا۔ اُس نے کہا۔

"کیون؟ کیا واقعہ ہوا؟"

اب لڑکی میرے بازو سے لپٹ گئی اور چیخ پر چیخ لگانی شروع کی۔ اس سے پورا گھر بیدار ہو گیا اور نوکر خوفزدہ صورتین بنائے ہوئے اس مقام پر آپہنچے تھوڑی دیر بعد جب روزے کا خوف کم ہوا تو اوس نے کچھ باتین کہین۔

ہچکیون بھری آواز سے اُس نے کہا "گھبیاری۔ گھبیاری کا بھوت۔ مین ایک آواز سنی اور یہان

دوڑتی آئی۔ مین اُس سے دوبدو ہوئی وہ مسٹر ڈفریہ کے کمرے سے آرہی تھی اور مسٹر ہیڈ آپ کے کمرے ہی کی طرف جارہی تھی یکایک وہ مجھے چیخ مارتے ہوئے سنی اور نیچے بھاگی۔ آہ۔ اوس کو پکڑو وہ بھوت ہے۔ بھوت۔"

مین نے پوچھا "کیا تم نے یہ کہا کہ وہ عورت ڈفریہ کے کمرے سے آرہی تھی۔" اب یکایک مجھپر ایک مجنونانہ خوف طاری ہوا۔ مجھے یہ خیال آیا کہ ڈفریہ کہان ہوگا۔ یقیناً اُس نے یہ شور وغل سنا ہوگا۔ پس مین اُس کے کمرے مین گیا اور دروازہ کھولا دیکھا تو اندر تمام تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

مین نے اُس سے کہا "جاگو۔ ایک خوفناک بات واقع ہوئی ہے۔ کیا تم نے روزلے کو چیختے نہین سنا۔ اُٹھو جاگو۔"

کوئی جواب نہ ملا۔ مین روشنی لانے کے لئے باہر آیا۔ اب پادری ہی میرے ساتھ کمرے مین آیا۔ ہم دونون بستر پر کے خاموش شخص کے پاس گئے۔ مین نزدیک جھک کر اُس کے کندھون کو پکڑا اور اُسے ہلایا۔ تب بھی اُس نے ذرا سی جنبش بھی نہ کی۔ مین اور نزدیک جھکا اور اُس کی گردن پر کان لگا دیا۔ ایک چھوٹا سا دہبہ دیکھا جو زیر جلد دوا پھونچانیوالی پچکاری کا نشان تھا۔ مین نے دلمین کہا میرے خدا یہ کیا واقعہ ہوا۔ اور اُس وقت یہ الفاظ میرے کانون مین گونجنے لگے:۔

"تم موت کے قریب ہو۔ تم جتنی کوشش چاہو کرو مگر اوس کا بچاؤ نہین کر سکتین۔ کیونکہ وہ غیر متوقعہ ذریعہ سے آئے گی۔ اور اپنے کام مین بہت تیز ہوگی اور فوری واقع ہوگی۔"

مین نے بستر پر کے کپڑے نکال پھینکے اور دفور رنج وغم مین ہاتھ اٹھا کر اوس شخص کے دل پر رکھا جو دنیا مین مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا۔ مگر وہ مرچکا تھا۔

مین لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے ہٹا۔ میرا سر چکرانے لگا اور مین بدحواس ہوکر پلنگ کے کہنے سے سہارا دیکر کھڑا ہوا۔

مین نے بوڑھے پادری سے مخاطب ہوکر کہا "دیکھیے۔ یہ اُس خبیثہ کا کام ہے۔ وہ خفیہ راستے سے مکان مین داخل ہوئی۔ اب جلدی سے چلیے۔ ہمین ایک منٹ رائیگان نہ کھونا چاہیے۔ خدا کی قسم ہے کہ وہ اس جرم کی سزا ضرور بھگتیگی۔"

شیروڈ نے میری طرف حیرت سے دیکھا۔ غالباً اس نے یہ خیال کیا کہ میرے ہوش و حواس مختل ہو گئے ہیں۔ اس کو ڈفریر کے مرنے کا بھروسہ نہ آیا۔ چنانچہ میں نے گردن پر کا چھوٹا سا زخم اوس کو دکھلایا اور اس جگہ پر ہاتھ رکھکر دیکھنے کہا جہاں کہ اب دل کی حرکت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

اُس نے کہا "ہاں۔ لیکن یہ کس کام کا ہے؟ تم کس خبیثہ کا ذکر کر رہے ہو؟"

میں نے کہا "میڈم کولپی کا۔ چلیئے اس کا تعاقب کریں۔"

میں یہ کہکر کمرے سے سیڑھیوں کے نیچے دوڑتے ہوئے گیا۔ ہال میں کا تختہ بند کیا جا چکا تھا مگر میرا حافظہ مجھے ہرگز دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔ مجھے اس کا مقام معلوم تھا۔ میں نے اُس چیز کو جس کی تلاش ایک مدت مدید سے بے سود کیجا رہی تھی بالآخر دریافت کر لیا تھا۔ چنانچہ میں ایک کمانی کو چھوا اور اوس راستہ کو جس پر تختہ ڈھکا ہوا تھا کھولدیا۔ کھولتے ہی شیروڈ اور میں پیچ در پیچ راستے سے دوڑتے ہوئے چلے۔ جب ہم مقبرہ کے دہانے پر پہونچے تو ہمیں ایک عورت کی ٹوپی چپلیوں کی سی اور ایک لبادہ ملا۔ غالباً یہ چیزیں میڈم نے اپنا ہلاکت آمیز کام کر کے بھاگتے وقت چھوڑ دی تھیں۔ فرش پر ایک زیر جلہ دوارسان پچکاری بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں اُس کو اُٹھا لیا وہ ٹوٹی ہوئی تھی اور اوس کے بازوؤں پر کوئی سفید سفید اور بھوری بھوری چیز لپٹی ہوئی تھی یہ ٹری نائٹرین یا نائٹروگلسرین کا روغن دار مرکب تھا۔ ایسے روغن دار زہر کا اثر فی الفور ہونا یقینی تھا۔

یہاں سے شیروڈ اور میں مکان کو واپس آئے۔ اس میں اس قدر شور و غل بپا تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ الغرض مقامی پولیس بلائی گئی۔ اس سے میں نے اپنا عجیب و غریب قصہ کہا۔ انہوں نے اس کو نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنا۔

روزے بہت بیمار ہو گئی تھی اُس کو رہ رہکر جنون کا سا دورہ ہوتا تھا اور اوس کے لئے ڈاکٹر طلب کیا گیا تھا۔ ڈوزیر کے انتقال کا واقعہ اس بیمار لڑکی سے احتیاط کے ساتھ پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ اس کا باپ اس کے لئے اس قدر پریشان ہو گیا تھا کہ اوس کی تمام تر توجہ سوائے اُس کے کسی کی طرف نہ تھی۔

اس عرصہ میں میں تنہا اپنے رنج و غم کے ساتھ تھا۔ میری مدت العمر میں جو مجھے ایک دوست ملا تھا وہ

میڈم کو بچی کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا۔ میرے دماغ میں گرمی محسوس ہو رہی تھی۔ مجھے خیال آیا تھا کہ شاید ہی دنیا میں کسی شخص کا تعاقب انتقام کی آگ بجھانے اس سے زیادہ کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی خیال آیا کہ میڈم جیسا جیسا ایک ایک لحظہ گزرتا جا رہا ہے ویسا ہی اور اور زیادہ فاصلہ میرے اور اپنے درمیان پیدا کرتی جا رہی ہے اس اخراز کر خیال نے مجھے دیوانہ بنا دیا۔ چنانچہ جب بیچ کا وقت قریب آنیکا تو میں اپنی حالت جنون بالکل برداشت نہ کر سکا اور اسٹیشن کو پیادہ پا جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ جب وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ کوئی گاڑی نو بجے سے قبل نہیں چھوٹتی۔ اب یہ صورت واقعہ تو میری برداشت سے باہر تھی۔ یہاں سے بنگلہ جہاں تھا وہاں تک ٹیلیفون سے اتصال تھا۔ پندرہ ہی میل کا فاصلہ پر تھا۔ کوئی گاڑی اس مقام پر بہ آسانی دستیاب ہو سکتی تھی۔ پس میں نے اس قدر فاصلہ پیدل طے کرنیکا تصفیہ کیا لیکن در اصل میں نے اپنی طاقت کا اندازہ اپنی اہلیت سے بڑھکر کیا اسوقت بھی مجھے چکر سا اور بدحواسی محسوس ہو رہی تھی پھر اس حادثے کا اثر اس سے کہیں بڑھکر ہوا تھا جتنا میں نے تسلیم کیا تھا۔ چنانچہ میں نصف فاصلہ پر بھی طے کرنے نہیں پایا تھا کہ پھر ایک عجیب بدحواسی طاری ہوئی۔ میری آنکھوں سے دھندلا دکھائی دینے لگا زمین میرے قدموں کے تلے سے نکلی جاتی ہوئی معلوم ہونے لگی۔ میں لڑکھڑاتا ہوا چند قدم چلا اور پھر ایک ایسی چھائی کہ اس میں دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی۔ میں منہ کے بل گر کر سڑک کے بازو جھاڑیوں کا اور میری بیہوشی خاصی طویل عرصے تک رہی ہوگی۔ کیونکہ جب میں ہوش میں آیا تو آفتاب آسمان پر بہت بلند ہو چکا تھا اور ایک دہقانی جو غالباً مزدور تھا مجھے خمیدہ ہو کر دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا:۔

"تمہاری حالت درحقیقت بہت خراب رہی ہے۔ مجھے ایک خاتون نے کہا کہ تم پر ٹھنڈا پانی ڈالوں تو تم اچھے ہو جاؤ گے۔"

اس آدمی کے الفاظ نے مجھے ایسا بیدار کر دیا کہ کوئی بیدار کن دوا بھی اس طرح بیدار نہ کر سکتی۔ چنانچہ میں اٹھ بیٹھا اور دوسرے ہی لمحہ میں لڑکھڑاتا ہوا پاؤں کے بل کھڑا ہو گیا۔

میں نے کہا "ایک خاتون؟ ایک خاتون کا تم نے ذکر کیا؟ کون خاتون؟"

جواب ملا "ایک بلند قامت خاتون جس نواح میں اجنبی ہے۔ وہ جس وقت میں یہاں آیا

تم کو جھک کر دیکھ رہی تھی۔ اُس کی آنکھیں کالی تھیں۔ مین نے خیال کیا کہ وہ تمہین کوئی چیز ہوشیار کرنیکے لئے دیرہی تھی۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے کہا کہ "تم اُس پر ٹھنڈا پانی چھڑکو وہ ہوش مین آجائیگا"۔

مین نے شکستہ الفاظ مین پوچھا "وہ عورت اب کہان ہے۔"

اُس نے کہا "وہ پرلے جانب کے پہاڑ کے پاس ہے۔ بلند حصہ پر۔ کیا تمہین نظر نہین آرہی ہے؟"

مین نے کہا "ہان۔ مین نے دیکھا اور مین جانتا ہون کہ وہ کون ہے۔ مجھے اوس کو حاصل کرنا چاہیے اچھا سلام میرے دوست مین اب اچھا ہون۔"

مین واقعی اچھا ہو چکا تھا۔ اس اچانک واقعہ نے پھر میرے قالب بیجان مین تازہ روح پھونکدی تھی [illegible] اُس کی شکل پہچانی وہ اپنے مخصوص اور ناقابل تقلید انداز سے جو ایک لمحہ اُس سے جدا نہوتے تھے میری نظرون کے سامنے سے چلی جارہی تھی۔ مجھے اب پورا یقین ہو چکا تھا کہ میڈم کولچی نے یقیناً مجھے سڑک کے [illegible] پایا اور چاہتی تھی کہ جس کام کو کل کی [illegible] اُس نے شروع کیا تھا آج تکمیل کو پہنچائے۔ اگر اوس کے قبضہ مین وہ پوشاک اب بھی ہوتی تو مین اس وقت تک مردہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن اب مین اپنے دل سے یہ سوالات کیا کہ یہ کہان جاتی ہوگی۔ شاید یہ اُسی گاڑی مین سوار ہونے جاتی ہو جس مین مین جانا چاہتا ہون۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تھوڑی دیر مین ایک دوسرے سے ملین گے۔ اس خیال کے آتے ہی مین جلدی سے چلنے لگا۔ پھر بار بار گردو کے فاصلے پر اُس کی شکل نظر آئی۔ مین اُس تک پہنچ نہ سکتا تھا اور مین نے یہ تصفیہ بھی دل مین کرلیا کہ مجھے اُس سے یہان ملنے کی ضرورت بھی نہین ہے۔ میری سب سے زیادہ خواہش بس یہی تھی کہ اس سے اندن مین ملون۔

جب مین نے جنکشن کے قریب پہونچا تو مین نے آنے والی گاڑی کی سیٹی کی آواز سنی اکسپرس آرہی تھی وہ میرے سٹیشن پر پہنچنے تک اُس کے اندر دندناتے ہوئے داخل ہو گئی۔ مین ٹھیک وقت پر آیا اور ٹکٹ کے خریدنے کا بھی انتظار نہ کرکے جو ڈبہ پہلے ملا اس مین جا بیٹھا۔ اب مجھے یہ گونہ اطمینان ہوا۔ میڈم بھی میرے ساتھ گاڑی مین سوار تھی۔

مین نے یہ سفر کیسے طے کیا اس کا بیان بہت مشکل ہے غالباً اُس کی آخر گھڑی قریب آچکی تھی اور میرے انتقام لینے کا وقت بھی قریب تھا۔

سب سے پہلے جنگشن پر پہنچتے ہی مین نے دو تار ایک پورٹر کے حوالہ کیے اور اس سے کہا کہ انہین جلدی روانہ کر دے۔ یہ تار فورڈ اور ٹامکر کے نام تھے۔

رات کے آٹھ اور نو کے درمیان جب گاڑی ایوسٹن پہونچی تو خفیہ والے میرے انتظار مین کھڑے تھے مین نے ان سے کہا "میڈم کو بچی گاڑی مین ہے اگر تم جلدی سے کام کرو تو اس کو فی الفور گرفتار کر سکتے ہو۔ تمہین اب ایک لمحہ ضایع نہ کرنا چاہیئے۔"

چنانچہ یہ آدمی گڑبڑاہٹ کے ساتھ پلیٹ فارم پر تلاش کرنے لگے۔ مین بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ یقیناً میڈم قبل از قبل نکل بھاگی نہ ہوگی کیونکہ اوسے موہوم سا بھی خیال میرے گاڑی مین موجود رہنے کے متعلق نہ ہو سکتا تھا۔ اُس نے خیال کیا ہوگا کہ ایوسٹن پہونچنے کے بعد اطمینان سے کوئی مناسب تدبیر اختیار کرے گی کم از کم مین نے تو ایسا ہی خیال کیا تھا۔ لیکن میرے خیالات غلط ثابت ہوئے۔ ہمین کہین اوس عورت کے چہرے کی جھلک بھی دکھائی نہ دی جسے ہم ڈھونڈھ رہے تھے۔

فورڈ نے کہا "مضائقہ نہین۔ مجھے بھی کچھ اطلاعین ملی ہین اور مجھے یقین ہے کہ اپنی کامیابی کی ساعت قریب آچکی ہے۔ ابھی ابھی شاید ایک گھنٹہ قبل مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ میڈم نے نئی جدید ملازمون کا تقرر کیا ہے اور اس کا مکان پھر روشنی سے جگمگا رہا ہے۔ ہمارے لوگ جو اس مکان کو گھیرے ہوئے ہین خیال کرتے ہین کہ وہ آج شب کو وہان ضرور آئے گی۔ میرے پاس گاڑی ہے چلیئے آپ ہم جلدی سے چلے چلینگے۔ مین بغیر ایک لفظ کہے اپنے سوار ہو گیا اور گاڑی چلانا شروع کی۔ جب ہم مکان کے قریب پہونچے تو ہمین ہال روشنی سے جگمگاتا ہوا دکھائی دیا۔ فورڈ نے بیرونی گھنٹی دبائی اور اس کے دباتے ہی اندر سے ایک ملازم نے فی الفور دروازہ کھولا گویا کہ وہ ہمارے ہی انتظار مین کھڑا ہوا تھا۔

ہمارے استفسارات کے جواب مین اُس نے کہا "میری مالکہ اپنی امتحان گاہ مین ہین۔ وہ ابھی سفر سے آئی ہوئی ہین اور میرے خیال مین آپ صاحبون کا ہی انتظار کر رہی ہین۔ پس کیا آپ صاحبین وہان تشریف لیجائینگے؟ راستہ تو آپ جانتے ہونگے؟"

ہم جلدی سے ہال طے کیے اور سیڑھیون سے نیچے اُترے اُس وقت ہمین کسی کل کے تیزی سے چلنے کی

جھنجھناہٹ سنائی دی رہی تھی۔ جب ہم امتحان گاہ کے دروازے پر پہونچے تو فورڈ جو آگے آگے چلا رہا تھا پیچھے ہٹا اُس وقت اُس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اُس نے آہستہ سے کہا۔

"اِسمیں ذرہ بھر بھی شبہ کی گنجایش نہیں ہے کہ ہم ایک بڑے خطرے مین مبتلا ہو رہے ہین۔ میڈم بغیر ہماری تباہی کا کوئی شاندار انتظام کئے ہم سے اسطرح عمدگی کے ساتھ یونہی نہین ملرہی ہے۔ یہ بتا سکنا ناممکن ہے کہ کیا واقعات پیش آئین گے۔ البتہ یہ امر یقینی ہے کہ مقابلہ شدید ہوگا۔ اور اس مین ہم کو نہایت ہشیاری کیساتھ اپنی پوری قوت سے کام لینا ہوگا کیونکہ ہم اس کی شیطانی کرتوتون اور اس کے دغا و فریب کی ترکیبون کے مسکن خاص مین چلے جا رہے ہین۔ مین پہلے جاتا ہون اور اس پر نظر پڑتے ہی تفنگچہ اوس کی طرف کر دیتا ہون اگر وہ ذرہ بھر بھی جنبش کرے تو اسی جگہہ اُس کو ڈھیر بنا دیتا ہون۔"

حسبہ اُس نے دروازے کی مٹھی بھرائی، اور ہم دونون آہستہ سے امتحان گاہ مین منسلک گئے کمرہ بھٹی کی طرح تھا۔ اور گرمی سے دم گھٹا جا رہا تھا اس مین ایک فانوس جل رہا تھا جس سے مدہم روشنی ہو رہی تھی۔ اس روشنی سے کمرے کا سنگ پست سقف اور اندھیرے کونے نظر آرہے تھے۔ میڈم آخری حصہ پر کھڑی ہوئی تھی۔ ہمارے کمرے مین داخل ہونے پر وہ آہستہ سے مڑی اور ہم سے چار چشم ہوئی۔ اُس کے چہرے پر سکون مسلط تھا اُس کے لب بند تھے۔ اس کی آنکھون سے البتہ ایک قسم کے جذبہ کا اظہار ہوتا تھا۔

فورڈ ایک قدم آگے بڑھا اور فی الفور تفنگچہ اس پر جما کر اس طرح کڑکا۔

"ہاتھ اوٹھاؤ ورنہ فیر کرتا ہون۔"

اُس نے فی الفور اطاعت کی اور دونون ہاتھ اوٹھا دئے۔ اب اُس کی آنکھین میری آنکھون سے ملین اور ملتے ہی اس کے لبون پر موہوم سا تبسم چھا گیا۔

اس کے ساتھ ہی ایک لمحہ مین اس طرح گویا کہ کوئی پوشیدہ غیر مرئی طاقت نے نہایت سختی سے کھینچ لیا ہو تفنگچہ فورڈ کے ہاتھون سے اوچھل پڑا، اور شدید ترین قوت کے ساتھ ایک بہت بڑے آدمو قوی قوت کبریائی کے قطبین پر چواس کے بازو دہرا تھا ٹکرایا۔ ہر ایک فیر وابستہ اپنی جگہہ سے اس طرح اُچھلا، اور نہایت ہی گران گوش آواز کے ساتھ اُس پر چار پڑا۔ ایک لحظہ بھر تو اپنی جگہہ پر ہتیار دن سے اس عجیب و غریب طریقہ سے چھینے گئے جانے

ہکا بکا ہو کر رہ گئے۔

میڈم کوپلی ہمیں وسیط بھرد یکھتی رہی۔ لیکن اب اسکا تبسم واضح تر ہونے لگا اور تھوڑی عرصہ میں مبدل بہ قہقہہ ہو گیا اُس نے صاف و نرم لہجہ میں کہا "اب شرائط عائد کرنے کی میری باری آئی سنیئے اگر اب آپ ایک قدم آگے بڑھینگے تو آپ اور میں ساتھ مرینگے۔ نارمن ہیڈ آپنے اس کو فتح کی گھڑی تصور کی لیکن یقین جانیئے کہ آپ مجھے زندہ گرفتار کر سکینگے نہ مُردہ۔"

جب اُس نے یہ کہا تو اُس کا ہاتھ ایک چھوٹی کوبخی کی طرف بڑھا جو اُس کے بازو کے نیچے پر نصب تھی وہ ایک شاندار و موزون قد کی توان کرا سوقت اس طرح سے کھڑی تھی گویا کہ وہ ایک لعبت سنگ مرمر ہے۔ جب میں فورڈ کو دیکھا تو وہ اپنے ہونٹ دبائے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔ لیکن اب اسنے زور زور سے سانس لینی شروع کی اور پھر یکایک ایک چھلانگ مار کر آگے کی جانب کود پڑا۔ اُسیوقت ایک نہایت طویل و عریض ابیض رنگ شعلہ ہماری آنکھوں کے سامنے بلند ہوا۔ یہ اس بلا کا چمکیلا و چوندھیا دینے والا اتھاکہ اس کا اثر مثل ایک ضرب کے ہوا جس سے میں اور ٹالمر دونوں گر پڑے ہم گرمی کی زیادتی کی وجہ سے اندھے بن گئے۔ ہمارے دیدے جھلسے ہوئے معلوم ہونے لگے اور دوسرے لمحہ میں تاریکی چھا گئی۔

جب میں ہوش میں آیا تو مجھے ملکی سرد ہوا منہ پر لگتی ہوئی معلوم ہوئی اور ٹالمر کی آواز میرے کانوں میں پڑی میں لڑکھڑاتے ہوئے کھڑا رہا۔ میری آنکھوں کے سامنے اب بھی ہزار ہا آگ کی چنگاریاں دگردش کنان چکر کھاتے سے اوپر اور اوپر نیچے ناچتے ہوئے دکھائی دیرہے تھے ملاحین ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ایک نے ہال میں سے قندیل بھی لے آئی تھی جس سے میرے ساتھی کے مبہوط و حیرانہ چہرے پر روشنی پڑ رہی تھی۔

اُس نے امتحان گاہ کے دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا "ہم اندر جا نہیں سکتے۔"

میں نے پوچھا "یہ کیا واقعہ ہوا ہے؟"

اور یہ کہکر میں امتحان گاہ کی طرف جھپٹا۔ مگر دو آدمیوں نے مجھے اندر جانے سے روک دیا۔

اُن میں سے ایک نے کہا "اندر جانا خالی از خطر نہیں ہے۔ کمرہ انگیٹھی کی طرح گرم ہے۔ اگر آپ اندر جائینگے تو مر جائینگے۔"

تھی خوف سے کام لے کر ان لوگوں نے مجھے میری بربادی سے باز رکھا۔

ایک گھنٹہ کے بعد ہم پھر اندر داخل ہو سکے۔ اس وقت بھی گرمی ناقابل برداشت تھی مگر ٹاملز اور میں آہستگی کے ساتھ اس مقام تک گئے جہاں میڈم کو لچی کو ہم نے آخر مرتبہ دیکھا تھا۔ پتھر کے فرش پر فضیہ والے کی لاش نہایت بری طرح جلی ہوئی پڑی تھی۔ اس کی صورت کی شناخت تک ممکن نہ تھی۔ اس کے آگے چند گز کے فاصلے پر ایک بڑے سوراخ کا دہانہ تھا جس میں سے اس وقت بھی نہایت سخت حرارت کا اخراج ہو رہا تھا۔ آہستہ آہستہ جب یہ کسی قدر سرد پڑا تو ہم اس کے قریب جا کر اس کا معائنہ کر سکے۔ یہ سوراخ آٹھ فیٹ گہرا اور مدور شکل کا تھا۔ اس کی دیواروں سے لاتعداد ٹوٹیاں نکلتی تھیں۔ ان کا استعمال مجھے فی الفور معلوم ہو گیا کیونکہ ہمارے بازو فرشی پر ایک لوہے کی بہت بڑی اور نہایت ہی مضبوط نلی رکھی ہوئی تھی جو عموماً منقبض بخارات کے بنانے کے کام میں لائی جاتی ہے۔ غالباً ان سے کسی گیس روجن کا بہت ہی دبیز شعلہ پیدا کر نیکا کام اس سے قبل لیا جاتا تھا کہ یہ وہ شدید ترین حرارت حاصل کیجا سکے جو اب تک دنیا کو معلوم ہو سکی ہے اور جس کا شمار دو ہزار چار سو ڈگری [illegible] سائنس دان لوگوں نے کیا ہے۔

اب جو واقعات پیش آئے ان کا سمجھنا مشکل نہ تھا۔ جب فورڈ میڈم پر اچھلکر گیا تو میڈم نے اپنے پاؤں کے تلے کی دھکنی جو اس بڑے سوراخ پر پڑی ہوئی تھی کسی کھٹکے کو دبا کر کھولدی اور ساتھ ہی وہ ہیبتناک شعلہ بلند ہوا جس میں سے ہو کر وہ اس عمیق سوراخ کی تہ میں خاکستر ہو کر جا پڑی۔ اس طریقہ سے اس کی فوری موت اور مکمل بربادی واقع ہوئی۔

اس چاہ کی تہ میں صرف ایک چھوٹی سی ڈھیر دہکتی ہوئی راکھ کی پڑی ہوئی تھی۔ یہی صرف ایک مادی نشانی اس دماغ و جسم کی باقی رہگئی تھی۔ جس نے کہ بنی نوع انسان کے خلاف چند ایسے کام جو شاید ہی دنیا کی تاریخ میں ملعین سوچے اور کئے تھے۔ فقط

تمت